

# جامع الأحادیث

(جلد چہارم)

مجتہد عظیم امام احمد رضا محدث بریلوی

تقدیم برترتیب ترجمان، ترمذیہ

مولانا محمد حنیف خاں ترمذی بریلوی

کاشر

مکتبہ اہل سنت برکات بریلوی

اسلام آباد، سیورسٹری (گجرات)

تقدم من الله على المؤمنين اذ بعث فيهم رسولا من انفسهم يتلو عليهم آياته ويزكيهم ويعلمهم الكتاب والحكمة  
امام احمد رضا محدث بريلوي قدس سره کی تقریباً تین سو تصانیف سے ماخوذ (۳۶۶۳) احادیث  
و آثار اور (۵۵۵) افادات رضویہ پر مشتمل علوم و معارف کا گنج گرانمایہ

**المختارات الرضويه من الاحاديث النبويه والاثار المرويه**

المعروف به

# جامع الاحاديث

مع افادات

مجدد اعظم امام احمد رضا محدث بريلوي قدس سره

جلد چہارم

تقديم، ترتيب، تحرير، ترجمہ

مولانا محمد حنيف خاں رضوي بريلوي

صدر المدرسين جامعه نوريه رضويه بريلي شريف

سلسلہ اشاعت.....

نام کتاب..... **جلد چہارم**

اصلاح و نظر ثانی..... بحر العلوم حضرت علامہ مفتی عبدالمنان صاحب قبلہ مبارک پوری

ترتیب و تخریج..... مولانا محمد حنیف خاں رضوی صدر المدرسین جامعہ نوریہ بریلی شریف

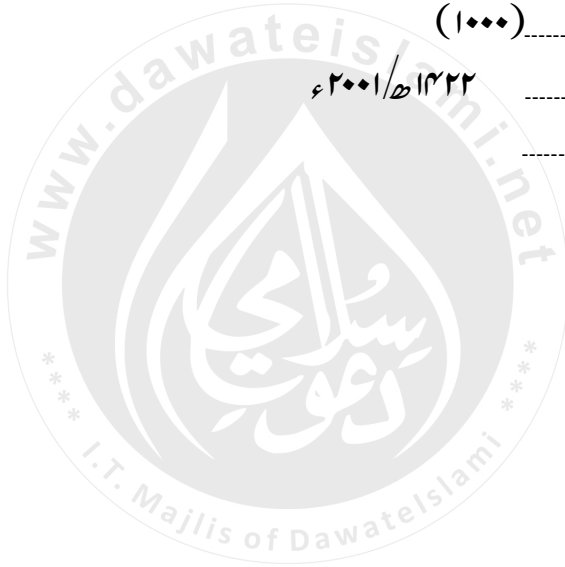
پروف ریڈنگ..... مولانا عبدالسلام صاحب رضوی استاذ جامعہ نوریہ بریلی شریف

کمپوز ڈسٹیننگ..... محمد ارشد علی جیلانی جبل پوری۔ محمد تطہیر خاں بریلوی

تعداد..... (۱۰۰۰)

سن اشاعت..... ۱۴۲۲ھ / ۲۰۰۱ء

قیمت.....





# کتاب الادب



## اجمالی فہرست

۳	۱- کتاب الادب
۲۱۵	۲- کتاب الحیوانات
۲۳۵	۳- کتاب التوبہ
۲۵۹	۴- کتاب الزہد
۲۶۵	۵- کتاب الدعوات
۳۲۱	۶- کتاب الذکر
۳۴۵	۷- کتاب الفرائض
۳۵۷	۸- کتاب الساعۃ
۴۲۳	۹- کتاب الفصائل

# ۱۔لباس

## (۱) کپڑے اتار کر تہہ کرنے کا حکم

۱۹۵۰۔ عن جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: الشَّيْطَانُ يَسْتَمْتِعُونَ ثِيَابَكُمْ فَإِذَا نَزَعَ أَحَدُكُمْ ثَوْبَهُ فَلْيَطْوِهِ حَتَّى تَرَجَعَ إِلَيْهَا أَنْفَاسُهَا، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَلْبَسُ ثَوْبًا مَطْوِيًّا۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شیاطین تمہارے کپڑے اپنے استعمال میں لاتے ہیں، تو کپڑا اتار کر تہہ کر دیا کرو کہ اس کا دم راست ہو جائے کہ شیطان تہہ کپڑے کو نہیں پہنتا۔

۱۹۵۱۔ عن جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اطْوُوا ثِيَابَكُمْ حَتَّى تَرَجَعَ إِلَيْهَا أَرْوَاحُهَا، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ إِذَا وَجَدَ ثَوْبًا مَطْوِيًّا لَمْ يَلْبَسْهُ وَإِنْ وَجَدَهُ مَنْشُورًا يَلْبَسْهُ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کپڑے لپیٹ دیا کرو کہ ان کی جان میں جان آجائے۔ اس لئے کہ شیطان جس کپڑے کو لپٹا ہوا دیکھتا ہے اسے نہیں پہنتا اور جسے پھیلا ہوا پاتا ہے اسے پہنتا ہے۔

۱۹۵۲۔ عن قيس بن حازم رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: مَا مِنْ فِرَاشٍ يَكُونُ مَفْرُوشًا لَا يَنَامُ عَلَيْهِ أَحَدٌ إِلَّا نَامَ عَلَيْهِ الشَّيْطَانُ۔

حضرت قیس بن حازم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جہاں کوئی بچھونا بچھا ہو جس پر کوئی سوتا نہ ہو اس پر شیطان سوتا ہے۔ ۱۲

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں  
ان احادیث سے اس کی اصل نکلتی ہے کہ نماز پڑھ کر مصلی پلٹ دینا بہتر ہے۔  
فتاویٰ رضویہ ۳/۵۷

## (۲) پاجامہ کا استعمال

۱۹۵۳۔ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قلت: یا رسول اللہ! اتلبس السراویل؟ قال: أجل فی السفرِ وَ الْحَضَرِ وَ بِاللَّیْلِ وَ النَّهَارِ فَإِنِّی أُمِرْتُ بِالسَّتْرِ فَلَمْ أُجِدْ شَيْئًا أُسْتَرِمَنُهُ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا آپ پاجامہ پہنتے ہیں؟ فرمایا: ہاں، سفر و حضر اور دن و رات ہر وقت پہنتا ہوں کہ مجھے ستر پوشی کا حکم ملا تو میں نے پاجامے سے زیادہ کسی چیز کو ستر پوشی کرنے والا نہیں پایا۔ ۱۲م

## ﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

مگر یہ حدیث بشدت ضعیف ہے۔ حتیٰ ان ابا الفرج او ردہ علی عادتہ فی الموضوعات، یہاں تک کہ ابوالفرج ابن جوزی نے اپنی عادت کے مطابق اس کو موضوعات میں شمار کیا۔ و الصواب کما بینہ الامام السیوطی و اقتصر علیہ الحافظ ابن حجر و غیرہ انہ ضعیف فقط تفردہ یوسف بن زیادہ الواسطی۔ لیکن صحیح یہ ہے کہ صرف ضعیف ہے جیسا کہ علامہ سیوطی نے بیان فرمایا۔ اور حافظ ابن حجر نے بھی اسی پر اقتصار کیا۔ اس کی سند میں یوسف بن زیادہ واسطی یک و تنہا ہیں۔ جو ضعیف ہیں۔ ہاں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اسے خریدنا صحیح ثابت ہے۔

۱۹۵۴۔ عن سوید بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: اتانا النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فساومنا سراویل۔

☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱۰/۲۷۳

☆

۱۹۵۳۔ المسند لابی یعلیٰ

☆ الموضوعات لابن الجوزی ۳/۴۷

☆

السلسلۃ الضعیفۃ للالبانی، ۸۹

۲/۲۶۴

۱۹۵۴۔ السنن لابن ماجہ، باب لبس السراویل،

۲/۱۹۵

السنن للنسائی باب الرجحان فی الوزن

حضرت سوید بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم سے پاجامہ خریدا۔ ۱۲-۱۹۵۵۔ عن ابی صفوان رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : بعث من رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سراویل قبل الحجرۃ فارجح۔

حضرت صفوان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہاتھ ہجرت سے پہلے پاجامہ فروخت کیا تو آپ نے مجھے معینہ قیمت سے زیادہ عنایت فرمائی۔ ۱۲-۱۴

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اور ظاہر یہی ہے کہ خریدنا پہننے کے لئے ہوگا۔ بہر حال اس میں شک نہیں کہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین زمانہ اقدس میں باذن اقدس پاجامہ پہنتے۔ کما فی الہدی و المواہب و شرح سفر السعادة و غیرہا۔ امیر المؤمنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ روز شہادت پاجامہ پہنتے تھے۔ کما فی تہذیب الامام النودی۔

فتاویٰ رضویہ حصہ اول ۸۳/۹

(۳) اون کا لباس سنت انبیاء ہے

۱۹۵۶۔ عن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : كَانَ عَلِيٌّ مُوسَىٰ عَلِيٌّ نَبِيْنَا وَعَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ يَوْمَ كَلَّمَهُ رَبُّهُ كِسَاءَ صُوفٍ ، وَ مُسْكَةً صُوفٍ وَ حِبَّةَ صُوفٍ وَ سَرَاوِيلَ صُوفٍ ، وَ كَانَتْ نَعْلَاهُ مِنْ جِلْدِ حِمَارٍ مَبِيَّتٍ ۔

فتاویٰ رضویہ حصہ دوم ۸۵/۹

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس دن حضرت موسیٰ علی نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے رب سے کلام فرمایا اس دن اون کا لباس، اون کا پٹکا، اون کا جبہ اور اون کا پاجامہ پہننے تھے۔ اور آپ کی نعلین پاک چڑے کی تھیں۔ ۱۲-۱۴



## (۴) پاجامہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے

۱۹۵۷۔ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : **أَوَّلُ مَنْ لَبَسَ السَّرَاوِيلَ إِبْرَاهِيمُ الْحَلِيلُ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ**۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سب سے پہلے جس نے پاجامہ پہنا وہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علی نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں۔ ۱۲م

## (۵) پاجامہ پہننے میں زیادہ ستر پوشی ہے

۱۹۵۸۔ عن امیر المؤمنین علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : **أَللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُتَسَرِّوَاتِ مِنْ أُمَّتِي ، يَا أَيُّهَا النَّاسُ ! اتَّخِذُوا السَّرَاوِيَالَاتِ ، فَإِنَّهَا مِنْ أَسْتَرِيَابِكُمْ وَ حَصِّنُوا بِهَا نِسَائِكُمْ إِذَا خَرَجْنَا**۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے اللہ! میری امت کے پاجامہ پہننے والوں کو بخش دے۔ اے لوگو! پاجامے پہنو کہ یہ تمہارے کپڑوں میں سب سے زیادہ ستر پوشی کرنے والے ہیں اور ان کے ذریعہ اپنی باہر نکلنے والی عورتوں کی حفاظت کرو۔ ۱۲م

## ﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث کی سندوں میں ضعف ہے لیکن یہ تعدد طرق سے درجہ قوت میں ہے۔ ہاں البتہ ابوالفرج ابن جوزی کے مذہب کے خلاف ہے کہ انہوں نے اس کو موضوعات میں شمار کیا۔

۱۴۹/۲

۱۹۵۷۔ تاریخ دمشق لابن عساکر

کشف الخفا للمجلونی ۱/۳۱۲

☆

۱۲۲/۵

۱۹۵۸۔ مجمع الزوائد للہیثمی ،

کنز العمال للمتقی ۴۱۸۲۸، ۱۵۰/۵۹

☆

۹۰

میزان الاعتدال للذہبی ،

لسان المیزان لابن حجر ، ۱۴۶

☆

۴۴۳/۲

تاریخ دمشق لابن عساکر ،

☆

۲۷۲/۲

تنزیہ الشریعہ لابن عراق ،

باجملہ پاجامہ پہننا بلاشبہ مستحب بلکہ سنت ہے۔ ان لم یکن فعلا فقولاً و الافلا  
اقل من الاستئذان تقریراً کما علمت۔ لاجرم فتاویٰ عالمگیریہ میں فرمایا: لیس السروایل  
سنة و هو من استر الثیاب للرجال و النساء کذا فی الغرائب۔

فتاویٰ رضویہ حصہ اول ۸۴/۹

## (۶) ریشم کا لباس ناجائز ہے

۱۹۵۹۔ عن امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول  
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: لَا تَلْبَسُوا الْحَرِيرَ فَإِنَّهُ مِنْ لِبْسَةِ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ  
فِي الْآخِرَةِ۔

امیر المؤمنین حضرت عمر بن خطاب فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ  
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ریشم نہ پہنو کہ جو اسے دنیا میں پہنے گا آخرت  
میں نہ پہنے گا۔

۱۹۶۰۔ عن ام المؤمنین جویریة رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت: قال رسول اللہ  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: مَنْ لَبَسَ ثَوْبَ حَرِيرٍ أَلْبَسَهُ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثَوْبًا  
مِنَ النَّارِ۔

امیر المؤمنین حضرت جویریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو ریشم پہنے گا اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن آگ کا کپڑا  
پہنائے گا۔

۱۹۶۱۔ عن امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال  
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: مَنْ لَبَسَهُ فِي الدُّنْيَا لَمْ تَلْبَسْهُ فِي الْآخِرَةِ۔

۱۹۵۹۔	جامع الصحيح للبخاری،	باب لبس الحریر وافتراشه للرجال،	۸۶۷/۲
	الصحيح لمسلم،	كتاب اللباس	۱۹۱/۲
	السنن للنسائي	باب التشديد في لبس الحرير	۲۵۳/۲
	المستدرک للحاکم	☆ الترغيب والترهيب للمنذرى،	۹۶/۳
۱۹۶۰۔	المسند لا حمد بن حنبل	☆ الجامع الصغير للسيوطي،	۵۴۲/۲
	المعجم الكبير للطبرانی،	☆	۶۵/۲۴
۱۹۶۱۔	السنن للنسائي،	باب التشديد في لبس الحرير،	۲۵۲/۲

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو دنیا میں ریشم پہنے گا آخرت میں نہ پہنے گا۔

۱۹۶۲۔ عن امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : اِنَّمَا يَلْبَسُ الْحَرِيرَ فِي الدُّنْيَا مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ فِي الْآخِرَةِ -

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ریشم وہ پہنے گا جس کے لئے آخرت میں کچھ حصہ نہیں۔

۱۹۶۳۔ عن أمير المؤمنين علي المرتضى كرم الله تعالى وجهه الكريم قال : رأيت رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم أخذ حريرا بشماله و ذهابا بيمينه ، ثم رفع بهما يديه فقال : ان هذَيْنِ حَرَامٌ عَلَيَّ ذُكُورِ أُمَّتِي -

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ حضور نے اپنے داہنے ہاتھ میں ریشم اور بائیں ہاتھ میں سونا لیا پھر فرمایا بیشک یہ دونوں میری امت کے مردوں پر حرام ہیں۔

۱۹۶۴۔ عن حذيفة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : من لبس ثوب حرير ألسبه الله تعالى يومنا من نار ليس من أيامكم ، ولكن من أيام الله تعالى الطوال قال تعالى :

۱۹۶۲۔	جامع الصحيح للبخاری	باب ليس الحرير و اقتراشه للرجال	۸۶۷/۲
	الصحيح لمسلم ،	باب تحريم الاستعمال اثناء الذهب الخ،	۱۸۹/۲
	السنن للنسائي ،	باب التشديد في لبس الحرير ،	۲۵۳/۲
	الجامع الصغير للسيوطي ،	☆ فتح الباري للعسقلاني ،	۲۸۵/۱۰
	تاريخ بغداد للخطيب	☆ كنز العمال للمتقي ، ۴۱۲۰۸	۳۱۹/۱۵
۱۹۶۲۔	الجامع للترمذی ،	باب ما جاء في حرير و الذهب ،	۲۰۵/۱
	السنن لابی داؤد ،	باب الحرير للنساء	۵۶۱/۲
	السنن لابن ماجه ،	باب ليس الحرير و الذهب ،	۲۵۷/۲
	المسند لاحمد بن حنبل ،	☆ شرح السنة للبعوي ،	۵۶/۱۲
	كنز العمال للمتقي ، ۴۱۲۰۷ ، ۳۱۸/۱۵	☆ مشکوة المصابيح للبريزي ،	۴۳۹۴
	مجمع الزوائد للهيثمی ،	☆ الترغيب والترهيب للمندري ،	۹۶/۳
	السنن الكبرى للبيهقي ،	☆	۴۲۵/۲
	المعجم الكبير للطبراني ،	☆	

وَإِنَّ يَوْمَ عِنْدَ رَبِّكَ كَأَلْفِ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّونَ -

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جو ریشم پہنے اللہ تعالیٰ اسے ایک دن کامل آگ پہنائے گا۔ وہ دن تمہارے دنوں سے نہیں۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کے دن لمبے دنوں میں سے ہے۔ یعنی ایک ہزار برس کا ایک دن۔

فتاویٰ رضویہ حصہ اول ۹/۲۵

## (۷) لباس شہرت مذموم ہے

۱۹۶۵۔ عن عبد الله بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: مَنْ لَيْسَ ثَوْبٌ شُهْرَةً أَلْبَسَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثَوْبٌ مَذَلَّةٌ ثُمَّ يَلْهَبُ فِيهِ النَّارُ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شہرت کا لباس پہنے اللہ تعالیٰ اسے روز قیامت ذلت کا کپڑا پہنائے گا پھر اس میں آگ بھڑکادی جائے گی۔

صفاخ الحجین ص ۵۴

## (۸) سرخ کپڑا مرد کے لئے شیطانی لباس ہے

۱۹۶۶۔ عن عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: إِيَّاكُمْ وَالْحُمْرَةَ، فَإِنَّهَا مِنْ زِيِّ الشَّيْطَانِ۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سرخ رنگ کے لباس سے بچو کہ یہ شیطانی لباس ہے۔

۲۶۶/۲	باب من ليس شهرة من الثياب ،	السنن لابن ماجه ،
۱۱۶/۳	☆ الترغيب والترهيب للمندري ،	الجامع الصغير للسيوطي ،
	☆	اتحاف السادة للزيدي ،
۹۲/۲	☆ المسند لاحمد بن حنبل ،	كنز العمال للمتقى ، ۴۱۱۶۹ ، ۲۹۴/۱۵ ،
	☆	شرح السنة للبعوي ، ۴۶/۱۲ ،
۹۳۴۸	☆ جمع الجوامع للسيوطي ،	۱۹۶۶۔ كنز العمال للمتقى ، ۴۱۱۷۸ ، ۲۹۵/۱۵ ،
۱۳۰/۵	☆ مجمع الزوائد للهيتمي ،	المعجم الكبير للطبراني ، ۱۴۸/۸ ،

## ﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

عورت کو ہر قسم کا رنگ جائز ہے جب تک اس میں کوئی نجاست نہ ہو اور مردوں کے لئے دو رنگوں کا استثناء ہے۔ معصفر اور مزعفر۔ یعنی کم و کبیر۔ یہ دونوں مرد کو ناجائز ہیں۔ اور خالص سرخ رنگ بھی اسے مناسب نہیں، باقی رنگ فی نفسہ جائز ہیں۔ اور خالص سرخ رنگ بھی اسے مناسب نہیں، باقی رنگ فی نفسہ جائز ہیں کچے ہوں یا پکے، ہاں کسی عارض کی وجہ سے ممانعت ہو جائے تو وہ دوسری بات ہے۔ جیسے ماتم کی وجہ سے سیاہ لباس پہننا حرام ہے۔ بلکہ ماتم کی وجہ سے کسی قسم کی تغیر وضع حرام ہے۔ ولہذا ایام محرم شریف میں سبز لباس جس طرح جاہلوں میں مروج ہے ناجائز و گناہ ہے۔ اور اودا، یانینلا، یا آبی، یا سیاہ اور بدتر و انجبت ہے کہ روافض کا شعار اور ان سے تشبہ ہے، اسی طرح ان ایام میں سرخ بھی ناہی صخبیت بہ نیت خوشی و شادی پہنتے ہیں۔ یونہی ہولی کے دنوں میں اور بسنت کے دنوں میں بسنتی کہ کافر ہنود کی رسم ہے۔

فتاویٰ رضویہ حصہ دوم ۶/۹

## (۹) عورتوں کو مردوں سے اور مردوں کو عورتوں سے تشبہ حرام ہے

۱۹۶۷۔ عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لَيْسَ مِنَّا مَنْ تَشَبَهَ بِالرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ وَلَا مَنْ تَشَبَهَ بِالنِّسَاءِ مِنَ الرِّجَالِ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہمارے گروہ سے نہیں وہ عورت کہ مردوں سے تشبہ کرے، اور نہ وہ مرد کہ عورتوں سے مشابہت اختیار کرے۔

۱۹۶۸۔ عن ابی ہریرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: لعن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۱۰۳/۸	☆	۲۰۰/۲	☆	۱۹۶۷۔ المسند لاحمد بن حنبل،
۳۲۴/۱۵، ۴۱۲۳۷	☆	۱۰۴/۳	☆	الترغیب والترہیب للمندری،
۳۲۱/۳	☆	۴۷۰/۲	☆	الجامع الصغیر للسيوطی،
	☆	۲۳۲/۲	☆	المسند للعقیلی،
۲۵۱/۴	☆	۲۷۸/۲	☆	۱۹۶۸۔ المسند لاحمد بن حنبل،
	☆	۲۳۹	☆	تلبیس ابلیس لابن الحوزی،

علیہ وسلم مخنثی الرجال الذین یتشبهون بالنساء و المترجلات من النساء المشبهات بالرجال، و راکب الفلاة و حده۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی زنانہ مردوں پر جو عورتوں کی صورت بنیں، اور مردانی عورتوں پر جو مردوں کی شکل بنیں۔ اور جنگل کے اکے لئے سوار کو۔ یعنی جو خطرہ کی حالت میں تنہا سفر کو جائے۔

۱۹۶۹۔ عن عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ثَلَاثَةٌ لَا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ أَبَدًا، الدُّيُوثُ وَ الرَّجُلَةُ مِنَ النِّسَاءِ وَ مُدْمِنُ الخَمْرِ۔

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین شخص کبھی جنت میں نہ جائیں گے۔ دیوث مردانی عورت، اور شراب کا عادی۔

۱۹۷۰۔ عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ثَلَاثَةٌ لَا يَنْظُرُ اللَّهُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، أَلْعَاقُ لِوَالِدَيْهِ، وَ أَلْمَرَأَةُ الْمُتَرَجِّلَةُ الْمُتَشَبِّهَةُ بِالرِّجَالِ وَ الدُّيُوثُ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین شخصوں پر اللہ روز قیامت نظر رحمت نہ فرمائے گا۔ ماں باپ کا نافرمان، مردانی عورت مردوں کی وضع بنانے والی، اور دیوث۔

۱۹۷۱۔ عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی

۲۱۴/۱	☆	۲۶۵/۵	☆	۱۹۶۹۔ مجمع الزوائد للهيثمي،
	☆	۱۶	☆	السنن للنسائي، زكاة
۱۴۶/۴	☆	۲۶۵/۵	☆	۱۹۷۰۔ السنن الكبرى للبيهقي،
۴۰/۱	☆	۷۸/۴	☆	مجمع الزوائد للهيثمي،
۱۳۴/۲	☆	۲۱۵/۱	☆	الجامع الصغير للسيوطي،
۳۳۹/۱	☆	۱۱۹/۴	☆	اتحاف السادة للزيدي،
۶۷۴	☆	۴۳۸۱۹	☆	كنز العمال للمتقي،
۳۰۸/۳	☆	۴۷۰/۱	☆	التفسير لابن كثير،
۲۷۵/۱		باب المنان بما اعطى		۱۹۷۱۔ السنن للنسائي،
۲۱۴/۱	☆	۷۲/۱	☆	المستدرك للحاكم،

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ثَلَاثَةٌ لَا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ، أَلْعَاقُ لَوَالِدِيهِ ، وَالدُّيُوثُ ، وَرَجُلَةٌ  
النِّسَاءِ -

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ  
وسلم نے ارشاد فرمایا: تین شخص جنت میں نہ جائیں گے، ماں باپ سے عاق، دیوث، اور مردانی  
وضع عورت۔

۱۹۷۲- عن أبي هريرة رضى الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى  
عليه وسلم : أَرْبَعَةٌ يُصْبِحُونَ فِي غَضَبِ اللَّهِ وَ يُمْسُونَ فِي غَضَبِ اللَّهِ ، أَلْمُتَشَبَّهُونَ  
مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَاءِ ، وَ أَلْمُتَشَبَّهَاتِ مِنَ النِّسَاءِ بِالرِّجَالِ ، وَ الَّذِي يَأْتِي الْبَهِيمَةَ ، وَ الَّذِي  
يَأْتِي بِالرِّجْلِ -

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
نے ارشاد فرمایا: چار شخص صبح کریں تو اللہ تعالیٰ کے غضب میں، اور شام کریں تو اللہ تعالیٰ کے  
غضب میں، زنانی وضع والے مرد، مردانی وضع والی عورت، چوپائے سے جماع کرنے والا،  
اغلامی۔

۱۹۷۳- عن أبي امامة الباهلي رضى الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله  
تعالى عليه وسلم : أَرْبَعَةٌ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فَوْقَ عَرْشِهِ وَأَمَنَتْ عَلَيْهِمْ مَلَائِكَتُهُ ، الَّذِي  
يَحْصِنُ نَفْسَهُ عَنِ النِّسَاءِ وَلَا يَتَزَوَّجُ وَلَا يَتَسَرَّى لِفَلا يُؤَلِّدَ لَهُ وَلَدٌ ، وَ الرَّجُلُ يَتَشَبَّهُ  
بِالنِّسَاءِ وَ قَدْ خَلَقَهُ اللَّهُ ذَكَرًا ، وَ الْمَرَأَةُ تَتَشَبَّهُ بِالرِّجَالِ وَ قَدْ خَلَقَهَا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ  
أُنْثَى ، وَ مُضِلُّ الْمَسَاكِينِ ، وَ رَجُلٌ حَصُورٌ -

حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ  
وسلم نے ارشاد فرمایا: چار شخصوں پر اللہ تعالیٰ نے بالائے عرش سے لعنت بھیجی جس پر فرشتوں نے  
آمین کہی، وہ شخص جو اپنے آپ کو عورتوں سے جدا رکھے اور شادی نہ کرے کہ اس کے بچہ پیدا نہ  
ہو، مرد جو عورتوں سے مشابہت پیدا کرے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے اسے مرد بنایا ہے۔ وہ عورت جو

مردوں سے مشابہت پیدا کرے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے اسے عورت بنایا ہے، محتاجوں کو غلط راہ دکھانے والا، اور نکاح کی قدرت رکھتے ہوئے نکاح نہ کرنے والا۔

۱۹۷۴۔ عن ابی امامة الباهلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: أَرْبَعَةٌ لُعِنُوا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَ أَمْنَتِ الْمَلَائِكَةُ ، رَجُلٌ جَعَلَهُ اللَّهُ ذَكَرًا فَأَنْتَ نَفْسَهُ وَتَشَبَّهَ بِالنِّسَاءِ ، وَ إِمْرَأَةٌ جَعَلَهَا اللَّهُ اُنْثَى فَتَذَكَّرَتْ وَ تَشَبَّهَتْ بِالرِّجَالِ ، وَ الَّذِي يُضِلُّ الْأَعْمَى ، وَ رَجُلٌ حَصُورًا ، وَ لَمْ يَجْعَلِ اللَّهُ حَصُورًا إِلَّا يَحْيَى بْنَ زَكَرِيَّا عَلَيْهِمَا الصَّلَاةُ وَ السَّلَامُ ۔

حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چار شخصوں پر دنیا و آخرت میں لعنت اتاری گئی تو فرشتوں نے آمین کہی، وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے مرد بنایا اور اس نے اپنے آپ کو عورت بنا لیا اور عورتوں سے مشابہت اختیار کر لی، وہ عورت جس کو اللہ تعالیٰ نے عورت بنایا لیکن اس نے مردانی وضع اختیار کی کہ مردوں سے مشابہت پیدا کر لی، وہ شخص جس نے اندھے کو غلط راستہ بتایا، وہ مرد جس کو عورت رکھنے کی طاقت ہے پھر وہ عورت سے رغبت نہ رکھے حالانکہ یہ حکم صرف حضرت یحییٰ بن زکریا علی نبینا وعلیہما الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ خاص ہے۔

۱۹۷۵۔ عن بعض الشیوخ رضی اللہ تعالیٰ عنہم قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: لَعَنَ اللَّهُ وَ الْمَلَائِكَةُ رَجُلًا تَأَنَّتْ وَ إِمْرَأَةٌ تَذَكَّرَتْ ، وَ رَجُلًا تَحَصَّرَ بَعْدَ يَحْيَى بْنَ زَكَرِيَّا عَلِيَّ نَبِينَا وَ عَلَيْهِمَا الصَّلَاةُ وَ السَّلَامُ ، وَ رَجُلًا قَعَدَ عَلَى الطَّرِيقِ يَسْتَهْزِئُ مِنْ أَعْمَى ، وَ رَجُلًا شَبَعَ مِنَ الطَّعَامِ فِي يَوْمٍ مَسْغَبَةٍ ۔

بعض مشائخ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اور فرشتوں کی لعنت اس مرد پر جو زنانی وضع بنائے اور اس عورت پر جو مردانی وضع اختیار کرے، اس مرد پر جو حضرت یحییٰ بن زکریا علی نبینا وعلیہما الصلوٰۃ والسلام کے بعد عورتوں سے بے رغبت رہے، اس مرد پر جو راستہ میں بیٹھانا پینا پرہنے۔ اور اس مرد پر جو قحط کے ایام میں پیٹ بھر کھانا کھائے۔

فتاویٰ رضویہ حصہ اول ۱۳۴/۹



## (۱۰) عورت مرد کا جوتا نہ پہنے

۱۹۷۶۔ عن عبد الله بن مليكة رضى الله تعالى عنه قال : قيل لعائشة رضى الله تعالى عنها : ان امرأة تلبس النعل ، قالت : لعن رسول الله الرجل من النساء۔

حضرت عبد اللہ بن ملیکہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے عرض کیا گیا: کہ ایک عورت مردانہ جوتا پہنتی ہے، فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مردانی عورت پر لعنت فرمائی۔

فتاویٰ رضویہ حصہ اول ۹

## (۱۱) مرد و عورت کا لباس ایک دوسرے کو پہننا ناجائز ہے

۱۹۷۷۔ عن عبد الله بن عباس رضى الله تعالى عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : لَعَنَ اللَّهُ الْمُتَشَبِّهَاتِ مِنَ النِّسَاءِ بِالرِّجَالِ ، وَ الْمُتَشَبِّهِينَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَاءِ ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے ان عورتوں پر جو مردوں کی مشابہت پیدا کریں، اور ان مردوں پر جو عورتوں سے تشبیہ کریں۔

۱۹۷۸۔ عن أبي هريرة رضى الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : لَعَنَ اللَّهُ الرَّجُلَ يَلْبَسُ بُسَّةَ الْمَرْأَةِ وَ الْمَرْأَةَ تَلْبَسُ لِبْسَةَ الرَّجُلِ ۔

۵۶۶/۲	باب فى لباس النساء	۱۹۷۶۔ السنن لا بی داؤد،
		مشکوٰۃ المصابیح للتبریزی، ۴۴۷۰
۸۷۴/۲	باب المتشبهين بالنساء	۱۹۷۷۔ الجامع الصحیح للبخاری،
۵۶۶/۲	باب فى لباس النساء	السنن لا بی داؤد
۴۴۶/۲	☆ الجامع الصغیر للسيوطی،	المسند لا حمد بن حنبل،
۱۰۳/۳	☆ الترغیب والترہیب للمنذری،	مجمع الزوائد للہیثمی،
۵۶۶/۲	باب لباس النساء	۱۹۷۸۔ المسند لا بی داؤد،
۱۲۱/۱۲	☆ شرح السنة للبخاری،	المسند لا حمد بن حنبل،
۲۶۳/۱۰	☆ فتح الباری للعسقلانی،	الترغیب والترہیب للمنذری
	☆ مشکوٰۃ المصابیح للتبریزی،	کشف الخفاء للعجلونی،
		۲۰۶/۲

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس مرد پر اللہ کی لعنت جو عورت کا لباس پہنے اور اس عورت پر جو مرد کا لباس پہنے۔ ۱۲

۱۹۷۹۔ عن عبد الله بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : ان امرأة مرت علی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم متقلدة قوسا فقال : لعن اللہ المتشبهات من النساء بالرجال ، و المتشبهین من الرجال بالنساء۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک عورت حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے شانے پر کمان لٹکائے گزری، فرمایا: اللہ کی لعنت ان عورتوں پر جو مردانی وضع بنائیں اور ان مردوں پر جو زنانی وضع اختیار کریں۔

۱۹۸۰۔ عن عبد الله بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : لعن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم المخنثین من الرجال ، و المترجلات من النساء و قال : أخرجوا المخنثین من بیوتکم۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی زنانہ مردوں اور مردانی عورتوں پر، اور فرمایا: زنانہ مردوں کو اپنے گھروں سے نکال کر باہر کر دو۔ فتاویٰ رضویہ حصہ اول ۱۰۸/۹

### (۱۲) عورت کتنا نیچا لباس پہنے

۱۹۸۱۔ عن ام المؤمنین ام سلمة رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت : سئل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کم تجر المرأة من ذیلها ، قال : شبرا، قالت : اذا ينكشف عنها ، قال : قد راع لا تزيّد علیہ۔ فتاویٰ رضویہ حصہ اول ۸۴/۹

۴۴۶/۲	☆ الجامع الصغير للسيوطی ،	المعجم الكبير للطبرانی ،	۱۹۷۹۔
۸۷۴/۲	باب اخراجهم ،	الجامع الصحيح للبخاری	۱۹۸۰۔
۶۷۵/۲	باب الحكم في المخنثين ،	السنن لا بی داؤد	
۴۴۶/۲	☆ الجامع الصغير للسيوطی ،	المسند لا حمد بن حنبل ،	۲۲۵/۱
۲۰۵/۲	☆ كشف الخفا للعجلوني ،	مجمع الزوائد للهيثمی ،	۱۰۳/۸
۲۶۴/۲	باب ذيل المرأة كم يكون ،	السنن لا بن ماجه ،	۱۹۸۱۔

ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا گیا، عورت کتنا دامن گھسیٹ سکتی ہے، فرمایا: ایک بالشت، عرض کیا: پھر تو بے ستری ہو سکتی ہے، فرمایا، ایک ہاتھ۔ اس سے زیادہ نہ ہو۔

(۱۳) کُنُوں سے نیچے پا جامہ وغیرہ بہ نیت تکبر ناجائز ہے

۱۹۸۲۔ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لَا يَنْظُرُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَىٰ مَنْ جَرَّازَرَةً بَطْرًا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس بندہ کی طرف نظر رحمت نہیں فرمائے گا جس نے اپنا تہ بندا تراتے ہوئے گھسیٹا۔ ۱۲م

۱۹۸۳۔ عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ مُخَيَّلَةً لَمْ يَنْظُرِ اللَّهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے ازراہ تکبر اپنا لباس زمین پر گھسیٹا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی طرف نظر رحمت نہیں فرمائے گا۔

۱۹۸۴۔ عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی

۸۶۱/۲	باب من جرثوبه من الخيلاء	۱۹۸۲۔ الجامع الصحيح للبخاری،
۲۶۴/۲	باب من جرثوبه خيلاء	السنن لا بن ماجه،
۲۵۸/۱۰	☆ فتح الباری للعسقلانی،	شرح السنة للبقوی،
۹/۳	☆ الترغیب والترہیب للمنزری،	اتحاف السادة للزبيدي،
	☆ الكامل لا بن عدی	مشکوٰۃ المصابیح للتبریزی،
۵۶۴/۲	باب ما جاء في اسبال الازار	۱۹۸۳۔ السنن لا بی داؤد،
۲۶۳/۲	باب من جرثوبه خيلاء	السنن لا بن ماجه،
۳۵۸/۱۰	☆ فتح الباری للعسقلانی،	المسند لا حمد بن حنبل
	☆ ۵۲۳/۲	الجامع الصغير للسيوطی،
۸۶۱/۲	باب من جرثوبه من الخيلاء	۱۹۸۴۔ الجامع الصحيح للبخاری،
۱۹۴/۲	باب تحريم جر الثوب خيلاء	الصحيح لمسلم،
۲۰۶/۱	باب ماجاء في كراهية الازار،	الجامع للترمذی،

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لَا يَنْظُرُ اللَّهُ إِلَى مَنْ جَرَّوْبَهُ خِيَلَاءَ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس مرد کی طرف نظر رحمت نہیں فرمائے گا جس نے تکبر کی نیت سے کپڑا زمین پر گھسیٹا۔ ۱۲م

۱۹۸۵۔ عن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : مَا سُفِّلَ الْكُعْبَيْنِ مِنَ الْأَزَارِ فِي النَّارِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو تہبند ٹخنوں سے نیچے ہو وہ آگ میں ہے۔ ۱۲م

۱۹۸۶۔ عن أبي ذر الغفاري رضي الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ، الْمُسْبِلُ وَالْمَنَّانُ وَالْمُنْفِقُ سَلَعْتَهُ بِالْحَلْفِ الْكَاذِبِ۔

حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین شخصوں سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کلام نہیں فرمائے گا اور نہ ان کی طرف نظر رحمت فرمائے گا، اور نہ ان کو پاک فرمائے گا، اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے، ٹخنوں سے نیچے تہبند باندھنے والا، احسان جتانے والا اور اپنا سامان جھوٹی قسم کھا کر بیچنے

۲۶۴/۲	باب من جرثابه خيلاء	۱۹۸۴۔ السنن لا بن ماجه ،
۸/۱۲	☆ شرح السنة للبغوي ،	التمهيد لا بن عبد البر ،
۳۵۲/۳	☆ المعنى للعراقي ،	الترغيب والترهيب للمنزري ، ۸۹/۳
۸۶۱/۲	باب من جرثوبه من غير خيلاء	۱۹۸۵۔ الجامع الصحيح للبخاري ،
۲۵۴/۲	باب تحت الكعبين من الازار،	السنن للنسائي ،
۲۶۴/۲	باب موضع الازار اين هو ،	السنن لا بن ماجه ،
۲۰۴/۸	☆ المصنف لا بن أبي شيبة ،	المسند لا حمد بن حنبل ، ۲ / ۴۶۱
۳۱۵/۱۵، ۴۱۱، ۵۸	☆ كنز العمال للمتقى ،	الترغيب والترهيب للمنذري ، ۳ / ۸۸
	☆ الكامل لا بن عدی	فتح الباری للعسقلانی ، ۱۰ / ۲۵۶
۷۱/۱	باب غلظ تحريم الاسباب ،	۱۹۸۶۔ الصحيح لمسلم ،
۵۶۵/۲	باب ماجاء في اسبال الازار	السنن لا بن داؤد
۴۸۰/۲	☆ المسند لا حمد بن حنبل	الجامع الصغير للسيوطي ، ۱ / ۲۱۴
۷۵/۲	☆ الترغيب والترهيب للمنذري ،	حلية الاولياء لا بن نعيم ، ۷ / ۱۳۰

والا-۱۲م

۱۹۸۷۔ عن عبد الله بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : مَنْ جَرَّتْهُ خِيَلَاءٌ لَمْ يَنْظُرِ اللَّهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، قال ابو بكر الصديق رضی اللہ تعالیٰ عنہ : يا رسول الله ! عليك الصلوة و السلام ، احد شقى ازارى يسترخى الا ان اتعاهد ذلك منه ، فقال النبى صلى الله تعالى عليه وسلم : لَسْتُ مِمَّنْ يَصْنَعُهُ خِيَلَاءٌ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے تکبر کے ارادہ سے کپڑا زمین پر گھسیٹا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی طرف نظر رحمت نہیں فرمائے گا۔ سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! علیک الصلوٰۃ والسلام میرے تہبند کا کوئی کبھی کبھی ڈھیلا ہو کر نیچا ہو جاتا ہے مگر یہ کہ میں اس کی پوری دیکھ بھال رکھتا ہوں۔ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم ان لوگوں میں سے نہیں جو ازراہ تکبر ایسا کرتے ہیں۔۱۲م

۱۹۸۸۔ عن عكرمة رضی اللہ تعالیٰ عنہ انه راى عبد الله بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما یأترز فیضع حاشیة ازاره من مقدمه على ظهر قدمه و یرفع مؤخره قلت لم تازره هذه الازارة ، قال : رأیت رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم یأترزها ۔

حضرت عکرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو دیکھا کہ تہبند باندھتے تو اپنے تہبند کا اگلا گوشہ اپنے قدموں پر رکھتے اور پیچھے کا کچھ حصہ اٹھا دیتے، میں نے عرض کیا: آپ اس طرح تہبند کیوں باندھتے ہیں؟ فرمایا:

میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اسی طرح تہبند باندھتے دیکھا۔۱۲م

﴿۶﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث کے تمام راوی ثقہ عدول ہیں جن سے امام بخاری نے روایت کی۔

کما لا يخفى على الفطن الماهر بالفن - فتاویٰ رضویہ حصہ اول ۹/۹۹

۱۹۸۹۔ عن عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال مررت على رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم و في ازاري استرخاء فقال : يا عبد الله ! ارفع ازارك فرفعته ثم قال : زد! زدت، فما زلت اتحراها بعد فقال بعض القوم الى اين ؟ فقال: انصاف الساقين -

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس سے گزرا اور میرا تہبند اس وقت کچھ نیچا تھا۔ فرمایا: اے عبد اللہ! اپنے تہبند کو اٹھاؤ! میں نے اٹھالیا پھر فرمایا اور اٹھاؤ! میں نے اور اٹھالیا پھر میں اسی پر کاربند رہا، بعض لوگوں نے کہا: کہاں تک اٹھایا؟ فرمایا: نصف پنڈلیوں تک۔ ۱۲م

۱۹۹۰۔ عن أبي سعيد الخدري رضی الله تعالىٰ عنه قال : سمعت رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يقول : إِزَارَةُ الْمُؤْمِنِ إِلَىٰ أَنْصَافِ سَاقِيهِ -

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: مومن کا تہبند نصف پنڈلیوں تک ہونا چاہیے۔ ۱۲م

﴿۷﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام نووی فرماتے ہیں: نصف ساق تک مستحب ہے۔ اور ٹخنوں تک بلا کراہت جائز ہے۔ عالمگیری میں ہے۔ ہاں اس میں شبہ نہیں کہ نصف ساق تک پانچوں کا ہونا بہتر و عزیمت ہے

۱۹۵/۲	باب تحريم جر الثوب خيلاء و بيان حدماء،	الصحیح لمسلم،
۱۹۵/۲	باب تحريم جر الثوب ،	الصحیح لمسلم ،
۲۶۴/۲	باب موضع الازار اين هو ،	السنن لا بن ماجه ،
۵۶۶/۲	باب في قدر موضع الازار	السنن لا بي داؤد،
۶/۳	☆ المسند لا حمد بن حنبل ،	الجامع الصغير للسيوطي ،
۱۲/۱۲	☆ شرح السنة للبعثي ،	السنن الكبرى للبيهقي ،
۳۵۹/۹	☆ اتحاف السادة للزبيدي	مشكوة المصابيح للتبريزي ،
۲۹۹/۱۵، ۴۱۰، ۹۸	☆ كنز العمال للمتقي ،	تاريخ دمشق لابن عساكر
۱۴۵۹	☆ علل الحديث لا بن أبي حاتم ،	المعبود للساعاتي ،
۵۷۳۵	☆ ميزان الاعتدال للذهبي	تاريخ الكبير للبخاري ،
۹۱۴	☆ المؤطا لمالك ،	المعجم الكبير للطبراني ،

اکثر ازار پر انوار حضور سیدالابرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہیں تک ہوتی تھی۔

فتاویٰ رضویہ حصہ اول ۹۹/۹

## (۱۴) عورت کو کس طرح کا لباس پہننا چاہیے

۱۹۹۱۔ عن ام المؤمنین عائشة الصديقة رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : إِنَّ الْجَارِيَةَ إِذَا حَاضَتْ لَمْ يَصِحْ أَنْ يُرَى مِنْهَا إِلَّا وُجْهَهَا وَيَدَيْهَا إِلَى الْمَفْصَلِ -

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لڑکی جب بالغہ ہو جائے تو اس کو چہرہ اور گٹوں تک ہاتھ کے سوا کوئی عضو کھولنا جائز نہیں۔  
فتاویٰ رضویہ ۸/۳

## (۱۵) اوڑھنی کے استعمال کا طریقہ

۱۹۹۲۔ عن ام المؤمنین ام سلمة رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت : ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : دخل علیہا وہی تخمر فقال : لَبِيَّةٌ لَا لَبِيَّتَيْنِ -

ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے تو میں اوڑھنی اوڑھے تھی، فرمایا: ایک پیچ دو، دو نہیں۔

﴿۸﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

زنان عرب جو اوڑھنی اوڑھتیں حفاظت کے لئے سر پر پیچ دے لیتیں۔ اس پر ارشاد ہوا کہ ایک پیچ دیں دو نہ ہوں کہ عمامہ سے مشابہت نہ ہو۔ عورت کو مرد اور مرد کو عورت سے تشبہ حرام ہے۔  
فتاویٰ رضویہ حصہ دوم ۱۳۹/۹



۵۶۷/۲	باب فیما قیدی المرأه من زینتها	۱۹۹۱۔ السنن لابی داؤد،
۵۶۸/۲	باب کیف الاختمار،	۱۹۹۲۔ السنن لابن داؤد،
۱۹۴/۴	☆ المستدرک للحاکم	المسند لا حمد بن حنبل،
۴۲/۵	☆ الدر المنثور للسیوطی،	کنز العمال للمتقی،
۴۳۶۷	☆ مشکوٰۃ المصابیح للتبریزی،	المصنف لعبد الرزاق،

## ۲۔ خضاب

### (۱) سیاہ خضاب ناجائز ہے

۱۹۹۳۔ عن عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: **الْصُّفْرَةُ خِضَابُ الْمُؤْمِنِ، وَالْحُمْرَةُ خِضَابُ الْمُسْلِمِ، وَالسَّوَادُ خِضَابُ الْكَافِرِ**۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پیلا خضاب مؤمن کا ہے، سرخ مسلمان کا، اور سیاہ خضاب کافر کا۔ ۱۲م

۱۹۹۴۔ عن عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیہ وسلم: **يَكُونُ قَوْمٌ فِي آخِرِ الزَّمَانِ يَخْضِبُونَ بِهَذَا السَّوَادِ كَحَوَاصِلِ الْحَمَامِ، لَا يَجِدُونَ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ**۔  
فتاویٰ رضویہ حصہ اول ۱۶۶/۹

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آخر زمانہ میں کچھ لوگ ہوں گے کہ سیاہ خضاب کریں گے جیسے جنگلی کبوتروں کے پوٹے، وہ جنت کی بو نہ سونگھیں گے۔

۱۹۹۵۔ عن أبي الدرداء رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیہ وسلم: **مَنْ خَضَبَ بِالسَّوَادِ سَوَّدَ اللَّهُ وَجْهَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ**۔

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو سیاہ خضاب کرے اللہ تعالیٰ روز قیامت اس کا منہ کالا کریگا۔

فتاویٰ رضویہ حصہ اول ۱۶۶/۹

۱۶۳/۵	☆	مجمع الزوائد للهيثمى ،	۵۲۶/۳	☆	المستدرک للحاكم ،
۱۴۳/۱	☆	المغنى للعراقى ،	۶۶۸/۶ ، ۱۷۳۱۵۰	☆	کنز العمال للمتقى ،
۴۱۳/۱۲	☆	المعجم الكبير للطبراني	۳۱۱/۴	☆	السنن الكبرى للبيهقي ،
۲۵۰/۲	☆	الامالى للشجرى ،	۴۳۱/۲	☆	اتحاف السادة للزبيدي ،
۱۴۳/۱	☆	المغنى للعراقى ،	۱۴۴/۲	☆	اللالي المصنوعه للسيوطى ،
۳۵۵/۱۰	☆	فتح البارى للعسقلانى ،	۱۶۳/۵	☆	مجمع الزوائد للهيثمى ،
۲۵۰/۲	☆	الامالى للشجرى ،	۶۷۱/۶ ، ۱۷۳۳۳	☆	کنز العمال، للمتقى ،
	☆	الكامل لابن عدی ،	۶۷۱/۶	☆	علل الحديث لابن أبي حاتم ، ۲۴۱۱ ،



## ﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

سیاہ خضاب خواہ مازو و ہلیہ و نیل کا ہو خواہ نیل و حنا مخلوط خواہ کسی چیز کا سوا مجاہدین کے سب کو مطلقاً حرام ہے۔ اور صرف مہندی کا سرخ خضاب یا اس میں نیل کی کچھ پیتاں اتنی ملا کر کہ جس سے سرخی میں پختگی آجائے اور رنگ سیاہ ہونے نہ پائے سنت مستحبہ ہے۔

فتاویٰ رضویہ حصہ دوم ۹/۱۰۷

۱۹۹۶۔ عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: غَيِّرُوا هَذَا الشَّيْبَ وَاجْتَنِبُوا السَّوَادَ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس بڑھاپے کی سفیدی کو کسی رنگ سے تبدیل کر لو، اور سیاہ خضاب سے بچو۔ ۱۲

۱۹۹۷۔ عن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: لَعَنَ اللَّهُ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُوتَشِمَاتِ وَالْمُتَمَصِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغْيِرَاتِ خَلَقَ اللَّهُ۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ اللہ تعالیٰ کی لعنت گودنے والیوں پر، گودوانے والیوں پر، چہرے کے بال بگاڑنے والیوں پر اور دانتوں کو جدا کرنے والیوں پر۔ کیوں کہ وہ اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی شکل میں بگاڑ پیدا کرتی ہیں۔ ۱۲

۱۹۹۸۔ عن اسماء بنت ابی بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہما قالت: قال

۱۹۹/۲	باب استحباب خضاب الشیب بصفرة و حمرة	الصحیح لمسلم،
۳۱۰/۷	☆ السنن الكبرى للبيهقي،	المسند لا حمد بن حنبل،
	☆ الكامل لا بن عدی،	اتحاف السادة للزيدي
۷۴/۲	☆ المسند لا بی عوانة،	الطبقات الكبرى لا بن سعد،
۷۲۵/۲	باب قوله تعالى وما اتاكم الرسول فخذوه	الجامع الصحيح للبخاري،
۴۴۶/۲	☆ الجامع الصغير للسيوطي،	المسند لا حمد بن حنبل،
۷۴/۲	☆ المسند لا بی عوانة،	تاريخ بغداد للخطيب،
۷۸۵/۲	باب المتشيع بما لم نيل	الجامع الصحيح للبخاري،
۲۰۶/۲	باب النهي عن التزوير في اللباس	الصحیح لمسلم،

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اَلْمُتَشَبِعُ بِمَا لَمْ يُعْطَ كَلَابِسِ ثَوْبٍ زُورٍ۔  
حضرت اسماء بنت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایسی چیز کا اظہار کرنے والا جو غیر واقعی ہے اس شخص کی طرح ہے  
جس نے مکرو فریب کا لباس پہنا۔ ۱۲م

﴿ ۲ ﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

بس ظاہر ہے کہ خضاب اسی لئے ہوگا کہ عورت (یا کسی دوسرے) پر اظہار جوانی  
کرے، جوان ہے نہیں اور جوان بنے تو حضور کے اس فرمان کے مطابق وہ شخص سر سے پاؤں  
تک جھوٹ اور فریب کا جامہ پہنے ہے اس سے بدتر اور کیا درکار۔

فتاویٰ رضویہ حصہ دوم ۱۹۲/۹

۱۹۹۹۔ عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم : غَيِّرُوا الشَّيْبَ وَلَا تَقْرُبُوا السَّوَادَ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بڑھاپا تبدیل کرو اور سیاہ رنگ کے پاس نہ جاؤ۔

۲۰۰۰۔ عن أبي هريرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم : إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يُبْغِضُ الشَّيْخَ الْغَرِيبَ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ دشمن رکھتا ہے بوڑھے کو بے کو۔

۲۰۰۱۔ عن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرسلًا : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم : إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى لَا يَنْظُرُ إِلَى مَنْ يَخْضِبُ بِالسَّوَادِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

۱۹۹۹۔	☆	المسند لا حمد بن حنبل ،	۲۴۷/۳	☆	اتحاف السادة للزيدي ،	۴۲۰/۲
	☆	الجامع الصغير للسيوطي ،	۳۵۷/۲	☆	كنز العمال للمتقى ،	۶۶۸/۶، ۱۷۲۱۸
۲۰۰۰۔	☆	جمع الجوامع للسيوطي ،	۵۱۷۸	☆	كنز العمال للمتقى ،	۱۷۳۳۵
	☆	الجامع الصغير للسيوطي ،	۱۱۴/۱	☆	التفسير للقرطبي ،	۳۴۳/۱۴
۲۰۰۱۔	☆	كنز العمال للمتقى ،	۶۷۱/۶، ۱۷۳۳۱	☆	جمع الجوامع للسيوطي ،	۵۱۴۷
	☆	الجامع الصغير للسيوطي ،	۱۱۴/۱	☆	الطبقات الكبرى لابن سعد ،	۱۴۲/۲

حضرت عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلہ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو سیاہ خضاب کرے اللہ تعالیٰ روز قیامت اس کی طرف نظر رحمت نہ فرمائے گا۔

۲۰۰۲۔ عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : أَلشَّيْبُ نُورٌ ، مَنْ خَلَعَ الشَّيْبَ فَقَدْ خَلَعَ نُورَ الْإِسْلَامِ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سپیدی نور ہے۔ جس نے اسے چھپایا اس نے اسلام کا نور زائل کیا۔

۲۰۰۳۔ عن ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَنْ شَابَ شَيْبَةً فِي الْإِسْلَامِ كَانَتْ لَهُ نُورًا مَا لَمْ يُغَيِّرْهَا ۔

حضرت ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جسے اسلام میں سپیدی آئے وہ اس کے لئے نور ہوگی جب تک اسے بدل نہ ڈالے۔

۲۰۰۴۔ عن انس بن مالك رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : أَوَّلُ مَنْ خَضَبَ الْحَنَاءَ وَ الْكُتْمَ إِبْرَاهِيمُ عَلِيُّ نَبِينَا وَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَ السَّلَامُ ، وَ أَوَّلُ مَنْ اخْتَضَبَ بِالسَّوَادِ فِرْعَوْنُ ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سب میں پہلے حنا اور کتم سے خضاب کرنے والے حضرت ابراہیم خلیل

۳۲۲/۴	المسند للعقبلی	☆	۴۲۵/۲	اتحاف السادة للزبيدي ،
۳۰۵/۲	الجامع الصغير للسيوطي ،	☆	۷۶/۱	اللالي المصنوعة للسيوطي ،
۱۶۱/۹	السنن الكبرى للبيهقي ،	☆	۲۱۰/۲	المسند لا حمد بن حنبل ،
۲/۱	الطبقات الكبرى لابن سعد ،	☆	۲۱/۱	المعجم الكبير للطبراني ،
۲۸۰/۲	الترغيب والترهيب للمنذري ،	☆	۱۵۸/۵	مجمع الزوائد للهيثمي ،
۶۷۱/۶، ۱۷۳۳/۴	كنز العمال للمتقي ،	☆	۱۹۴/۳	الدر المنثور للسيوطي ،
۲۴۹/۸	التفسير لابن كثير ،	☆	۵۳۰/۲	الجامع الصغير للسيوطي ،
۲۴۲/۲	الامالي للشحري ،	☆	۲۵۲/۲	كشف الخفا للعجلوني ،
۶۶۸/۶، ۱۷۳۱۳	كنز العمال للمتقي ،	☆	۱۱۵/۱	الدر المنثور للسيوطي ،
۱۶۹/۱	الجامع الصغير للسيوطي ،	☆	۲۹/۱	مسند الفردوس للدبليبي ،

اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں۔ اور سب سے پہلے سیاہ خضاب کرنے والا فرعون۔

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

علامہ منادی اس حدیث کے نیچے لکھتے ہیں اسی لئے پہلا خضاب مستحب ہے اور دوسرا

غیر جہاد میں حرام۔

۲۰۰۵۔ عن عبد الله بن عباس رضى الله تعالى عنهما قال : قال رسول الله صلى

الله تعالى عليه وسلم : مَنْ مَثَلَ بِالشَّعْرِ فَلَيْسَ لَهُ عِنْدَ اللَّهِ خَلَاقٌ -

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو بالوں کی ہیئت بگاڑے اللہ کے یہاں اس کے لئے کچھ حصہ نہیں۔

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

علماء فرماتے ہیں ہیئت بگاڑنا یہ کہ ڈاڑھی موٹڈے یا سیاہ خضاب کرے۔

۲۰۰۶۔ عن وائلة بن الاسقع رضى الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله

تعالى عليه وسلم : شَرُّ كُهُولِكُمْ مَنْ تَشَبَهَ بِشَبَابِكُمْ -

حضرت وائلہ بن اسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارے ادھیڑوں میں سب سے بدتر وہ ہے جو جوانوں کی سی صورت

بنائے۔

۲۰۰۷۔ عن عبد الله بن عمر رضى الله تعالى عنهما قال : نهى رسول الله صلى

الله تعالى عليه وسلم عن الخضاب بالسواد -

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

وسلم نے سیاہ خضاب سے منع فرمایا۔

فتاویٰ رضویہ حصہ اول ۳۱/۹

۲۰۰۵۔ المعجم الكبير للطبراني ، ۴۱/۱۱ ☆ مجمع الزوائد للهيثمي ، ۱۲۱/۸

كنز العمال للمتقى ، ۱۷۲۷۵، ۶۶۱/۶ ☆ الجامع الصغير للسيوطي ، ۵۴۳/۲

۲۰۰۶۔ مجمع الزوائد للهيثمي ۲۷۰/۱۰ ☆

۲۰۰۷۔ الطبقات الكبرى لابن سعد ، ☆

## سرخ اور زرد خضاب جائز ہے

۲۰۰۸۔ عن عبد الله بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: مر علی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رجل قد خضب الحناء فقال: مَا أَحْسَنَ هَذَا، قال: فمر آخر قد خضب بالحناء والکتم فقال: هَذَا أَحْسَنُ مِنْ هَذَا، ثم مر آخر قد خضب بالصفیر فقال: هَذَا أَحْسَنُ مِنْ هَذَا کُلِّهِ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے ایک صاحب مہندی کا خضاب لگا کر گزرے فرمایا: یہ کیا خوب ہے۔ پھر دوسرے گزرے انہوں نے مہندی اور کتم ملا کر خضاب کیا تھا، فرمایا: یہ اس سے بہتر ہے، پھر تیسرے زرد خضاب کئے گزرے، فرمایا: یہ ان سب سے بہتر ہے۔

فتاویٰ رضویہ حصہ اول ۱۶۶/۹

۲۰۰۹۔ عن عثمان بن عبد الله بن موهب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: دخلت علی ام سلمة رضی اللہ تعالیٰ عنہا فاخرجت شعرا من شعر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مخضوبا۔

حضرت عثمان بن عبد اللہ بن موهب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا۔ انہوں نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے موئے مبارک (جوان کے پاس تبرکات شریفہ میں رکھے تھے، جس بیمار کو اس کا پانی دھو کر پلا تیں فوراً شفا پاتا تھا) نکالے، مہندی اور کتم سے رنگے ہوئے تھے۔

۲۰۱۰۔ عن عثمان بن عبد الله رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ان ام سلمة رضی اللہ تعالیٰ عنہا ارته شعر النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم احمر۔

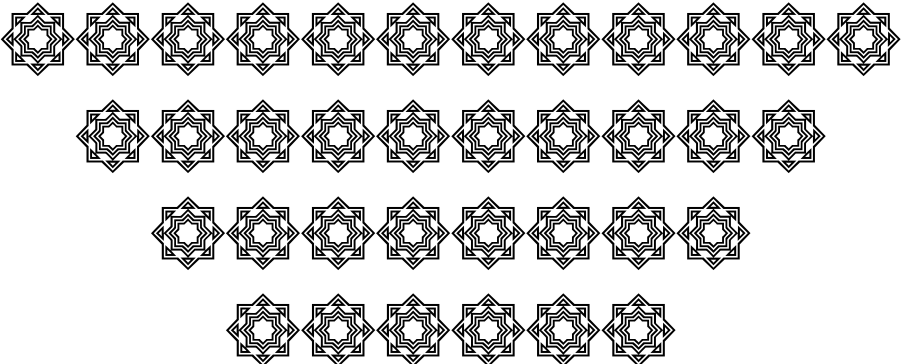
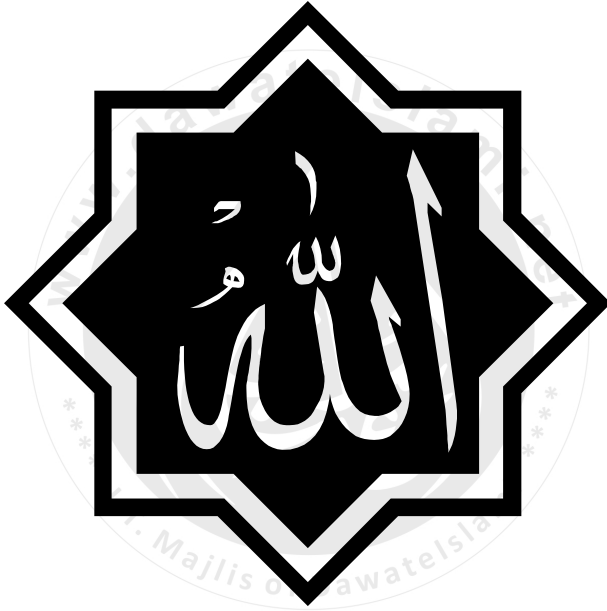
حضرت عثمان بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ام المؤمنین حضرت

۲۶۷/۲	باب الخضاب بالصفرة،	۲۰۰۸۔ السنن لا بن ماجه،
۸۷۵/۲	باب ما یذکر فی شیب،	۲۰۰۹۔ الجامع الصحیح للبخاری،
۲۵۸/۲	باب الخضاب بالحناء	السنن لا بن ماجه
۱۴۷/۵		المسند لا حمد بن حنبل،
۸۷۵ /۲	باب ما یذکر فی الشیب،	۲۰۱۰۔ الجامع الصحیح للبخاری،

ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے انہیں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے موئے مبارک سرخ رنگ دیکھائے۔

﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

تنہا مہندی مستحب ہے۔ اور اس میں کتم کی پیتاں ملا کر کہ ایک گھاس مشابہہ برگزیتوں ہے جس کا رنگ گہرا سرخ مائل بسیہا ہوتا ہے اس سے بہتر۔ اور زرد رنگ اس سے بہتر۔ اور سیاہ و سے کا ہو خواہ کسی چیز کا حرام ہے مگر مجاہدین کو۔ فتاویٰ رضویہ حصہ اول ۱۶۶/۹



## ۳۔ داڑھی مونچھ

### (۱) داڑھی حد شرعی کے مطابق رکھو

۲۰۱۱۔ عن عبد الله بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول الله صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مِنْ سَعَادَةِ الْمَرْءِ حَقَّةٌ لِحْيَتِهِ -

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی کی سعادت ہے داڑھی کا ہلکا ہونا۔ یعنی بے حد دراز نہ ہو۔

۲۰۱۲۔ عن عبد الله بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما انه كان يقبض على لحيته ثم يقص ما تحت القبضة -

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا طریقہ تھا کہ وہ اپنی داڑھی مٹھی میں لیتے اور اس کے نیچے جتنی باقی رہتی کاٹ دیتے۔ ۱۲م

۲۰۱۳۔ عن مروان بن سالم رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : رأيت عبد الله بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما يقبض على لحيته فيقطع ما زاد على الكف -

حضرت مروان بن سالم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو دیکھا کہ داڑھی کو مٹھی میں لیتے اور جو ایک مشت پر زیادہ ہوتی اس کو کاٹ دیتے۔ ۱۲م

۲۰۱۴۔ عن أبي هريرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ انه كان يقبض على لحيته فاخذما فضل من القبضة -

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا طریقہ تھا کہ داڑھی کو مٹھی میں لیتے اور مٹھی سے

- 
- |   |                                   |   |        |   |                               |
|---|-----------------------------------|---|--------|---|-------------------------------|
| ☆ | السلسلة الضعيفة للالباني          | ☆ | ۳۱۱/۱۲ | ☆ | المعجم الكبير للطبراني ،      |
| ☆ | مجمع الزوائد للهيثمي ،            | ☆ |        | ☆ | الكامل لابن عدی ،             |
| ☆ | کنز العمال للمتقی ، ۳۰۷۴۸ ، ۹۱/۱۱ | ☆ | ۵۰۴/۲  | ☆ | الجامع الصغير للسيوطی ،       |
| ☆ |                                   | ☆ |        | ☆ | ۲۰۱۲۔ کتاب الآثار لمحمد       |
| ☆ |                                   | ☆ | ۳۳     | ☆ | ۲۰۱۳۔ السنن لابی داؤد ، صوم ، |
| ☆ |                                   | ☆ |        | ☆ | السنن للنسائی                 |
| ☆ |                                   | ☆ |        | ☆ | ۲۰۱۴۔ المصنف لابن ابی شیبہ ،  |

باقی بچتی اس کو کاٹ دیتے۔ ۱۲م

## ﴿۶﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ہمارے ائمہ کرام نے اسی کو اختیار فرمایا، اور عامہ کتب مذہب میں تصریح فرمائی کہ داڑھی میں سنت یہی ہے کہ جب ایک مشت سے زائد ہو کم کر دی جائے۔ بلکہ بعض اکابر علماء نے اسے واجب فرمایا۔ اگرچہ ظاہر یہی ہے کہ وجوب سے مراد یہاں ثبوت ہے نہ وجوب <sup>مصطلح</sup>۔ تو ہمارے علماء کے نزدیک ایک مشت سے زائد کی سنت ہرگز ثابت نہیں بلکہ وہ زائد کے تراشنے کو سنت فرماتے ہیں۔ تو اس کا زیادہ بڑھانا خلاف سنت مکروہ تزیہی ہوگا۔ شیخ محقق نے اس کو جائز فرمایا تو یہ کچھ اس کے منافی نہیں کہ خلاف اولیٰ بھی ناجائز نہیں۔ بالجملہ ہمارے علماء رحمہم اللہ تعالیٰ کا حاصل مسلک یہ ہے کہ ایک مشت تک بڑھانا واجب، اور اس سے زیادہ رکھنا خلاف افضل اور اس کا ترشوانا سنت، ہاں تھوڑی زیادت جو خط سے خط تک ہو جاتی ہے اس کو خلاف اولیٰ سے ضرور مستثنیٰ ہونا چاہیے ورنہ کس چیز کا ترشوانا سنت ہوگا۔۔۔ ہذا ما ظہر لی و اللہ تعالیٰ سبحانہ اعلم۔

فتاویٰ رضویہ حصہ اول ۷۰/۹

## (۲) داڑھی ضرور رکھو

۲۰۱۵۔ عن ابی امامۃ الباہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: تَسْرُوْا، وَ اَتْرُوْا، وَ خَالِفُوْا اَهْلَ الْكِتَابِ - فَصُوْا سَيَاكُمُ، وَ وَقِّرُوْا عَثَانِيْنِكُمْ وَ خَالِفُوْا اَهْلَ الْكِتَابِ۔

حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانچ جامہ پہننا اور تہ بند باندھنا اور یہود و نصاریٰ کا خلاف کرو۔ لیں ترشواؤ اور داڑھیاں وافر رکھو۔ اور یہود و نصاریٰ کا خلاف کرو۔ فتاویٰ رضویہ حصہ اول ۱۲۱/۹

۲۰۱۶۔ عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی

- |       |   |                         |   |              |   |                              |
|-------|---|-------------------------|---|--------------|---|------------------------------|
| ۱۳۱/۵ | ☆ | مجمع الزوائد للہیثمی،   | ☆ | ۴۳/۱         | ☆ | المسند لا حمد بن حنبل،       |
| ۲۸۲/۸ | ☆ | المعجم الكبير للطبرانی، | ☆ | ۷۹/۳         | ☆ | الدر المنثور للسيوطی،        |
| ۱۴۰/۱ | ☆ | المغنی للعراقی،         | ☆ | ۶۵۸/۶، ۱۷۲۵۷ | ☆ | کنز المعال للمتقی،           |
|       |   | باب اعفاء اللہی، ۸۷۵/۲  |   |              |   | ۲۰۱۶۔ الجامع الصحیح للبخاری، |
| ۴۶۱۱  | ☆ | جمع الجوامع للسيوطی،    | ☆ | ۱۶۴/۱        | ☆ | الجامع الصغیر للسيوطی،       |



اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اُنْهَكُوا الشَّوَارِبَ وَاعْفُوا اللُّحَى -  
حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ  
وسلم نے ارشاد فرمایا: مونچھیں مٹاؤ اور داڑھیاں بڑھاؤ۔

۲۰۱۷۔ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم : جَزُوا الشَّوَارِبَ وَارْزُقُوا اللُّحَى وَخَالِفُوا الْمَجُوسَ -  
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
نے ارشاد فرمایا: مونچھیں کتر واؤ، اور داڑھیاں بڑھنے دو، آتش پرستوں کا خلاف کرو۔

۲۰۱۸۔ عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی  
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : أَحْفُوا الشَّوَارِبَ وَاعْفُوا اللُّحَى -  
حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ  
وسلم نے ارشاد فرمایا: خوب پست رکھو مونچھیں اور چھوڑ رکھو داڑھیاں۔

۲۰۱۹۔ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم : قُصُّوا الشَّوَارِبَ وَاعْفُوا اللُّحَى -  
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
نے ارشاد فرمایا: مونچھیں پست کرو اور داڑھیاں بڑھاؤ۔

۱۲۹/۱	باب خصال الفطرة،	۲۰۱۷۔ الصحيح لمسلم،
۲۱۸/۱	☆ الجامع الصغير للسيوطي،	المسند لا حمد بن حنبل،
۱۲۱	☆ آداب الزفاف للالباني،	شرح معاني الآثار للطحاوي،
	☆	المغني للعراقي،
۱۲۹/۱	باب خصال الفطرة،	۲۰۱۸۔ الصحيح لمسلم،
۱۰۰/۲	باب ما جاء في اعفاء اللحية،	الجامع للترمذی، ادب،
۶۴۸/۶	☆ كنز العمال للمتقى، ۱۷۲۱۷،	شرح معاني الآثار للطحاوي،
۱۸۸/۱	☆ المسند لابی عوانة،	المسند لا حمد بن حنبل،
۷۶/۲	☆ تاريخ اصفهان لابی نعيم،	المعجم الصغير للسيوطي،
	☆	الجامع الصغير للسيوطي،
۱۵۲/۱۱	☆ المعجم الكبير للطبراني،	۲۰۱۹۔ المسند لا حمد بن حنبل،
۳۸۱/۲	☆ الجامع الصغير للسيوطي،	كنز المعال للمتقى، ۱۷۲۲۶،
	☆	مجمع الزوائد للهيثمي،

۲۰۲۰۔ عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: أَحْفُوا الشَّوَارِبَ وَاعْفُوا اللَّحَى، وَلَا تَشَبَّهُوا بِالْيَهُودِ۔  
حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مونچھیں خوب پست کرو اور داڑھیوں کو معافی دو، اور یہودیوں کی سی صورت نہ بناؤ۔

۲۰۲۱۔ عن أبی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: لَا يَأْخُذَنَّ أَحَدُكُمْ مِنْ طُولِ لِحْيَتِهِ۔  
حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہرگز کوئی شخص اپنی داڑھی کے طول سے کم نہ کرے۔

۲۰۲۲۔ عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم امر باحفاء الشوارب و اعفاء اللحي۔  
حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا مونچھیں خوب پست کرنے کا اور داڑھیاں معاف رکھنے کا۔

۲۰۲۳۔ عن أبی هريرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: وَفَرِّوْا اللَّحَى وَخُذُوا مِنَ الشَّوَارِبِ۔  
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کثیر کرو داڑھیاں اور مونچھوں میں سے لو۔

- 
- ۲۰۲۰۔ کنز العمال للمتقی، ۱۷۲۱۸، ۶/۶۴۹ ☆ الجامع الصغیر للسيوطی، ۲۳/۱  
نصب الراية للزيلعي، ۴۵۸/۲ ☆  
۲۰۲۱۔ کنز العمال للمتقی، ۱۷۲۸۱، ۶/۶۶۳ ☆  
۲۰۲۲۔ الجامع للترمذی، باب ماجاء اعفاء اللحية، ۱۰۰/۲  
السنن لابی داؤد، باب فی اخذ الشارب، ۵۷۷/۲  
الموطا لمالك، السنن الكبرى للبيهقي، ۱۰۱/۱ ☆  
شرح السنة للبخاری، ۱۰۷/۱۲ ☆ علل الحديث لابن أبي حاتم، ۲۵۲۹  
۲۰۲۳۔ السنن الكبرى للبيهقي، ۱۵۰/۱ ☆ مجمع الزوائد للهيثمی، ۱۶۸/۵  
کنز العمال للمتقی، ۱۷۲۴۲، ۶/۶۲۶ ☆ الجامع الصغیر للسيوطی،  
☆ الكامل لابن عدی،

۲۰۲۴۔ عن عبد الله بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: أَوْفُوا اللَّحْيَ وَ قُصُّوا الشَّوَارِبَ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پوری کرو داڑھیاں اور تراشو مونچھیں۔

۲۰۲۵۔ عن عبد الله بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: ذكر رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم المجوس فقال: انهم يؤفرون سبالهم و يحلقون لحاهم فخالفوهم۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجوسیوں کا ذکر فرمایا کہ وہ اپنی لیس بڑھاتے اور داڑھیاں مونڈتے ہیں۔ تم ان کا خلاف کرو۔

۲۰۲۶۔ عن عبد الله بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: أَحْفُوا الشَّوَارِبَ وَأَعْفُوا اللَّحْيَ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مونچھیں خوب پست کرو اور داڑھیاں خوب بڑھاؤ۔

۲۰۲۷۔ عن ام المؤمنين عائشة الصديقة رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: خُذُوا مِنْ عَرَضِ لِحَاكُمْ وَأَعْفُوا طُولَهَا۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: داڑھیوں کے عرض سے لو اور ان کے طول کو معاف رکھو۔

۲۰۲۸۔ عن عبد الله بن عبد الله رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول الله

۶۵۶/۶، ۱۷۲۴۶، للمتنقى،	☆	۲۲۹/۲	☆	۲۰۳۴۔ المسند لا حمد بن حنبل،
	☆		☆	الكامل لابن عدى،
فتح الباری للعسقلانی،	☆	۱۵۱/۱	☆	۲۰۲۵۔ السنن الكبرى للبيهقي،
حلیة الاولیاء لابن نعیم،	☆	۴۰۹/۲	☆	اتحاف السادة للزيدي،
	☆		☆	۲۰۲۶۔ الكامل لابن عدى،
	☆	۶۵۳/۶، ۱۷۲۲۵،	☆	۲۰۲۷۔ كنز العمال للمتنقى،
	☆	۶۵۷/۴، ۱۷۲۴۸،	☆	۲۰۲۸۔ كنز العمال للمتنقى،

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: لَکِن رَّبِّي أَمَرَنِي أَنْ أُحْفِيَ شَارِبِي وَأَعْفَى لِحِيَّتِي -  
حضرت عبداللہ بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مگر مجھے رب نے حکم فرمایا کہ میں اپنی لبیں پست کروں اور داڑھی  
بڑھاؤں۔

﴿۷﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث پاک کا واقعہ وہ ہے کہ کتاب النخمس فی احوال انفس نفیس صلی اللہ تعالیٰ علیہ  
وسلم وغیرہ کتب معتدہ میں ہے کہ جب حضور پر نور سید یوم النشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے  
ہدایت اسلام کے فرامین بنام سلاطین جہاں نافذ فرمائے۔ قیصر ملک روم نے تصدیق نبوت کی  
مگر بجہت دنیا اسلام نہ لایا مقوقش بادشاہ مصر نے شقہ والا کی کمال تعظیم کی اور ہدایا حاضر بارگاہ  
رسالت کئے۔ سگ ایران خسرو پرویز قتلہ اللہ نے فرمان اقدس چاک کر دیا اور باذان حاکم  
صوبہ یمن کو لکھا کہ دو مضبوط آدمی بھیج کر انہیں یہاں بلائے باذان نے اپنے داروغہ بابویہ اور  
ایک پارسی خر خسره نامی کو مدینہ طیبہ روانہ کیا۔ یہ دونوں جب بارگاہ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
میں حاضر ہوئے تو داڑھیاں منڈائے اور مونچھیں بڑھائے ہوئے تھے۔ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم کو ان کی طرف نظر رحمت فرماتے کراہت آئی اور فرمایا: خرابی ہو تمہارے لئے کس نے  
اس کا حکم دیا۔ وہ بولے ہمارے رب یعنی خسرو پرویز خبیث نے۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ  
وسلم نے فرمایا: مگر مجھے تو میرے رب نے داڑھی بڑھانے اور لبیں تراشنے کا حکم فرمایا ہے۔

مسلمان اس حدیث کو یاد رکھیں کہ بابویہ اور خر خسره اس وقت تک نہ اسلام لائے تھے  
اور نہ احکام اسلام سے آگاہ تھے۔ ان کی یہ وضع دیکھ کر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان  
کی صورت دیکھنے سے کراہت کی تو جو مسلمان احکام حضور جان بوجہ کر مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ  
وسلم کے خلاف مجوسیوں کے موافق ایسی گندی صورت بنائے وہ کس قدر حضور اعلیٰ صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم کی کراہت و بیزاری کا باعث ہوگا۔ آدمی جس حال پر مرتا ہے اسی حال پر اٹھتا ہے۔ اگر  
روز قیامت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ مجوسی کی صورت دیکھ کر نگاہ فرمانے سے  
کراہت فرمائی تو یقین جان کہ تیرا ٹھکانا کہیں نہیں رہا۔ مسلمان کی پناہ، نجات، امان اور  
رستگاری جو کچھ ہے ان کی نظر رحمت میں ہے۔ اللہ تعالیٰ کی پناہ اس بری گھڑی سے کہ وہ نظر

رحمت فرماتے کراہت لائیں والعیاذ باللہ رحم الراحمین۔

اسکے بعد حدیث میں معجزہ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ظہور خسرو پرویز مردود کا ہلاک ہونا، اور باذان، بابویہ، خر خسرو وغیرہم بہت سے اہل یمن کا مشرف باسلام ہونا مذکور ہے۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔  
فتاویٰ رضویہ حصہ اول ۱۲۸/۹

۲۰۲۹۔ عن رويفع ابن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: يَا رُوَيْفَعُ! لَعَلَّ الْحَيَاةَ سَتَطُولُ بِكَ بَعْدِي فَأُخْبِرِ النَّاسَ أَنَّهُ مَنْ عَقَدَ لِحَيْتَيْهِ، أَوْ تَقَلَّدَ وَتَرًا، أَوْ اسْتَنْجَى بِرَجِيعِ دَابَّةٍ أَوْ عَظْمٍ فَإِنَّ مُحَمَّدًا بَرِيٌّ مِنْهُ۔  
حضرت رويفع بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے رويفع! میں امید کرتا ہوں کہ تو میرے بعد عمر دراز پائے گا۔ تو لوگوں کو خبر دینا کہ جو اپنی داڑھی باندھے، یا کمان کا چلہ گلے میں لٹکائے، یا کسی جانور کی لید گوبر یا ہڈی سے استنجاء کرے تو بیشک محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس سے بیزار ہیں۔

﴿۸﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

داڑھی باندھنے سے مراد اس کا مجعد و مرغول بنانا ہے کہ یہ کافروں کا فعل ہے اور اس میں ان سے تشبہ ہے۔ داڑھی چڑھانے والے حضرات کہ ڈھالے باندھ باندھ کر داڑھی کو مجعد مرغول کرتے اور متکبر ٹھا کروں جاٹوں کی صورت بنتے ہیں ان صحیح حدیثوں کو یاد رکھیں اور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بیزاری و بے علاقگی کو ہلکانہ جانیں۔

اور داڑھی منڈانے کترنے والے زیادہ سخت عذاب و آفت کے منتظر ہیں جب داڑھی باقی رکھ کر اس کی صفت و ہیئت میں کافروں سے تشبہ اس درجہ باعث بیزاری محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہوا تو سرے سے داڑھی قطع یا حلق کر دینا اور پورے پورے مجوسیوں چھندروں کی صورت بننا جس قدر موجب غضب و ناراضی واحد قہار و رسول کردگار جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہو بجا ہے۔ اس حدیث کے تمام راوی ثقہ ثبوت اور حفاظ و فقیہ ہیں۔

فتاویٰ رضویہ حصہ اول ۱۲۹/۹

## (۳) داڑھی منڈانا مثلہ کرنا ہے اور یہ ناجائز ہے

۲۰۳۰۔ عن عبد الله بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول الله صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: مَنْ مَثَّلَ الْحَيَوَانَ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی جاندار کو مثلہ کرے اس پر اللہ، ملائکہ اور بنی آدم سب کی لعنت ہے۔

۲۰۳۱۔ عن بريدة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ان رسول الله صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا ارسل العسکر فاوصی الامیر ، اغزو بسم الله فی سبیل الله ، قاتلوا من كفر بالله ، اغزوا و لا تغلوا و لا تغدروا و لا تمثلوا و لا تقتلوا و لیدا۔

حضرت بریدہ سلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کوئی لشکر بھیجتے تو سید سالار کو وصیت فرماتے، جہاد کرو اللہ کے نام پر اللہ کی راہ میں، قتال کرو اللہ کے منکروں سے جہاد کرو، خیانت نہ کرو، عہد نہ توڑو مثلہ نہ کرو، اور کسی بچہ کو قتل نہ کرو۔

۲۰۳۲۔ عن صفوان بن عسال رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ا رسلنا رسول الله صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی عسکر فقال : سیروا بسم الله و فی سبیل الله ، قاتلوا من كفر بالله و لا تمثلوا و لا تغدروا و لا تقتلوا و لیدا۔

حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۸۲۹/۲	باب ما یکرہ من المثلہ و المصورة ،	۲۰۳۰۔ الجامع الصحیح للبخاری ،
۵۴۳/۲	☆ الجامع الصغیر للسيوطی ،	المسند لا حمد بن حنبل ،
۸۲/۲	باب تامیر الامام الامراء علی البعوث ،	۲۰۳۱۔ الصحیح لمسلم ،
۱۹۵/۱	باب ما جاء فی وصیة النبی اللہ ﷺ ،	الجامع للترمذی ،
۲۱۰/۲	باب وصیة الامام ،	السنن لا بن ماجه ،
	☆ الموطا لمالك جهاد	المسند لا حمد بن حنبل ،
۴۹/۹	☆ السنن الكبرى للبيهقي ،	المستدرک للحاکم ،
۱۲۳/۱	☆ المعجم الصغیر للطبرانی ،	المصنف لعبد الرزاق
۲۵۶/۵	☆ مجمع الزوائد للهيثمی ،	المعجم الكبير للطبرانی ،
۱۱/۱۱	☆ شرح السنة للبخاری ،	نصب الراية للزيلعي ،
۲۱۰/۲	باب وصیة الامام ،	۲۰۳۲۔ السنن لا بن ماجه ،
	☆ ۳۵۸/۵	المسند لا حمد بن حنبل ،

علیہ وسلم نے ہمیں ایک لشکر میں بھیجا فرمایا: چلو خدا کے نام پر خدا کی راہ میں، جہاد کرو خدا کے منکروں سے، اور نہ مثلہ کرو اور نہ بد عہدی، نہ خیانت اور نہ بچے کا قتل۔

۲۰۳۳۔ عن عبد الله بن عمر رضى الله تعالى عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : خذ فاغز في سبيل الله ، فقاتلوا من كفر بالله ، لا تغلوا و لا تمثلوا و لا تقتلوا وليدا ، فهذا عهد الله و سيرة نبية -

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لے خدا کی راہ میں لڑ، منکران خدا سے جہاد کر، خیانت نہ کرو، اور نہ مثلہ کرو، بچوں کو بھی قتل نہ کرو، یہ اللہ کا عہد اور اس کے نبی کا شیوہ ہے۔ جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

۲۰۳۴۔ عن امير المؤمنين على المرتضى كرم الله تعالى وجهه الكريم قال : ان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم اذا ارسل عسكرا فيقول : لا تمثلوا بآدمي و لا بهيمة -

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کوئی لشکر کفار پر بھیجتے تو ارشاد فرماتے: مثلہ نہ کرو، نہ کسی آدمی کو اور نہ کسی جانور کو۔

۲۰۳۵۔ عن عبد الله بن زيد رضى الله تعالى عنه قال : نهى رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم عن النهبة والمثلة -

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لوٹ مار اور مثلہ کرنے سے منع فرمایا۔

۲۰۳۶۔ عن أبي سعيد الخدري رضى الله تعالى عنه قال : قال رسول الله تعالى عليه وسلم أن يمثل بالبهايم -

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چوپایوں کو مثلہ کرنے سے منع فرمایا۔

۲۰۳۷۔ عن عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : نہی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن المثلۃ ۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مثلہ کرنے سے منع فرمایا۔

۲۰۳۸۔ عن امیر المؤمنین علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم قال : سمعت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نہی عن المثلۃ و لو بالکلب العقور۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مثلہ کرنے سے منع فرماتے تھے اگرچہ سگ گزندہ کو۔

۲۰۳۹۔ عن حکم بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لَا تُمَثِّلُوا بِشَيْءٍ مِنْ خَلْقِ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ فِيهِ رُوحٌ۔

حضرت حکم بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی ایسی چیز کو مثلہ نہ کرو جس میں اللہ تعالیٰ نے روح ڈالی ہے۔ ۱۲م

۲۰۴۰۔ عن سمرة بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : كان النبی صلی

۲۰۳۷۔ الجامع الصغير للبخاری، باب النهی بغیر اذن صاحبه ، ۳۳۶/۱

الجامع الصغير للسيوطی ، ۵۶۰/۲ ☆ المسند لا حمد بن حنبل ، ۲۴۶/۴

المعجم الكبير للطبرانی ، ۴۰۳/۱۲ ☆ السنن الكبرى للبيهقي ، ۶۹/۹

کنز العمال للمتی ، ۱۱۰۶۸-۳۹۱/۴ ☆ الدر المنثور للسيوطی ، ۲۷۸/۲

شرح معانی الآثار للطحاوی ، ☆ تاریخ بغداد للخطیب ، ۳۷/۷

☆ المعجم الكبير للطبرانی ، ۲۰۲۸

المعجم الكبير للطبرانی ، ۱۲۰/۳ ☆ مجمع الزوائد للهيثمی ، ۲۴۹/۶

کنز العمال للمتی ، ۴۳۶۳ ، ۷۷۷/۱۵ ☆ الدر المنثور للسيوطی ، ۲۷۸/۲

☆ السنن لا بی داؤد ، باب فی النهی عن المثلۃ ، ۳۶۱/۲

☆ المعجم الكبير للطبرانی ، ۲۱۶/۱۸ ☆ کنز العمال للمتی ، ۱۷۰۰۹ ، ۳۹۸/۱

☆ فتح الباری للعسقلانی ، ۴۵۹/۷



اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یحث علی الصدقة و ینہی عن المثلة -

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صدقہ کی ترغیب دلاتے اور مثلہ کرنے سے منع فرماتے۔

۲۰۴۱۔ عن قتادة رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرسلان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان بعد ذلك یحث علی الصدقة و ینہی عن المثلة -

حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلأ روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کے بعد صدقہ کی ترغیب دلاتے اور صورت بگاڑنے سے منع فرماتے۔

۲۰۴۲۔ عن یعلی بن مرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لا تمثلوا بعباد اللہ -

حضرت یعلیٰ بن مرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ کے بندوں کی صورت نہ بگاڑو۔

۲۰۴۳۔ عن ام المؤمنین عائشة الصديقة رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لا أمثل به فیمثل اللہ بی یوم القيامة -

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو یہاں مثلہ کرے گا روز قیامت اللہ تعالیٰ مثلہ بنائے گا۔

۲۰۴۴۔ عن صالح بن کیسان رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال ابو بکر الصديق رضی اللہ تعالیٰ عنہ لیزید بن ابي سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہما اذا ارسل لا مارة العکسر لا تغدر و لا تمثل و لا تجبن و لا تغلل۔

حضرت صالح بن کیسان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت یزید بن ابي سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو لشکر کی سپہ سالاری کے لئے بھیجتے وقت وصیت فرمائی: نہ عہد توڑنا، نہ مثلہ کرنا، نہ بزدلی و خیانت کرنا۔

## ﴿۹﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اللہ اکبر، جب چوپایوں سے مثلہ حرام، چوپائے درکنار کٹ کھنے کتے سے ناجائز، کتے سے بھی گزریئے حربی کافر سے بھی منع، تو مسلمان کا خود اپنے منہ کے ساتھ مثلہ کرنا کس درجہ اشدر حرام و موجب لعنت و انتقام ہے۔  
فتاویٰ رضویہ حصہ اول ۱۳۲/۹

۲۰۴۵۔ عن عبد الله بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول الله صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : من مثل بالشعر فلیس له عند الله خلاق ۔  
حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو بالوں کے ساتھ مثلہ کرے اللہ عزوجل کے یہاں اس کا کوئی حصہ نہیں۔

## ﴿۱۰﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیث خاص بالوں کے مثلہ کے بارے میں ہے، بالوں کا مثلہ یہ ہی ہے جو کلمات ائمہ میں مذکور ہے کہ عورت سر کے بال منڈالے یا مرد داڑھی، یا مرد خواہ عورت بھویں، یا سیاہ خضاب کرے، یہ سب صورتیں بالوں کے مثلہ میں داخل ہیں اور یہ سب حرام۔

حاشیہ ہدایہ ۱۲۱ ☆ فتاویٰ رضویہ حصہ اول ۱۳۳/۹

## (۴) دس چیزیں فطرت سے ہیں

۲۰۴۶۔ عن ام المؤمنین عائشة الصديقة رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت : قال رسول

۴۰/۱۰	☆	المصنف لا بن أبي شيبة،	۴۱/۱۱	☆	المعجم الكبير للطبراني،
۶۶۱/۶، ۱۷۲۷۵،	☆	کنز العمال، للمتقی،	۱۲۱/۸	☆	مجمع الزوائد للهيثمي،
۴۲۱	☆	السلسلة الضعيفة للالباني،	۵۴۳/۲	☆	الجامع الصغير للسيوطي،
۱۲۹/۱		باب خصال الفطرة،			۲۰۴۶۔ الصحيح لمسلم،
۸/۱		باب السواك من المفطرة			السنن لا بی داؤد،
۲۳۴/۲		باب من السنن الفطرة،			السنن للنسائي،
۱۰۰/۲		باب ما جاء في تقليم الاظفار،			الجامع للترمذی،
۲۵/۱		باب الفطرة			السنن لا بن ماجه،
۳۶/۱	☆	السنن الكبرى للبيهقي،	۱۳۷/۶	☆	السمند لا بن حنبل،
۳۵۰/۲	☆	اتحاف السادة للزيدي،	۳۸۹/۱	☆	شرح السنة للبيغوي،
۱۱۲/۱	☆	الدر المنثور للسيوطي،	۷۶/۱	☆	نصب الراية للزيدي

اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: عشر من الفطرة، قص الشارب، و اعفاء اللحي، و السواك و استنشاق الماء، و قص الاظفار، و غسل البراجم، و نتف الابط، و حلق العانة، و انتقاص الماء، قال زكريا: قال مصعب: و نسيت العاشرة الا ان تكون المضمضة۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دس باتیں قدیم زمانہ سے انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی سنت ہیں۔ لمیں کترنا، ناخن تراشنا، انگلیوں کے جوڑ جہاں میل جمع ہونے کا محل ہے دھونا، بغل کے بال صاف کرنا، زیر ناف بال مونڈنا، شرمگاہ پر پانی ڈالنا۔ راوی حضرت زکریا نے کہا: کہ حضرت مصعب اس حدیث کی بابت فرماتے کہ میں دسویں چیز بھول گیا شاید کلی ہو۔

﴿۱۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام قاضی عیاض پھر امام نووی نے استظہار فرمایا کہ غالباً دسویں ختنہ ہو کہ دوسری حدیث میں ختنہ بھی خصال فطرت سے شمار فرمایا۔ اتنی۔

فتاویٰ رضویہ جدید / ۱۷۷

۲۰۴۷۔ عن أبي هريرة رضى الله تعالى عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: خمس من الفطرة، الختان و الاستحداد و تقليم الأظفار و نتف الإبط و قص الشارب۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سنن قدیمہ پانچ ہیں، ختنہ کرنا، زیر ناف بال لینا، ناخن کاٹنا، بغل کے بال صاف کرنا، مونچھ کترنا۔ ۱۲

۲۰۴۸۔ عن عمار بن ياسر رضى الله تعالى عنهما قال: قال رسول الله صلى

۱۲۹/۱	باب خصال الفطرة،	الصحيح لمسلم،
۸/۱	باب السواك من الفطره،	السنن لا بی داؤد،
۱۴۹/۱	☆ السنن الكبرى للبيهقي،	المسند لا حمد بن حنبل،
۱۱۲/۱	☆ الدر المنثور للسيوطي،	فتح الباری للعسقلانی،
۱۰۰/۲	باب ما جاء في تقليم الاظفار،	الجامع للترمذی،
۸/۱	باب السواك من الفطرة،	السنن لا بی داؤد،

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ان من الفطرة المضمضه و الإستنشاق -

فتاویٰ رضویہ جدید ۱/۷۷۶

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

وسلم نے ارشاد فرمایا: کلی کرنا اور ناک میں پانی چڑھانا فطرت سے ہے۔ ۱۲م

(۵) مونچھ، ناخن اور بغل وغیرہ حلق کرنے کی مدت

۲۰۴۹۔ عن انس بن مالك رضى الله تعالى عنه قال: وقت لنا رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم فى قص الشارب و تقليم الأظفار و نتف الإبط و حلق العانة ان لا يترك اكثر من اربعين ليلة -

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم نے مونچھ کترنے، ناخن تراشنے، بغل کے بال صاف کرنے اور ناف کے نیچے کے

بال صاف کرنے کی مدت زیادہ سے زیادہ چالیس دن متعین فرمائی۔ ۱۲م

فتاویٰ رضویہ حصہ دوم ۹/۱۲۸

(۶) حضور کی مبارک داڑھی گھنی تھی

۲۰۵۰۔ عن جابر بن سمرة رضى الله تعالى عنه قال: كان رسول الله صلى الله

تعالى عليه وسلم كثير شعر اللحية -

حضرت جابر بن سمیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

وسلم کی داڑھی مبارک گھنی تھی۔ ۱۲م

(۷) جسم کے بال صاف کرنا جائز ہے

۲۰۵۱۔ عن ام المؤمنين ام سلمة رضى الله تعالى عنها قالت: ان النبى صلى

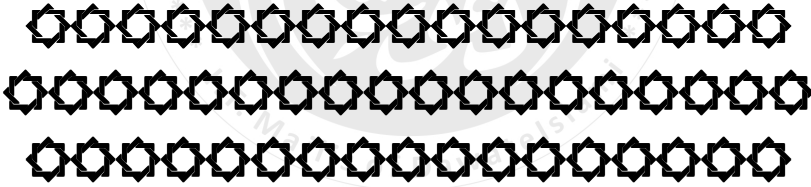
۵۷۷/۲	باب فى اخذ الشارب ،	۲۰۲۹۔ السنن لا بی داؤد ،
۱۵۰/۱	☆ السنن الكبرى، للبيهقي،	المسند لا حمد بن حنبل،
	☆ ۱۲۲/۳	☆ ۱۰۶
۴۰۴/۲	☆ الجامع الصغير للسيوطي ،	☆ ۴/۵
۲۷۴/۲	باب الطلاء بالنورة -	☆ السنن لابن ماجه ،

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان اذا طلی بدأ بعورته فطلاها بالنورة، و سائر جسده اہلہ ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نورہ کا استعمال فرماتے تو ستر مقدس پر اپنے دست مبارک سے لگاتے اور باقی بدن منور پر ازواج مطہرات لگاتیں۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہن

﴿ ۱۲ ﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

کلائیوں پر بال ہوں تو ترشوادیں کہ ان کا ہونا پانی زیادہ چاہتا ہے اور مونڈنے سے سخت ہو جاتے ہیں۔ اور تراشنا مشین سے بہتر کہ خوف صاف کر دیتی ہے۔ اور سب سے احسن و افضل نورہ ہے کہ ان اعضا میں سنت سے یہ ہی ثابت ہے۔ اور ایسا نہ کریں تو دھونے سے پہلے پانی سے خوب بھگولیں کہ سب بال بچھ جائیں۔ ورنہ کھڑے بال کی جڑ میں پانی گزر گیا اور نوک سے نہ بہا تو وضو نہ ہوگا۔

فتاویٰ رضویہ ۱/۷۶۹



## ۴۔ ختنہ

## ۱۔ نو مسلم کا ختنہ کراؤ

۲۰۵۲۔ عن عثیم بن کلیب الحضرمی الجھنی عن أبیه عن جدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : جاء رجل و اسلم فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : الق عنک شعر الکفر ثم اختتن ۔

حضرت عثیم بن کلیب حضرمی جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مرد حضور کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام لایا تو حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: زمانہ کفر کے بال اتار پھر اپنا ختنہ کر۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اگر یہ نو مسلم خود کر سکتا ہو تو آپ اپنے ہاتھ سے کرے، یا کوئی عورت جو اس کام کو کر سکتی ہو ممکن ہو تو اس سے نکاح کر دیا جائے۔ وہ ختنہ کر دے۔ اس کے بعد چاہے تو اسے چھوڑ دے۔ یا کوئی کنیز شرعی واقف ہو تو وہ خریدی جائے، اور اگر یہ تینوں صورتیں نہ ہو سکیں تو جام ختنہ کر دے کہ ایسی ضرورت کے لئے ستر دیکھنا دیکھنا منع نہیں۔

فتاویٰ رضویہ حصہ اول ۸۱/۹

لڑکیوں کا ختنہ ضروری نہیں

۲۰۵۳۔ عن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : الختان سنة للرجال و مکرمۃ للنساء۔

۱۲

۵۰/۱	باب الرجل یسلم فیومر بالغسل،	۲۰۵۲۔ السنن لا بی داؤد،
۱۷۲/۱	☆ السنن الکبری للبیہقی،	المسند لا حمد بن حنبل،
۴۰۸/۲	☆ اتحاف السادة للزییدی،	کنز العمال للمتقی، ۱۳۲۲، ۱/۲۶۳،
۸۲/۴	☆ تلخیص الحیبر لا بن حجر،	الدر المنثور للسيوطی،
۹۸۳۵	☆ المصنف لعبد الرزاق،	الجامع الصغیر للسيوطی،
۳۳۰/۷	☆ المعجم الکبیر للطبرانی،	۲۰۵۳۔ المسند لا حمد بن حنبل،
۱۱۴/۱	☆ الدر المنثور، للسيوطی،	اتحاف السادة للزییدی،
۲۴۱/۱۰	☆ فتح الباری للعسقلانی،	السنن الکبری للبیہقی،
	☆	الجامع الصغیر للسيوطی،
	☆	۳۵۱/۲

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مردوں کا ختنہ سنت ہے، اور عورتوں کا لذت کی زیادتی کے لئے۔

فتاویٰ افریقہ ۲۰

فتاویٰ رضویہ حصہ دوم ۱۶۱/۹

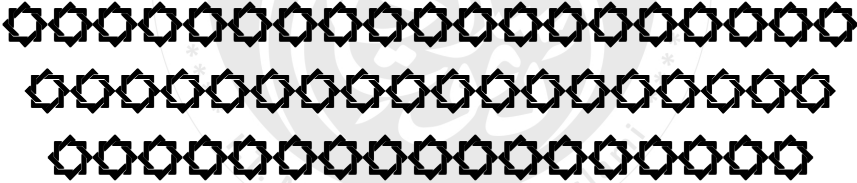
﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

لڑکیوں کے ختنہ کا کوئی تا کیدی حکم نہیں۔ اور یہاں رواج نہ ہونے کے سبب عوام اس پر ہنسیں گے اور یہ ان کے گناہ عظیم میں پڑنے کا سبب ہوگا اور حفظ دین مسلمانان واجب ہے۔

فتاویٰ رضویہ حصہ دوم ۱۶۱/۹

لہذا اس کا حکم نہیں۔

فتاویٰ افریقہ ۲۰



## ۵۔ مصافحہ و معانقہ

### (۱) مصافحہ کا ثبوت

۲۰۵۴۔ عن حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ان المؤمن اذا لقی المؤمن فسلم علیہ واخذ بیده فصافحه تناثرت خطایا ہما کما تناثر ورق الشجر۔

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب مسلمان سے مسلمان ملکر سلام کرتا ہے اور ہاتھ پکڑ کر مصافحہ کرتا ہے تو ان کے گناہ جھڑ پڑتے ہیں جیسے پیڑوں سے پتے۔

۲۰۵۵۔ عن سلمان الفارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ان المسلم اذا لقی اخاه فاخذ بیده تحافت عنہما ذنوبہما۔  
حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان جب اپنے بھائی سے ملکر اس کا ہاتھ پکڑتا ہے ان کے گناہ مٹ جاتے ہیں۔

۲۰۵۶۔ عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ما من مسلمین التقیا فاخذ احدهما بید صاحبه الا كان حقا علی اللہ عزوجل ان يحضر دعا ثہما و لا یفرق بین ایدہما حتی یغفر لہما۔  
حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

۵۸۵۰	☆	جمع الجوامع للسیوطی،	☆	۳۶/۸	مجمع الزوائد للہیثمی،
۵۲۶	☆	السلسلة الصحيحة للالبانی،	☆	۴۲۳/۳	الترغیب والترہیب للمنذری،
۳۱۵/۶	☆	المعجم الکبیر للطبرانی،	☆	۳۷/۸	مجمع الزوائد للہیثمی
۵۸۹۵	☆	جمع الجوامع للسیوطی،	☆	۴۳۳/۳	الترغیب والترہیب للمنذری،
	☆		☆	۱۳۳/۹، ۲۵۳۶۲	کنز العمال للمتقی،
۳۶/۸	☆	مجمع الزوائد للہیثمی،	☆	۱۴۲/۳	المسند لاحمد بن حنبل،
۱۳۳/۹، ۲۵۳۶۱	☆	کنز العمال للمتقی،	☆	۲۸۳/۶	اتحاف السادة للزییدی،
	☆		☆	۴۳۲/۳	الترغیب و الترہیب للمنذری،



ارشاد فرمایا: جب دو مسلمان ملاقات کے وقت ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑیں اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ ان کی دعا قبول فرمائے اور ان کے ہاتھ جدا نہ ہونے پائیں کہ ان دونوں کے گناہ بخش دے۔

۲۰۵۷۔ عن البراء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ایما مسلمین التقیا فاخذ احدہما بید صاحبه وتصافحا و حمد اللہ جمیعا تفرقا ولیس بینہما خطیئة۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو دو مسلمان آپس میں ملکر ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑیں اور مصافحہ کریں اور دونوں حمد الہی بجالائیں بے گناہ ہو کر جدا ہوں۔

۲۰۵۸۔ عن البراء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لا یلقى مسلم مسلما فیرحب بہ و یا خذ بیدہ الا تناثر الذنوب بینہما کما یتناثر ورق الشجر۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو مسلمان مسلمان سے ملکر مر جبا کہے اور ہاتھ ملائے ان کے گناہ برگ درخت کی طرح جھڑ جائیں۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

(ان احادیث میں لفظ ید واحد منقول ہے) اگر مان بھی لیا جائے کہ یہ الفاظ وحدت ید میں نص ہیں تاہم ان حدیثوں میں منکرین کے لئے حجت نہیں۔ ہر عاقل جانتا ہے کہ مقام ترغیب و ترہیب میں غالباً ادنیٰ کو ذکر کرتے ہیں کہ جب اس قدر پر اتنا ثواب و عقاب ہے تو زائد میں کتنا ہوگا۔ اس سے یہ نہیں سمجھا جاتا کہ اس سے زائد مندوب نہیں۔ یا محذور ہے۔

صفاح الحجین ۱۰

## (۲) ملاقات و مصافحہ

۲۰۵۹۔ عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رجل : یا رسول اللہ

۲۰۵۷۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۴/۲۹۳ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۸۳۱۲، ۱۳۵/۹

۲۰۵۸۔ نصب الرایة للزیلعی، ۴/۲۶۰ ☆

۲۰۵۹۔ الجامع للترمذی، استذنان، ۳۱، باب ما جاء فی المصافحة ۱۰۷/۲

!الرجل منا یلقى اخاه او صديقه ، اینحنی له ؟ قال : لا ، قال : افيستلزمه ويقبله ؟ قال : لا ، قال : فياخذ بيده و يصافحه ؟ قال : نعم ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرد نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی: یا رسول اللہ! ہم میں کوئی آدمی اپنے بھائی یا دوست سے ملے تو کیا اس کے لئے جھکے؟ فرمایا: نہ، عرض کی: اسے گلے لگائے اور پیار کرے؟ فرمایا: نہ، عرض کی: اس کا ہاتھ پکڑے اور مصافحہ کرے؟ فرمایا: ہاں۔

### (۳) دونوں ہاتھ سے مصافحہ کا ثبوت

۲۰۶۰۔ عن عبدالله بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : علمنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم التشهد و کفی بین کفیه۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ اپنے ہاتھوں کے بیچ لیکر مجھ کو ”التحیات“، تعلیم فرمائی۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام الحدیث امام بخاری علیہ رحمۃ الباری نے اپنی جامع صحیح کی ”کتاب الاستئذان“ میں مصافحہ کے لئے جو باب وضع کیا اس میں سب سے پہلے اسی حدیث ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نشان دیا۔ پھر اسی باب مصافحہ کے برابر دوسرا باب وضع کیا۔ باب الاخذ بالیدین، یعنی یہ باب ہے دونوں ہاتھوں میں ہاتھ لینے کا۔ اس میں بھی وہی حدیث ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسند روایت کی۔ اگر حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دونوں ہاتھوں میں ہاتھ لینا مصافحہ نہ تھا تو اس حدیث کو باب المصافحہ سے کیا تعلق ہوتا۔ صحیح بخاری کی اس تحریر پر دونوں ہاتھ سے مصافحہ کرنا حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ثابت۔

ہاں اگر حضرات منکرین جس طرح ائمہ فقہ کو نہیں مانتے اب امام بخاری کی نسبت کہہ دیں کہ وہ حدیث غلط سمجھتے تھے۔ ہم ٹھیک سمجھتے ہیں تو وہ جانیں اور ان کا کام۔ معہذا دونوں جانب سے ”صفحات کف“ ملانا ہے۔ اور یہ معنی اس صورت کفی بین کفیه، میں ضرور متحقق۔ تو اس کے مصافحہ ہونے سے ان کا پر کیا باعث۔

رہا بعض جہلا کا کہنا: کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف سے تو ایک ہی ہاتھ تھا۔ یہ محض جہالت اور ادعائے بے ثبوت ہے۔ دونوں طرف سے دونوں ہاتھ ملائے جائیں تو ایک کا ایک ہی ہاتھ دوسرے کے دونوں ہاتھوں کے درمیان ہوگا۔ نہ کہ دونوں۔ وھو ظاہر جدا۔ اور جب حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے دونوں ہاتھوں کا ثبوت ہوا تو ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف سے ثبوت نہ ہونا کیا زیر نظر رہا۔

صفاح الخبیین ۲۷

### (۴) مصافحہ کی برکت

۲۰۶۱۔ عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : تصافحوا ! یذهب الغل من قلوبکم ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مصافحہ کیا کرو! تمہارے سینے سے کینے نکل جائیں گے۔

صفاح الخبیین ص ۴۶

﴿ ۳ ﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیث بھی قابل احتجاج نہیں۔

اولا۔ اس کی سند ضعیف ہے جس میں عن خیشمة عن رجل، ایک مجہول واقع

ہے۔

ثانیاً۔ امام الحدیث محمد بن اسماعیل بخاری نے یہ حدیث تسلیم نہ فرمائی۔ اور اس کے غیر محفوظ ہونے کی تصریح کی، مسلمہ طائفی رحمۃ اللہ علیہ جن پر اس حدیث کا مدار ہے۔ کما فی الترمذی، علماء محدثین ان کا حافظہ برامانتے ہیں۔ کما فی التقریب۔ امام بخاری کہتے ہیں: میرے نزدیک یہاں بھی ان کے حفظ نے غلطی کی۔ انھوں نے سند مذکور سے لا سمر الا

۹۰۸	الموطا لمالک،	☆	۴۳۴/۳	التزغیب والترہیب للمندری،
۱۲۱/۴	نصب الرایة للزیلعی،	☆	۱۵۹/۶	اتحاف السادة للزیلعی،
۵۵/۱۱	فتح الباری للعسقلانی،	☆	۱۳۵/۹، ۲۵۳/۴	کنز العمال للمتقی،
	کشف الخفاء للعجلونی،	☆	۱۹۹/۳	التفسیر للقرطبی،
۴۶۹۲	مشکوٰۃ المصابیح للتبریزی،	☆	۱۹۸/۱	الجامع الصغیر للسيوطی،

لمصل او مسافر، سنی تھی۔ بھول کر اس کی جگہ یہ روایت کر گئے۔ حالانکہ یہ صرف عبدالرحمن ابن یزید یا اور کسی شخص کا قول ہے۔ نقلہ الترمذی۔

## (۵) سلام و مصافحہ کا باہمی تعلق

۲۰۶۲۔ عن عبد الله بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول الله صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : من تمام التحية الاخذ باليد۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تحیت کی تمامی سے ہے ہاتھ میں ہاتھ ملانا۔

ثالثاً۔ اقول وباللہ التوفیق۔ اس سب سے درگزریے اور ذرا غور و تامل سے کام لیجئے۔ تو یہ حدیث دونوں ہاتھوں سے مصافحہ کا پتہ دیتی ہے، کہ اس میں 'اخذ بالید' بصیغہ مفرد کو تمامی تحیت کا ایک ٹکڑا رکھا ہے۔ نہ یہ کہ صرف اسی پر تمامی وانہتا ہے۔ تحیت کی ابتدا سلام اور مصافحہ تمام اور ایک ہاتھ ملانا اسی تمامی کا ایک ٹکڑا ہے۔ ولہذا جامع ترمذی میں حدیث یوں ہے۔

۲۰۶۳۔ عن أبي امامة الباهلي رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول الله صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : تمام تحيتکم بینکم المصافحة۔

حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارے آپس میں تحیت کا تمام مصافحہ ہے۔

## ﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہاں من تبعیضہ نہ لایا گیا کہ صرف ایک ہاتھ کا ذکر نہ تھا۔ جو ہنوز تمامی کا بقیہ باقی ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

صفاخ الحجین ۱۵

## (۶) مصافحہ کے وقت مسکراہٹ

۲۰۶۴۔ عن أبي داؤد الاعمی قال : لقيني البراء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۹۷/۲	باب ما جاء في المصافحة ،	۳۱ ،	الجامع للترمذی استئذان ،
۵۰۳/۲	الجامع الصغير للسيوطی ،	۲۶۰/۵	المسند لاحمد بن حنبل ،
۹۷/۲	باب ما جاء في المصافحة ،		الجامع للترمذی ،
			المعجم الكبير للطبرانی ،

فاخذ بيدى وصافحنى وضحك فى وجهى فقال: تدرى لم اخذت بيدك؟ قلت: لا، الا انى ظننت انك لم تفعله الا بخير، فقال: ان النبى صلى الله تعالى عليه وسلم لقينى ففعل فى ذلك -

ابوداؤد اعمى سے روایت ہے کہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ مجھے ملے میرا ہاتھ پکڑا اور مصافحہ کیا اور میرے سامنے بیٹھے۔ پھر فرمایا: کیا تو جانتا ہے کہ میں نے کیوں تیرا ہاتھ پکڑا؟ میں نے عرض کی: نہ، مگر اتنا جانتا ہوں کہ آپ نے کچھ بہتری کے لئے ہی ایسا کیا ہوگا۔ فرمایا: بیشک حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مجھ سے ملے تو حضور نے میرے ساتھ ایسا ہی معاملہ فرمایا۔

﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیث قابل اعتماد نہیں، قطع نظر اس سے کہ یہ حدیث طبرانی پایۂ اعتبار سے ساقط ہے۔ ابوداؤد اعمی رافضی سخت مجروح متروک ہے۔ امام ابن معین نے اسے کاذب کہا۔  
صفاح الحسین ص ۱۳

### (۷) معانقہ کا ثبوت

۲۰۶۵۔ عن تمیم الداری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: سألت رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم عن المعانقة فقال: تحية الامم وصالح ودهم، وان اول من عانق خليل الله ابراهيم على نبينا وعليه الصلوة والسلام۔

حضرت تمیم داری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے معانقہ کے بارے میں پوچھا۔ فرمایا: تحیت ہے امتوں کی اور ان کی اچھی دوستی، اور بے شک پہلے معانقہ کرنے والے حضرت ابراہیم خلیل اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں۔

۲۰۶۶۔ عن أبی هريرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: عانق النبى صلى الله تعالى عليه وسلم والحسن۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

۲۰۶۵۔ الدر المنثور للسيوطی، ۴۶/۱ ☆ العلل المتناہیۃ لابن الحوزی، ۲۵۰/۲

لسان المیزان ۸۳۰/۴ ☆ میزان الاعتدال للذہبی، ۶۰۷۴

۲۰۶۶۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب مناقب الحسن والحسین، ۵۳۰/۱

وسلم نے حضرت امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے معانقہ فرمایا۔

۲۰۶۷۔ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال للحسن: اللہم انی احبہ فاحبہ واحب من یحبہ قال: وضمہ الی صدرہ۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت امام حسن مجتبیٰ کے لئے دعا کی اور عرض کیا: الہی! میں اسے دوست رکھتا ہوں تو اسے دوست رکھ۔ اور جو اسے دوست رکھے اسے بھی دوست رکھ۔ اور انہیں سینے سے لگا لیا۔

۲۰۶۸۔ عن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: ضمنی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الی صدرہ وقال: اللہم! علمہ الحکمة۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے سینے سے لپٹایا پھر دعا کی۔ الہی! اسے حکمت سکھا دے۔

وشاح الجید ۱۹

۲۰۶۹۔ عن الحسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: کان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یا خذیدی فیقعدنی علی فخذہ ویقعد الحسنین علی فخذہ الاخری ویضمننا ثم یقول: رب انی ارحمہما فارحمہما۔

حضرت امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرا ہاتھ پکڑ کر ایک ران پر مجھے بٹھا لیتے اور دوسری ران پر امام حسین کو۔ اور ہمیں لپٹا لیتے، پھر دعا فرماتے۔ الہی! میں ان پر رحم کرتا ہوں تو ان پر رحم فرما۔

۲۰۷۰۔ عن یعلیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ان حسنا وحسینا رضی اللہ تعالیٰ عنہما استبقا الی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فضمہما الیہ۔

۱۳/۱	باب فضائل الحسن،	۲۰۶۷۔ السنن لابن ماجہ،
۹۷/۲	باب ما جاء فی المصافحہ،	۲۰۶۳۔ الجامع للترمذی،
		۲۰۶۴۔ المعجم الكبير للطبرانی
۵۳۱/۱	باب مناقب ابن عباس،	۲۰۶۸۔ الجامع الصحيح للبخاری،
۸۸۸/۲	باب وضع الصبی عن الفخر،	۲۰۶۹۔ الجامع الصحيح للبخاری،
۲۷۲/۱۳، ۳۶۸۰/۱	کنز العمال للمتقی،	المسند لاحمد بن حنبل،
	☆ ۲۰۵/۵	۲۰۷۰۔ المسند لاحمد بن حنبل،

حضرت یعلیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک بار دونوں صاحبزادے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس آپس میں دوڑ کرتے ہوئے آئے، حضور نے دونوں کو لپٹالیا۔

۲۰۷۱۔ عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : سئل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ای اهل بیتک احب الیک ؟ قال: الحسن والحسین ، وکان یقول لفاطمة ادعی بی ابنی فیشمہما ویضمہما ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا گیا، حضور کو اپنے اہل بیت میں زیادہ پیارا کون ہے؟ فرمایا: حسن اور حسین، اور حضور دونوں صاحبزادوں کو حضرت زہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بلوا کر سینے سے لگاتے اور ان کی خوشبو سونگھتے۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وبارک وسلم،

### وشرح الجید ۲۰

۲۰۷۲۔ عن اسید بن حضیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : بینما ہو یحدث القوم وکان فیہ مزاح بینا یضحکهم ، فطعنه النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی خاصرته بعود ، فقال : اصبرنی ! قال : اصطبر ! قال : ان علیک قمیصا ولیس علی قمیص ، فرفع النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن قمیصہ فاحتضنہ وجعل یقبل کشحہ ، قال : انما اردت هذا یارسول اللہ۔

حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اس اثنا میں کہ وہ باتیں کر رہے تھے اور ان کے مزاح میں مزاح تھا۔ لوگوں کو ہنسا رہے تھے کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لکڑی ان کے پہلو میں چھوئی۔ انھوں نے عرض کی: مجھے بدلہ دیجئے فرمایا: لے، عرض کی: حضور تو کرتا پہنے ہیں اور میں ننگا تھا۔ حضور نے کرتا اٹھایا انہوں نے حضور کو اپنی کنار میں لیا اور تہی گاہ اقدس کو چومنا شروع کیا۔ پھر عرض کی: یا رسول اللہ! میرا یہی مقصود تھا۔

۲۰۷۱۔ الجامع للترمذی ، باب مناقب الحسن والحسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما ، ۲/۲۱۸

۱۹/۱

الجامع الصغیر للسيوطی ،

۲/۲۰۹

۲۰۷۲۔ السنن لأبی داؤد ، باب فی قبلة الید ،

۲۰۷۳۔ عن ابي ذر الغفاري رضى الله تعالى عنه قال : ما لقيته صلى الله تعالى عليه وسلم قط الا صافحني ، وبعث الى ذات يوم ولم اكن في اهلي ، فلما جئت اخبرت به ، فاتيته وهو على سرير ، فالتزمني فكانت تلك اجود اجود۔

حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتا تو حضور ہمیشہ مصافحہ فرماتے۔ ایک دن میرے بلانے کو آدمی بھیجا۔ میں گھر میں نہ تھا۔ آیا تو خبر پائی، حاضر ہوا، حضور تخت پر جلوہ فرماتے۔ گلے سے لگالیا تو یہ اور زیادہ جید و نفیس تر تھا۔

۲۰۷۴۔ عن ام المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالى عنها قال: رأيت النبي صلى الله تعالى عليه وسلم التزم عليا وقبله وهو يقول : بأبي الوحيد الشهيد۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ حضور نے حضرت مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کو گلے لگایا اور پیار کیا، اور فرماتے تھے۔ میرے باپ نثار اس وحید شہید پر۔

### وشاح الجید ۲۱

۲۰۷۵۔ عن عبد الله بن عباس رضى الله تعالى عنهما قال : دخل رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم واصحابه غديرا فقال : يسبح كل رجل الى صاحبه فسبح كل رجل منهم الى صاحبه حتى بقى رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم وابو بكر ، فسبح رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم الى أبي بكر حتى اعتنقه فقال : لو كنت متخذًا خليلًا لا اتخذت ابا بكر خليلًا ولكنه صاحبي ۔

۲۰۷۳۔ السنن لأبي داؤد ،	باب فى المعانقة ،	۷۰۸/۲
المسند لاحمد بن حنبل ،	☆ الترغيب و الترهيب للمنذرى ،	۴۳۴/۳
مشكوة المصاييح للتبريزى ،	☆	۴۶۸۲
☆		
۲۰۷۴۔ المسند لأبي يعلى		
۲۰۷۵۔ الصحيح لمسلم ، فضائل صحابه ،	باب من فضائل ابي بكر الصديق ،	۲۷۶/۲
الجامع للترمذى ،	مناقب ابي ابكر الصديق ،	۲۰۶/۲
المسند لاحمد بن حنبل ،	☆ السنن الكبرى للبيهقى ،	۲۴۶/۶
المعجم الكبير للطبرانى ،	☆ الدر المنثور للسيوطى ،	۲۴۳/۳
كنز العمال للمتقى ،		۵۴۶/۱۱ ، ۳۲۵۶۳



حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور صحابہ کرام ایک تالاب میں تشریف لے گئے۔ حضور نے ارشاد فرمایا: ہر شخص اپنے یار کی طرف پیرے۔ سب نے ایسا ہی کیا یہاں تک کہ صرف رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ابوبکر صدیق ہی باقی رہے، حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف پیر کر تشریف لے گئے اور انہیں گلے لگا کر فرمایا: میں کسی کو خلیل بناتا تو ابوبکر کو بناتا لیکن وہ میرا یار ہے۔

۲۰۷۶۔ عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: كنا عند النبي صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال: يطلع عليكم رجل لم يخلق الله بعدى احد اخيرا منه، ولا افضل، وله شفاعه مثل شفاعه النبيين فما برحنا حتى طلع ابو بكر فقام النبي صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقبله والتزمه۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم خدمت اقدس حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر تھے۔ ارشاد فرمایا: اس وقت ہم پر وہ شخص چمکے گا کہ اللہ تعالیٰ نے میرے بعد اس سے بہتر و بزرگ تر کسی کو نہ بنایا، اور اس کی شفاعت انبیاء کی شفاعت کے مانند ہوگی۔ ہم حاضر ہی تھے کہ ابوبکر صدیق نظر آئے۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قیام کیا اور صدیق اکبر کو پیار کیا اور گلے لگایا۔

۲۰۷۷۔ عن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: رأيت رسول الله صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم واقفا مع علي بن أبي طالب اذ اقبل ابو بكر فصافحه النبي صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وعانقه وقبل فاه، قال علي: اتقبل فابي بكر، فقال: يا ابا الحسن! منزلة أبي بكر عندى كمنزلتى عند ربى۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کے ساتھ کھڑے دیکھا، اتنے میں ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ حاضر ہوئے۔ حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے مصافحہ فرمایا اور گلے لگایا، اور ان کے دہن پر بوسہ دیا۔ مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ

الکریم نے عرض کی: کیا حضور ابو بکر کا منہ چومتے ہیں؟ فرمایا: اے ابوالحسن! ابو بکر کا مرتبہ میرے یہاں ایسا ہے جیسے میرا مرتبہ میرے رب کے حضور۔

۲۰۷۸- عن ام المؤمنین عائشة الصديقة رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت: لما اجتمع اصحاب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وکانوا تسعة و ثلاثون رجلا الح ابو بکر علی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی الظہور فقال: یا ابابکر! انا قليل، فلم یزل یلح علی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حتی ظهر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و تفرق المسلمون فی نواحي المسجد و قام ابو بکر فی الناس خطيبا و رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جالس، و كان اول خطيب دعا الی اللہ عزوجل و الی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، و ثار المشركون علی ابي بکر و علی المسلمین فضربوهم فی نواحي المسجد ضربا شديدا و وطئ ابو بکر و ضرب ضربا شديدا، و دنا منه الفاسق عتبة بن ربيعة فجعل يضربه بنعلين مخصوفين و يحرفهما لوجهه و اثر ذلك حتى ما يعرف انفه من وجهه، و جاءت بنوتيم تتعادي فاجلو المشركين عن ابي بکر و حملوا ابابکر فی ثوب حتى ادخلوه بيته و لا يشكون فی موته، و رجع بنوتيم فدخلوا المسجد و قالوا: واللہ! لان مات ابو بکر لنقتلن عتبة، و رجعوا الی ابي بکر فجعل ابو قحافة و بنوتيم یكلمون ابابکر حتى اجابهم فتكلم آخر النهار: ما فعل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم؟ فنالوه بالسنتهم و عدلوه ثم قاموا و قالوا لام الخير بنت صخر: انظري! ان تطعميه شيئا و تسقيه اياه، فلما خلت به و الحت جعل یقول: ما فعل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم؟ قالت: واللہ! ما اعلم بصاحبك، قال: فاذهبي الی ام جميل بنت الخطاب فاسألها عنه، فخرجت حتى جاءت الی ام جميل فقالت: ان ابابکر یسئلك عن محمد بن عبد اللہ؟ قالت ما اعرف ابابکر و لا محمد بن عبد اللہ، و ان تحبی ان امضی معك الی ابنك فعلت؟ قالت: نعم، فمضت معها حتى وجدت ابابکر صريعا دفنا فذنت منه ام جميل و اعلنت با لصياح و قالت: ان قوما نالوا منك هذا لاهل فسق، و انی لا رجو ان ينتقم اللہ لك، قال: ما فعل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم؟ قالت هذه امك تسمع، قال: فلا عين عليك منها، قالت: سالم، صالح، قال: فانی هو؟

قالت : فی دارالارقم ، قال : فان لله علی الیه ان لا اذوق طعاما ولا شرابا او آتی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیہ وسلم ، فامهلناه حتی اذا هدأت الرجل وسکن الناس خرجنا به یتکی علیهما حتی دخلنا علی النبی صلی الله تعالیٰ علیہ وسلم ، قال : فانکب علیہ فقبله وانکب علیہ المسلمون ، وورق له رسول الله صلی الله تعالیٰ علیہ وسلم رقة شديدة ، فقال ابوبکر : بأبی انت وامی ، لیس بی الامانال الفاسق من وجهی ، هذه امی برة بوالديها ، و انت مبارك فادعها الی الله ، و ادع الله عزوجل لها ، عسی ان یستنقذها بک من النار ، فدعاها رسول الله صلی الله تعالیٰ علیہ وسلم فاسلمت ، فاقاموا مع رسول الله صلی الله تعالیٰ علیہ وسلم شهرا وهم تسعة و ثلاثون رجلا ، و كان اسلام حمزة يوم ضرب أبی بکر۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ جب صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی تعداد اتالیس ہوگئی تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اصرار کیا کہ اب ہم ظاہر ہوں اور علانیہ دعوت اسلام دیں۔ حضور نے فرمایا: اے ابوبکر! ہم ابھی قلیل تعداد میں ہیں لیکن حضرت صدیق اکبر اصرار کرتے رہے یہاں تک کہ حضور مسجد حرام میں تشریف لائے اور مسلمان مسجد حرام کے مختلف گوشوں میں بیٹھ گئے۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مجلس اقدس میں سیدنا صدیق اکبر نے کھڑے ہو کر خطبہ دیا۔ آپ پہلے شخص ہیں کہ حضور کے سامنے جنہوں نے دعوت حق لوگوں کے سامنے پیش کی۔ آپ کی تقریر سن کر مشرکین آپ پر اور دیگر مسلمانوں پر ٹوٹ پڑے اور مسجد حرام کے مختلف گوشوں میں بیٹھے ہوئے مسلمانوں کو سخت اذیت پہنچائی۔ حضرت صدیق اکبر اس موقع میں سخت زخمی ہوئے۔ عتبہ بن ربیعہ بدکارناہنجار نے آپکو جوتوں سے مارنا شروع کیا کہ آپ کے چہرہ اقدس پر کاری زخم لگا۔ بنو تیم نے آ کر مشرکین کو آپ سے دفع کیا اور ایک کپڑے میں ڈال کر آپ کو گھر تک پہنچایا۔ آپکی شہادت میں کسی کوشبہ نہیں رہا تھا۔ بنو تیم نے مسجد حرام میں آ کر مشرکین کو مخاطب کر کے کہا: اگر ابوبکر کا انتقال ہو گیا تو ہم عتبہ کو زندہ نہیں چھوڑیں گے۔ پھر ابوبکر صدیق کے پاس آئے۔ آپکے والد ابو قحافہ اور بنو تیم نے آپ سے کچھ پوچھ گچھ کی تو آپ نے جواب دیا۔ شام کے وقت آپ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا کیا حال ہے۔ حاضرین نے آپکو اپنی زبانوں سے اشارہ کیا اور خاموش رہنے

کی تاکید کی۔ پھر جانے لگے تو آپ کی والدہ ام الخیر سے بولے انکو کچھ کھلا پلا دینا۔ جب آپ کی والدہ تنہا رہ گئیں اور کھانے پینے کے لئے اصرار کیا تو آپ بولے: پہلے یہ بتاؤ کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا کیا حال ہے؟ بولیں: مجھے آپ کے دوست کا حال معلوم نہیں ہو سکا۔ بولے: آپ ام جمیل بنت خطاب کے پاس جائیے اور ان سے معلوم کیجئے۔ یہ ام جمیل کے یہاں پہونچیں اور کہا: ابو بکر حضرت محمد بن عبد اللہ کے بارے میں معلوم کر رہے ہیں۔ بولیں مجھے تو اب تک نہ ابو بکر کا حال معلوم ہے اور نہ حضرت محمد بن عبد اللہ کا۔ ہاں اگر آپ یہ چاہتی ہیں کہ میں آپ کے ساتھ آپ کے بیٹے کے پاس چلوں تو میں حاضر ہوں۔ بولیں: ہاں ضرور، وہ ان کے ساتھ گھر پہونچیں تو حضرت ابو بکر کو دیکھا کہ عشی کی حالت میں قریب المرگ ہیں۔ ام جمیل نے قریب کھڑے ہو کر بلند آواز سے پکارا اور بولیں: قوم کفار نے ان بدکاروں کے ذریعہ اپنا مقصد حاصل کرنا چاہا ہے لیکن مجھے قوی امید ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کے لئے ان سے انتقام لے گا۔ صدیق اکبر نے فرمایا: حضور کا کیا حال ہے۔ ام جمیل نے کہا: یہ تمہاری والدہ سن رہی ہیں۔ آپ نے کہا ان سے کوئی خطرہ محسوس نہ کریں۔ تو بولیں: حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صحیح و سالم ہیں۔ فرمایا: کہاں ہیں؟ بولیں: دار ارقم میں۔ بولے: قسم خدا کی! میں جب تک حضور کی خدمت میں حاضر نہیں ہوتا اس وقت تک نہ کچھ کھاؤں نہ پیوں۔ فرماتی ہیں: یہاں تک کہ جب پہنچل ختم ہوئی اور لوگ سو رہے۔ آپ کی والدہ ام الخیر اور حضرت فاروق اعظم کی بہن ام جمیل رضی اللہ تعالیٰ عنہما انہیں لیکر چلیں۔ ابو بکر بوجہ ضعف دونوں پر تکیہ لگائے تھے یہاں تک کہ خدمت اقدس میں حاضر کیا۔ دیکھتے ہی پروانہ وار شمع رسالت پر گر پڑے۔ پھر حضور کو بوسہ دیا۔ اور صحابہ غایت محبت سے ان پر گرے۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے لئے غایت رقت فرمائی۔ پھر آپ نے عرض کی: میرے ماں باپ آپ پر قربان۔ مجھے اب کوئی تکلیف نہیں صرف یہ ہی ظاہری زخم ہے جو اس بدکار نے میرے چہرے پر لگایا۔ یا رسول اللہ! یہ میری ماں ہیں اپنے والدین کی نیک و فرماں بردار۔ آپ اپنے دہن اقدس سے انکو دعوت حق فرمائیں اور اللہ تعالیٰ سے دعا کریں۔ مجھے امید ہے کہ یہ آپ کی بدولت جہنم کی آگ سے بچ جائیں گی۔ حضور نے دعا کی آپ اسلام لے آئیں۔ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین، حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ وہاں ایک ماہ مقیم رہے اور تعداد انا تالیس ہی رہی۔ سید الشہداء حضرت

حزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسی دن ایمان لائے جب یہ واقعہ رونما ہوا۔

وشرح الجید، ۲۳

۲۰۷۹۔ عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : صعد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم المنبر ثم قال : این عثمان بن عفان ، فوثب و قال : انا ذا یا رسول اللہ ! فقال : ادن منی فضمه الی صدره و قبل بین عینیہ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منبر پر تشریف فرما ہوئے۔ پھر فرمایا: عثمان کہاں ہیں؟ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بے تابانہ اٹھے اور عرض کی: حضور میں یہ حاضر ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: پاس آؤ، پاس حاضر ہوئے۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سینے سے لگایا اور آنکھوں کے بیچ میں بوسہ دیا۔

۲۰۸۰۔ عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : بینا نحن مع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی نفر من المهاجرین ، منهم ابو بکر و عمر و عثمان و علی و طلحة و الزبیر و عبد الرحمن بن عوف و سعد بن ابی وقاص فقال : رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لینهض کل رجل الی کفوہ و نهض النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الی عثمان فاعتنقه و قال : انت ولی فی الدنیا و الآخرة۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ہم چند مہاجرین کے ساتھ خدمت اقدس میں حاضر تھے۔ حاضرین خلفائے اربعہ، طلحہ، زبیر، عبد الرحمن بن عوف اور سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہم تھے۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں ہر شخص اپنے جوڑ کی طرف اٹھ کر جائے۔ اور خود حضور والا حضرت عثمان غنی کی طرف اٹھ کر تشریف لے گئے۔ ان سے معانقہ کیا اور فرمایا: تو میرا دوست ہے دنیا اور آخرت میں۔

۲۰۸۱۔ عن امیر المؤمنین علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم قال : ان

۲۰۷۹۔ شرف المصطفیٰ لأبی سعید،

۲۰۸۰۔ المستدرک للحاکم ۱۰۴/۳

۲۰۸۱۔ کنز العمال للمتقی، ۳۲۸۲۳، ۱۱/۵۹۵ ☆ تاریخ اصفہان لأبی نعیم، ۱۲۶/۲

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عانق عثمان ابن عفان وقال : قد عانقت اخي عثمان ، فمن كان له اخ فليعانقه۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے معانقہ کیا اور فرمایا: میں نے اپنے بھائی عثمان سے معانقہ کیا، جس کا کوئی بھائی ہو تو اس کو چاہیے کہ اپنے بھائی سے معانقہ کرے۔

﴿۶﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

بالجملہ احادیث اس بارے میں بکثرت وارد، اور تخصیص سفر محض بے اصل و فاسد۔ بلکہ سفر و بے سفر ہر صورت میں معانقہ سنت، اور سنت جب ادا کی جائے گی سنت ہی ہوگی تا وقتیکہ خاص کسی خصوصیت پر شرع سے تصریحاً نہی ثابت نہ ہو۔ یہاں تک کہ خود امام طائفہ مانعین اسماعیل دہلوی رسالہ ”نذور“ میں کہ مجموعہ زبدۃ النصارح میں مطبوع ہوا، صاف مقرر کہ معانقہ روز عید گو بدعت ہو بدعت حسنہ ہے۔

وشرح الجید ۲۵

۲۰۸۲۔ عن ام المؤمنین عائشة الصديقة رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت : قدم زيد بن الحارثة رضی اللہ تعالیٰ عنہ المدينة و رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی بیته ، فاتاه ففرع الباب ، فقام الیه رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عریانا ، یجر ثوبه ، و اللہ ما رأیته عریانا قبله ولا بعده فاعتنقه و قبله۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مدینے آئے تو اس وقت حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے حجرہ مقدسہ میں تھے۔ انھوں نے آ کر دروازہ کھٹ کھٹایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان سے ملنے کے لئے اپنا مقدس لباس کھینچتے ہوئے بے ستر ہی بے تابانہ پہنچے۔ خدا کی قسم! میں نے حضور کو بے ستر نہ اس سے پہلے دیکھا اور نہ بعد میں۔ حضور نے انکو گلے لگایا اور بوسہ دیا۔ ۱۲

۲۰۸۳۔ عن الشعبي رضى الله تعالى عنه ان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم تلقى جعفر بن أبي طالب فالتزمه و قبله بين عينيه -

حضرت امام شعبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت جعفر طیار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملاقات کی تو انکو گلے سے چپٹایا اور آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا۔

۲۰۸۴۔ عن بهيسة عن ايها رضى الله تعالى عنهما قالت: استاذن أبي النبي صلى الله تعالى عليه وسلم فدخل بينه و بين قميصه فجعل يقبل و يلتزم، ثم قال: يا نبي الله! ما الشيء الذي لا يحل منعه؟ قال: الملح، قال: يا نبي الله! ما الشيء الذي لا يحل منعه؟ قال: ان تفعل الخير خير لك -

حضرت بہیسہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ان کے والد حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اذن لیکر قمیص مبارک کے اندر اپنا سر لے گئے اور حضور کو گلے لگا کر بوسہ دینا شروع کیا اور عرض کی: یا رسول اللہ! کیا چیز روکنا جائز نہیں؟ فرمایا: پانی۔ پھر عرض کی: کیا چیز روکنا جائز نہیں؟ فرمایا: نمک۔ پھر عرض کیا: کیا چیز روکنا جائز نہیں؟ فرمایا: بھلائی کرتے رہو کہ یہ تمہارے لئے بہتر ہے۔

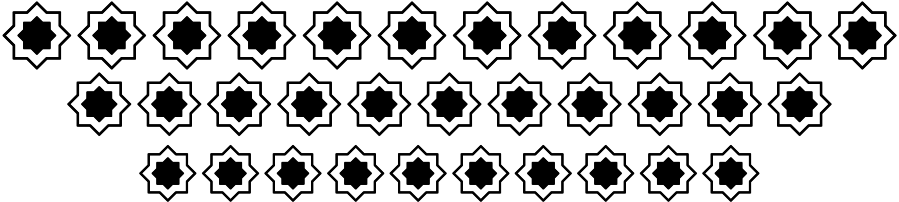
۲۰۸۵۔ عن هالة بن أبي هالة رضى الله تعالى عنه انه دخل على النبي صلى الله تعالى عليه وسلم وهو راقد فاستيقظ فضم هالة الى صدره و قال: هاله، هاله، هاله -

حضرت ہالہ بن ابی ہالہ فرزند ارجمند ام المؤمنین خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے

۲۰۸۳۔ السنن لأبي داؤد،	باب في قبلة ما بين العينين،	۷۰۹/۲
السنن للبيهقي،	☆ ۱۰۱/۸	۴۳۳/۸
۲۰۸۴۔ السنن لأبي داؤد،	ما لا يجوز منعه،	۲۳۵/۱
الترغيب و التهيب للمنذرى،	☆ ۷۵/۲	۶۹/۶
المستدرک للحاکم،	☆ ۴۱۴/۱	
۲۰۸۵۔ السنن لابن ماجه، مقدمه،	☆ ۱۱	
المعجم الكبير للطبراني،	☆	
المستدرک للحاکم،	☆ ۶۴۰/۳	۲۷۷/۹
	☆ مجمع الزوائد للهيثمى،	

روایت ہے کہ وہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تو حضور آرام فرماتے۔ ان کی آواز سن کر جاگے اور انہیں سینہ اقدس سے لگایا اور بغایت محبت فرمایا: ہالہ، ہالہ، ہالہ۔

فتاویٰ رضویہ حصہ اول، ۱۱/۹





## ۶۔ سلام (۱) سلام کرنا باعث اجر ہے

۲۰۸۶۔ عن أبي ذر الغفاري رضي الله تعالى عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: تسليمه على من لقيه صدقة -

حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس سے ملاقات ہو اور سلام کہا جائے تو یہ اس کے لئے باعث ثواب ہے۔  
فتاویٰ رضویہ ۲۰۱/۴

## (۲) گھر میں داخل ہو تو سلام کرو

۲۰۸۷۔ عن انس رضي الله تعالى عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: يا بني! اذا دخلت على اهلك فسلم! يكون بركة عليك و على اهل بيتك -

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے میرے بیٹے! جب تو اپنے اہل پر داخل ہو تو سلام کر، وہ برکت ہوگا تجھ پر اور تیرے اہل خانہ پر۔

۲۰۸۸۔ عن جابر بن عبد الله رضي الله تعالى عنهما قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: اذا دخلتم بيوتكم فسلموا على اهلها، فان الشيطان اذا سلم احدكم لم يدخل بيته -

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم اپنے گھر میں جاؤ تو اہل خانہ پر سلام کرو، کہ جب تم میں سے کوئی گھر میں جاتے وقت سلام کرتا ہے تو شیطان اس گھر میں داخل نہیں ہوتا۔

فتاویٰ رضویہ حصہ دوم، ۹/۹۰

☆	۱۷۸/۵	☆	۲۰۸۶۔ المسند لاحمد بن حنبل،
☆	۹۵/۲	☆	۲۰۸۷۔ الجامع للترمذی، ۲۶۹۸، باب ما جاء في التسليم اذا دخل بيته،
☆	۵۹/۵	☆	۲۰۸۸۔ المستدرک للحاکم، ۴۰۲/۲، الدر المنثور للسيوطی،
☆	۳۹۹/۱۵، ۴۱۵۴۵	☆	کنز العمال للمتقی، ۴۱۵۴۵، ۳۹۹/۱۵، اتحاف السادة للزبيدي،
☆	۲۷۴/۶		

## (۳) اسلامی سلام اور یہود و نصاریٰ کی مخالفت

۲۰۸۹۔ عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده رضى الله تعالى عنهم قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : ليس منا من تشبه بغيرنا ، لا تشبهوا باليهود و لا بالنصارى ، فان تسليم اليهود الاشارة بالاصابع و ان تسليم النصارى بالا كف۔

حضرت عمرو بن شعيب رضى الله تعالى عنه سے بطریق عن ابيه عن جده روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہم میں سے نہیں جو ہمارے غیر سے مشابہت پیدا کرے۔ یہود و نصاریٰ سے تشبہ نہ کرو کہ یہود کا سلام انگلیوں سے اشارہ ہے۔ اور نصاریٰ کا سلام ہتھیلیوں سے۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیث بطور ترمذی و موافقین ترمذی ضعیف ہے۔ اور ایک جماعت محققین کے نزدیک حسن ہے۔ کہ عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده متصل ہے۔

صفاح الحجین، ۲۸،

## (۴) ملاقات و سلام کے وقت نہ جھکے

۲۰۹۰۔ عن انس بن مالك رضى الله تعالى عنه قال : قال رجل يا رسول الله ! الرجل منا يلقي اخاه او صديقه ، اينحنى له ؟ قال : لا،۔

حضرت انس بن مالک رضى الله تعالى عنه سے روایت ہے کہ ایک صاحب نے عرض کی: یا رسول اللہ! کوئی شخص اپنے بھائی یا دوست سے ملے تو کیا اس کے لئے جھکے۔ فرمایا: نہ۔

ابرا المقال، ۱۹،

۲۰۸۹۔ الترغيب والترهيب للمندري، ۴۳۴/۳ ☆ كنز العمال للمتنقى، ۲۵۳۳۳، ۱۲۸/۹  
 الترغيب والترهيب للمندري، ۴۳۴/۳ ☆ الجامع الصغير للسيوطي، ۴۷/۲  
 ۲۰۹۰۔ الجامع للترمذی، السنذان ۳۱، باب ما جاء في المصافحة، ۹۷/۲  
 المسند لاحمد بن حنبل، ۱۹۸/۳

## (۵) سلام کا جواب طہارت کے ساتھ بہتر ہے

۲۰۹۱۔ عن نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : انطلقت مع عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما الی عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فقضى ابن عمر حاجته، وکان من حدیثہ یومئذ ان قال : مر رجل علی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی سکتة من السکک و قد خرج من غائط او بول ،فسلم علیہ فلم یرد علیہ حتی اذا کاد الرجل ان یتواری فی السکتة فضرب بیديه علی الحائط ، و مسح بهما وجهه، ثم ضرب ضربة اخرى فمسح ذراعیه ثم رد علی الرجل السلام وقال : انه لم یمعنی ان ارد علیک السلام الا انی لم اکن علی طهر۔

حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ ایک ضرورت سے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں پہنچا۔ حضرت ابن عمر نے اپنا کام کیا۔ اس دن حضرت عبد اللہ بن عباس نے ایک حدیث بیان فرمائی۔ کہ ایک صحابی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس سے ایک گلی میں گزرے اسی وقت حضور نے رفع حاجت فرمائی تھی۔ کہ انہوں نے حضور کو سلام عرض کیا۔ تو آپ نے جواب مرحمت نہیں فرمایا یہاں تک کہ وہ شخص جب گلی میں مڑنے لگے تو حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دیوار پر ہاتھ مارا اور چہرے کا مسح فرمایا۔ پھر دوسری مرتبہ ہاتھ مارا اور دونوں مبارک کلائیوں کا مسح فرمایا۔ پھر سلام کا جواب عطا فرمایا۔ اور ارشاد فرمایا: میں نے سلام کا جواب اس لئے نہیں دیا تھا کہ با وضو نہیں تھا۔ فتاویٰ رضویہ جدید ۳/ ۴۲۸



# ۷۔ حسن معاشرت

## (۱) مساوات بین المسلمین

۲۰۹۲۔ عن أبي هريرة رضى الله تعالى عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: الناس بنو آدم و آدم من تراب۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگ سب آدم کے بیٹے ہیں اور حضرت آدم مٹی سے۔

۲۰۹۳۔ عن جابر بن عبد الله رضى الله تعالى عنهما قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: يا ايها الناس ربكم واحد، و ان اباكم واحد، الا لافضل لعربي على عجمي، و لا لعجمي على عربي، و لا لاحمر على اسود، و لا لاسود على احمر الا بالتقوى، ان اكرمكم عند الله اتقاكم۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! بیشک تم سب کا رب ایک ہے، اور بیشک تم سب کا باپ ایک ہے، سن لو! کچھ بزرگی نہیں عربی کو عجمی پر، نہ عجمی کو عربی پر، نہ گورے کو کالے پر، نہ کالے کو گورے پر، مگر پرہیزگاری سے۔ بیشک اللہ تعالیٰ کے نزدیک تم میں بڑے رتبہ والا وہ ہے جو تم میں زیادہ پرہیزگار ہے۔

## (۲) مدارات خلق

۲۰۹۴۔ عن سعيد بن مسيب رضى الله تعالى عنه مرسلا قال: قال رسول الله

☆	۶۹۸/۲	السنن لأبي داؤد،
☆	۳۶۱/۲	المسند لاحمد بن حنبل،
☆	۱۸۸/۶	تاريخ بغداد للخطيب
☆	۳۹۶/۲	الجامع الصغير للسيوطي،
☆	۴۱۱/۵	المسند لاحمد بن حنبل،
☆	۶۱۲/۳	الترغيب والترهيب للمندري،
☆	۲۶۷/۲	الجامع الصغير للسيوطي،
☆	۲۵۷/۶	اتحاف السادة للبيدي،
☆	۵۷۴/۳	الترغيب والترهيب للمندري،
☆	۴۱۹/۸	اتحاف السادة للبيدي،
☆	۲۳۲/۱۰	السنن الكبرى للبيهقي،
☆	۲۶۶/۳	مجمع الزوائد للهيتمي،
☆	۵۶۵۲	كنز العمال للمتقي،
☆	۳۶۱/۸	المصنف لابن أبي شيبة،
☆	۱۲۵/۱۴	تاريخ بغداد للخطيب،

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: رأس العقل بعد الايمان بالله التودد الى الناس -

فتاویٰ رضویہ، ۹/۳۸

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسل روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے کے بعد یہ ہے کہ لوگوں سے دوستانہ معاملات رکھو۔ ۱۲م

۲۰۹۵۔ عن جابر بن عبد الله رضى الله تعالى عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : بعثت بمدارة الناس۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے لوگوں کے ساتھ نیک برتاؤ کرنے کے لئے مبعوث کیا گیا۔

۲۰۹۶۔ عن امير المؤمنين على المرتضى كرم الله تعالى وجهه الكريم قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : رأس العقل بعد الايمان بالله التحبب الى الناس۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے کے بعد یہ ہے کہ لوگوں سے محبت کرو۔ ۱۲م

۲۰۹۷۔ عن عبد الله بن عمر و رضى الله تعالى عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : ارحموا من في الارض يرحمكم من في السماء۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: زمین میں سے جو لوگوں کو رحمت دے گا، ان سے تم کو رحمت دے گا۔

۳۴۱/۱	☆	۲۰۹/۳	☆	۲۰۹۵۔ الدر المنثور للسيوطی،
			☆	الجامع الصغير للسيوطی،
۹/۳	☆	۲۰۳/۳	☆	۲۰۹۶۔ حلیۃ الاولیاء لأبی نعیم،
			☆	الجامع الصغير للسيوطی،
۶۷۵/۲				۲۰۹۷۔ السنن لأبی داؤد،
۱۴/۲				الجامع للترمذی،
۲۰۲/۳	☆	۴۱/۹	☆	السنن الكبرى للبيهقي،
۱۱۹/۱	☆	۶۴/۱	☆	الجامع الصغير للسيوطی،

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: زمین والوں پر رحم کرو تم پر اللہ تعالیٰ مہربان ہوگا۔

فتاویٰ رضویہ، ۱۱/۲۵۴

## (۳) مسلمان کو خوش کرنا محبوب عمل ہے

۲۰۹۸۔ عن عبد الله بن عباس رضى الله تعالى عنهما قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: احب الاعمال الى الله تعالى بعد الفرائض ادخال السرور فى قلب المسلم۔  
فتاویٰ رضویہ، ۴/۳۹۱

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے فرائض کی ادائیگی کے بعد مسلمان کا دل خوش کرنا محبوب عمل ہے۔

۲۰۹۹۔ عن أبي ذر الغفاري رضى الله تعالى عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: تبسمك فى وجه اخيك صدقه۔

حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے بھائی کے سامنے مسکرائنا صدقہ ہے۔

فتاویٰ رضویہ، ۴/۲۰۱

۲۱۰۰۔ عن الحسن بن على رضى الله تعالى عنهما قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: ان من موجبات المغفرة ادخال السرور على اخيك المسلم۔

حضرت امام حسن بن علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک مغفرت واجب کر دینے والی چیزوں میں سے ہے تیرا اپنے

۳۹۴/۳	☆	۴۵۳/۱۲	☆	۲۰۹۸۔ المعجم الكبير للطبراني،
		☆	۱۹/۱	☆
۱۷/۲		باب ما جاء فى صنائع المعروف،		۲۰۹۹۔ الجامع للترمذی،
۴۲۲/۳	☆	۱۹۴/۱	☆	۱۹۴/۱، الجامع الصغير للسيوطی،
۳۵۱/۱	☆	۴۱۵/۶، ۱۶۳۰۵	☆	کنز العمال للمتقی،
		☆	۵۷۵	☆
۱۹۳/۸	☆	۸۳/۳	☆	۲۱۰۰۔ المعجم الكبير للطبراني،
		☆	۲۶۰	☆
				المعجم الاوسط للطبراني،

راد القحط والوباء، ۱۱

## (۴) حسن سلوک ہلاکت سے بچاتا ہے

۲۱۰۱۔ عن انس بن مالك رضى الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : صنائع المعروف تقى مصارع السوء والآفات والمهلكات، واهل المعروف فى الدنيا هم اهل المعروف فى الآخرة۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نیک سلوک کے کام بری موتوں، آفتوں، ہلاکتوں سے بچاتے، اور دنیا میں احسان والے ہی آخرت میں احسان والے ہوں گے۔

۲۱۰۲۔ عن ام المؤمنين ام سلمة رضى الله تعالى عنها قالت: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : صنائع المعروف تقى مصارع السوء، الصدقة خفيا تطفى غضب الرب، وصلة الرحم زيادة فى العمر، كل معروف صدقة، واهل المعروف فى الدنيا هم اهل المعروف فى الآخرة، واهل المنكر فى الدنيا هم اهل المنكر فى الآخرة، و اول من يدخل الجنة اهل المعروف۔

ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بھلائیوں کے کام بری آفتوں سے بچاتے ہیں، اور پوشیدہ خیرات رب کا غضب بجھاتی ہے، اور رشتہ داروں سے اچھا سلوک عمر میں برکت ہے، اور نیک سلوک صدقہ ہے، اور دنیا میں احسان والے ہی آخرت میں احسان پائیں گے، اور دنیا میں بدی والے عقبی میں بدی دیکھیں گے، اور سب سے پہلے جو بہشت میں جائیں گے وہ نیک برتاؤ والے ہوں گے۔

راد القحط والوباء، ۱۱

۳۵۴/۱	☆	۱۱۵/۳	☆	۲۱۰۱۔ مجمع الزوائد للهيثمى،
۳۴۳/۶	☆	۳۱۲/۸	☆	المعجم الكبير للطبراني،
۲۹/۲	☆	۳۰/۲	☆	الترغيب والترهيب للمندري،
	☆	۱۹۰۸	☆	السلسلة الصحيحة للالباني،
	☆		☆	۲۱۰۲۔ المعجم الكبير للطبراني،

## (۵) لوگوں سے اچھے اخلاق کا برتاؤ کرو

۲۱۰۳۔ عن ابی ذر الغفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: یا ابا ذر! اتق اللہ حیث کنت، و اتبع السیئة الحسنۃ تمحہا، و خالق الناس بخلق حسن۔

حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے ابو ذر! جہاں بھی رہو اللہ سے ڈرو، کسی گناہ کے بعد نیکی ضرور کرو کہ اس کو مٹا دے، اور لوگوں سے اچھا برتاؤ کرو۔

۲۱۰۴۔ عن ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: خالطوا الناس باخلاقہم۔

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگوں کے ساتھ ان کی عادتوں سے میل کرو۔

### ﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

لہذا ائمہ دین نے ارشاد فرمایا: لوگوں میں جو امر رائج ہو جب تک اس سے صریح نبی ثابت نہ ہو ہرگز اس میں خلاف نہ کیا جائے۔ بلکہ انہی کی عادت و اخلاق کے ساتھ ان سے برتاؤ چاہیے۔ شریعت مطہرہ سنی مسلمانوں میں میل پسند فرماتی ہے، اور انکو بھڑکانا، نفرت دلانا، اپنا مخالف بنانا، ناجائز رکھتی ہے۔ بے ضرورت تامہ لوگوں کی راہ سے الگ چلنا سخت احمق جاہل کا کام ہے۔

امام حجۃ الاسلام احياء العلوم میں فرماتے ہیں۔

ان امور میں لوگوں سے موافقت و صحبت و معاشرت کی خوبی سے ہے۔ اس لئے کہ مخالفت و حشت دلاتی ہے۔ اور ہر قوم کی ایک رسم ہوتی ہے۔ اور بالضرور لوگوں سے ان کی عادت کا برتاؤ کرنا چاہیے۔ جیسا کہ حدیث میں وارد ہوا۔ اور خصوصاً وہ عادتیں جن میں اچھا برتاؤ اور نیک سلوک اور موافقت کر کے دل خوش کرنا ہو۔ ایسے ہی مساعدت کی ساری قسمیں

۲۱۰۳۔ المستدرک للحاکم، ۱/۱۲۱ ☆ اتحاف السادة للزییدی، ۶/۳۵۴

۲۱۰۴۔ کنز العمال للمتقی، ۵۲۳۰، ۳/۱۷ ☆ اتحاف السادة للزییدی، ۶/۲۸۸



جبکہ ان سے دل خوش کرنا منظور ہو اور کچھ لوگوں نے وہ روش قرار دے لی ہو۔ تو ان کے موافق ہو کر ان پر عمل کرنا کچھ مضائقہ نہیں رکھتا۔ بلکہ موافقت کرنا ہی بہتر ہے مگر جس امر میں شرع سے ایسی نہی آگئی ہو جو قابل تاویل نہیں۔

پیشک مقصود شرع کے یہی موافق ہے۔ مگر جن لوگوں کو مقاصد شریعت سے کچھ غرض نہیں۔ اپنی ہوائے نفس کے تابع ہیں وہ خواہی نخواہی ذرا ذرا سی بات میں مسلمانوں سے الجھتے ہیں اور ان کے عادات و افعال کو جن پر شرع سے اصلاً ممانعت ثابت نہیں کر سکتے ممنوع و ناجائز قرار دیتے ہیں۔ حاشا کہ ان کی غرض حمایت شرع ہو۔ حمایت شرع چاہتے تو جن امور کی تحریم و ممانعت میں کوئی آیت و حدیث نہ آئی خواہ مخواہ بزور زبان انہیں گناہ و مذموم ٹھہرا کر شرع مطہر پر افتراء کیوں کرتے۔  
صفاخ الجین، ۵۳

## (۶) آپس میں میل محبت سے رہو

۲۱۰۵۔ عن انس بن مالك رضى الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : لا تباغضوا ، ولا تحاسدوا ، ولا تدابروا ، و كونوا عباد الله اخوانا ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آپس میں بغض و حسد نہ رکھو، اور دشمنی نہ کرو، اور اللہ تعالیٰ کے سچے بندہ بن کر آپس میں برادرانہ سلوک رکھو۔ فتاویٰ رضویہ، حصہ دوم، ۹/۶۲

## (۷) اللہ کی رضا کے لئے محبت کرو

۲۱۰۶۔ عن أبي امامة الباهلي رضى الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : من احب لله ، و ابغض لله ، و اعطى لله ، و منع لله ، فقد

۳۱۵/۲	باب تحريم التحاسد و التباغض	۲۱۰۵۔ الصحيح لمسلم ،
۲۳۲/۱۰	☆ السنن الكبرى للبيهقي ،	المسند لاحمد بن حنبل ،
۱۱۶/۶	☆ التمهيد لابن عبد البر ،	شرح السنة للبخاري ،
۴۰۹/۲	☆ تاريخ دمشق لابن عساكر ،	فتح الباري للعسقلاني ،
۳۹۸	☆ الادب المفرد للبخاري ،	المسند للحميدي ،
۱۵۹/۸	☆ المعجم الكبير للطبراني ،	۲۱۰۶۔ المسند لاحمد بن حنبل ،
	☆ اتحاف السادة للزيدي ،	الجامع الصغير للسيوطي ،
		۵۰۷/۲

استکمل الایمان۔

حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے اللہ کے لئے محبت کی، اللہ کی رضا کے لئے کسی سے دشمنی رکھی۔ اللہ کے لئے ہی کسی کو کچھ دیا، اور اسی کی خوشنودی کے لئے کسی چیز سے روکا تو اس کا ایمان کامل ہو گیا۔

## (۸) مسلمان سے تین دن سے زیادہ ناراض نہ رہو

۲۱۰۷۔ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : "لا یحل لمسلم ان ینہجر اخاه فوق الثلث ، فمن ہجر فوق ثلث فمات دخل النار۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی مسلمان کو یہ جائز نہیں کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو تین دن سے زیادہ چھوڑے۔ جس نے تین دن سے زیادہ چھوڑا اور وہ اسی حال میں مر گیا تو جہنم میں داخل ہوگا۔ ۱۲ھ

۲۱۰۸۔ عن ابی ایوب الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ

۲۱۰۷۔	الجامع الصحیح للبخاری،	باب الهجرة،
۳۱۶/۲	الصحیح لمسلم،	باب تحريم البهر فوق ثلاثة ايام،
	السنن لابن ماجه،	۴۶
۶۷۳/۲	السنن لأبی داؤد،	باب في هجرة الرجل اخاه،
۱۷۶/۱	الموطأ لمالك،	☆ المسند لاحمد بن حنبل،
۳۰۳/۷	المصنف لعبد الرزاق،	☆ السنن الكبرى للبيهقي،
۵۲/۲	المعجم الكبير للطبراني،	☆ المعجم الصغير للطبراني،
۶۶/۸	الادب المفرد للبخاری،	☆ مجمع الزوائد للهيثمی،
۳۷۷	تلخیص الحبير لابن حجر،	☆ المسند للحمیدی،
۳۹/۵	اتحاف السادة للزبيدي،	☆ تاريخ دمشق لابن عساكر،
۱۰۰/۱۳	مشكل الآثار للطحاوي،	☆ شرح السنة للبيغوي،
۳۳/۹	فتح الباری للعسقلانی،	☆ كنز العمال للمفتي، ۲، ۴۷۹۵،
	۲۱۰۸۔	الجامع الصحیح للبخاری،
	باب الهجرة،	۸۹۷/۲
۳۱۶/۲	الصحیح لمسلم،	باب تحريم الهجرة فوق ثلاثة ايام
۵۰۲۷	فتح الباری للعسقلانی،	☆ مشکوة المصابيح للتبريزي،

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: لا یحل للرجل ان یمجر اخاه فوق ثلث لیل ، یتلقیان فیعرض هذا و یعرض هذا، و خیرهما الذی یدأ بالسلاّم۔

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی کو حلال نہیں کہ اپنے مسلمان بھائی کو تین رات سے زیادہ چھوڑے، راہ میں ملیں تو یہ ادھر منہ پھیرے وہ ادھر منہ پھیرے، اور ان میں بہتر وہ ہے جو پہلے سلام کرے، یعنی ملنے کی پہل کرے۔

۲۱۰۹۔ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لا یحل لمؤمن ان یمجر مؤمنا فوق ثلث ، فان مرت به ثلث فلیلقه فلیسلم علیہ، فان رد علیہ السلاّم فقد اشترکا فی الاجر ، فان لم یرد علیہ فقد باء بالاثم و خرج المسلم من الحجـر۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی مسلمان کو حلال نہیں کہ کسی مسلمان سے تین رات سے زیادہ قطع تعلق کرے۔ جب تین راتیں گزر جائیں تو لازم ہے کہ اس سے ملے اور اسے سلام کرے۔ اگر سلام کا جواب دیگا تو دونوں ثواب میں شریک ہوں گے، اور وہ جواب نہ دیگا تو سارا گناہ اسی کے سر رہا، یہ سلام کرنے والا قطع کے وبال سے نکل گیا۔ فتاویٰ رضویہ، ۳/۲۵۲

(۹) بندے کی مدد کرنے والے کی اللہ تعالیٰ مدد فرماتا ہے

۲۱۱۰۔ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۶۸۳/۲	باب فی ہجرة الرجل اخاه،	السنن لأبی داؤد، ادب،
۳۲/۹	☆ کنز العمال للمتقی، ۲۴۷۹۰،	السنن الکبری للبیہقی،
۴۵۶/۳	☆ الترغیب والترہیب للمندری،	التمہید لابن عبد البر
۵۱۸/۲	☆ کشف الخفاء للعجلونی،	مشکوٰۃ المصابیح للبریزی،
۳۴۵/۲	باب فضل الاجتماع علی تلاوة القرآن	۲۱۱۰۔ الجامع الصحیح لمسلم،
۶۷۷/۲	باب فی المعونة للمسلم،	السنن لأبی داؤد، ۴۹۹۰
۱۵/۲	باب م جاء فی الستر علی المسلمین،	الجامع للترمذی، ۱۴۲۵،
۳۸۳/۴	☆ المستدرک للحاکم،	المسند لاحمد بن حنبل،
۱۷۵/۴	☆ تاریخ بغداد للخطیب،	الدر المنثور للسيوطی،
۸/۱	☆ التفسیر للقرطبی،	التفسری لابن کثیر

عليه وسلم : الله في عون العبد ما كان العبد في عون اخيه۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ بندے کی مدد میں ہے جب تک بندہ اپنے بھائی مسلمان کی مدد میں ہے۔  
فتاویٰ رضویہ، حصہ دوم، ۳/۹

۲۱۱۱۔ عن عبد الله بن عمر رضي الله تعالى عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : من كان في حاجة اخيه كان الله في حاجته، ومن فرج من مسلم كربة فرج الله عنه كربة من كرب يوم القيامة۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اپنے مسلمان بھائی کے کام میں ہو اللہ تعالیٰ اس کی حاجت روائی میں ہو، اور جو کسی مسلمان کی تکلیف دور کرے اللہ تعالیٰ اس کے عوض قیامت کی مصیبتوں سے ایک مصیبت اس پر سے دور فرمائے گا۔

فتاویٰ رضویہ، ۲/۶۷۶

## (۱۰) رہنمائی کا خیر ہے

۲۱۱۲۔ عن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : دل الطريقة صدقة ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: راستہ بتانا ثواب ہے۔

۳۳۰/۲	باب لا يظلم المسلم المسلم ،	۲۱۱۱۔ الجامع الصحيح للبخاری،
۳۲۰/۲	باب تحريم الطلم،	الصحيح لسلم،
۶۷۶/۲	☆ باب في المعونة للظالم،	السنن لأبي داؤد، ادب
۹۷/۵	☆ فتح الباری للعسقلانی،	المسند لاحمد بن حنبل،
۲۴۶/۶	☆ مجمع الزوائد للهيثمی،	السنن الكبرى للبيهقي،
۱۶۴۶۳	☆ كنز العمال للمتقى،	المعجم الكبير للطبراني،
۴۴۹/۴	☆ تاريخ دمشق لابن عساكر،	الامالي للشجري،
۲۳/۳	☆ السلسلة الصحيحة للالباني،	۲۱۱۲۔ المسند لاحمد بن حنبل،
۲۳/۴۳	☆ السلسلة الصحيحة للالباني،	الادب المفرد للبخاری،

۲۱۱۳۔ عن ابي ذر الغفاري رضى الله تعالى عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: ارشادك الرجل في ارض الضلال صدقة۔

فتاویٰ رضویہ، ۲/۲۰۱

حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گم کردہ راہ بیابانوں میں کسی کو راستہ بتانا ثواب کا کام ہے۔ ۱۲م (۱۱) بے جا تشدد کرنے والے ہلاکت میں ہیں

۲۱۱۴۔ عن عبد الله بن مسعود رضى الله تعالى عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: الا هلك المتنطعون، ثلث مرات۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خبردار! بے جا تشدد کرنے والے ہلاک ہوئے، یہ جملہ تین بار ارشاد فرمایا۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اہل افراط کہ اکثر واعظین وہابیہ وغیرہم جہال مشردین ہیں۔ ان حضرات کی اکثر عادت ہے کہ ایک بے جا کو اٹھانے کو دس بے جا اس سے بڑھکر آپ کریں، دوسرے کو خندق سے بچانا چاہیں اور آپ عمیق کنویں میں گریں، مسلمانوں کو بے وجہ کافر و مشرک بے ایمان ٹھہرا دینا تو کوئی بات ہی نہیں، ان صاحبوں نے نکاح بیوہ کو علی الاطلاق واجب قطعی اور فرض حتمی

۱۷/۲	باب ما جاء في الصنائع المعروف،	۲۱۱۳۔ الجامع للترمذی،
۱۹۴/۱	☆ الجامع الصغير للسيوطی،	الادب المفرد للبخاری،،
۸۶۴	☆ الصحيح لابن حبان،	الترغيب والترهيب للمندري، ۴۲۲/۳
	☆	۲۱۱۴۔ الصحيح لمسلم، كتاب العلم، ۳۲۹/۲
	باب لزوم السنة ۳۲۹/۲	السنن لأبي داؤد،
۲۶۷/۱۳	☆ فتح الباری للعسقلانی،	المسند لاحمد بن حنبل، ۳۸۶/۱
۵۰/۲	☆ اتحاف السادة للزبيدي،	تاريخ دمشق لابن عساكر، ۱۳/۷
۳۱۶/۷	☆ المعجم الكبير للطبراني،	شرح السنة للبخاري، ۲۶۷/۱۲
۹۵/۱	☆ المغنی للعراقي،	مجمع الزوائد للهيثمی، ۲۵۱/۱۰
۵۶۹/۲	☆ الجامع الصغير للسيوطی،	مشکوٰۃ المصابيح للتریزی، ۴۷۸۵
	☆	الاذکار للنوذي، ۳۳۱

قراردے رکھا ہے۔ فتاویٰ رضویہ، ۵/۵۸۰

## (۱۲) جو بات سننے میں بری لگے اس سے بچو

۲۱۱۵۔ عن أبي الغادية رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : اياك و ما يسوء الاذن ۔

حضرت ابو الغادیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بچ اس بات سے جو کان کو بری لگے۔

فتاویٰ رضویہ جدید، ۳/۳۲۸

## (۱۳) کسی کے گھر میں نہ جھانکو

۲۱۱۶۔ عن أبي هريرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : من اطلع في بيت قوم بغير اذنهم فقد حل لهم ان يفتؤا عينه۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی کے گھر میں بغیر اجازت جھانکے اس کے لئے جائز ہے کہ اس کی آنکھ پھوڑ دے۔

۲۱۱۷۔ عن أبي ذر الغفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول الله صلى

۱۷۳/۱	☆	۷۴/۴	☆	۲۱۱۵۔ المسند لاحمد بن حنبل،
۹۲۸۷	☆	۶۲۰/۸	☆	اتحاف السادة للزبيدي،
۹۵/۸	☆	۲۲۹/۸	☆	الطبقات الكبرى لابن سعد،
		۳۶۴/۱		كشف الخفاء للعجلوني،
۱۰۸/۹	☆	۹۵۱۶	☆	مجمع الزوائد للهيثمي،
		۹۵۱۶		جمع الجوامع،
۲۱۲/۲				۲۱۱۶۔ الصحيح لمسلم،
۳۳۸/۸	☆	۳۸۵/۲	☆	المسند لاحمد بن
۶۳/۱	☆	۱۹۹/۳	☆	السنن للدار قطنی،
۴۰۴/۱	☆	۴۳۵/۳	☆	الترغيب والترهيب للمندري،
۲۴۴/۱۲	☆	۵۱۶/۲	☆	الجامع الصغير للسيوطي،
۲۸۴/۷	☆	۱۰۹/۹	☆	کنز العمال للمتی، ۲۵۲۱۹،
۴۳۶/۳	☆	۱۸۱/۵	☆	۲۱۱۷۔ المسند لاحمد بن حنبل،

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ایما رجل كشف سترا فادخل بصره قبل ان يؤذن فقد اتى حدا لا يحل ان ياتيه۔ ولو ان رجلا فقا عينه لهدرت۔

حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص کوئی پردہ کھول کر قبل اجازت نگاہ کرے وہ ایسی ممنوع بات کا مرتکب ہے جو اسے جائز نہ تھی۔ اور اگر کوئی اس کی آنکھ پھوڑ دے تو قصاص نہیں۔

### (۱۴) فتنۃ نہ اٹھاؤ

۲۱۱۸۔ عن انس بن مالك رضى الله تعالى عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: الفتنة نائمة، لعن الله تعالى من ايقضها۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فتنہ سو رہا ہے، اس کے جگانے والے پر اللہ تعالیٰ کی لعنت۔

فتاویٰ رضویہ حصہ دوم، ۳۸۳/۹

### (۱۵) عجب و خود پسندی بری چیز ہے

۲۱۱۹۔ عن عبد الله بن عمر رضى الله تعالى عنهما قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: من قال: انا عالم فهو جاهل۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے کہا: میں عالم ہوں تو وہ جاہل ہے۔ ۱۲ م

فتاویٰ رضویہ، ۹۶/۱۰

### (۱۶) تواضع بلندی کا سبب ہے

۲۱۲۰۔ عن أبي سعيد الخدري رضى الله تعالى عنه قال: قال رسول الله صلى

☆	۱۲۷/۱۱	☆	۹/۷	☆	۱۲۴/۱	☆	۷۶/۳	☆	۵۶۰/۳	☆	۱۱۲/۳
☆	۴۵/۲	☆	۱۲۴/۱	☆	۷۶/۳	☆	۵۶۰/۳	☆	۱۱۲/۳	☆	۵۷۳۰
☆	۶۸/۲	☆	۱۱۲/۳	☆	۵۷۳۰	☆	۱۱۲/۳	☆	۵۷۳۰	☆	۵۷۳۰
☆	۸۲/۸	☆	۵۷۳۰	☆	۵۷۳۰	☆	۵۷۳۰	☆	۵۷۳۰	☆	۵۷۳۰
☆	۲۹۵/۱	☆	۵۷۳۰	☆	۵۷۳۰	☆	۵۷۳۰	☆	۵۷۳۰	☆	۵۷۳۰

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : من تواضع لله رفعه الله -

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اللہ کی رضا کے لئے تواضع اختیار کرے اللہ تعالیٰ اس کا درجہ بلند فرماتا ہے

فتاویٰ رضویہ حصہ دوم، ۹/۲۸۱

## (۱۷) نیک عمل پر مداومت کرو

۲۱۲۱۔ عن عبد الله بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول الله صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لا تکن مثل فلان کان یقوم اللیل فترک قیام اللیل -

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فلاں کی طرح نہ ہونا کہ تہجد پڑھا کرتا تھا پھر چھوڑ دیا۔

فتاویٰ رضویہ، حصہ دوم، ۹/۱۲۷

## (۱۸) ہر چیز پر احسان کرو

۲۱۲۲۔ عن شداد بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول الله صلی

۱۱۴/۴	☆	۳۴۷/۱۱	☆	فتح الباری للعسقلانی،
۱۲۹/۷	☆	۵۱۱۹	☆	مشکوٰۃ المصابیح للتبریزی،
۲۰/۴	☆	۳۳۱/۳	☆	المغنی للعراقی،
۳۲۵/۱۰	☆	۱۱۰/۲	☆	تاریخ بغداد للخطیب،
۳۲۶/۲	☆	۳۵۳/۲	☆	تاریخ اصفہان لأبی نعیم،
۳۳۵/۲	☆	۱۲۸/۲	☆	اللالی المصنوعة للسيوطی،
۱۵۴/۱				۲۱۲۱۔ الجامع الصحیح للبخاری،،
۱۱۲۹	☆	۱۴/۳	☆	السنن الکبری للبیہقی،
۶/۱	☆	۵۵/۴	☆	شرح السنة للبخاری،
		۳۲۵	☆	علل الحدیث لابن أبی حاتم،
۱۵۲/۲				۲۱۲۲۔ الصحیح لمسلم،
۱۶۹/۱				الجامع للترمذی،
۳۸۹/۲				السنن لأبی داؤد،
۱۸/۲				السنن للنسائی،
۲۲۹/۲				السنن لابن ماجه،
۱۰۵/۲	☆	۲۳/۴	☆	المسنند لاحمد بن حنبل،
				باب ما یکره من ترک قیام اللیل،
				باب ما جاء فی النهی عن المثلة،
				باب الفرق بالذبیحة،
				باب حسن الذبیح،
				باب اذا ذبحتم فاحسنوا،
				المعجم الکبیر للطبرانی،



اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ان اللہ کتب الاحسان علی کل شیء، فاذا قتلتم فاحسنوا القتلة ، واذا ذبحتم فاحسنوا الذبحة۔

حضرت شہاد بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے ہر چیز پر احسان کرنا مقرر فرما دیا ہے۔ تو جب تم کسی کو قتل کرو تو قتل میں بھی احسان کرو، اور ذبح کرو تو ذبح میں بھی احسان برتو۔

الامن والعلی، ۱۹۰

### (۱۹) بغیر ضرورت عجمی زبان سے احتراز کرو

۲۱۲۳۔ عن امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ایا کم و مراطنة الاعاجم۔

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ عجمی زبان میں گفتگو سے بچو۔

۲۱۲۴۔ عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ایا کم و رطانة الاعاجم، فانه یورث النفاق۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عجمی زبان میں گفتگو سے بچو کہ وہ نفاق لاتی ہے۔ ۱۲

فتاویٰ رضویہ، حصہ دوم، ۹/۱۹۵

### ﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

انگریزی، چینی، جاپانی، جرمنی، جو زبان غیر اسلامی ہو جسے اسلام نے فارسی اور اردو کی طرح اپنا خادم نہ کر لیا ہو، جس کی وہ زبان نہ ہو اسے بلا ضرورت اس میں کلام نہ

۵۶/۶	التفسیر للقرطبی،	☆	۱۸۱/۴	الدر المنثور للسيوطی،	۲۱۲۲۔
۲۱۹/۱۱	شرح السنة للغوی،	☆	۴۲۵/۵	التفسیر لابن کثیر	
۲۹۶/۶	تاریخ دمشق لابن عساکر،	☆	۱۵۶/۲	الترغیب والترہیب للمنذری،	
۳۳۰/۷	المعجم الکبیر للطبرانی،	☆	۱۸۷/۴	نصب الرایة للزیلعی،	
۳۶۲/۶	کنز العمال للمتقی، ۱۵۶۰۹،	☆	۸۶۰۴،	المصنف لابن عبد الرزاق،	
۲۷۸/۵	تاریخ بغداد للخطیب،	☆	۶۰/۵	اتحاف السادة للزییدی،	
		☆	۸۸۶/۳	کنز العمال للمتقی، ۹۰۳۴،	۲۱۲۳۔
		☆		المستدرک للحاکم،	۲۱۲۴۔

چاہئے۔

فتاویٰ رضویہ، حصہ دوم، ۱۹۵/۹

## (۲۰) بابرکت چیز کو لازم کر لو

۲۱۲۵۔ عن ام المؤمنین عائشة الصديقة رضى الله تعالى عنها قالت: قال النبي صلى الله تعالى عليه وسلم: من بورك له فى شىء فليلزمه۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کو جس کسی چیز میں برکت دی گئی ہو تو چاہیئے کہ اسے لازم پکڑے۔ نقاء السلفہ، ۳۶

## (۲۱) مسلمان کی کوئی چیز بغیر رضانہ لو

۲۱۲۶۔ عن أبى حميد الساعدى رضى الله تعالى عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: لا يحل لمسلم ان ياخذ عصا اخيه بغير طيب نفس منه۔

حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان کو حلال نہیں کہ اپنے بھائی مسلمان کی لکڑی بغیر اس کی مرضی کے لے۔

فتاویٰ رضویہ، ۱۳۵/۵

## (۲۲) لوگوں سے ان کے حال کے مطابق گفتگو کرو

۲۱۲۷۔ عن عبد الله بن عباس رضى الله تعالى عنهما قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: ما انت محدث قوما حديثا لا تبلغه عقولهم الا كان على بعضهم فتنة۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی

۳۶۵/۲	كشف الخفاء للعجلوني،	☆	۲۸۷/۴	اتحاف السادة للزيدي،
۳۳۷	الاسرار المرفوعة للقارى،	☆	۱۴۷	الدر المنثور للسيوطي،
۱۷۱/۴	مجمع الزوائد للهيثمي،	☆	۱۱۶۶	الصحيح لابن حبان
		☆	۱۷/۳	الترغيب والترهيب للمنذري،
۴۷۹/۲	الجامع الصغير للسيوط،	☆	۱۹۲/۲، ۲۹۰/۱۱	كنز العمال للمتقى،
		☆	۶۵	الاسرار المرفوعة للقارى،

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تو کسی قوم کے آگے وہ بات بیان کریگا جس تک ان کی عقلیں نہ پہنچیں تو ضرور ان میں کسی پر فتنہ ہوگی۔  
مسائل سماع ۱۱

### (۲۳) کسی کو عبدی و امتی کہہ کر نہ پکارو

۲۱۲۸۔ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لا یقل احد کم عبدی و امتی ، کلکم عبید اللہ ، و کل نساءکم اماء اللہ ، ولیقل غلامی و جاریتی و فتائی و فتاتی۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی اپنے غلام اور باندی کو عبدی و امتی کہہ کر نہ پکارے۔ تم سب اللہ تعالیٰ کے بندے ہو اور تم سب کی عورتیں اس کی باندیاں ہیں۔ ہاں غلام، جارہ، اور باندی وغیرہ الفاظ سے خطاب کرو۔ ۱۱۲

### ﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اطلاق عبد بمعنی غلام قطعاً جائز و شائع اور قرآن و حدیث میں واقع، فقیر غفرلہ القدر نے اپنی کتاب البارۃ الشارح علی مارۃ المشارقہ میں اس کی تحقیق مشیح لکھی، اور اپنے رسالہ ”مجیر معظم شرح قصیدہ اکسیر اعظم“ میں بھی قدرے توضیح اور گیارہ احادیث پر قناعت کی، یہاں اسی قدر کافی کہ رب الارباب عز جلالہ قرآن میں فرماتا ہے، -وانکحوا الایامی منکم والصالحین من عبادکم و امائکم، دیکھو اللہ تعالیٰ نے ہمارے غلاموں کو ہمارا عبد فرمایا اگرچہ ہمیں اپنے غلام کو یا عبدی نہ کہنا چاہیے کہ تواضع کے خلاف ہے۔ حدیث میں اس کی ممانعت آئی۔ نہ یہ کہ غلام بھی اپنے آپ کو اپنے آقا کا عبد نہ کہے۔

الطرة الرضية، ۳۶

## (۲۴) بے مقصد چیزوں میں نہ پڑو

۲۱۲۹۔ عن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: من حسن اسلام المرء تركه ما لا يعنيه۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: انسان کے اسلام کی خوبی سے یہ ہے کہ غیر مہم کام میں مشغول نہ ہو۔ یعنی بات ترک کر دے۔  
فتاویٰ رضویہ جدید، ۱/۵۷

## (۲۵) ہر کام دہنی طرف سے شروع کرو

۲۱۳۰۔ عن ام المؤمنين عائشة الصديقة رضي الله تعالى عنها قالت: كان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم يحب التيمن في طهوره و ترجمه و تنعله۔  
فتاویٰ رضویہ، حصہ دوم، ۹/۲۷۸

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم طہارت حاصل کرنے، کنگھی کرنے، اور نعلین مبارک پہننے میں دہنی طرف سے ابتداء فرماتے۔ ۱۲

## (۲۶) رحم دل لوگوں کی فضیلت

۲۱۳۱۔ عن أبي سعيد الخدري رضي الله تعالى عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: اطلبوا الفضل عند الرحماء من امتي، تعيشوا في اكنافهم،

۲۱۲۹۔	الجامع للترمذی،	ابواب الذهب،	۵۵/۲
	السنن لابن ماجه،	باب كف اللسان في الفتنة،	۲۸۶/۲
	المعجم الكبير للطبرانی،		
	مجمع الزوائد للهيثمی،	☆ ۱۸/۸	المسند لاحمد بن حنبل، ۲۰/۱
	کنز العمال للمتقی، ۹۱۸۲،	☆ ۱۸/۳	الجامع الصغير للسيوطی، ۵۰۳/۲
	امام نووی نے حسن کہا، اور ابن عبد الروثی نے صحیح قرار دیا۔		فتاویٰ رضویہ، ۱/۵۷
۲۱۳۰۔	الجامع الصحيح للبخاری،	باب بيد بانعال اليمنی،	۸۷۰/۲
	المسند لاحمد بن حنبل،	☆ ۲۸۹/۷	اتحاف السادة للزبيدي، ۳۶۱/۲
	السنن الكبرى للبيهقي،	☆ ۸۶/۱	مجمع الزوائد للهيثمی، ۱۷۱/۵
	کنز العمال للمتقی،	☆ ۸۶/۱	مجمع الزوائد للهيثمی، ۱۷۱/۵
۲۱۳۱۔	الجامع الصغير للسيوطی،	☆ ۷۲/۱	

فان فیہم رحمتی۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فضل میرے رحم دل امتیوں کے پاس طلب کرو کہ ان کے سایہ میں چین کرو گے۔ کیونکہ ان میں میری رحمت ہے۔  
برکات الامداد، ۱۱

۲۱۳۲۔ عن امیر المؤمنین علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اطلبوا المعروف عن رحماء امتی، تعیشوا فی اکنافہم۔

امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے نرم دل امتیوں سے نیکی و احسان مانگو، ان کے ظل عنایت میں آرام کرو گے۔

۲۱۳۳۔ عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اطلبوا الحوائج الی ذوی الرحمة من امتی ترزقوا و تنجحوا۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنی حاجتیں میرے رحم دل امتیوں سے مانگو رزق پاؤ گے مرادیں پاؤ گے۔

۲۱۳۴۔ عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ان اللہ عزوجل یقول: اطلبوا الفضل من الرحماء من عبادی، تعیشوا فی اکنافہم، فانی جعلت فیہم رحمتی۔

۵۱۹۶/۶، ۱۶۸۰/۷، کنز العمال للمتقی،	☆	۳۲۱/۴	المستدرک للحاکم،
۱۵۶/۱، کشف الخفاء للعجلونی،	☆	۱۷۳/۸	اتحاف السادة للزییدی،
۷۲/۱، الجامع الصغیر للسیوطی،	☆	۲۵۶/۳	الدر المنثور للسیوطی،
۱۶۸۰/۱، کنز العمال للمتقی،	☆	۱۷۳/۸	۲۱۳۳۔ اتحاف السادة للزییدی،
۷۲/۱، الجامع الصغیر للسیوطی،	☆	۳۶۵/۱	میزان الاعتدال للذہبی،
۱۵۶/۱، کشف الخفاء للعجلونی،	☆	۱۷۲/۸	۲۱۳۴۔ اتحاف السادة للزییدی،
۵۵، مکار الاخلاق للخراطی،	☆	۵۲۰/۶، ۱۶۸۰/۹	کنز العمال للمتقی،
	☆	۶۶	الفوائد المجموعه للشوکانی،

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: فضل میرے رحم دل بندوں سے مانگو، ان کے دامن میں عیش کرو گے کہ میں نے اپنی رحمت ان میں رکھی ہے۔

برکات الامداد، ۱۲

﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

انصاف کی آنکھیں کہاں ہیں؟ ذرا ایمان کی نگاہ سے دیکھیں یہ حدیثیں کیسا صاف صاف و اشکاف فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے نیک امتیوں سے استعانت کرنے، ان سے حاجتیں مانگنے، ان سے خیر و احسان طلب کرنے کا حکم دیا۔ کہ وہ تمہاری حاجتیں بکشادہ پیشانی روا کریں گے، ان سے مانگو تو رزق پاؤ گے، مرادیں پاؤ گے، ان کے دامن حمایت میں چین کرو گے، ان کے سایہ عنایت میں عیش اٹھاؤ گے۔

برکات الامداد، ۱۲



# ۸۔ صحبت صالح و طالح

## (۱) مومن متقی کی مصاحبت اختیار کرو

۲۱۳۵۔ عن أبي سعيد الخدري رضى الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : لا تصاحب الا مؤمنا ، و لا يا كل طعامك الاتقى۔  
حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رفاقت نہ کر مگر مسلمان سے، اور تیرا کھانا نہ کھائے مگر پرہیزگار۔

فتاویٰ رضویہ، حصہ دوم، ۹/۲۹۷

## (۲) نیکوں کی صحبت نیک بناتی ہے

۲۱۳۶۔ عن أبي موسى الأشعري رضى الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : انما مثل الجليس الصالح و جليس السوء كحامل المسك و نافع الكبير ، فحامل المسك اما ان يحذيك ، و اما ان يتباع ، و اما ان تجد منه ريحا طيبة ، و نافع الكبير اما ان يحرق ثيابك ، و اما ان تجد ريحا خبيثة۔

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نیک، ہم نشیں اور بد جلیس کی مثال یوں ہے جیسے ایک کے پاس مشک ہے اور دوسرا دھونکنی دھوک رہا ہے۔، مشک والا یا تو مشک ویسے ہی تجھے مشک دیگا، یا تو اس سے مول لیگا، اور کچھ نہ سہی خوشبو تو آئے گی۔ اور وہ دوسرا یا تیرے کپڑے جلادے گا یا تو اس سے بدبو پائے گا۔

۶۶۴/۲	۱۶ باہمن یومر ان یجلس ،	☆	۵۶	☆	۲۱۳۵۔ السنن لأبی داؤد ، ادب ، الجامع للترمذی ، زهد ،
۱۲۸/۴	المستدرک للحاکم ،	☆	۳۸/۳	☆	المسنند لاحمد بن حنبل ،
۵۰۱۸	مشکوۃ المصابیح للتبریزی ،	☆	۱۲۴	☆	السنن للدارمی ،
۶۹/۱۳	شرح السنة للبعوی ،	☆	۲۷/۴	☆	الترغیب والترہیب للمنذری ،
۲۸۲/۱	باب فی العطار و بیع المسک ،				۲۱۳۶۔ الجامع الصحیح للبخاری ،
۳۳۰/۲	باب استحباب مجالسہ الصالین ،				الصحیح لمسلم ،
۱۵۵/۱	الجامع الصغیر للسیوطی ،	☆	۴۴/۹	☆	کنز العمال للمتقی ، ۲۴۸۴۹ ،

### (۳) برے ہم نشین کی مثال

۲۱۳۷۔ عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: مثل جلیس السوء کمثل صاحب الکیر، ان لم یصبک من سواده اصابک من دخانہ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: برے کی صحبت دھونکنی والے کی طرح ہے کہ اگر تجھے اس کی سیاہی نہ پہنچی تو دھواں ضرور پہنچے گا۔  
فتاویٰ رضویہ، ۵/۲۶۶

### (۴) برے ساتھی سے بچو

۲۱۳۸۔ عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ایاک وقرین السوء، فانک بہ تعرف۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: برے مصاحب سے بچ کہ تو اسی کے ساتھ پہچانا جائیگا۔  
فتاویٰ رضویہ، حصہ اول، ۹/۱۲

### (۵) دوست کو دوست سے پہچانو

۲۱۳۹۔ عن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اعتبروا بالصاحب بالصاحب۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ساتھی کو ساتھی پر قیاس کرو۔

۶۶۴/۲	باب من یومر ان یجالس ،	۲۱۳۷۔ السنن لأبی داؤد،
	☆ ۳۵۱/۶	اتحاف السادة للزیدی،
۲۱۹/۱	کشف الخفاء للعجلونی،	۲۱۳۸۔ جمع الجوامع للسیوطی،
۴۳/۹	کنز العمال للمتقی، ۲۴۸۴۴،	تاریخ دمشق لابن عساکر،
۹۰/۸	مجمع الزوائد للہیثمی،	۲۱۳۹۔ الکامل لابن عدی،



## (۶) دوست کی صحبت مؤثر ہوتی ہے

۲۱۴۰۔ عن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: الرجل على دين خليله، فلينظر احدكم من ينخالل۔  
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی خالص اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے۔ لہذا غور و فکر کے بعد کسی کو دوست بنانا۔

## (۷) جس سے محبت ہوگی اسی کے ساتھ حشر ہوگا

۲۱۴۱۔ عن امير المؤمنين علي المرتضى كرم الله تعالى وجهه الكريم قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: لا يحب رجل قوما الا جعله الله معهم۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو جس قوم سے محبت رکھے گا اللہ تعالیٰ اسے انہیں کے ساتھ کر دے گا۔

۲۱۴۲۔ عن أبي قرحافة رضي الله تعالى عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: من احب قوما حشره الله تعالى في زمرةهم۔

فتاویٰ رضویہ، ۸/۲۵۴

حضرت ابو قرحافہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو جس قوم سے محبت رکھے گا اللہ تعالیٰ انہیں کی جماعت میں اس کا حشر فرمائے گا۔ ۱۲

۶۶۴/۲	باب من یومران یجالس،	۲۱۴۰۔ السنن لأبی داؤد،
	☆ ۴۲۷/۲	مشکوٰۃ المصابیح للتبریزی،
۳۷/۱	مجمع الزوائد للہیثمی،	☆ ۱۴۵/۶
۲۸۱/۱۰	مجمع الزوائد للہیثمی،	☆ ۳/۳
۳۰۹/۲	کشف الخفاء للعجلونی،	☆ ۱۰۷/۹، ۲۴۶۷۸،

۲۱۴۳۔ عن عبد الله بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: المرء مع من احب۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی اسی کے ساتھ رہے گا جس سے محبت کرتا ہے۔

فتاویٰ رضویہ، حصہ اول، ۱۸۲/۹

## (۸) بدکاروں کی صحبت بدکار بنا دیتی ہے

۲۱۴۴۔ عن عبد الله بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ان اول ما دخل النقص علی بنی اسرائیل کان الرجل یلقى الرجل فیقول: یا هذا! اتق اللہ، ودع ما تصنع، فانه لا یحل لك، ثم یلقاه من الغد و هو علی حاله فلا یمنعه ذلك ان یتكون اکیله و شریبه و قعیده، فلما فعلوا ذلك ضرب اللہ قلوب بعضهم علی بعض، ثم قال: لعن الذین کفروا من بنی اسرائیل علی لسان داؤد و عیسیٰ بن مریم ذلك بما عصوا و كانوا یعتدون، كانوا لا یتناھون عن منکر فعلوه، لبئس ما كانوا یفعلون۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بنی اسرائیل میں پہلی خرابی جو آئی وہ یہ تھی کہ ان میں ایک شخص دوسرے سے ملتا تو اس سے کہتا: اے شخص اللہ سے ڈر، اور اپنے کام سے باز آ۔ کہ یہ حلال نہیں

۳۳۱/۲	باب علامة الحب۔	الجامع الصحيح للبخاری،
۳۳۱/۲	باب المرء مع من احب،	الجامع الصحيح لمسلم، الجامع للترمذی، زهد
۶۹۹/۲	باب الرجل یحب الرجل علی خیر الخ،	السنن لأبی داؤد،
۶۵/۸	☆ المعجم الكبير للطبرانی،	المسند لاحمد بن حنبل،
۲۸۶/۱	☆ مجمع الزوائد للهيثمی،	☆ المعجم الصغير للسيوطی،
۶۴/۴	☆ الترغيب والترهيب للمنذری،	☆ شرح السنة للبيغوی،
۵۵۷/۱۰	☆ فتح الباری للعسقلانی،	☆ اتحاف السادة للزبيدي،
۱۱۲/۴	☆ حلیة الاولیاء لأبی نعیم،	☆ تاریخ بغداد للخطیب،
۱۱۲/۴	☆ السنن للدارقطنی،	☆ الجامع الصغير للسيوطی،
۵۹۶/۲	☆ الكامل لابن عدی،	☆ تاریخ دمشق لابن عساکر،
۲۹۸/۲	باب الامر والنهی،	السنن لأبی داؤد،
	باب الامر بالمعروف،	السنن لابن ماجه،

پھر دوسرے دن اس سے ملتا اور وہ اپنے اسی حال پر ہوتا تو یہ امر اس کو اس کے ساتھ کھانے پینے اور پاس بیٹھنے سے نہ روکتا۔ جب انہوں نے یہ حرکت کی اللہ تعالیٰ نے ان کے دل باہم ایک دوسرے پر مارے کہ منع کرنے والوں کا حال بھی انہیں خطا والوں کے مثل ہو گیا۔ پھر فرمایا: بنی اسرائیل کے کافر لعنت کئے گئے حضرت داؤد و عیسیٰ ابن مریم علیہم السلام کی زبان پر۔ یہ بدلہ ہے ان کی نافرمانیوں اور حد سے بڑھنے کا۔ وہ آپس میں ایک دوسرے کو برے کام سے نہ روکتے تھے۔ البتہ یہ سخت بری حرکت تھی کہ وہ کرتے تھے۔

۲۱۴۵۔ عن عمر الصنعانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اوحی اللہ عزوجل الی یوشع بن نون علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ و التسلیم: ان اهلك من قریتك اربعین الفأمن الصالحین و ستین الفأمن الفاسقین، فقال : یا رب ! الفاسقون هم الفاسقون ، فلم یهلك الصالحون ؟ قال : انهم لم یغضبوا الغضبی و اكلوهم و شار بوهم۔

حضرت عمر صنعانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل نے حضرت یوشع بن نون علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ و التسلیم کو وحی بھیجی، میں تیری بستی سے چالیس ہزار اچھے اور ساٹھ ہزار برے لوگ ہلاک کروں گا۔ عرض کی: الٰہی! برے تو برے ہیں، اچھے لوگ کیوں ہلاک ہوں گے؟ فرمایا: اس لئے کہ جن پر میرا غضب تھا انہوں نے ان پر غضب نہ کیا اور ان کے ساتھ کھانے پینے میں شریک رہے۔

فتاویٰ رضویہ، حصہ اول، ۱۸۳/۹

## (۹) اچھے لوگ وہ ہیں جو اپنے احباب کے لئے اچھے ہوں

۲۱۴۶۔ عن عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : خیرا لاصحاب عند اللہ خیر ہم لصاحبہ، و خیر الحیران عند اللہ خیر ہم لجارہ۔

۲۱۴۵۔

۲۱۴۶۔ الجامع للترمذی،

☆	☆	☆	☆
☆	☆	☆	☆
☆	☆	☆	☆
☆	☆	☆	☆

☆ المستدرک للحاکم، ۴۴۳/۱

☆ الدر المنثور للسیوطی، ۱۰۹/۲

☆ کنز العمال للمتقی، ۲۴۷۶۲، ۲۷/۹

☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۱۶۸/۲

☆ الترغیب والترہیب للمندری، ۳۶۰/۳

☆ مشکل الآثار للطحاوی، ۳۱/۴

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ساتھیوں میں سب سے بہتر اللہ کے یہاں وہ ہے جو اپنے ساتھی کے لئے سب سے بہتر ہو۔ اور ہمسایوں میں اللہ کے نزدیک سب سے بہتر وہ ہے جو اپنے پڑوسی کے لئے سب سے بہتر ہو۔

## (۱۰) قیامت میں آدمی اپنے محبوب کے ساتھ ہوگا

۲۱۴۷۔ عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ان رجلا سأل رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم متى الساعة ؟ قال : وما اعددت لها ؟ قال : لا شئ الا انى احب الله و رسوله ، قال : انت مع من احببت ، قال انس : فما فرحنا بشئ فرحنا بقول النبي صلى الله تعالى عليه وسلم انت مع من احببت۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک صاحب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر بولے: قیامت کب قائم ہوگی؟ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے لئے کیا تیاری کی ہے؟ کہنے لگے: کچھ نہیں ہے مگر ہاں میں اللہ و رسول سے محبت کرتا ہوں۔ فرمایا: تم جس سے محبت کرو گے قیامت میں اسی کے ساتھ رہو گے۔ حضرت انس فرماتے ہیں: حضور رحمت دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اس فرمان سے ہمیں نہایت خوشی ہوئی۔

فتاویٰ رضویہ، ۸/۳۵۳

## (۱۱) بروں کے ساتھ بیٹھنا بھی موجب لعنت ہے

۲۱۴۸۔ عن عبد الله بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول الله صلى

۳۳۱/۲	باب المرء مع من احب،	۲۱۴۷۔ الصحيح لمسلم،
۱۹۸/۱	☆ مشکل الآثار للطحاوی،	المسند لاحمد بن حنل،
۳۸۷/۴	☆ تاریخ دمشق لابن عساکر،	حلیۃ الاولیاء لأبی نعیم،
۷۲/۸	☆ اتحاف السادة للزییدی،	المعجم الكبير للطبرانی،
۲۴/۴	☆ الترغیب والترہیب للمندری،	فتح الباری للعسقلانی،
۳۶۱/۲	☆ التاريخ الكبير للبخاری،	کنز العمال للمتقی، ۲۴۶۸۶،
۵۵/۱	☆ تاریخ بغداد للخطیب	الادب المفرد للبخاری،
۲۵۵/۱	☆ تاریخ بغداد للخطیب	۲۱۴۸۔ الجامع للترمذی،
۵۹۶/۲	باب الامر والنهی	السنن لأبی داؤد،

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: لما وقعت بنو اسرائیل فی المعاصی فنہتہم علماؤہم فلم ینتہوا، فجالسوہم فی مجالسہم واکلوہم وشاربوہم فضرب اللہ قلوب بعضہم علی بعض و لعنہم علی لسان داؤد و عیسیٰ بن مریم علیہم الصلوٰۃ و السلام۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب بنی اسرائیل گناہوں میں مبتلا ہوئے تو ان کے علماء نے انکو منع کیا لیکن انہوں نے نہ مانا۔ کچھ ایام کے بعد یہ مولوی بھی ان کے ساتھ گھل مل گئے اور ان کے ساتھ بیٹھنے لگے، کھانے اور پینے لگے، تو اللہ تعالیٰ نے بعض کے دل بعض سے ملادئے پھر ان سب کو حضرت داؤد و حضرت عیسیٰ بن مریم علیہم السلام کی زبان میں ملعون قرار دیا۔

فتاویٰ رضویہ، ۵/۲۸۰

a T a T a T a T a T a T a  
a T a T a T a T a T a  
a T a T a T a T a  
a T a T a T a

# ۹۔ عزت، تعظیم اور شفقت

## (۱) بڑوں کی تعظیم کرو

۲۱۴۹۔ عن عبادة بن الصامت رضى الله تعالى عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: ليس من امتى من لم يجعل كبيرنا و ير حم صغيرنا و يعرف لعالمنا حقه۔

حضرت عباده بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت سے نہیں جو مسلمانوں کے بڑے کی تعظیم اور چھوٹے پر رحم نہ کرے اور عالم کا حق نہ پہچانے۔  
فتاویٰ رضویہ، ۳/۲۹۶

## (۲) بوڑھے کی فضیلت

۲۱۵۰۔ عن أبي رافع رضى الله تعالى عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: الشيخ في اهله كالنبي في امته۔

حضرت ابو رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بوڑھے کی فضیلت اپنے گھر میں ایسی ہے جیسے اللہ کے نبی کی فضیلت امت میں۔

۲۱۵۱۔ عن عبد الله بن عمر رضى الله تعالى عنهما قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: الشيخ في بيته كالنبي في قومه۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بوڑھے کی فضیلت اپنے گھر میں ایسی ہے جیسے اللہ کے نبی کی فضیلت امت میں۔

۱۹۶/۸	المعجم الكبير للطبراني،	☆	۳۲۳/۵	المسند لاحمد بن حنبل،	۲۱۴۹۔
۲۵۹/۶	اتحاف السادة للزبيدي،	☆	۱۶۵/۳	کنز العمال للمتقی، ۵۹۸۰،	
۳۱۲/۷	التاريخ الكبير للبخاري،	☆	۱۳۳/۲	مشکل الآثار للطحاوی،	
۱۱۴/۱	الترغيب والترهيب للمنذرى،	☆		الکامل لابن عدی،	
۴۷۱/۲	الجامع الصغير للسيوطي،	☆	۱۲۷/۱	مجمع الزوائد للهيثمي،	
۲۲/۲	كشف الخفاء للعجلوني،	☆	۶۶۴/۱۵	کنز العمال للمتقی، ۴۲۶۳۲،	۲۱۵۰۔
۲۲۹	الاسرار المرفوعه	☆	۳۰۶/۲	الجامع الصغير للسيوطي،	
۳۰۶/۲	الجامع الصغير للسيوطي،	☆	۴۵۰/۱	اتحاف السادة للزبيدي،	۲۱۵۱۔



صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ان من اجلال اللہ اکرام ذی الشیبة المسلم، و حامل القرآن غیر الغالی فیہ و الجافی عنہ، و اکرام ذی السلطان المقسط۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ کی تعظیم سے ہے بوڑھے مسلمان کی عزت کرنی، اور حافظ قرآن کی کہ نہ اس میں حد سے بڑھے اور نہ اس سے دوری کرے، اور حاکم عادل کی۔

فتاویٰ رضویہ، ۶/۳۱۱

## (۶) خوبصورت اور وجیہ لوگوں کی فضیلت

۲۱۵۵۔ عن ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اطلبوا الخیر عند حسان الوجوه۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خیر طلب کرو نیک رویوں کے پاس۔

۲۱۵۶۔ عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اطلبوا الخیر والحوائج من حسان الوجوه۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نیکی اور حاجتیں خوبصورتوں سے مانگو۔

۲۱۵۷۔ عن عبد اللہ بن جراد رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی

۱۱۳/۱	☆	الترغیب والترہیب للمنذری،	۱۴۹/۱	☆	الجامع الصغیر للسيوطی،
۲۰۶/۱	☆	تنزیہ الشریعة لابن عراق،	۲۴۱/۲	☆	الامالی للشجرى،
۴/۴	☆	لسان المیزان لابن حجر،	۱۱۸/۲	☆	تلخیص الحیبر لابن حجر،
۷۸/۱	☆	اللالی المصنوعة للسيوطی،	۵۰۲۵	☆	میزان الاعتدال،
	☆		۹/۳	☆	المجروحین لابن حبان،
۵۱/۱	☆	التاریخ الکبیر للبخاری،	۱۹۴/۸	☆	۲۱۵۵۔ مجمع الزوائد للہیثمی،
۱۵۸۷	☆	لسان المیزان لابن حجر	۳۴۲۷	☆	میزان الاعتدال للذہبی،
۱۰۳/۴	☆	المغنی للعراقی،	۹۱/۹	☆	۲۱۵۶۔ کنز العمال للمتقی، ۱۶۷۹۴،
	☆		۱۲۱/۲	☆	لسان المیزان لابن حجر،
۷۲/۱	☆	الجامع الصغیر للسيوطی،	۸۱/۱۱	☆	۲۱۵۷۔
۹۸۳۴	☆	میزان الاعتدال للذہبی،	۵۱۶/۶	☆	کنز العمال للمتقی، ۱۶۷۹۴،
۲۶/۱	☆	الجامع الصغیر للسيوطی،	۱۲۲۵	☆	لسان المیزان لابن حجر،



اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اذا ابتغيت المعروف فاطلبوه عند حسان الوجوه۔  
 حضرت عبداللہ بن جرادر ضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ  
 علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب نیکی چاہو تو خوبصورتوں کے پاس طلب کرو۔

۲۱۵۸۔ عن ام المؤمنین عائشة الصديقة رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت : قال رسول  
 اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اطلبوا الحاجات عند حسان الوجوه ۔  
 ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی  
 اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حاجتیں خوش حالوں کے پاس طلب کرو۔

۲۱۵۹۔ عن الحجاج بن يزيد عن اييه يزيد القسسي رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال :  
 قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اذا طلبتم الحاجات فاطلبوها عند  
 حسان الوجوه فان قضی حاجتك قضاها بوجه طلق، وان ردك ردك بوجه طلق۔  
 حضرت حجاج بن یزید سے اور یہ اپنے والد یزید قسیمی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت  
 کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب حاجتیں طلب کرو خوش  
 چہروں کے پاس طلب کرو کہ خوش جمال آدمی اگر تیری حاجت روا کریگا تو بکشادہ روئی، اور تجھے  
 پھیرے گا تو بکشادہ پیشانی۔

۲۱۶۰۔ عن انس بن مالك رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ  
 تعالیٰ علیہ وسلم : التمسوا الخير عند حسان الوجوه۔  
 حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ  
 علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خوش چہروں کے پاس بھلائی ڈھونڈو۔

☆	۸۰۵	لسان الميزان لابن حجر،
☆	۱۷۵۰	ميزان الاعتدال للذهبي
☆	۹۱/۹	۲۱۵۹۔ اتحاف السادة للزبيدي،
☆	۱۶۴۱،	المطالب العالیة لابن حجر،
☆	۱۹۵/۸	۲۱۶۰۔ مجمع الزوائد للهيثمي،
☆	۱۹۵/۸	لسان الميزان للهيثمي،
☆	۱۸۸/۵	تاريخ دمشق لابن عساكر،
☆	۲۲۶/۳	تاريخ بغداد للخطيب،
☆	۱۲۵/۱	كشف الخفاء للعجلوني،
☆	۴۲/۲	اللالی المصنوعة للسيوطی،
☆	۹۱/۹	اتحاف السادة للزبيدي،
☆	۱۵۲/۱	كشف الخفا للعجلوني،
☆	۵۱۷/۶	كنز العمال للمتقی،

۲۱۶۱۔ عن أبي هريرة رضى الله تعالى عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: ابتغوا الخير عند حسان الوجوه۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بھلائی خوش رویوں کے پاس چاہو۔

۲۱۶۲۔ عن أبي خصيفة رضى الله تعالى عنه قال: قال رسول الله تعالى عليه وسلم: التمسوا الخير عند حسان الوجوه۔

حضرت ابو خصیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بھلائی خوش چہروں کے پاس تلاش کرو۔

۲۱۶۳۔ عن عطاء بن أبي رباح رضى الله تعالى عنه مرسلا قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: ابتغوا الخير عند حسان الوجوه۔

حضرت عطاء بن ابی رباح رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسل روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بھلائی خوش چہروں کے پاس چاہو۔

۲۱۶۴۔ عن أبي مصعب الانصاري رضى الله تعالى عنه مرسلا قال: ان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم قال: اطلبوا الحوائج الى حسان الوجوه۔

حضرت ابو مصعب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسل روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنی حاجتیں خوش رویوں کے یہاں مانگو۔

۲۱۶۵۔ عن الزهري رضى الله تعالى عنه مرسلا قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: التمسوا المعروف عند حسان الوجوه۔

حضرت امام زہری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسل روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: معروف حاصل کرنے کے لیے حسان الوجوه سے بات چیت کرو۔

۲۱۶۱۔ كنز العمال للمتقى، ۱۶۷۹۳، ۵۱۶/۶ ☆ كشف الحفاء للعجلوني، ۱۵۲/۱

اللالی المصنوعة للسيوطی، ۴۲/۲ ☆ الجامع الصغير للسيوطی، ۹/۱

۲۱۶۲۔ الجامع الصغير للسيوطی، ۹۸/۱ ☆

۲۱۶۳۔ الجامع الصغير للسيوطی، ۹۸/۱ ☆

۲۱۶۴۔ المصنف لابن أبي شيبة، ۳۰۰/۵ ☆

۲۱۶۵۔ المصنف لابن أبي شيبة، ۳۰۰/۵ ☆

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بھلائی خوبصورتوں کے پاس ڈھونڈو۔

## ﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام محقق جلال الملک والدین سیوطی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ الحدیث فی نقدی حسن صحیح، یہ حدیث میری پرکھ میں حسن صحیح ہے۔ قلت: وقوله هذا لا شك حسن صحیح، فقد بلغ حد التواتر علی رائی۔ یہ ان کا قول واقعی درست ہے۔ بلکہ میری رائے میں یہ حد تواتر کو پہنچ گئی ہے۔

حضرت عبداللہ بن رواحہ یا حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں۔

قد سمعنا نبینا قال قولا ☆ هولمن یطلب الحوائج راحة

اغتدوا واطلبوا الحوائج ممن ☆ زین اللہ وجہہ بصباحة

یعنی بیشک ہم نے اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایک بات فرماتے سنا کہ وہ حاجت مانگنے والوں کے لئے آسائش ہے۔ ارشاد فرماتے ہیں: صبح کرو اور حاجتیں اس سے مانگو جس کا چہرہ اللہ تعالیٰ نے گورے رنگ سے آراستہ کیا ہے۔

## (۷) معزز اور شریف لوگوں کی رعایت کرو

۲۱۶۶۔ عن ام المؤمنین عائشة الصديقة رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت: قال رسول

اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اقبلوا الکرام عشراتهم۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کریموں کی لغزش سے درگزر کرو۔

۲۱۶۷۔ عن زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم: تجافوا عن عقوبة ذی المروة الا فی حد من حدود اللہ تعالیٰ۔

۲۱۶۶۔ تاریخ دمشق لابن عساکر،

۲۱۶۷۔ مجمع الزوائد للہیثمی ☆ ۲۸۲/۶ مشکل الآثار للطحاوی، ۱۳۰/۳

المعجم الکبیر للطبرانی، ☆ ۴۳/۲ الحاوی للفتاویٰ للسیوطی، ۳۶۸/۱

کنز العمال للمتقی، ۱۲۸۰، ☆ ۳۱۵/۵

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اصحاب مروءت کی سزا سے درگزر کرو مگر حدود الہیہ سے کسی حد میں۔

۲۱۶۸۔ عن ام المؤمنین عائشة الصديقة رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اقبلوا ذوی الهيئات عثراتهم الا الحدود۔ ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عزت داروں کی لغزشیں معاف کرو مگر حدود۔

اراءة الادب، ۲۳

### (۸) حسب مراتب عزت کرو

۲۱۶۹۔ عن ام المؤمنین عائشة الصديقة رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: انزلوا الناس منازلهم۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگوں کی حسب مراتب عزت کرو۔

۲۱۷۰۔ عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اذا اتاكم كريم قوم فاكرموا۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کسی قوم کا معزز تمہارے یہاں آئے تو اس کی عزت کرو۔

☆	۱۸۱/۶	☆	۲۱۶۸۔	المسند لاحمد بن حنبل،
☆		☆	۲۱۶۹۔	الصحيح لمسلم
☆	۶۶۵/۲	☆	السنن لابی داؤد،	باب فی تنزیل اللباس منازلهم،
☆	۲۶۵/۶	☆	۱۶۳/۱	المعجم الصغير للسيوطی،
☆	۹/۸	☆	۶۳۰/۶، ۱۷۱۴۶	کنز العمال للمتقی،
☆	۳۷۰/۲	☆	۲۹۲/۴	المستدرک للحاکم،
☆	۱۶۸/۸	☆	۲۰۵/۶	حلیة الاولیاء لأبی نعیم،
☆	۹۴/۷	☆	۲۳۴/۴	مجمع الزوائد للہیثمی،
☆	۱۵۴/۹	☆	۱۸۴/۴	اتحاف السادة للزیدی،
				کنز العمال للمتقی، ۲۵۴۸۷،

## ﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حضور ایک سائل حاضر ہوا، اسے ٹکڑا عطا فرمایا۔ ایک ذی عزت مسافر گھوڑے پر سوار حاضر ہوا اس کی نسبت فرمایا: کہ باعزاز اتار کر کھانا کھلایا جائے۔ سائل کی حاجت اسی قدر تھی۔ اور کسی رئیس کو ٹکڑا دیا جائے تو باعث اس کی سبکی اور ذلت کا ہو۔ لہذا فرق مراتب ضرور ہے۔ اور اصل مدارنیت پر ہے۔ اگر سائل کو بوجہ اس کے فقر کے ذلیل سمجھے اور غنی کو بوجہ اس کی دنیا کے عزت دار جانے تو سخت بے جا اور سخت شنیع ہے۔ اور اگر ہر ایک کے ساتھ خلق حسن منظور ہے تو جتنا جس کے حال کے مناسب ہے اس پر عمل ضرور ہے۔ فتاویٰ رضویہ، حصہ دوم، ۱۶۹/۹

### (۹) منافق کی تعظیم غضب رب کا سبب ہے

۲۱۷۱۔ عن بريدة الاسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: لا تقولوا للمنافق: یا سید، فانه ان یکن سیدا فقد اسخطتم ربکم۔

حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: منافق کو اے سردار کہہ کر نہ پکارو! کہ اگر وہ تمہارا سردار ہو تو بیشک تم نے اپنے رب عزوجل کو ناراض کیا۔ فتاویٰ افریقہ، ۳۶

فتاویٰ رضویہ، ۲۹۳/۳

۲۱۷۲۔ عن بريدة الاسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی

۶۸۰/۲	باب لا یقول المملوک ربی،	☆	السنن لأبی داؤد،
		☆	السنن للنسائی،
۵۷۹/۳	الترغیب والترہیب للمندری،	☆ ۳۴۶/۵	المسند لاحمد بن
۵۷۷/۷	اتحاف السادة للزییدی،	☆ ۱۷۵/۱	کنز العمال للمتقی، ۸۶۰،
۱۵۹/۳	المغنی للعراقی،	☆ ۷۰، ۷۶۰	الادب المفرد للبخاری،
		☆ ۵۲/۲	کشف الخفاء للعجلونی،
۵۴/۱	الجامع الصغیر للسيوطی،	☆ ۵۲/۲	۲۱۷۲۔ المستدرک للحاکم،
۱۷۵/۱	کنز العمال للمتقی، ۸۶۱،	☆ ۴۵۴/۵	تاریخ بغداد للخطیب،
		☆ ۱۰۱	السلسلة الصحيحة للالبانی،

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اذا قال الرجل للمنافق : يا سيدى ! فقد ا غضب ربه عزوجل -

حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص منافق کو اے سردار کہہ کر پکارے تو بیشک وہ اپنے رب عزوجل کو غضب میں لایا۔

### ﴿ ۳ ﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

جب فاسق اور بدعتی کی زبانی تعریف اور انہیں محل خطاب میں بلفظ سردار ندا کرنا موجب غضب الہی ہوتا ہے تو اسے بحالت اختیار حقیقتہ امام و سردار بنانا، اور اس کے پیرو اور تابع بننا معاذ اللہ کیونکر موجب غضب نہ ہوگا۔ اور بیشک جو بات باعث غضب رحمن عزوجل ہو اس کا ادنیٰ درجہ کراہت تحریم ہے۔

فتاویٰ رضویہ، ۳/۲۹۳

### (۱۰) چھوٹوں سے پیارا اور بڑوں کی تعظیم کرو

۲۱۷۳۔ عن عبد الله بن عمر و بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول الله صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ليس منا من لم يرحم صغيرنا و يعرف شرف كبيرنا۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے ہمارے چھوٹوں پر رحم نہیں کیا اور بڑوں کی فضیلت نہ جانی وہ ہم میں سے نہیں۔ ۱۲

۲۱۷۴۔ عن عبد الله بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول الله صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ليس منا من لم يرحم صغيرنا و يوقر كبيرنا۔

۱۴/۲	باب ماجاء في رحمة الصبيان،	۲۱۷۳۔	الجامع للترمذی،
۱۷۸/۴	☆ المستدرک للحاکم،	۲۵۷/۱	☆ المسند لاحمد بن حنبل،
		☆ ۴۷۰/۲	☆ الجامع الصغير للسيوطی،
۳۶۸/۸	☆ المعجم الكبير للطبرانی،	۲۵۷/۱	☆ المسند لاحمد بن حنبل،
۶۲/۱	☆ المستدرک للحاکم،	۴۷۰/۲	☆ الجامع الصغير للسيوطی،
۲۵۹/۶	☆ اتحاف السادة للزبيدي،	۱۶۴/۳	☆ کنز العمال للمتقی، ۵۹۷۷
		☆ ۱۴/۸	☆ مجمع الزوائد للهيثمی،

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے ہمارے چھوٹوں پر رحم نہیں کیا اور بڑوں کی تعظیم نہیں کی وہ ہم میں سے نہیں۔ ۱۲م

۲۱۷۵۔ عن ضمیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لیس منا من لم یرحم صغیرنا و لم یعرف حق کبیرنا ، و لیس منا من غشنا ، و لا یكون المؤمن مومنا حتی یحب للمؤمنین ما یحب لنفسه۔

حضرت ضمیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے ہمارے چھوٹوں پر رحم نہیں کیا اور ہمارے بڑوں کا حق نہ پہچانا وہ ہم میں سے نہیں۔ اور جس نے ہمیں دھوکہ دیا وہ ہم میں سے نہیں۔ اور اس وقت تک کوئی مومن کامل نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ مسلمانوں کے لئے وہ چیز پسند نہ کرے جو اپنے لئے کرتا ہے۔ ۱۲م

فتاویٰ رضویہ، حصہ اول، ۲۲/۹

f g f g f g f g f g f g f g f  
 f g f g f g f g f g f g f g f  
 f g f g f g f g f g f g f g f  
 f g f g f g f g f g f g f g f

# ۱۰۔ لہو و لعب

## (۱) لہو و لعب ناجائز ہے

۲۱۷۶۔ عن بريدة الاسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : من لعب بالنرد شیر فکانما صبغ یدہ فی لحم خنزیر و دمہ۔

حضرت بريدة اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے چوسر کھیلی اس نے گویا اپنا ہاتھ سور کے گوشت اور خون میں رنگا۔

۲۱۷۷۔ عن ابي موسى الاشعري رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : من لعب بالنرد فقد عصی اللہ و رسوله۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے چوسر کھیلی اس نے خدا و رسول کی نافرمانی کی۔

۲۱۷۸۔ عن ابي الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : کل لہو المسلم حرام الا الثلاثة، ملاعبة اہلہ و تادیبہ بفرسہ و مناظلتہ بقوسہ

حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان کا ہر کھیل حرام مگر تین چیزیں، بیوی سے کھیلنا، گھوڑے کو سدھانا، تیر اندازی سیکھنا۔

فتاویٰ رضویہ، حصہ اول، ۹/۳۳

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اور شرط نوح کو اگرچہ بعض علماء نے بعض روایات میں چند شرطوں کے ساتھ جائز بتایا

۲۴۰/۲	باب تحريم اللعب بالنردشير	الصحيح لمسلم ،
۵۴۷/۸	☆ المصنف لابن أبي شيبة،	المسند لاحمد بن حنبل،
۶۷۵/۲	باب في النهي عن اللعب بالنرد،	۲۱۷۷۔ السنن لأبي داؤد ،
۲۷۵/۲	باب اللعب بالنرد ،	السنن لابن ماجه ،
۵۴۲/۲	☆ الجامع الصغير للسيوطي،	المسند لاحمد بن حنبل،
	☆	الترغيب والترهيب للمنذري،
	☆	۸۴/۴
		۲۱۷۸۔ الجامع الصغير للسيوطي، ۲/۴۷۴



ہے۔

(۱) بد کرنے ہو۔

(۲) نادر اُکبھی کبھی ہو عادت نہ ڈالیں۔

(۳) اس کے سبب نماز یا جماعت خواہ کسی واجب شرعی میں خلل نہ آئے۔

(۴) اس پر قسمیں نہ کھایا کریں۔

(۵) فحش نہ بکلیں۔ مگر تحقیق یہ ہے کہ مطلقاً منع ہے۔ اور حق یہ کہ ان شرطوں کا نباہ ہرگز نہیں

ہوتا۔ خصوصاً شرط دوم و سوم میں۔ کہ جب اس کا چسکا پڑ جاتا ہے ضرور مداومت کرتے ہیں، اور

لا اقل وقت نماز میں تنگی یا جماعت میں کاہلی وغیرہ پیشک ہوتی ہے۔ جیسا کہ تجربہ اس پر شاہد۔

اور بالفرض ہزار میں ایک آدھ آدمی ایسا نکلے کہ ان شرائط کا پورا لحاظ رکھے تو نادر پر حکم نہیں

ہوتا۔ و انما تبنتی الاحکام الفقہیۃ علی الغالب فلا ینظر الی النادر و لا یحکم

الابالمنع۔ تو ٹھیک یہی ہے کہ اس سے مطلقاً ممانعت کی جائے۔ ہاں اتنا ہے کہ اگر بد کرنے ہو تو

ایک آدھ بار کھیلنا گناہ صغیرہ ہے۔ اور بد کر ہو یا عادت کی جائے، یا اس کے سبب نماز کھوئیں یا

جماعتیں فوت کریں تو آپ ہی گناہ کبیرہ ہو جائیگی۔ اسی طرح ہر کھیل اور عبث فعل جس میں نہ

کوئی غرض دین، نہ کوئی منفعت جائزہ دنیوی ہو سب مکروہ و بے جا ہیں۔ کوئی کم کوئی زیادہ۔

فتاویٰ رضویہ، حصہ اول، ۹/۲۴۴

۲۱۷۹۔ عن عقبۃ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم : کل شیء یلہو بہ الرجل باطل الارمح بقوسہ ، وتادیہ فرسہ ،

وملاعبتہ امر آتہ ، فانہن من الحق۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر کھیل مرد کے لئے حرام ہے مگر تیر اندازی سیکھنا، گھوڑے کو سدھانا،

۲۱۷۹۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی فضل الرمی فی سبیل اللہ، ۱/۱۹۷

السنن لابن ماجہ، باب الرمی، فی سبیل اللہ، ۲/۲۰۷

المسند لاحمد بن حنبل، ۱۴۴/۴ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۷/۳۴۱

اتحاف السادة للزیبیدی، ۵۱۹/۶ ☆ المغنی للعراقی، ۲/۲۸۳

الدر المنثور للسیوطی، ۱۴/۱۰ ☆ التفسیر للقرطبی، ۳۵/۸

السنن للدارمی، ۲/۲۰۵ ☆

اور اپنی عورت سے کھیلنا، کہ یہ سب جائز ہیں۔ ۱۲م فتاویٰ رضویہ، حصہ اول، ۹/۱۰۹  
(۲) کھیل کود کرنا جائز نہیں

۲۱۸۰۔ عن عبد الله بن مغفل المزني رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: نہی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن الخذف، و قال: انه لا یقتل الصيد، ولا ینکاء العدو، و انه یفقو العین و یکسر السن۔

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غلا، گٹھلی اور کنکری پھینک کر مارنے سے منع فرمایا۔ اور فرمایا: اس سے نہ دشمن پر وار ہو سکے اور نہ جانور کا شکار۔ اس کا نتیجہ صرف یہ ہی ہو سکتا ہے کہ آنکھ پھوڑ دے یا دانت توڑ دے۔  
فتاویٰ رضویہ حصہ اول ۹/۱۶۵

(۳) تین چیزوں کے علاوہ ہر دنیوی کھیل باطل ہے

۲۱۸۱۔ عن أبي هريرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: کل شیء من لہوا لدنیا باطل الا ثلثة، انتضالك بقوسك، و تاديك فرسك، و ملاعبتك اهلك، فانها من الحق۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر دنیوی کھیل باطل ہے مگر تین چیزیں۔ کمان کے ذریعہ تیر اندازی کرنا۔ اپنے گھوڑے کو سدھانا، اپنی بیوی سے ملاعبت کرنا یہ تینوں حق ہیں۔ ۱۲م ہادی الناس، ۳۱  
(۲) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں  
یہ حدیث مختصر ہے۔ حاکم نے کہا: صحیح بشرط مسلم ہے۔ ذہبی نے ان سے اختلاف کیا۔

۹۱۹/۲	باب الخذف،	الصحيح الجامع للبخارى،
۱۵۲/۲	باب اباحة ما يستعان على الاصطياء،	الصحيح لسلم،
۷۱۴/۲	باب في الخذف،	السنن لأبي داؤد،
۲۴۰/۲	باب النهي عن الخذف،	السنن لابن ماجه،
۵۵۸/۲	☆ الجامع الصغير للسيوطي،	المسند لاحمد بن حنبل،
۸۷/۸	☆ فتح الباری للعسقلانی،	المستدرک للحاکم،
۲۶۹/۵	☆ مجمع الزوائد للهيثمی،	المستدرک للحاکم،
۹۹۷	☆ علل الحديث لابن أبي حاتم،	کنز العمال للمتقی، ۱۰۸۶۳، ۳۵۴/۴

ابوحاتم اور ابو زرہ نے بطریق محمد بن عجلان۔ عن عبد اللہ بن عبد الرحمن بن الی حسین اس کے مرسل ہونے کو صحیح بتایا۔ انھوں نے کہا: کہ مجھے حدیث پہونچی کہ رسول اللہ نے فرمایا: اس کے بعد حدیث مذکور بیان کی۔ یہ نصب الراہیہ میں ہے۔

میں کہتا ہوں: محمد رجال مسلم سے صدوق ہیں۔ اور عبد اللہ رجال صحاح ستہ سے ثقہ عالم ہیں۔ دونوں حضرات صغار تابعین سے ہیں۔ تو ہمارے اصول پر حدیث صحیح ہے۔

علاوہ ازیں نسائی نے بسند حسن جابر بن عبد اللہ، اور جابر بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کی ہے۔

ہادی الناس، ۳۱

۲۱۸۲۔ عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: کل شیء لیس من ذکر اللہ فهو لہو و لعب الا ان یکون اربعة، ملاعبة الرجل امرأته، و تا ديب الرجل فرسه، و مشیه بین العرضین، و تعلیم الرجل السباحة۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر وہ چیز جو اللہ تعالیٰ کے ذکر سے نہ ہو وہ کھیل ہے۔ مگر چار چیزیں۔ مرد کا اپنی عورت سے کھیلنا، اپنے گھوڑے کو سدھانا، دو ہدفوں کے درمیان چلنا، تیرا کی سیکھنا۔ ۱۲م

۲۱۸۳۔ عن عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: کل لہو یکرہ الا ملاعبة الرجل، و مشیه بین الہدیفین، و تعلیمہ فرسہ۔

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر لہو مکروہ ہے مگر مرد کا اپنی عورت سے کھیل کرنا، دو ہدف کے بیچ چلنا، اپنے گھوڑے کو سکھانا، ۱۲م

ہادی الناس، ۳۲

☆	☆	☆	☆
☆	☆	☆	☆
☆	☆	☆	☆
☆	☆	☆	☆
☆	☆	☆	☆

۲۱۸۲۔ السنن للنسائی،

مجمع الزوائد للہیثمی،

اتحاف السادة للزییدی،

المغنی للعراقی،

۲۱۸۳۔ المعجم الاوسط للطبرانی،

☆ الدر المنثور للسیوطی، ۲۷۹/۲

☆ کنز العمال للمتقی، ۴۰۶۱۲، ۵/۱۱۱

☆ مجمع البحرین

۲۶۷۶

# ۱۱۔ شعر و شاعری

## (۱) شعر گوئی عیب نہیں

۲۱۸۴۔ عن ام المؤمنین عائشة الصديقة رضى الله تعالى عنها قالت: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: الشعر بمنزلة الكلام، فحسنه كحسن الكلام، و قبيحه كقبيح الكلام۔

فتاوی رضویہ، ۳/۶۸۵

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شعر عام گفتگو کی طرح ہے، لہذا اچھا شعر اچھے کلام کی طرح، اور برا شعر برے کلام کی طرح۔ ۱۲م

## (۲) شعر حکمت ہے

۲۱۸۵۔ عن ابی بن کعب رضى الله تعالى عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: ان من الشعر لحكمة و ان من البيان لسحرا۔

فتاوی رضویہ، حصہ دوم، ۹/۲۳

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک بعض اشعار حکمت اور بعض بیان و تقریر جادو ہیں۔ ۱۲م

۱۲۲/۸	مجمع الزوائد للهيثمى،	☆	۸۱/۴	المسند لاحمد بن حنبل،
۴۷۶/۶	اتحاف السادة للزيدي،	☆	۳۰۴/۲	الجامع الصغير للسيوطي،
۸۶۵	الادب المفرد للبخارى،	☆	۵۳۹/۱۰	فتح البارى للعسقلاني،
۴۴۸	السلسلة الصحيحة للالباني،	☆	۱۳/۲	كشف الخفاء للعجلوني،
۱۵۰/۱۳	التفسير للقرطبي،	☆	۱۵۷/۴	السنن للدارقطني،
۹۷/۲	باب ما يجوز من الشعر،			۲۱۸۵۔ الجامع الصحيح للبخارى،
۲۷۴/۲	باب الشعر،			السنن لابن ماجه،
۱۳۲/۵	التفسير للبقوي،	☆	۲۶۹/۷	حلية الاولياء لأبي نعيم،
۴۵/۹	البداية و النهاية لابن كثير،	☆	۲۴۹/۱	اتحاف السادة للزيدي،

## (۳) نعت گو شاعر کی فضیلت

۲۱۸۶۔ عن ام المؤمنین عائشة الصديقة رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت : کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یصنع لحسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ منبرا فی المسجد یقوم علیہ قائما یفاخر عن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم او ینافخ ، و یقول رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ان اللہ تعالیٰ یتؤید حسان بروح القدس ما نافع او فاجر عن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت حسان بن ثابت انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے مسجد اقدس نبوی میں منبر بچھاتے ، حسان اوپر کھڑے ہو کر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فضائل و مفاخر بیان فرماتے ، حضور کی طرف سے طعنائے کفار کا رد کرتے ۔ حضور فرماتے : جب تک حسان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے اس مفاخرت یا مدافعت میں مشغول رہتا ہے اللہ عزوجل جبرئیل امین سے اس کی مدد فرماتا ہے ۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ظاہر ہے کہ وعظ کے اشعار، حدیث کے ترجمے اسی قسم میں داخل ہیں، تو ایسی شعر خوانی کا جواز بالیقین ہے۔ اور جب خوش الحانی خود قرآن عظیم میں مطلوب و مندوب ہے تو یہ تو شعر ہے یہاں اگر الحان کے لئے مد و قصر اور حرکات و سکنات وغیرہ اپنی بات حروف میں کچھ تغیر بھی ہو تو حرج نہیں جبکہ صرف سادہ خوش الحانی ہو اور تمام منکرات شرعیہ سے خالی۔ اس قدر کو عرف میں پڑھنا کہتے ہیں، نہ کہ گانا کہ موسیقی کے اوزان مقررہ، نغمات محررہ، طرقات مطربہ، قرعات معجبہ، اتار چڑھاؤ، زیر و بم، تان گنگری اور تال و سم کی رعایت سے رنڈیوں، ڈومنیوں، مراٹیوں، ڈھاریوں، نقاروں، قوالوں وغیرہم میں معمول۔ اور باوضع شرفاء مہذبین صلحاء میں معیوب و مخدول۔

محمود و مباح اشعار کا سادہ خوش الحانی سے پڑھنا بھی زمانہ صحابہ و تابعین و ائمہ دین میں مجوز و مقبول ہے، بلکہ خود بعض صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین سے ماثور و منقول بلکہ خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے ہوتا حضور سنتے اور انکار نہ فرماتے۔ بارگاہ رسالت میں حدی خوانی پر صحابہ مقرر تھے کہ اپنی خوش الحانیوں، دلکش حدی خوانیوں سے اونٹوں کو راہ روی میں وارفتہ بناتے۔ انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے برادر اکرم سیدنا براء بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ خود مرکب اقدس کے حدی خواں تھے، عجب دلکش آواز رکھتے اور بہت خوبی سے اشعار حدی پڑھتے۔ یہ اجلہ صحابہ کرام سے ہیں بدر کے سوا سب مشاہد میں حاضر ہوئے۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کی نسبت فرمایا: بہت الجھے بال، میلے کپڑے والے، جنکی کوئی پرواہ نہ کرے، ایسے ہیں کہ اللہ عز و جل پر کسی بات میں قسم کھالیں تو خدا ان کی قسم سچی ہی کرے۔ انہی میں سے براء بن مالک ہیں۔

ایک روز انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کے پاس گئے، اس وقت اشعار اپنے الحان سے پڑھ رہے تھے، انھوں نے کہا: آپ کو اللہ عز و جل نے وہ چیز عطا فرمائی جو اس سے بہتر ہے۔ یعنی قرآن عظیم۔ فرمایا: کیا یہ ڈرتے ہو کہ میں بچھونے پر مروں گا؟ خدا کی قسم! اللہ مجھے شہادت سے محروم نہ کریگا۔ سو کافر تو میں نے تہا قتل کئے ہیں اور جو شرکت میں مارے ہیں وہ علاوہ۔ جب خلافت امیر المؤمنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں قلعہ تستر پر جہاد ہوا اور مسلمانوں کو سخت دقت پیش آئی، حدیث رسول مذکور سنے ہوئے تھے ان سے کہا: اپنے رب پر قسم کھائیے! انہوں نے قسم کھائی کہ اے رب میرے! کافروں پر ہمیں قابو دے کہ ہم ان کی مشکلیں کس لیں اور مجھے اپنے نبی سے ملا۔ یہ کہہ کر حملہ آور ہوئے اور ان کے ساتھ مسلمانوں نے حملہ کیا۔ ایرانیوں کا سپہ سالار ہرمزان مارا گیا، کافر بھاگ گئے اور براء شہید ہوئے۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

بیبیوں کے ہود جوں پر آنحضرت حبشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حدی خوانی کرتے، ان کی خوش آوازی مشہور تھی۔ حجۃ الوداع شریف میں حدی پڑھی اور اونٹ گر مائے تو بہت تیز چل نکلے، حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اے آنحضرت! آہستہ، شیشیوں کے ساتھ نرمی کر! شیشیوں سے مراد عورتیں ہیں۔ یعنی اونٹ اتنے تیز نہ کرو کہ تکلیف ہوگی۔ یا عورتوں کا مجمع ہے

خوش الحانی حد سے نہ گزارو۔

ان کے سوا سیدنا عبداللہ بن رواحہ، و سیدنا عامر بن الاکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہما بھی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آگے حدی خوانی کرتے چلتے۔

۲۱۸۷۔ عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال انہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دخل مکة فی عمرة القضاء و ابن رواحة یمشی بین یدیه و یقول :

خلوا بنی الکفار عن سبیلہ ☆ الیوم نصر بکم علی تنزیلہ

ضربا یزیل الہام عن مقلیلہ ☆ و یدھل الخلیل عن خلیلہ

فقال عمر الفاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ: یا ابن رواحة! بین یدی رسول اللہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و فی حرم اللہ تقول الشعر، فقال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: خل عنہ یا عمر! فلہی فیہم اسرع من نضح النبل۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ روزِ عمرۃ القضاء جب لشکرِ ظفر پیکر

محبوب اکبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باہر راں جاہ و جلال داخل مکہ ہوا تو حضرت عبداللہ بن رواحہ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ آگے آگے رجز کے اشعار سناتے کافروں کے جگر پر تیر برساتے جا رہے تھے۔

اے کافروں کے بیٹو! حضور کا راستہ چھوڑ دو، آج ہم تم پر قرآنی حکم کے مطابق حملہ کریں گے۔

ایسا حملہ کہ کھوپڑیاں اڑ جائیں گی اور دوست اپنے دوست کو بھول جائے گا۔

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے منع کیا کہ اے ابن رواحہ!

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آگے اور اللہ جل جلالہ کے حرم میں یہ شعر خوانی، رسول اللہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: پڑھنے دو! کہ یہ ان پر تیروں سے زیادہ کارگر ہے۔

فتاویٰ رضویہ، حصہ اول، ۱۷۳/۹

۲۱۸۸۔ عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ان انجشة حدی بالنساء فی حجة

الوداع فا سرعت الابل فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: یا انجشة:

رفقا بالقواریر۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت آنجناب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیبیوں کے ہود جوں پر حدی پڑھی اور اونٹ گرمائے تو بہت تیز چل نکلے۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اے آنجناب! آہستہ، شیشیوں کے ساتھ نرمی کر۔

فقاوی رضویہ، حصہ اول، ۹/۱۷۳

## (۴) اچھے اور برے شعراء

۲۱۸۹۔ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ان اللہ یؤید حسان بروح القدس ، و امرء القیس صاحب لواء الشعراء الی النار۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ حضرت حسان کی تائید حضرت جبرئیل کے ذریعہ فرماتا ہے۔ اور امرء القیس شاعر شاعروں کو دوزخ کی طرف لیجانے والا ہے۔

فقاوی رضویہ حصہ دوم، ۹/۲۵

## (۵) آپس میں مذاکرہ شعر جائز ہے

۲۱۹۰۔ عن جابر بن سمرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : شهدت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اکثر من مائة مرة فی المسجد و اصحابہ يتذاکرون الشعر و اشیاء من امر الجاهلیة ، فرما تبسم معہم۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ سو مرتبہ سے بھی زیادہ مسجد نبوی شریف میں حاضر رہا، صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین آپس میں اشعار پڑھتے اور ایام جاہلیت کے بہت سے واقعات

۴۸۷/۳	المستدرک للحاکم،	☆	۲۲۸/۲	المسند لاحمد بن حنبل،	۲۱۸۹۔
۱۱۱/۳	تاریخ دمشق لابن عساکر،	☆	۶۷۲/۱۱، ۳۳۲۴۸	کنز العمال للمتقی،	
۱۳۰/۱	علل المتناہیة لابن الجوزی،	☆	۴۸۰/۲	اتحاف السادة للزیدی،	
۴۴۰۱	جمع الجوامع للسیوطی،	☆	۷۳۴/۳	لسان المیزان لابن حجر،	
۱۳۱/۵	التفسیر للبعوی،	☆	۳۷۰/۹	تاریخ بغداد للخطیب،	
۱۷۷/۳	السلسلة الصحیحة للالبانی،	☆	۳۷۷/۱۲	شرح السنة للبعوی،	
		☆		المسند لاحمد بن حنبل	۲۱۹۰۔



بیان کرتے یہاں تک کہ بسا اوقات حضور بھی صحابہ کرام کے ساتھ تبسم فرماتے۔

جد الممتارہ، ۱/ ۳۱۸

ZVZVZVZVZVZVZVZVZVZVZVZVZ  
ZVZVZVZVZVZVZVZVZVZVZVZVZ  
ZVZVZVZVZVZVZVZVZVZVZVZVZ



## ۱۲۔ گانا اور مزامیر (۱) مزامیر کا استعمال ناجائز ہے

۲۱۹۱۔ عن ابی مالک الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: لیکونن فی امتی اقوام یتستحلون الحرّ والحریر، والخمر و المعازف۔

حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ضرور میری امت میں وہ لوگ ہونے والے ہیں، جو حلال ٹھہرائی گئے عورتوں کی شرمگاہ، یعنی زنا، اور ریشمی کپڑے، اور شراب اور باجے۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

قوالی حرام ہے، حاضرین سب گناہ گار ہیں اور ان سب کے برابر گناہ عرس کرنے والوں پر اور قوالوں پر ہے اور قوالوں کا گناہ بھی اس عرس کرنے والوں پر ہے، یعنی حاضرین میں ہر ایک پر اپنا پورا گناہ، اور قوالوں پر اپنا گناہ الگ، اور سب کے برابر جدا۔ وجہ یہ کہ حاضرین کو عرس کرنے والے نے بلایا، یا ان کے لئے اس گناہ کا سامان پھیلایا، اور قوالوں نے انہیں سنایا، اگر وہ سامان نہ کرتا یہ ڈھول سا رنگی نہ سناتے، تو حاضرین اس گناہ میں کیوں پڑتے، اس لئے ان سب کا گناہ ان دونوں پر ہوا، پھر قوالوں کے اس گناہ کا باعث وہ عرس کرنے والا ہوا، وہ نہ کرتا نہ بلاتا تو یہ کیونکر آتے بجاتے، لہذا قوالوں کا گناہ بھی اس بلانے والے پر ہوا۔

یہ حدیث صحیح جلیل متصل ہے، احادیث صحاح مرفوعہ محکمہ کے مقابل بعض ضعیف قصے یا محتمل واقعے یا تشابہ پیش نہیں ہو سکتے۔ ہر عاقل جانتا ہے کہ صحیح کے سامنے ضعیف، متعین کے آگے محتمل، محکم کے حضور تشابہ واجب التکرار ہے۔ پھر کہاں قول اور کہاں حکایت فعل، پھر

۲۱۹۱۔	جامع الصحیح للبخاری،	باب ما جاء فیمن یتحل الخمر،	۷۳۷/۲
	السنن لأبی داؤد،	باب ما جاء فی الحر،	۵۶۰/۲
	السنن الکبری للبیہقی،	☆ معجم الکبیر للطبرانی،	۳۱۹/۳
	اتحاف السادة للزیدی،	☆ کنز العمال للمتقی،	۳۷/۱۱، ۳۰۹۲۶
	فتح الباری للعسقلانی،	☆ المغنی للعراقی،	۲۶۹/۲
		☆ ۵۲/۱۰	

کجا محرم کجا میخ، ہر طرح یہی واجب العمل اسی کو ترجیح۔

غرض حدیث وفقہ کا حکم تو یہ ہے۔ ہاں اگر کسی کو قصداً ہوس پرستی منظور ہو تو اس کا علاج کسی کے پاس ہے؟ کاش آدمی گناہ کرے اور گناہ جانے، اقرار لائے، اصرار سے باز آئے۔ لیکن یہ تو اور بھی سخت ہے کہ ہوس بھی پالے اور الزام بھی ٹالے۔ اپنے لئے حرام کو حلال بنالے۔ پھر اسی پر بس نہیں بلکہ معاذ اللہ اس کی تہمت محبوبان خدا اکابر سلسلہ عالیہ چشت قدست اسرار ہم کے سردھرتے ہیں۔ نہ خدا سے خوف، نہ بندوں سے شرم کرتے ہیں۔ حالانکہ خود حضور محبوب الہی سیدی و مولائی نظام الحق والدین سلطان الاولیاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ و عنہم و عنابہم فوائد الفواد شریف میں فرماتے ہیں مزامیر حرام است۔

مولانا فخر الدین زراوی خلیفہ حضور سیدنا محبوب الہی رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حضور کے زمانہ مبارک میں خود حضور کے حکم احکم سے مسئلہ سماع میں رسالہ کشف القناع عن اصول السماع تحریر فرمایا۔ اس میں صاف ارشاد ہے۔

”اما سماع مشائخنا رضی اللہ تعالیٰ عنہم فیری عن هذه التهمة و مجرد صوت القوال مع الاشعار المشعرة من کمال صنعة اللہ تعالیٰ۔ ہمارے مشائخ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا سماع اس مزامیر کے بہتان سے بری ہے، وہ صرف قوال کی آواز ہے ان اشعار کے ساتھ جو کمال صنعت الہی سے خبر دیتے ہیں۔ اللہ انصاف! اس امام جلیل خاندان عالی چشت کا یہ ارشاد مقبول ہوگا۔ یا آج کل کے مدعیان خام کار کی تہمت بے بنیاد ظاہر الفساد۔“

فتاویٰ رضویہ، حصہ اول، ۲۰۰/۹

## (۲) گانا اور مزامیر باعث لعنت ہے

۲۱۹۲۔ عن ام المؤمنین عائشة لصديقة رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : صوتان ملعونان فی الدنيا و الآخرة ، مزار عند نعمة ، و رنة عند مصیبة ۔

۲۱۹۲۔ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۳۵۰/۴ ☆ مجمع الزوائد للہیثمی، ۱۳/۳

کنز العمال للمتقی، ۴۰۶۶۱، ۲۱۹/۱۵ ☆ المسند للربیع، ۵۵/۲

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دو آوازیں دنیا و آخرت میں ملعون ہیں، کسی نعمت کے ملنے پر خوش ہو کر باجا بجوانا۔ اور مصیبت کے وقت چلا کر رونا۔

۲۱۹۳۔ عن انس بن مالك رضى الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : من قعد الى قينة يستمع منها صب الله فى اذنيه الا نك يوم القيامة۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص گانا سننے کے لئے گانے والی کے پاس بیٹھا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے کانوں میں سیسہ پگھلا کر ڈالے گا۔

۲۱۹۴۔ عن جابر بن عبد الله رضى الله تعالى عنهما قال : اخذ النبي صلى الله تعالى عليه وسلم بيد عبدالرحمن بن عوف رضى الله تعالى عنه فانطلق به الى ابنه ابراهيم فوجد ه يوجود بنفسه فاخذه النبي صلى الله تعالى عليه وسلم فى حجره فبكى ، فقال له عبدالرحمن : اتبكي ؟ اولم تكن نهيت عن البكاء؟ قال : لا ، ولكن نهيت عن صوتين احمقين فاجرين ، صوت عند مصيبة خمش وجوه و شق جيوب و رنة شيطان۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہاتھ پکڑا اور اپنے صاحبزادے حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس تشریف لے گئے۔ وہ اس وقت حالت نزع میں تھے آپ نے انکو اپنی گود میں اٹھالیا اور گریہ فرمایا۔ حضرت عبدالرحمن بن عوف نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ روتے ہیں حالانکہ آپ نے رونے سے منع فرمایا ہے؟ آپ نے فرمایا: میں نے رونے سے منع نہیں کیا، بلکہ بے وقوفی اور نافرمانی کی دو آوازوں سے منع کیا ہے۔ ایک تو مصیبت کے وقت کی آواز جسکے ساتھ چہرہ نوچا جائے اور گریبان پھاڑا جائے،

☆ ۲۱۹۳۔ کنز العمال للمتقی، ۴۰۶۶۹، ۲۲۰/۱۵

دوسری شیطانی آواز کہ گانے اور مزامیر کی آواز ہے۔ ۱۲م  
(۳) ناچ گانے میں شریک ہونے والا ملعون ہے

۲۱۹۵۔ عن حذیفة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : من قعد وسط الحلقة فهو ملعون ۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص ناچ دیکھنے اور مزامیر اور گانا سننے کے لئے کسی مجلس میں بیٹھا وہ ملعون ہے۔ ۱۲م

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اہل ونا اہل کا فرقہ سماع مجرد (بغیر مزامیر) میں ہے، مزامیر میں اہل کی اہلیت نہیں، نہ ان کا کوئی اہل، نہ وہ کسی کے لئے جائز مگر مجازیب از خود رفتہ کہ عقل تکلیفی نہ رکھتے ہوں، ان پر ایک مزامیر کیا کسی بات کا مواخذہ نہیں کہ  
ع، سلطان نگیر و خراج از خراب۔

ایسی جگہ اہل عقل میں اہل ونا اہل کا فرق کرنا ہر کس ونا کس کو گناہ پر جری کرنا اور امت مرحومہ پر مکر شیطان لعین کا دروازہ کھولنا ہے، ہر فاسق مدعی ہوگا کہ ہم اہل ہیں، ہم کو حلال ہے علانیہ ارتکاب معصیت کریگا اور حرام خدا کو حلال بتائے گا، اور اپنے امثال عوام جہال کو گمراہ بنائے گا کیا شریعت محمدیہ ایسا حکم لاتی ہے۔ حاشا للہ، شریعت مطہرہ فتنہ کا دروازہ بند کرتی اور یہ حکم فتنہ کے روزن کو عظیم پھانک کرتا ہے۔ تو کس قدر مبائن شریعت غراء ہے۔

اب دیکھ نہ لیجئے کہ آج کل کتنے نامنتخص، کتنے بے تمیز، کتنے کندہ ناتراشیدہ جن کو استنجاء کرنے کی بھی تمیز نہیں، یہ بھی نہیں جانتے کہ استنجاء کرنے میں کیا کیا فرض، واجب، سنت، مکروہ اور حرام ہیں، وہ گیر واکپڑا رنگ کر، یا عورتوں کے سے کاکل بڑھا کر رات دن اسی آواز شیطانی میں منہمک ہیں۔ نمازیں قضا ہوں بلا سے مگر ڈھولک ٹھنکنا ناغہ نہ ہو۔ اور پھر وہ پیرو مرشد ہیں، کہ ان کے پاؤں پر سجدے ہوتے ہیں، اور علانیہ کہتے ہیں: ہم کو روا ہے، ہماری روح کی پاکیزہ غذا ہے۔ یہ ناپاک نتیجہ اسی اہل ونا اہل کے فرق پر جہل کا ہے۔

اور ان کا کذب صریح یوں آشکار کہ سماع بے مزامیر جس میں اہل و ناهل کا فرق ہے اس کے جواز میں اس کے اہل نے یہ شرط رکھی ہے کہ جلسہ سماع میں کوئی ناهل نہ ہو یہاں تک کہ قوال بھی اہل باطن ہو۔ جیسے بارگاہ حضور محبوب الہی سلطان الاولیاء نظام الحق والدین محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں حضرت سیدنا امیر خسرو اور حضرت سیدی میر حسن علی سنجرى قدس سرہما۔

بفرض باطل، اگر مزامیر میں بھی اہل و ناهل کا فرق ہوتا تو اہل وہ تھا کہ کسی ناهل کے سامنے نہ سنتا۔ یہ جہل کے اہل عام مجمع کرتے ہیں جس میں فساق، فجار، شرابی اور زنا کار سب کا شیطانی بازار لگتا ہے اور مزامیر کھڑکتے ہیں، یہ اہلیت کی شکل ہے؟ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

ان سب کی گمراہی اور عوام کی بربادی تباہی کا وبال انہیں مولویوں کے سر ہے جو اہل و ناهل کا فرق بتاتے اور حرام خدا کو حلال کرنے کی کوشش کرتے ہیں، اور امت کی بھیڑوں کو ابلیس بھیڑے کے پنچے میں دیتے ہیں۔ پھر مزامیر کی حالت بالکل شراب کی مثل ہے، ”قلیلہا یدعو الی کثیرہا“ تھوڑی سے بہت کی خواہش پیدا ہوتی ہے، ”الذنب یجرى الی الذنب“ گناہ گناہ کی طرف کھینچتا ہے۔

ع، تخم فاسد بار فاسد آورد۔

شدہ شدہ رنڈی کے مجرے تک نوبت پہنچتی ہے، پھر مجلس میں فاحشہ ناچ رہی ہے اور پیر جی صاحب شیخ المشائخ و پیر مغاں و قطب دوراں بنے ہوئے بیٹھے ہیں، اور مریدین ہو، حق مچا رہے ہیں، تہہ بریں اہلیت۔

یہ سب نتائج ملعونہ اسی مدہانت و تحلیل حرام کے فرق اہل و ناهل کے ہیں، والعیاذ

باللہ رب العالمین۔

دربارہ شطرنج تو خود روایات و جوہ عدیدہ پر ہیں، مگر ناصحان امت نے نظر بعصر یہ ہی فرمایا: کہ اس کی اباحت میں امت مرحومہ اور خود دین اسلام پر شیطان کو مدد دینا ہے، لہذا مطلقاً حرام و گناہ کبیرہ ہے۔ تو مزامیر کہ نفس امارہ کو شیطان لعین کی ان آوازوں کی طرف رغبت بہ نسبت شطرنج ہزار ہا درجہ زائد ہے کیونکہ مطلقاً حرام و سخت کبیرہ نہ ہوں گے، سو میں پچانوے وہ ہوں گے جنہیں شطرنج کی طرف التفات بھی نہیں، اور سو میں پانچ بھی نہ نکلیں گے جن کے نفس

امارہ کو مزامیر کی شیطانی آواز خوش نہ آتی ہو، اہل تقویٰ بھی اپنے نفس کو بالجبر اس سے باز رکھتے ہیں۔

ع، حسن بلائے چشم ہے نغمہ وبال گوش ہے  
کافی شرح وافی للامام حافظ الدین انفسی پھر جامع الرموز پھر ردالمحتار میں ہے۔  
هو حرام و کبيرة عندنا ، وفي اباحتہ اعانة الشيطان على الاسلام  
والمسلمين۔

مسلمانو! زبان اختیار میں ہے، شعریات باطلہ میں ”العسل مرة والخمر يا قوتية“  
کہہ دینے کا ہر شخص کو اختیار ہے۔ شرابی شراب کو بھی غذائے روح و جانفزا و جاں پرور کہا  
کرتے ہیں۔ کہنے سے کیا ہوتا ہے۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو فرق بتایا ہے ذرا  
انصاف و ایمان کے ساتھ اسے سنئے تو خود کھل جائیگا۔

ع کہ باکہ باختر عشق در شب دیجور  
ہاں سنئے اور گوش ایمان سے سنئے۔ کہ ارشاد اقدس رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
سے کیا ثابت ہے۔

غذائے روح وہ ہے جس کی طرف شریعت محمدیہ علی صاحبہا وآلہ افضل الصلوٰۃ والتحیہ  
بلائی ہے۔ اور جس کی طرف شریعت مطہرہ بلائی ہے اس پر وعدہ جنت ہے، اور جنت ان  
چیزوں پر موعود ہے جو نفس کو مکروہ ہیں اور غذائے نفس وہ ہے جس سے شریعت محمدیہ صلوات اللہ  
تعالیٰ وسلامہ علیہ وعلیٰ آلہ منع فرماتی ہے۔ اور جس سے شریعت کریمہ منع فرماتی ہے اس پر وعید نار  
ہے، اور نار کی وعید ان چیزوں پر ہے جو نفس کو مرغوب ہیں۔

فتاویٰ رضویہ حصہ دوم، ۹/۹۳

(۴) باجے گانے نا جائز ہیں

۲۱۹۶۔ عن أبي مالك الأشعري رضي الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى  
الله تعالى عليه وسلم : ليكونن اقوام من امتي يستحلون الحر والحرير و الخمر و  
المعازف۔

حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت میں کچھ لوگ ہوں گے جو زنا، ریشمی کپڑوں، شراب اور باجوں کو حلال سمجھیں گے۔

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیث صحیح ہے، اس میں ہے کہ وہ آخر زمانہ میں بندر اور سورا ہو جائیں گے۔

زنا وغنا پر جو مال حاصل کیا جاتا ہے وہ ان لوگوں کی ملک نہیں ہو جاتا، ان کے ہاتھ میں مثل منسوب ہوتا ہے۔ نہ ان کا اجرت میں لینا جائز نہ کسی چیز کی قیمت میں لینا جائز۔ صدقہ و ہدیہ تو دوسری بات ہے، بلکہ وہ جو کچھ فقیر کو دے اسے خیرات کہنا حرام، ہاں اگر کوئی مال خریدا اگر چہ اپنے زر حرام سے اور اس پر عقد و نقد جمع نہ ہوئے ہوں، یعنی یہ نہ ہوا ہو کہ وہ حرام روپیہ دکھا کر کہا: ان کے عوض دیدے اور وہی روپیہ ثمن میں دیا۔ یوں تو جو چیز بھی خریدیں وہ حرام ہے۔ ہاں یوں ہوا کہ مثلاً کہا: ایک روپے کی فلاں چیز دیدے اسنے دے دی، اسنے اپنا زر حرام ثمن میں دیا تو اگر چہ اس ثمن میں صرف کرنا حرام تھا مگر جو چیز خریدی حرام نہ ہوئی۔ رہا جنازہ اور اس کی نماز تو یہ لوگ اگر مسلمان ہوں تو ضرور فرض ہے۔ مگر اس قسم کے پیشہ ور لوگوں کا ایمان سلامت رہنا بہت دشوار معلوم ہوتا ہے۔ ان کے یہاں کی رسم سنی گئی ہے کہ جب لڑکی سے اول بار زنا کراتے ہیں تو اسے دلہن بناتے ہیں اور نیاز دلاتے ہیں اور مبارک سلامت ہوتی ہے۔ ایسا ہے تو یقیناً وہ سب کافر ہو جاتے ہیں۔ ان پر نماز حرام، ان کے جنازہ کی شرکت حرام۔ نسال اللہ العفو والعافیة واللہ تعالیٰ اعلم۔

فتاویٰ رضویہ، حصہ دوم، ۱۷۴/۹

(۵) گانا نفاق پیدا کرتا ہے

۲۱۹۷۔ عن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: الغناء ینبئ النفاق فی القلب کما ینبئ الماء البقل۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۵۲۵/۶	اتحاف السادة للزییدی،	☆	۲۱۸/۱۵، ۴۰۶۵۹،	کنز العمال للمتقی،	۲۱۹۷
۱۰۴/۲	کشف الحفاء للعجلونی،	☆	۱۵۹/۵	الدر المنثور للسيوطی،	
۳۵۸/۲	الجامع الصغیر للسيوطی،	☆	۲۸۳/۲	المغنی للعراقی،	
۱۹۹/۴	تلخیص الحیبر لابن حجر،	☆	۶/۲	الحاوی للفتاویٰ للسيوطی،	





## ۱۳۔ وعدہ عاریت و امانت

### (۱) وعدہ خلائی کیا ہے؟

۲۱۹۹۔ عن زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ليس الخلف ان يعد الرجل و من نيته ان يفى ، ولكن الخلف ان يعد الرجل و من نيته ان لا يفى ۔

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وعدہ خلائی یہ نہیں کہ آدمی وعدہ کرے اور اس کی نیت پورا کرنے کی ہے۔ ہاں وعدہ خلائی یہ ہے کہ وعدہ کرتے وقت ہی اس کی نیت پورا کرنے کی نہ ہو۔

فتاویٰ رضویہ حصہ اول، ۸۹/۹

فتاویٰ رضویہ، حصہ دوم، ۳۱/۹

### (۲) معذرت والی بات سے بچو

۲۲۰۰۔ عن سعد بن أبی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اياك وما يعتذر منه ۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس بات سے بچ جس میں معذرت کرنی پڑے۔

فتاویٰ رضویہ ۸/۳۵۳

### (۳) عاریت کی چیز واپس کرو

۲۲۰۱۔ عن سمرة بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اياك وما يعتذر منه ۔

۵۰۹/۷	اتحاف السادة للزبيدي،	☆	۳۴۷/۳	کنز العمال للمتقی، ۶۸۷۱،
۱۳۰/۳	المغنی للعراقي،	☆	۴۶۴/۲	الجامع الصغير للسيوطي،
۱۶۰/۸	اتحاف السادة للزبيدي،	☆	۳۲۶/۴	المستدرک للحاکم،
۱۶۰/۸	كشف الخفاء للعجلوني،	☆	۴۰۹/۳	تاریخ دمشق لابن عساکر،
۵۳	الدر المنثور للسيوطي،	☆	۳۶۱/۱	الدر المنثور للسيوطي،
		☆	۱۷۳/۱	الجامع الصغير للسيوطي،
۵۰۱/۱	باب فی تضمین العاریة،			۲۲۰۱۔ السنن لأبی داؤد،

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: علی الید ما اخذت حتی تردھا۔

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی پر اس چیز کی حفاظت لازم ہے جو اس نے بطور امانت لیا یہاں تک کہ اس کو واپس کر دے۔

فتاویٰ رضویہ ۸/۸

### (۴) امانت ہلاک ہو جائے تو ضمان نہیں

۲۲۰۲۔ عن امیر المؤمنین علی بن ابی طالب کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: لا ضمان علی قصار و صباغ۔

فتاویٰ رضویہ ۸/۱۲۹

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دھوبی اور رنگریز پر ضمان نہیں۔ ۱۲ م

### (۵) بغیر اجازت کسی کا خط پڑھنا جائز نہیں

۲۲۰۳۔ عن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: من نظر فی کتاب اخیہ بغیر اذنه فانما ینظر فی النار۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اپنے بھائی کا خط بے اس کی اجازت کے دیکھے وہ بلاشبہ آگ دیکھ رہا ہے۔

۱۵۲/۱	باب ما جاء ان العارية مودة،	۲۲۰۱۔ الجامع للترمذی،
۱۷۳/۲	باب العارية،	السنن لابن ماجه،
۹۰/۶	☆ السنن الكبرى للبيهقي،	المسند لاحمد بن حنبل،
۲۲۶/۸	☆ شرح السنة للبعوى،	فتح الباری للعسقلانی،
۲۵۲/۷	☆ المعجم الكبير للطبراني،	تلخیص الحیبر لابن حجر،
۵۰۰/۱	☆ التفسیر لابن کثیر،	نصب الرایة للزیلعی،
	☆	۲۲۰۲۔ جامع مسانید ابی حنیفة،
۸۴/۱۱	☆ شرح السنة للبعوى،	۲۲۰۳۔ المستدرک للحاکم،
۲۹۱/۲	☆ كشف الخفاء للعجلوني،	ارواء الغلیل للالبانی،
	☆	الجامع الصغیر للسیوطی،
	☆	۵۱۶/۲



## ۱۴۔ حقوق عباد

### (۱) مسلمان کے مسلمان پر چھ حق ہیں

۲۲۰۴۔ عن ابی ایوب الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ان للمسلم علی اخیه ست خصال واجبة ، ان ترک شیئا منها فقد ترک حقا واجبا علیہ لایخیه ، یسلم علیہ اذا لقیہ ، ویجیبہ اذا دعاه ، ویشمتہ اذا عطس ویعودہ اذا مرض ، ویحضرہ اذا مات ، وینصحہ اذا استنصحہ۔

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان کے مسلمان پر چھ حق واجب ہیں۔ اگر ان میں سے ایک چیز چھوڑے تو اپنے بھائی کا حق ترک کرے گا جو اس کے لئے اس پر واجب تھا۔ ملاقات کے وقت اسے سلام کرے، جب وہ دعوت کرے تو قبول کرے، یا جب وہ پکارے تو جواب دے، جب اسے چھینک آئے (اور وہ حمد الہی بجالائے) تو یہ اسے یرحمک اللہ کہے۔ بیمار پڑے تو اسے پوچھنے جائے۔ اس کی موت میں حاضر ہو۔ اگر نصیحت چاہے تو نصیحت کرے۔

### ﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

محقق علی الاطلاق نے فرمایا: ضرور ہے کہ اس حدیث میں وجوب کو ایسے معنی پر حمل کریں جو وجوب کے اس معنی سے کہ فقہ کی اصطلاح میں حادث ہے عام ہو۔ اس لئے کہ ظاہر حدیث یہ ہے کہ ابتدا بالسلام واجب ہو اور نماز جنازہ فرض عین ہو۔ تو حدیث کی مراد یہ ہے کہ یہ حقوق مسلمان پر ثابت ہیں خواہ مستحب ہوں یا واجب فقہی۔

فتاویٰ رضویہ ۱/۱۸۱

### (۲) پڑوسی کا حق

۲۲۰۵۔ عن ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت : قال

۲۱۳/۲	باب من حق المسلم، علی المسلم،	۲۲۰۴۔ الصحيح لمسلم،
۱۶/۲	باب ما جاء فی حق الجوار ،	۲۲۰۵۔ الجامع للترمذی،
۲۶۱/۲	باب فی حق الجوار،	السنن لأبی داؤد،
۲۶۱/۲	باب حق الجوار،	السنن لابن ماجه،

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ما زال جبرئیل یوصینی بالحجار حتی ظننت انه یورثہ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حضرت جبرئیل مجھ سے پڑوسی کے حق بیان کرتے رہے یہاں تک کہ مجھے گمان ہوا کہ اسے ترکہ کا وارث بنا دیں گے۔

۲۲۰۶۔ عن معاویة بن حيدة القشیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: حق الحجار علی جاره ان مرض عدته، وان مات شیعته، و ان استقر ضک اقرضته، وان اعور سترته، وان اصابه خیر هنا ته، و ان اصابته مصیبة غریته، ولا ترفع بناک فوق بنائہ فتسد علیہ الريح، ولا تؤذیه بريح قدرك الا ان تغرف له منها۔

حضرت معاویہ بن حیدہ قشیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہمسائے کا ہمسائے پر حق یہ ہے کہ بیمار پڑے تو، تو اس کو پوچھنے کو جائے، اور مرے تو اس کے جنازہ کے ساتھ جائے، اور وہ تجھ سے قرض مانگے تو اسے قرض دے، اور اس کا کوئی عیب معلوم ہو جائے تو اسے چھپائے، اور اسے کوئی بھلائی پہونچے تو اسے مبارک باد دے۔ اور کوئی مصیبت پڑے تو اسے دلاسا دے، اور اپنی دیوار اس کی دیوار سے اتنی اونچی نہ کر کہ اس کے مکان کی ہوار کے، اور اپنی دیگی کی خوش بو سے اسے ایذا نہ دے مگر یہ کہ اس کھانے میں سے اسے بھی حصہ دے۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یعنی تو امیر ہے اور وہ غریب، اور تیرے یہاں عمدہ کھانے پکتے پکاتے ہیں، خوشبو اسے پہونچے گی، وہ ان پر قادر نہیں تو اس سے ایذا پائے گا، لہذا اس میں سے اسے بھی دے کہ وہ ایذا خوشی سے مبدل ہو جائے۔

احکام شریعت، ۱۳۱

۴۸۴/۲	☆	الجامع الصغير للسيوطي،	۸۵/۲	☆	المسند لاحمد بن حنبل،
۴۹/۹	☆	کنز العمال للمتنقي، ۲۴۸۷۸،	۳۶۰/۳	☆	الترغيب والترهيب للمندري،
۲۷۵/۶	☆	السنن الكبرى للبيهقي،	۱۶۶/۸	☆	المعجم الكبير للطبراني،
۳۰۸/۶	☆	اتحاف السادة للزيدي،	۵۲/۹	☆	کنز العمال للمتنقي، ۲۵۹۷،
	☆	المعجم الكبير للطبراني، ]	۲۲۸/۱	☆	الجامع الصغير للسيوطي،

### (۳) حقوق العباد قیامت میں دلائے جائیں گے

۲۲۰۷۔ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : من كانت له مظلمة لا خیه من عرضه او شیء فلیتحللہ منه الیوم قبل ان لا یکون دینار ولا درہم ، ان کان له عمل صالح اخذ منه بقدر مظلمة ، و ان لم یکن له حسنات اخذ من سیئات صاحبه محمل علیہ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کے ذمہ اپنے بھائی کا آبرو وغیرہ کسی بات کا مظلمہ ہو اسے لازم ہے کہ یہیں اس سے معافی چاہے قبل اس وقت کے آنے کے، کہ وہاں نہ روپیہ ہوگا، نہ اشرفی، اگر اس کے پاس کچھ نیکیاں ہوں گی تو بقدر اس کے حق کے اس سے لیکر اسے دے دی جائے گی ورنہ اس کے گناہ اس پر رکھے جائیں گے۔ فتاویٰ رضویہ، حصہ دوم، ۹/۱۶۷

### (۴) قیامت میں ہر حق دلا یا جائے گا

۲۲۰۸۔ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لتؤدن الحقوق الی اهلها یوم القیامة حتی یقاد للشاة الجلحاء من الشاة القرناء تنطحها۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک روز قیامت تمہیں اہل حقوق کو ان کے حق ادا کرنے ہوں گے۔ یہاں تک کہ منڈی بکری کا بدلہ سینگ والی بکری سے لیا جائے گا کہ اسے سینگ مارے۔

۲۲۰۹۔ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : حتی للذرة من الذرة۔

۳۳۱/۱	باب من كانت مظلمة عند الرجل ، الخ،	۲۲۰۷۔	الجامع الصحيح للبخاری،
۱۰۱/۵	☆ فتح الباری للعسقلانی،	۲۶۲/۹	التفسیر للقرطبی،
	☆	۵۱۲۹	مشکوٰۃ المصابیح للتبریزی،
۳۲۰/۲	باب تحريم الظلم،		۲۲۰۸۔
۶۴/۲	باب ما جاء في شان الحساب و القصاص،		الجامع للترمذی،
۲۲۸/۲	☆ التفسیر لابن کثیر،	۴۴۴/۲	الجامع الصغیر للسيوطی،
	☆		۲۲۰۹۔
			المسند لاحمد بن حنبل،

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہاں تک کہ چیونٹی کا عوض چیونٹی سے لیا جائے گا۔

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

پھر وہاں روپے اشرفیاں تو ہیں نہیں کہ معاوضہ حق میں دی جائیں، طریقہ ادا یہ ہوگا کہ اس کی نیکیاں صاحب حق کو دی جائیں، اگر ادا ہو گیا غنیمت، ورنہ اس کے گناہ اس پر رکھے جائینگے یہاں تک کہ ترازوئے عدل میں وزن پورا ہو، احادیث کثیرہ اس مضمون میں وارد۔

فتاویٰ رضویہ حصہ اول، ۳۹/۹

(۵) مفلس وہ ہے جو قیامت میں مفلس ہو

۲۲۱۰۔ عن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : اتدرون من المفلس؟ قالوا : المفلس فينا من لا درهم له ولا متاع ، فقال : ان المفلس من امتي من ياتي يوم القيامة بصلاة و صيام و زكاة ، و ياتي قد شتم هذا ، و قد قذف هذا ، و اكل مال هذا ، و سفك دم هذا و ضرب هذا ، فيعطى هذا من حسناته و هذا من حسناته ، فان فنيت حسناته قبل ان يقضى ما عليه اخذ من خطاياهم فطرحت عليه ثم طرح في النار۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جانتے ہو مفلس کون ہے؟ صحابہ کرام نے عرض کی: ہمارے یہاں تو مفلس وہ ہے جس کے پاس زر و مال نہ ہو، فرمایا: میری امت میں مفلس وہ ہے جو قیامت کے دن نماز، روزے اور زکاۃ لے کر آئے، اور دوسرا یوں آئے کہ اسے گالی دی، اسے زنا کی تہمت لگائی، اس کا مال کھایا، اس کا خون گرایا، اسے مارا تو اس کی نیکیاں اسے دی گئیں، پھر اگر نیکیاں ہو چکیں اور حق باقی ہیں تو ان کے گناہ لیکر اس پر ڈالے گئے، پھر جہنم میں پھینک دیا گیا۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ سبحانہ،

فتاویٰ رضویہ، حصہ اول، ۳۹/۹



## (۶) قیامت میں ماں باپ بھی سختی سے پیش آئیں گے

۲۲۱۱۔ عن عبد الله بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : سمعت رسول الله صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقول : انه یكون للوالدین علی ولد ہما دین فاذا کان یوم القیامة یتعلقان بہ ، فیقول : انا ولد کما ، فیودان ، او یتمنیان لو کان اکثر من ذلک ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا، ماں باپ کا بیٹے پر کچھ دین آتا ہوگا، تو قیامت کے دن وہ اسے لپٹیں گے کہ ہمارا دین دے، وہ کہے گا میں تمہارا بچہ ہوں، یعنی شاید رحم کریں، وہ تمنا کریں گے کاش اور زیادہ ہوتا۔

### ﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

جب ماں باپ کا یہ حال تو اوروں سے امید خام خیال، ہاں کریم و رحیم مالک و مولیٰ جل جلالہ و تبارک و تعالیٰ جس پر رحم فرمانا چاہے گا تو یوں کرے گا کہ حق والے کو بے بہا تصور جنت معاوضہ میں عطا فرما کر عفو حق پر راضی کر دے گا، ایک کرشمہ کرم میں دونوں کا بھلا ہوگا۔ نہ اس کی حسنت اس کو دی جائیں گی، نہ اس کا حق ضائع ہوگا، بلکہ حق سے ہزاروں درجہ بہتر و افضل پائے گا۔ حق کی بندہ نوازی، ظالم ناجی، مظلوم راضی، فللہ الحمد حمدا کثیرا طیباً مبارکاً فیہ کما یحب ربنا و یرضی ۔ فتاویٰ رضویہ، حصہ اول، ۹/۹

### (۷) حقوق العباد خداوند قدوس اپنے فضل سے معاف فرمائے گا

۲۲۱۲۔ عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : بینا رسول الله صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جالس اذ رأیناه ضحک حتی بدت ثناہ ، فقال له عمر : ما اضحکک ؟ یا رسول الله بأبی انت وامی ، قال : رجلان من امتی جثیابین یدی رب العزہ ، فقال احدہما : یا رب ! خذلی مظلمتی من اخی ، فقال الله : کیف

۳۵۵/۱۰	مجمع الزوائد للہیثمی،	☆	۲۷۰/۱۰	☆	المعجم الكبير للطبرانی،
۴۰۵/۴	الترغیب والترہیب للمندری،	☆	۲۰۲/۴	☆	حلیۃ الاولیاء لأبی نعیم،
۱۶۱/۳	الدر المنثور للسيوطی،	☆		☆	المستدرک للحاکم،
		☆	۴۵۵	☆	المطالب العالیۃ لابن حجر،

تصنع باخیک و لم یبق من حسناته شیء ، قال : یارب ! فیحمل من او زاری و فاضت عینا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بالبکاء ثم قال : ان ذلك لیوم عظیم یتحتاج الناس ان یحمل عنهم من او زارهم ، فقال اللہ للطالب : ارفع بصرک فانظر فرجع فقال : یاری اری مداین من ذهب وقصورا من ذهب مکملۃ باللؤلؤ ، لا ی بنی هذا ، او لا ی صدیق هذا ، اولای شہید هذا ؟ قال : لمن اعطی الثمن ، قال : یارب ! و من یملک ذلك ؟ قال : انت تملکہ ، قال : بماذا ؟ قال بعفوک عن اخیک ، قال : یارب ! فانی قد عفوت عنه ، قال اللہ تعالیٰ : فخذ بید اخیک و ادخلہ الجنة ، فقال : رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عند ذلك : اتقوا اللہ و اصلحوا ذات بینکم ، فان اللہ یصلح بین المسلمین یوم القیامۃ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن حضور پر نور سید العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف فرما تھے کہ ناگاہ خندہ فرمایا کہ اگلے دندان مبارک ظاہر ہوئے۔ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے ماں باپ حضور پر قربان، کس بات پر حضور کو ہنسی آئی؟ ارشاد فرمایا: دو مرد میری امت سے رب العزت جل جلالہ کے حضور زانوؤں پر کھڑے ہوئے، ایک نے عرض کی: اے رب میرے! میرے اس بھائی نے جو ظلم مجھ پر کیا ہے اس کا عوض میرے لئے لے لے، رب تبارک و تعالیٰ نے فرمایا: اپنے بھائی کے ساتھ کیا کریگا؟ اس کی نیکیاں تو سب ہو چکیں۔ مدعی نے عرض کی: اے رب میرے! تو میرے گناہ وہ اٹھالے، یہ فرما کر حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آنکھیں گریہ سے بہہ نکلیں، پھر فرمایا: بیشک وہ دن بڑا سخت ہوگا، لوگ اس چیز کے محتاج ہوں گے کہ ان کے گناہوں کا کچھ بوجھ اور لوگ اٹھائیں۔ مولیٰ عزوجل نے مدعی سے فرمایا: نظراٹھا کر دیکھ! اس نے نگاہ اٹھائی، کہا: اے رب میرے! میں کچھ شہر دیکھتا ہوں سونے کے، اور محل سونے کے سراپا موتیوں سے جڑے ہوئے۔ یہ کسی نبی کے ہیں، یا کسی صدیق، یا کسی شہید کے؟ مولیٰ تبارک و تعالیٰ نے فرمایا: اس کے ہیں جو قیمت دے، کہا: اے رب میرے! بھلا ان کی قیمت کون دے سکتا ہے، فرمایا: تو، عرض کی: کیونکر، فرمایا: یوں کہ اپنے بھائی کو معاف کر دے کہا: اے رب میرے! یہ بات ہے تو میں نے معاف کیا، مولیٰ جل مجدہ نے فرمایا: اپنے بھائی کا ہاتھ پکڑ لے اور جنت میں لے جا۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے بیان کر کے

فرمایا: اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اپنے آپس میں صلح کر لو کہ مولیٰ عزوجل قیامت کے دن مسلمانوں میں صلح کرائیگا۔

فتاویٰ رضویہ، حصہ اول، ۵۰/۹

۲۲۱۳۔ عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اذا التقى الخلائق يوم القيامة نادى مناد يا اهل الجمع! قد تداركوا المظالم بينكم و ثوابكم على -

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب مخلوق روز قیامت بہم ہوگی ایک منادی رب العزّة جل و علا کی طرف سے ندا کرے گا، اے مجمع والو! آپس کے مظلموں کا تدارک کر لو، اور تمہارا ثواب میرے ذمہ ہے۔

۲۲۱۴۔ عن ام ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ان اللہ یجمع الاولین و الآخیرین یوم القيامة فی صعید و احد، ثم ینادی مناد من تحت العرش، یا اهل التوحید! ان اللہ عزوجل قد عفا عنکم فیقوم الناس فیتعلق بعضهم ببعض فی ظلامات، فینادی مناد، یا اهل التوحید! لیعف بعضکم عن بعض و علیّ الثواب۔

حضرت ام ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ عزوجل روز قیامت سب اگلوں پچھلوں کو ایک زمین میں جمع فرمائے گا، پھر زیر عرش سے ایک منادی ندا کریگا، اے توحید والو! مولیٰ تعالیٰ نے تمہیں اپنے حقوق معاف فرمائے، لوگ کھڑے ہو کر آپس کے مظلموں میں ایک دوسرے سے لپٹیں گے، منادی پکارے گا، اے توحید والو! ایک دوسرے کو معاف کر دو اور ثواب دینا میرے ذمہ ہے۔

﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ دولت کبریٰ و نعمت عظمیٰ کہ اکرم الاکرمین جلت عظمتہ اپنے محض کرم و فضل سے اس ذلیل روسیہ سراپا گناہ کو بھی عطا فرمائے،  
ع کہ مستحق کرامت گناہ گارانند

اس وقت کی نظر میں اس کا جلیل وعدہ، جمیل مژدہ صاف صریح بالتصریح یا کالتصریح پانچ فرقوں کے لئے وارد ہوا۔

اول۔ حاجی کہ پاک مال، پاک کمائی، پاک نیت سے حج کرے۔ اور اس میں لڑائی جھگڑے اور عورتوں کے سامنے تذکرہ جماع اور ہر قسم کے گناہ و نافرمانی سے بچے۔ اس وقت تک جتنے گناہ کئے تھے بشرط قبول سب معاف ہو جاتے ہیں۔ پھر اگر حج کے بعد فوراً مر گیا۔ اتنی مہلت نہ ملی کہ جو حقوق اللہ عزوجل یا بندوں کے اس کے ذمہ تھے انہیں ادا یا ادا کی فکر کرتا تو امید واثق ہے کہ مولیٰ تعالیٰ اپنے تمام حقوق سے مطلقاً درگزر فرمائے، یعنی نماز روزہ، زکوٰۃ، وغیرہ فرائض کو بجا نہ لایا تھا ان کے مطالبہ پر بھی قلم غنو پھر جائے۔ اور حقوق العباد و دیون و مظالم، مثلاً، کسی کا قرض آتا ہو، مال چھینا ہو، برا کہا ہو، ان سب کو مولیٰ تعالیٰ اپنے ذمہ کرم پر لے لے، اصحاب حقوق کو روز قیامت راضی فرما کر مطالبہ و خصوصیت سے نجات بخشے۔ یونہی اگر بعد کو زندہ رہا اور بقدر قدرت تدارک حقوق کر لیا، یعنی زکوٰۃ دیدی، نماز روزہ کی قضا ادا کی، جس کا جو مطالبہ آتا تھا دے دیا، جسے آزار پہنچایا تھا معاف کر لیا، جس مطالبہ کا لینے والا نہ رہا یا معلوم نہیں اس کی طرف سے تصدق کر دیا، بوجہ قلت مہلت جو حق اللہ عزوجل یا بندہ کا ادا کرتے کرتے رہ گیا اس کی نسبت اپنے مال میں وصیت کر دی، غرض جہاں تک طرق براءت پر قدرت ملی تقصیر نہ کی تو اس کے لئے امید اور زیادہ قوی کہ اصل حقوق کی تدبیر ہوگئی، اور اثم مخالفت حج سے دھل چکا تھا۔ ہاں اگر بعد حج باوصف قدرت ان امور میں قاصر رہا تو یہ سب گناہ از سر نو اس کے سر ہوں گے، کہ حقوق تو خود باقی تھے ان کی ادا میں پھر تاخیر و تقصیر گناہ تازہ ہوئے اور وہ حج ان کے ازالہ کو کافی نہ ہوگا۔ کہ حج گزرے گناہوں کو دھوتا ہے آئندہ کے لئے پروانہ بے قیدی نہیں ہوتا۔ بلکہ حج مبرور کی نشانی ہی یہ ہے کہ پہلے سے اچھا ہو کر پلٹے۔ فاناللہ وانا الیہ راجعون، ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

مسئلہ حج میں بحمد اللہ تعالیٰ یہ وہ قول فیصل ہے جسے فقیر غفرلہ القدر نے بعد تنقیح دلائل و مذاہب، و احاطہ اطراف و جوانب اختیار کیا۔ جس سے اقوال ائمہ کرام میں توفیق، اور دلائل حدیث و کلام میں تطبیق ہوتی ہے۔ اس معرکتہ الآراء بحث کی نفس تحقیق بعونہ تعالیٰ فقیر غفر اللہ تعالیٰ نے بعد وروا اس سوال کے ایک تحریر جداگانہ میں لکھی، یہاں اس قدر کافی ہے۔ وباللہ

## التوفیق۔

۲۲۱۵۔ عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: وقف النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بعرفات، وقد کادت الشمس ان تغرب، فقال: یا بلال! انصت لی الناس، فقام بلال فقال: انصتوا لرسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، فانصت الناس۔ فقال: یا معشر الناس! اتانی جبرئیل آفا فآقرآنی من ربی السلام و قال: ان اللہ عزوجل غفر لاهل عرفات و اهل المشعر وضمن عنهم التبعات، فقام عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فقال: یا رسول اللہ! هذا لنا خاصة؟ قال: هذا لكم و لمن اتی من بعد کم الی یوم القیامة، فقال عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ: کثر خیر اللہ و طاب۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عرفات میں وقوف فرمایا یہاں تک کہ آفتاب ڈوبنے پر آیا، اس وقت ارشاد ہوا، اے بلال! لوگوں کو میرے لئے خاموش کر، حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کھڑے ہو کر پکارا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے خاموش ہو، لوگ ساکت ہو گئے، حضور پر نور صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہ نے فرمایا: اے لوگو! ابھی حضرت جبرئیل علیہ السلام نے حاضر ہو کر مجھے میرے رب کا سلام و پیام پہنچایا کہ اللہ عزوجل نے عرفات و مشعر الحرام والوں کی مغفرت فرمائی اور ان کے باہمی حقوق کا خود ضامن ہو گیا۔ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کھڑے ہو کر عرض کی: یا رسول اللہ! کیا یہ دولت خاص ہمارے لئے ہے؟ فرمایا: تمہارے لئے اور جو تمہارے بعد قیامت تک آئیں سب کے لئے۔ حضرت عمر نے کہا: اللہ عزوجل کی خیر کثیر و پاکیزہ ہے۔ والحمد لله رب العالمین۔

فتاویٰ رضویہ، حصہ اول، ۵۱/۹

دوم۔ شہید بجر کہ خاص اللہ عزوجل کی رضا چاہے اور اس کا بول بالا ہونے کے لئے سمندر میں جہاد کرے اور وہاں ڈوب کر شہید ہو۔ حدیثوں میں آیا ہے کہ مولیٰ عزوجل خود اپنے دست قدرت سے اس کی روح قبض کرتا، اور اپنے تمام حقوق معاف فرماتا، اور بندوں کے

سب مطالبے جو اس پر تھے اپنے ذمہ کرم پر لیتا ہے۔

۲۲۱۶۔ عن أبي امامة الباهلي رضي الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : يغفر لشهيد البر الذنوب كلها الا الدين ، و يغفر لشهيد البحر الذنوب كلها والدين ۔

حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو خشکی میں شہید ہو اس کے سب گناہ بخشے جاتے ہیں مگر حقوق العباد، اور جو دریا میں شہادت پائے اس کے تمام گناہ اور حقوق العباد سب معاف ہو جاتے ہیں۔

اللهم! ارزقنا بجاهله عندك صلى الله تعالى عليه وسلم آمين ۔  
سوم۔ شہید صبر، یعنی وہ مسلمان سنی المذہب صحیح العقیدہ جسے ظالم نے گرفتار کر کے بحالت بیکسی و مجبوری قتل کیا، سولی دی، پھانسی دی، کہ یہ بوجہ اسیری قتال و مدافعت پر قادر نہ تھا، بخلاف شہید جہاد کہ مارتا مرتا ہے۔ اس کی بے کسی و بے دست پائی زیادہ باعث رحمت الہی ہوتی ہے، کہ حق اللہ و حق العبد کچھ نہیں رہتا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

۲۲۱۷۔ عن ام المؤمنين عائشة الصديقة رضي الله تعالى عنها قالت: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: قتل الصبر لا يمر بذنب الا محاه۔  
ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قتل صبر کسی گناہ پر نہیں گزرتا مگر یہ کہ اسے مٹا دیتا ہے۔

۲۲۱۸۔ عن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : قتل الرجل صبيرا كفارة لما قبله من الذنوب۔

☆	☆	☆	☆
☆	☆	☆	☆
☆	☆	☆	☆
☆	☆	☆	☆
☆	☆	☆	☆
☆	☆	☆	☆
☆	☆	☆	☆
☆	☆	☆	☆
☆	☆	☆	☆
☆	☆	☆	☆
☆	☆	☆	☆

۲۲۱۶۔ السنن لابن ماجه ،

ارواء الغليل للالباني،

۲۲۱۷۔ مجمع الزوائد للهيثمي،

زاد المسير ،

تاريخ اصفهان لأبي نعيم،

كشف الخفاء للعجلوني،

۲۲۱۸۔ مجمع الزوائد للهيثمي،

الكامل لابن عدی،

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی کا بوجہ صبر مارا جانا تمام گزشتہ گناہوں کا کفارہ ہے۔

﴿۶﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام منادی تیسیر میں فرماتے ہیں: ظاہر حدیث اس بات پر دال ہے کہ اگرچہ شہید گناہ گار ہو اور بغیر توبہ مر گیا ہو۔ لہذا اس حدیث میں خوارج و معتزلہ کا رد ہے جو گناہ کبیرہ کے مرتکب کو مخلد فی النار مانتے ہیں۔

اقول۔ بلکہ اس حدیث کا مصداق مرتکب کبیرہ گناہ ہی ہے کہ اگر گنہگار نہ ہوگا تو قتل و

شہادت کا گزر ہی کسی گناہ پر نہ ہوا۔ اور اگر توبہ کر لی تو پھر التائب من الذنب کمن لا ذنب له، کا مصداق ہو کر خود ہی بے گناہ ہو گیا۔ پھر شہادت کا گزر کس گناہ پر ہوا۔ ہم نے سنی المذہب کی تخصیص اس لئے کی کہ حدیث میں ہے۔

۲۲۱۹۔ عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: لو ان صاحب بدعة مکذبا با لقدر قتل مظلوما صابرا محتسبا بین الرکن والمقام لم ينظر الله فی شیء من امره حتی یدخله جہنم۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر کوئی بد مذہب، تقدیر ہر خیر و شر کا منکر خاص حجر اسود و مقام ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے درمیان محض مظلوم و صابر مارا جائے اور وہ اپنے اس قتل میں ثواب الہی ملنے کی نیت بھی رکھے، اللہ عز و جل اس کی کسی بات پر نظر نہ فرمائے یہاں تک کہ اسے جہنم میں داخل کرے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

چہارم۔ مدیون جس نے بحاجت شرعیہ کسی نیک جائز کام کے لئے دین لیا اور اپنی چلتی ادا میں گئی نہ کی، نہ کبھی تاخیر ناروا روا رکھی، بلکہ ہمیشہ سچے دل سے ادا پر آمادہ اور تاحد قدرت اس کی فکر کرتا رہا پھر بجزوری ادا نہ ہو سکا اور موت آگئی تو مولیٰ عز و جل اس کے لئے اس دین سے درگزر فرمائے گا اور روز قیامت اپنے خزانہ قدرت سے ادا فرما کر دائن کو راضی کر دیگا، اس کے لئے یہ وعدہ خاص اسی دین کے لئے ہے نہ تمام حقوق العباد کے لئے۔

۲۲۲۰۔ عن ام المؤمنین ميمونة رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: من ادا ان دینا ینوی قضاءہ ادى اللہ عنہ یوم القیامة۔  
 ام المؤمنین حضرت ميمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی دین کا معاملہ کر لے کہ اس کے ادا کی نیت رکھتا ہو اللہ عزوجل اس کی طرف سے روز قیامت ادا فرمادے گا۔

۲۲۲۱۔ عن ابی امامة الباهلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: من تداين بدين و فی نفسه و فاءه ثم مات تجاوز اللہ عنہ و ارضی غرمة بما شاء۔

حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے کوئی معاملہ دین کا کیا اور دل میں ادا کی نیت رکھتا تھا پھر موت آگئی اللہ عزوجل اس سے درگزر فرمائے گا اور دائن کو جس طرح چاہے راضی کر دے گا۔

۲۲۲۲۔ عن عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ان اللہ تعالیٰ مع الدائن حتی یقضی دینہ ما لم یکن فیما یکرہ اللہ۔

حضرت عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ قرض دار کے ساتھ ہے یہاں تک کہ اپنا قرض ادا کرے جب تک کہ اس کا دین اللہ تعالیٰ کے ناپسند کام میں نہ ہو۔

۲۲۲۳۔ عن عبد الرحمن بن أبی بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: ان

۱۷۳/۲	باب من ادا ان دینار الخ،	السنن لابن ماجہ،	۲۲۲۰۔
۵۰۲/۵	☆ اتحاف السادة للزیدی،	السنن الکبری للبیہقی،	۳۵۴/۵
۸۳/۲	☆ المغنی للعراقی،	کنز العمال للمتقی، ۱۵۴۲۷،	۲۲۱/۶
	☆	المعجم الکبیر للطبرانی،	۴۳۲/۲۳
۵۹۷/۲	☆ الترغیب و الترهیب للمنذری،	المستدرک للحاکم،	۲۳/۳
	☆	کنز العمال للمتقی، ۱۵۴۴۵،	۲۲۴/۶
۱۷۳/۲	باب من ادا ان دینار الخ،	السنن لابن ماجہ	۲۲۲۲۔
	☆	المسند لاحمد بن حنبل،	۱۹۸/۱



رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال : يدعو الله بصاحب الدين يوم القيامة حتى يوقف بين يديه ، فقال : يا ابن آدم! فيم اخذت هذا الدين ؟ و فيم ضيعت حقوق الناس ؟ فيقول : يارب! انك تعلم اني اخذته فلم اكل ، ولم اشرب ، ولم البس ، ولم اضيع ، ولكن اتى على يدى اما حرق ، واما سرق و اما وضيعة ، فيقول الله عزوجل : صدق عبدى ، انا احق من قضى عنك اليوم ، فيدعو الله عزوجل بشئ فيضعه فى كفة ميزانه فترجح حسناته على سيئاته فيدخل الجنة بفضل رحمته۔

حضرت عبدالرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رب العزت جل و علا روز قیامت مدیون سے پوچھے گا، تو نے کا ہے میں یہ دین لیا اور لوگوں کا حق ضائع کیا؟ عرض کریگا: اے رب میرے! تو جانتا ہے کہ میرے اپنے کھانے پینے پہننے، ضائع کر دینے کے سبب وہ دین نہ رہ گیا بلکہ آگ لگ گئی، یا چوری ہو گئی، یا تجارت میں ٹوٹا پڑا، یوں رہ گیا۔ مولیٰ عزوجل فرمائے گا: میرا بندہ سچ کہتا ہے۔ سب سے زیادہ میں مستحق ہوں کہ تیری طرف سے ادا فرما دوں۔ پھر مولیٰ سبحانہ و تعالیٰ کوئی چیز منگا کر اس کے پلہ میزان میں رکھ دیگا کہ نیکیاں برائیوں پر غالب آ جائیگی اور وہ بندہ رحمت الہی کے فضل سے داخل جنت ہوگا۔

پنجم۔ اولیاء کرام، صوفیہ صدق، ارباب معرفت قدست اسرارہم و نفعنا اللہ بیرکاتہم فی الدنیا و الآخرة کہ بعض قطعی قرآن روز قیامت ہر خوف و غم سے محفوظ و سلامت ہیں۔

قال تعالیٰ : الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا هم یحزنون۔ تو ان میں بعض سے اگر براہ تقاضائے بشریت بعض حقوق الہیہ میں اپنے مقام و منصب کے لحاظ سے کہ حسنات الابرار سمیات المہتر بین کوئی تقصیر واقع ہو تو مولیٰ عزوجل اسے وقوع سے پہلے معاف فرما چکا۔ کہ

قد اعطیتکم من قبل ان تسئلونی ، وقد اجبتکم من قبل ان تدعونی ، وقد غفرت لکم من قبل ان تعصونی ۔  
یونہی اگر باہم کسی طرح کی شکر رنجی یا کسی بندہ کے حق میں کچھ کمی ہو جیسے صحابہ کرام

رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے مشاجرات، کہ

ستكون لا صحابي زلة يغفرها الله لهم لسا بقتهم معي،  
میرے صحابہ سے کچھ لغزشیں واقع ہوگی تو اللہ تعالیٰ انکو معاف فرمادے گا کہ میری صحبت  
میں رہے۔

تو مولیٰ تعالیٰ وہ حقوق اپنے ذمہ کرم پر لیکر ارباب حقوق کو حکم تجاوز فرمائیگا اور باہم  
صفائی کرا کر آمنے سامنے جنت کے عالیشان تختوں پر بٹھائے گا۔ کہ

ونزعا ما في صدورهم من غل اخوانا على سرر متقابلين -  
اس مبارک قوم کے سرور و سردار حضرات اہل بدر رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین جنہیں  
ارشاد ہوتا ہے۔

اعملوا ماشئتم فقد غفرت لكم -  
جو چاہو کرو کہ میں تمہیں بخش چکا  
انہیں کے اکابر سادات سے حضرت امیر المؤمنین عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں جن  
کے لئے بارہا فرمایا گیا۔

ما على عثمان مافعل بعد هذه ، ما على عثمان مافعل بعد هذه -  
آج سے عثمان کچھ کرے اس پر مواخذہ نہیں، آج سے عثمان کچھ کرے اس پر مواخذہ  
نہیں۔

فقیر غفر اللہ تعالیٰ لہ کہتا ہے کہ حدیث،

۲۲۲۴۔ عن انس بن مالك رضى الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله

تعالى عليه وسلم: اذا احب الله عبدا لم يضره ذنب -

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کو محبوب بنا لیتا ہے تو کوئی گناہ اسے نقصان  
نہیں دیتا۔ ۱۲م

اس حدیث کا عمدہ محمل یہ ہی ہے کہ محبوبان خدا اول تو گناہ کرتے نہیں۔

ع، ان المحب لمن يحب مطيع۔

محب جس سے محبت کرتا ہے اس کا اطاعت شعار بنتا ہے۔

یہ توجیہ میرے والد ماجد قدس سرہ العزیز کی پسندیدہ ہے۔

اور احياناً کوئی تقصیر واقع ہو تو واعظ و زاجر الہی انہیں متنبہ کرتا اور توفیق انابت دیتا ہے۔

پھر ”التائب من الذنب کمن لا ذنب له“ اس حدیث کا ٹکڑا ہے۔ یہ علامہ منادی کا مسلک

ہے۔

اور بالفرض ارادۃ الہیہ دوسرے طور پر تجلی شان عفو و مغفرت، اور اظہار مکان قبول و

محبوبیت پر نافذ ہوا تو عفو مطلق و ارضائے اہل حق سامنے موجود، ضرر ذنب بجز اللہ تعالیٰ ہر طرح

مفقود، والحمد لله الکریم الودود، و هذا ما زدتہ بفضل المحمود۔

فقیر غفر اللہ تعالیٰ لہ کے گمان میں حدیث مذکور ام ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا ینادی

منادی تحت السماء الخ، میں اہل توحید سے یہی محبوبان خدا مراد ہیں۔ کہ توحید خالص تام

کامل، ہر گونہ شرک خفی و اخیفی سے پاک و منزہ انہیں کا حصہ ہے۔ بخلاف اہل دنیا جنہیں

عبدالدینار، عبدالدرہم، عبدطیح، عبدہوی، عبدرغب، فرمایا گیا۔ وقال تعالیٰ: افرأیت من اتخذ

الہہ ہواہ۔ اور بیشک بے حصول معرفت الہی اطاعت ہوائے نفس سے باہر آنا سخت دشوار، یہ

بندگان خدا نہ صرف عبادت بلکہ طلب و ارادت بلکہ خود اصل ہستی و وجود میں اپنے رب جلیل جل

مجہد کی توحید کرتے ہیں۔

لا الہ الا اللہ کے معنی عوام کے نزدیک لا معبود الا اللہ، خواص کے نزدیک ”لا

مقصود الا اللہ“ اہل ہدایت کے نزدیک ”لا مشہود الا اللہ“ اور احوال الخواص ارباب

نہایت کے نزدیک ”لا موجود الا اللہ“،

تو اہل توحید کا سچا نام انہیں کو زیبا، ولہذا ان کے علم کو علم توحید کہتے ہیں،۔ جعلنا اللہ

تعالیٰ من خدا مہم و تراب اقدمہم فی الدنيا والآخرة۔ غفرلنا بجاہم عندہ، انہ

اہل التقوی و اہل المغفرة۔ آمین۔

امید کرتا ہوں کہ اس حدیث کی یہ تاویل، تاویل امام غزالی قدس سرہ العالی سے احسن

واجود ہو۔ وباللہ التوفیق۔

پھر ان سب صورتوں میں بھی جبکہ طرز یہ ہی برتی گئی کہ صاحب حق کو راضی فرمائیں اور معاوضہ دیکر اسی سے بخشوائیں تو وہ کلیہ ہر طرح صادق رہا کہ، حق العبد بے معافی عہد معاف نہیں ہوتا۔“ غرض معاملہ نازک ہے، اور امر شدید، اور عمل تباہ، اور اہل بعید، اور کرم عظیم، اور رحم عظیم، اور ایمان خوف و رجاء کے درمیان۔ وحسبنا الله و نعم الوکیل، ولا حول ولا قوة الا بالله العلی العظیم۔ وصلى الله تعالى على شفيع المذنبين، نجاه الهالكين، مرتجى البائسين، محمد وآله و صحبه اجمعين والحمد لله رب العالمين۔ واللہ سبحانہ و تعالیٰ اعلم، و علمہ جل مجدہ اتم و احکم۔

فتاویٰ رضویہ، حصہ اول، ۵۳/۹



ERERERERERERERERE  
 ERERERERERERERERE  
 ERERERERERERERE  
 ERERERERERERE

# ۱۵۔ ہدیہ وصلہ رحمی

## (۱) ہدیہ محبت کا سبب ہے

۲۲۲۵۔ عن أبی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : تہادوا تحابوا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آپس میں ہدیہ لیتے دیتے رہو باہم محبت پیدا ہوگی۔

۲۲۲۶۔ عن ام المؤمنین عائشۃ الصدیقۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : تہادوا تزدادوا حبا۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آپس میں ہدیہ کا لین دین رکھو اس سے محبت زیادہ ہوگی۔ ۱۲م

۲۲۲۷۔ عن أبی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : تہادوا تحابوا، و تصافحوا یذهب الغل منکم۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہدیہ کا رواج ڈالو کہ اس سے محبت پیدا ہوگی، اور مصافحہ کرو کہ دلوں سے کدورت دور ہوگی۔ ۱۲م

۲۲۲۸۔ عن عصمۃ بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی

۱۶۶/۴	☆	مجمع الزوائد للہیثمی،	☆	۱۶۹/۶	السنن الکبری للبیہقی،
۱۱۶/۶	☆	التمہید لابن عبد البر،	☆	۹۰۸	الموطا لمالک،
۱۲۰/۴	☆	نصب الرایۃ للزیلعی،	☆	۱۵۹/۶	اتحاف السادۃ للزیلعی،
۱۱۵/۶	☆	کنز العمال لمتقی، ۱۵۰۰۵۷،	☆	۳۴۶/۴	مجمع الزوائد للہیثمی،
	☆	تنزیہ الشریعہ لابن عراق،	☆	۳۴۶/۵	اتحاف السادۃ للزیلعی،
	☆		☆	۲۰۲/۱	الجامع الصغیر للسیوطی،
۶۹/۳	☆	تلخیص الحبیر لابن حجر،	☆	۴۳۴/۳	الترغیب و الترهیب للمندری،
۶۹/۱۳	☆	التفسیر للقرطبی،	☆	۱۱۰/۶	کنز العمال لمتقی، ۱۵۰۰۵۵،
۴۲/۲	☆	المغنی للعراقی،	☆	۱۰۴/۴	الکامل لابن عدی،
۵۷۰/۲	☆	الجامع الصغیر للسیوطی،	☆	۱۷۳/۱۷	المعجم الکبیر للطبرانی،

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : الهدیة تذهب بالسمع والقلب والبصر۔

حضرت عاصمہ بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہدیہ آدمی کو اندھا، بہر اور دیوانہ کر دیتا ہے۔

۲۲۲۹۔ عن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : الهدیة تعور عین الحکیم۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہدیہ حکیم کی آنکھ اندھی کر دیتا ہے۔

فتاویٰ رضویہ، حصہ اول، ۹/۹۴

### (۴) ہدیہ اور نذرانہ لینا جائز ہے

۲۲۳۰۔ عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اذا جاءك من هذا المال شیء و انت غیر مشرف و سائل فخذہ فتمولہ ، فان شئت کله ، و ان شئت تصدق بہ ، و ما لا فلا تتبعہ نفسک ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تمہارے پاس کوئی مال آئے اور تم اس کے منتظر نہیں تھے اور نہ سائل، تو لے لو اور جمع کر لو۔ پھر چاہو تو کھا لو اور چاہو تو صدقہ کر دو۔ اور جو ایسا نہ ہو تو اپنے آپ کو اس کے پیچھے نہ ڈالو۔

فتاویٰ رضویہ، ۸/۱۳۹

### (۳) صدقہ اور ہدیہ کا فرق

۲۲۳۱۔ عن عبد الرحمن بن علقمة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ان الصدقة یتغی بہا و جہ اللہ تعالیٰ ، والهدیة یتغی بہا و جہ الرسول و قضاء الحاجة ۔

☆ ۵۷۰/۲ ، الجامع الصغیر للسيوطی،

۲۲۳۰۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب من اعطاه اللہ شیئا من غیر مسئلة ، ۱۹۹/۱

☆ ۵۲۲/۶ ، کنز العمال للمتقی،

۲۲۳۱۔ اتحاف السادة للزیدی، ۱۶۳/۶ ☆ جمع الجوامع للسيوطی، ۵۶۷۱

☆ ۳۴۸/۶ ، ۱۵۹۹۷ ، کنز العمال للمتقی، ۱۲۶/۱ ، الجامع الصغیر للسيوطی،

حضرت عبدالرحمن بن علقمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صدقہ سے اللہ عزوجل کی رضا مطلوب ہوتی ہے، اور ہدیہ سے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رضا اور اپنی حاجت روائی منظور ہوتی ہے۔

فقاوی رضویہ، حصہ اول، ۲۱۰/۹

### (۴) خوشبو تحفہ میں ملے تو واپس نہ کرو

۲۲۳۲۔ عن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: من عرض عليه ريحان فلا يردده فانه خفيف المحمل طيب الريح۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کے سامنے خوشبو، نبات، پھول پتی وغیرہ پیش کی جائے تو اسے رد نہ کرے، کہ اس کا بوجھ ہلکا اور بو اچھی ہے۔ یعنی پیش کرنے والے پر مشقت نہیں، کوئی بھاری احسان نہیں۔

فقاوی رضویہ، حصہ اول، ۲۲۶/۹

ہادی الناس، ۳۷

### (۵) صلہ رحمی سے رزق کشادہ ہوتا ہے

۲۲۳۳۔ عن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: من احب ان يبسط له في رزقه، وينسأله في اثره فليصل رحمه۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

۲۳۹/۲	باب استعمال المسك،	الصحیح لمسلم،	۲۲۳۲۔
۸۸/۱۲	☆ شرح السنة للبعوی،	مشکوٰۃ المصابیح للتبریزی،	۱۶۸۱۶، ۵۲۴/۶
۱۳۷/۲	☆ الاحکام النبویۃ للحکال،	کنز العمال للمتقی،	۱۶۸۳۱، ۵۲۴/۶
	☆	الجامع الصغیر للسيوطی،	۵۳۴/۲
۸۸۵/۲	باب من بسط له في الرزق الصلة الرحم،	الجامع الصحیح للبخاری،	۲۲۳۳۔
۳۱۵/۲	باب صلة الرحم و تحريم قطعتهما،	الصحیح لمسلم،	
۳۳۴/۳	☆ الترغیب والترہیب للمنذری،	السنن الکبری للبیہقی،	۲۷/۷
۵۶	☆ الادب المفرد للبخاری،	التفسیر للبعوی،	۱۷/۴
۳۵۸/۳	☆ کنز العمال للمتقی،	شرح السنة للبعوی،	۱۸/۱۳
۳۲۳/۱۴	☆ التفسیر للقرطبی،	فتح الباری للعسقلانی،	۴۱۵/۱۰

نے ارشاد فرمایا: جو چاہتا ہو کہ اس کے رزق میں وسعت اور مال میں برکت ہو وہ اپنے رشتہ داروں سے نیک سلوک کرے۔

۲۲۳۴۔ عن امیر المؤمنین علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : من سرہ ان یمد لہ فی عمرہ و یوسع لہ فی رزقہ ، و یدفع عنہ میتۃ السوء فلیتقی اللہ ویصل رحمہ ۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جسے خوش آئے کہ اس کی عمر دراز ہو، رزق وسیع ہو، بری موت دفع ہو وہ اللہ تعالیٰ سے ڈرے اور اپنے رحم کا صلہ کرے۔

۲۲۳۵۔ عن عمر و بن سہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : صلة القرابة مثرأة فی المال ، محبة فی الادل ، منسأة فی الاجل۔

حضرت عمر و بن سہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قریبی رشتہ داروں سے سلوک، مال کا بہت بڑھانے والا، آپس میں بہت محبت دلانے والا، عمر زیادہ کرنے والا ہے۔

۲۲۳۶۔ عن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : صلة الرحم تزيد فی العمر۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صلہ رحمی سے عمر بڑھتی ہے۔

۱۳۶/۸	مجمع الزوائد للہیثمی،	☆	۲۶۶/۳	المسند لاحمد بن حنبل،	۲۲۳۴۔
۳۶۵/۳	کنز العمال للمتقی، ۶۹۶۸،	☆	۳۳۵/۳	الترغیب والترہیب للمذری،	الترغیب والترہیب للمذری،
		☆	۱۰۷/۳	حلیۃ الاولیاء لأبی نعیم،	حلیۃ الاولیاء لأبی نعیم،
۳۵۸/۳	کنز العمال للمتقی، ۶۹۶۵،	☆	۱۵۲/۸	مجمع الزوائد للہیثمی،	۲۲۳۵۔
		☆	۹۸/۱۸	المعجم الکبیر للطبرانی،	المعجم الکبیر للطبرانی،
۳۲/۲	الترغیب والترہیب للمذری،	☆	۳۵۴/۱	الدر المنثور لسیوطی،	۲۲۳۶۔
۳۵۶/۳	کنز العمال للمتقی، ۶۹۰۹،	☆	۲۶۱/۸	المعجم الکبیر للطبرانی،	المعجم الکبیر للطبرانی،
۷۰۷/۲	السلسلۃ الصحیحۃ للالبانی،	☆	۱۹۱/۵	التفسیر للقرطبی،	التفسیر للقرطبی،



۲۲۳۷۔ عن ابی بکرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ان اعجل الخیر ثوابا صلة الرحم حتی ان اهل البيت لیکونون فجرہ فتمنوا اموالہم ، و یکثر عددہم اذا تواصلوا۔

حضرت ابو بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک سب نیکیوں میں جلد تر ثواب ملنے والا صلہ رحم ہے۔ یہاں تک کہ گھروالے فاسق ہوتے ہیں اور ان کے مال ترقی کرتے ہیں ان کے شمار بڑھتے ہیں جب آپس میں صلہ رحم کریں۔

راد القحط والوباء، ۱۰

## (۶) صلہ رحمی کرنے والے محتاج نہیں ہوتے

۲۲۳۸۔ عن ابی بکرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مامن اهل بیت یتوا صلون فیحتاجون۔

حضرت ابو بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی گھروالے ایسے نہیں کہ آپس میں صلہ رحم کریں پھر محتاج ہو جائیں۔

## (۷) صلہ رحمی عمر بڑھاتی ہے

۲۲۳۹۔ عن ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : صلة الرحم ، و حسن الخلق ، و حسن الجوار یعمرن الدیار و یزندن فی الاعمار۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صلہ رحمی اور نیک خوئی اور ہمسائے سے نیک سلوک شہروں کو آباد اور عمروں کو زیادہ کرتے ہیں۔

راد القحط والوباء، ۱۰

۷۲۱۳	جمع الجوامع للسيوطی،	☆	۲۶/۱۰	السنن الکبری للبيهقي،
۷۰۷/۲	السلسلة الصحيحة للالباني،	☆	۳۶۳/۳	کنز العمال للمتقی،
		☆		۲۲۳۸۔ الصحيح لابن حبان،
۷۶/۲	الدر المنثور للسيوطی،	☆	۴۵/۸	۲۲۳۹۔ اتحاف السادة للزبيدي،
۳۵۶/۳	کنز العمال للمتقی، ۶۹۱۰،	☆	۴۱۵/۱۰	فتح الباری للعسقلانی،

# ۱۶۔ صدق و کذب

## (۱) سچ اور جھوٹ کی علامت

۲۲۴۰۔ عن ابی امامة الباهلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ان اشد الناس تصدیقا للناس اصدقهم حدیثا ، و ان اشد الناس تکذیبا اکذبهم حدیثا ۔

حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سب سے زیادہ لوگوں کی تصدیق کرنے والا وہ ہے جس کی بات سب سے زیادہ سچی، اور لوگوں کو سب سے زیادہ جھوٹا بتانے والا وہ ہے جو اپنی بات میں سب سے بڑا جھوٹا ہو۔

الزلال الاثقی، ۱۷۱

## (۲) پہلو دار بات کہنا جائز ہے

۲۲۴۱۔ عن عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ان فی المعارض لمندوحة عن الکذب۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک پہلو دار باتوں میں جھوٹ نہ ہونے کی گنجائش ہے۔ یعنی اس کا ظاہر جھوٹ اور مراد معنی سچ ہوتے ہیں۔ فتاویٰ رضویہ، حصہ دوم، ۲۰۲/۹

## (۳) جھوٹ بولنے والوں پر وبال عظیم

۲۲۴۲۔ عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی

۹۱۷/۲	☆	۳۴۴/۳	☆	۶۸۵۴	☆	کنز العمال للمتقی،
۵۲۸/۷	☆	۱۹۹/۱۰	☆	۱۹۹/۱۰	☆	باب المعارض المندوحة
۹۶۳/۳	☆	۲۹۱/۱	☆	۲۹۱/۱	☆	السنن الکبریٰ للبیہقی،
۱۰۱۱	☆	۱۴۱/۱	☆	۱۴۱/۱	☆	الدر المنثور للسوطی،
	☆	۴۸	☆	۴۸	☆	الجامع الصغیر للسیوطی،
	☆		☆		☆	الدر المنثرة للسیوطی،
۱۸/۲	☆		☆		☆	باب ما جاء فی فی العید و الکذب،
۱۹۷/۸	☆		☆		☆	مشکوٰۃ المصابیح للتبریزی،

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اذا كذب العبد تبا عد الملك عنه ميلا من نتن ماجاء به۔  
 حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ  
 وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص جھوٹ بولتا ہے تو اس کی بدبو کی وجہ سے فرشتہ ایک میل دور  
 ہو جاتا ہے۔  
 فتاویٰ رضویہ، جدید، ۱/۲۰۷

### (۴) بکو اس کی مذمت

۲۲۴۳۔ عن عبد الله بن أبي اوفى رضى الله تعالى عنه قال: قال رسول الله صلى  
 الله تعالى عليه وسلم: اكثر الناس ذنوبا يوم القيامة اكثرهم كلاما فيما لا يعنيه۔  
 حضرت عبدالرحمن بن ابي اوفى رضى الله تعالى عنه سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ  
 تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن سب سے زیادہ گناہ اس شخص کے ہوں گے جس  
 نے بے معنی گفتگو زیادہ کی ہوگی۔  
 الزلال الاثقی، ۱۷۲

ZXZXZXZXZXZXZXZX  
 ZXZXZXZXZXZXZXZX  
 ZXZXZXZXZXZXZXZX  
 ZXZXZXZXZXZXZXZX

# ۱۔ حیا و فحش گوئی

## (۱) حیا زینت ہے

۲۲۴۴۔ عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: الحیاء زینة والتقی کرم۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حیا زینت ہے اور تقویٰ بزرگی۔ ۱۲

## (۲) حیا بہتر ہے

۲۲۴۵۔ عن عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الحیاء خیر کلہ۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حیا سراسر بہتر ہے۔ فتاویٰ رضویہ جدید، ۳/۳۱۸

## (۳) بے حیائی کی مذمت

۲۲۴۶۔ عن أبی مسعود الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ

☆ ۹۹/۶	الدر المنثور للسيوطی،	۲۲۴۴۔
☆ ۲۳۹/۱	كشف الخفا للعجلونی،	
☆ ۴۸/۱	الصحيح لمسلم، كتاب الايمان	۲۲۴۵۔
باب فی الحیاء	السنن لأبی داؤد،	
☆ ۴۲۶/۴	المسند لاحمد بن حنبل،	
☆ ۱۷۱/۱۸	المعجم الكبير للطبرانی،	
☆ ۱۷۱/۹	التمهيد لابن عبد البر،	
☆ ۵۲۱۱۰	فتح الباری للعسقلانی،،	
☆ ۳۰/۳	التاريخ الكبير للبخاری،	
☆ ۱۱۹/۳	کنز العمال للمتقی، ۵۷۶۲،	
☆ ۲۳۶/۱۷	المعجم الكبير للطبرانی،	۲۲۴۶۔
☆ ۳۶۲/۴	تاريخ دمشق لابن عساکر،	
☆ ۲۵۳۸	علل الحديث لابن أبی حاتم،	
۶۶۱/۲	باب فی الحیاء	
۲۶/۸	مجمع الزوائد للهيثمی،	
۲۶/۸	المصنف لابن أبی شیبہ،	
۳۰۷/۸	اتحاف السادة للزبيدي،	
۸۵/۱	المعجم الصغير للطبرانی،	
۲۵۱/۲	حلیة الاولیاء لأبی نعیم،	
۲۰۰/۴	تلخیص الحیبر لابن حجر،	
۵۴/۱۲	البداية و النهاية لابن كثير،	

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اذا لم تستح فاصنع ما شئت۔

حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تو بے حیا ہو گیا تو جو چاہے کر۔

الامسن والعلی، ۱۲۲

## (۴) فحش گوئی کی مذمت

۲۲۴۷۔ عن عبد الله بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: الجنة حرام علی کل فاحش ان یدخلها۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جنت ہر فحش بکنے والے پر حرام ہے۔

فتاویٰ رضویہ، حصہ اول، ۱۸۳/۹

## (۵) فحش گوئی اور حیا

۲۲۴۸۔ عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

وسلم: ما كان الفحش فی شیء قط الا شانہ وما كان الحياء فی شیء قط

الازانہ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

ارشاد فرمایا: فحش جب کسی چیز میں دخل پائے گا اسے عیب دار کر دے گا، اور حیا جب کسی چیز میں شامل ہوگی اس کا سنگار کر دیگی۔

۲۲۴۹۔ عن أبي الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ

۲۲۴۷۔ اتحاف السادة للزيدي، ☆ ۴۷۸/۷، المغنی للعراقي، ۱۱۷/۳

☆ ۲۲۱/۱، الجامع الصغير للسيوطي،

۲۲۴۸۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی الفحش، ۱۹/۲

☆ ۳۱۸/۲، السنن لابن ماجه، باب الحياء

☆ ۱۶۵/۳، المسند لاحمد بن حنبل، الجامع الصغير للسيوطي، ۴۸۶/۲

☆ ۴۸۱/۷، اتحاف السادة للزيدي، شرح السنة للبخاری، ۱۷۲/۱۳

☆ ۱۹۱/۱، الجامع الصغير للسيوطي، ۲۲۴۹

تعالیٰ علیہ وسلم: البذاء شئوم۔

حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

فتاویٰ رضویہ، حصہ اول، ۱۸۳/۹

نے ارشاد فرمایا: فحش بکننا منحوس ہے۔



# ۱۸۔ بدگمانی اور تہمت

## (۱) بدگمانی سے بچو

۲۲۵۰۔ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ایاکم و الظن ، فان الظن اکذب الحدیث۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بدگمانی سے بچو کہ بدگمانی سب سے بڑھکر جھوٹی بات ہے۔  
فتاویٰ رضویہ حصہ دوم، ۲/۹

## (۲) تہمت کی جگہ سے بچو

۲۲۵۱۔ عن بعض الصحابة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : من کان یومن باللہ والیوم الآخر فلا یقف مواقف التہم۔  
بعض صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہو وہ تہمت کی جگہ کھڑا نہ ہو۔

۸۹۶/۲	باب قوله تعالیٰ ، ایہا الذین آمنوا اجتنبوا الخ ،	۲۲۵۰۔ الجامع الصحیح للبخاری ،
۳۱۶/۲	باب تحريم الظن و العبس ،	الصحیح لمسلم ،
۲۰/۲	باب ماجاء فی ظن السوء ،	الجامع للترمذی ،
۶۷۳/۲	باب فی الظن ،	السنن لأبی داؤد ،
۳۱۲/۲	☆ المسند لاحمد بن حنبل ،	الموطا لمالك ، ،
۸۵/۶	☆ السنن للبيهقي ،	۹۵۹ المسند للشہاب
۱۰۹/۱۳	☆ شرح السنة للبعوی ،	۲۱۴/۶ اتحاف السادة للزبيدي ،
۴۳۳/۲	☆ كنز العمال للمتقی ، ۴۴۲۶ ،	۳۷۵/۵ فتح الباری للعسقلانی ،
۳۳۱/۱۶	☆ التفسير للقرطبي ،	۴۱ الادب المفرد للبخاری ،
۹۲/۶	☆ الدر المنثور للسيوطی ،	۲۰۲/۲ التفسير لابن كثير ،
۲۰۲۲۸	☆ المصنف لعبد الرزاق ،	۵۴۵/۳ الترغيب والترهيب للمندري ،
۳۰۶	☆ الاذکار لنووی ،	۲۱۸/۶ ارواء الغلیل للالبانی ،
۸۶/۱۴	☆ كنز العمال للمتقی ، ۴۴۰۲۶ ،	۴۷۰/۷ زاد المسیر لابن الجوزی ،
	☆	۲۴۹۔ مراقی الفلاح للشرنبلالی ،

## (۳) حسد، بدگمانی اور بدفالی بری خصلتیں ہیں

۲۲۵۲۔ عن الحسن البصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرسلًا قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ثلث لم تسلم منها هذه الامة ، الحسد ، الظن ، والطيرة۔ الا انبئکم بالمخرج منها، اذا ظننت فلا تحقق ، و اذا حسدت فلا تبغ ، و اذا تطيرت فامض۔

حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلہ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین خصلتیں اس امت سے نہ چھوٹیں گی، حسد، بدگمانی، بدشگونی۔ کیا میں تمہیں اس کا علاج نہ بتا دوں؟ بدگمانی آئے تو اس پر کار بند نہ ہو، اور حسد آئے تو محسود پر زیادتی نہ کرو، اور بدشگونی کے باعث کام سے رک نہ رہو۔

فتاویٰ افریقہ، ۱۳۵





## ۱۹۔ غیبت ودھوکہ

### (۱) غیبت زنا سے بدتر ہے

۲۲۵۳۔ عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : الغيبة اشد من الزنا، قيل: وكيف؟ قال : الرجل يزني، ثم يتوب، فيتوب الله عليه، و ان صاحب الغيبة لا يغفر له حتى يغفر له صاحبه۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: غیبت زنا سے سخت تر ہے، کسی نے عرض کیا: یہ کیونکر؟ فرمایا: زانی توبہ کرے تو اللہ تعالیٰ قبول فرمائے، اور غیبت والے کی مغفرت نہ ہوگی جب تک کہ وہ نہ بخشنے جس کی یہ غیبت ہے۔

فتاویٰ رضویہ حصہ اول، ۴۹/۹

### (۲) غیبت کی بدبو

۲۲۵۴۔ عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : نحن عند رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذ جاء نثن فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اتدرون ما هذه الريح؟ هذه ريح الذين يفتابون المومنين۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ہم حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر تھے کہ ایک بدبو اٹھی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جانتے ہو یہ بدبو کیا ہے؟ یہ ان کی بدبو ہے جو مسلمانوں کی غیبت کرتے ہیں۔

فتاویٰ رضویہ جدید، ۷۰/۱

۹۷/۶	الدر المنثور للسيوطی،	☆	۵۱۱/۳	التزغيب والترهيب للمنذرى،
۵۳۳/۷	اتحاف السادة للزيدي،	☆	۹۱/۸	مجمع الزوائد للهيثمي،
۴۸۷۴	مشكوة المصائب للتبريزي،	☆	۲۴۷۴	علل الحديث لابن أبي حاتم،
۷۳۲	الادب المفرد للبخاري،	☆	۳۵۱/۳	المسند لاحمد بن حنبل،
۵۳۸/۷	اتحاف السادة للزيدي،	☆	۴۷۰/۱۰	فتح الباري للعسقلاني،
۳۶۳/۷	التفسير لابن كثير،	☆	۹۶/۶	الدر المنثور للسيوطي،

## (۳) فاسق کی برائی غیبت نہیں

۲۲۵۵۔ عن معاوية بن حيدة رضى الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : ليس للفاسق غيبة -

حضرت معاویہ بن حیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فاسق و فاجر کے عیب بیان کرنا غیبت نہیں۔

۲۲۵۶۔ عن بهز بن حكيم عن ابيه عن جده رضى الله تعالى عنهم قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : اترعون عن ذكر الفاجر متى يعرفه الناس ، اذكروا الفاجر بما فيه يحذره الناس -

حضرت بہز بن حکیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بطریق عن ابيہ عن جدہ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم فاسقوں کے فسق و فجور کو بیان کرنے سے پہلو تہی کرتے ہو، لوگ اسے کب پہچانیں گے، فاسق کا فسق خوب بیان کرو کہ لوگ اس سے پرہیز کریں۔ ۱۲

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں غیبت حرام ہے مگر مواضع استثناء میں، مثلاً فاسق کی غیبت اس کے فسق میں جائز ہے اور بد مذہب کی برائیاں بیان کرنا بہت ضرور ہے۔ ہاں جس کی غیبت جائز نہیں سخت کبیرہ۔ فتاویٰ رضویہ، حصہ دوم، ۹/۲۹۷

## (۴) فاسق کی تعظیم موجب غضب رب ہے

۲۲۵۷۔ عن انس رضى الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه

۵۱/۲	كشفت الخفاء للعجلوني،	☆	۵۹۵/۳	، ۸۰۷۱،	۲۲۵۵۔ كنز العمال للمتقى،
۱۷۶	الدر المنتثرة للسيوطي،	☆	۳۸۳		الاسرار المرفوعة
۲۱۰/۱۰	السنن الكبرى للبيهقي،	☆	۴۱۹/۱۹		۲۲۵۶۔ المعجم الكبير للطبراني،
۲۷۹/۵	الكامل لابن عدي،	☆	۱۳/۱		الجامع الصغير للسيوطي،
۹۷/۶	الدر المنثور للسيوطي،	☆	۲۴۲/۲		كشفت الخفاء للعجلوني،
۵۷۱/۷	اتحاف السادة للزبيدي،	☆	۴۰/۶		۲۲۵۷۔ تاريخ دمشق لابن عساکر،
۱۰۵/۱	كشفت الخفاء للعجلوني،	☆	۲۹۸/۷		تاريخ بغداد للخطيب،

وسلم: ادا مدح الفاسق غضب الرب، واهتزله عرش الرحمن۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب فاسق کی مدح کی جاتی ہے تو رب غضب فرماتا ہے اور عرش الہی ہل جاتا ہے۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

کسی مشرک یا کافر کو مہاتما کہنا حرام اور سخت حرام ہے۔ مہاتما کے معنی ہیں روح اعظم، یہ وصف سیدنا جبرئیل امین علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ہے۔ مخالفان دین کی ایسی تعریف اللہ عزوجل و رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایذا دینا ہے۔ حدیث میں جب فاسق کی مدح پر یہ حکم تو اس مشرک کی مدح پر اور ایسی عظیم مدح پر کیا حال ہوگا۔ نان کو آپریشن کہ آج کل کے لیڈر بننے والوں نے نکالنا محض بے بنیاد ہے شرع مطہر میں اس کی کچھ اصل نہیں۔ شرع شریف میں ہر کافر سے مطلقاً ترک موالات کا حکم ہے۔ مجوس ہوں یا ہنود، نصاریٰ ہوں یا یہود، خصوصاً وہابیہ وغیرہم مرتدین عنود۔

فتاویٰ رضویہ حصہ دوم، ۲۸۵/۹

(۵) جس نے دھوکہ دیا وہ ہماری جماعت سے خارج

۲۲۵۸۔ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: مر النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم برجل یبیع طعاماً فأعجبه فادخل یدہ فیہ، فاذا هو بطعام مبلول فقال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: لیس منا من غشنا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا گزر ایک غلہ فروش کے پاس سے ہوا۔ حضور کو پسند آیا تو آپ نے اپنا دست اقدس اس

۷۰/۱	باب قول النبی ﷺ لیس منا فی غشنا،	۲۲۵۸۔	الصحيح لمسلم،
۲۴۸/۲	☆ السنن للدارمی،	۴۹۸/۳	المسند لاحمد بن حنبل،
۹/۲	☆ المستدرک للحاکم	۲۵۵/۵	السنن الکبری للبیہقی،
۱۱۰۷	☆ الصحيح لابن حبان،	۲۸۰/۷	المصنف لابن ابی شیبۃ،
۲۶۱/۱	☆ المعجم الصغیر للطبرانی،	۱۶۹/۱۰	المعجم الکبیر للطبرانی،
۷۸/۴	☆ مجمع الزوائد للہیثمی،	۵۷۱/۲	الترغیب و الترهیب للمنذری،
۷۸/۵	☆ ارواء الغلیل للالبانی،	۱۰۵۸	السلسلۃ الصحیحۃ للالبانی،
۱۸۹/۴	☆ حلیۃ الاولیاء لأبى نعیم،	۲۵۲/۳	التفسیر للقرطبی،
۱۳۷/۱	☆ تاریخ اصفهان لأبى نعیم،	۴۱۱/۲	كشف الخفاء للعجلونی،
	☆		الکامل لابن عدی

میں داخل کیا، دیکھا کہ وہ تو اندر سے گیلا ہے۔ آپ نے فرمایا: جو شخص ہم لوگوں کو دھوکہ دے وہ ہم میں سے نہیں۔ ۱۲م  
جد الممتار، ۱/۱۳۳

۴  
 ۴۴  
 ۴۴۴  
 ۴۴۴۴  
 ۴۴۴۴۴۴  
 ۴۴۴۴۴۴۴۴  
 ۴۴۴۴۴۴۴۴۴۴  
 ۴۴۴۴۴۴۴۴۴۴  
 ۴۴۴۴۴۴  
 ۴۴۴۴  
 ۴۴  
 ۴

## ۲۰۔ ظالم و مظلوم

### (۱) ظلم و تعدی نہ کرو

۲۲۵۹۔ عن ابی موسیٰ الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لا یبغی علی الناس الا ولد بغی ، و الا من فیہ عرق منہ۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگوں پر ظلم و تعدی نہ کریگا مگر حرامی، یا وہ جس میں کوئی رگ ولادت زنا کی ہو۔ فتاویٰ رضویہ، حصہ دوم، ۹

### (۲) ظلم قیامت میں اندھیریوں کا سبب ہوگا

۲۲۶۰۔ عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : الظلم ظلمات یوم القیامة۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ظلم قیامت کے دن اندھیریوں کا سبب ہوگا۔ ۱۲م فتاویٰ رضویہ ۷/۷۷

### (۳) ظلماً کسی کی زمین دبانے کا وبال

۲۲۶۱۔ عن سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال

۱۰۲/۴	☆	التاریخ الکبیر للبخاری،	۲۳۳/۵	☆	مجمع الزوائد للہیثمی،
۵۱۶/۲	☆	کشف الخفاء للعجلونی،	۳۳۳/۵	☆	کنز العمال للمتقی، ۱۳۰۹۳،
	☆		۵۸۶/۲	☆	الجامع الصغیر للسیوطی،
۵۱۶/۱		باب الظلم الظلمات یوم القیامة			۲۲۶۰۔ الجامع الصحیح للبخاری،
۳۲۰/۲		ابواب البرد و الصلة			الصحیح لسملم،
۲۴/۲		باب ما جاء فی الظلم،			الجامع للترمذی،
۹۳/۶	☆	السنن الکبیر للبیہقی،	۱۳۷/۲	☆	المسند لاحمد بن حنبل،
۱۰۰/۵	☆	فتح الباری للعسقلانی	۱۳۷/۲	☆	الترغیب و الترهیب للمنذری،
۳۹۰/۵	☆	تاریخ دمشق لابن عساکر،	۴۷۰	☆	الادب المفرد للبخاری،
۳۲/۲		باب تحریم الظلم و غصب الارض،			۲۲۶۱۔ الصحیح لسملم،
۹۸/۶	☆	السنن الکبیر للبیہقی،	۴۳۲/۲	☆	المسند لاحمد بن حنبل،

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: من اقتطع شبرا من الارض ظلما طوقه اللہ ایاہ یوم القیامۃ من سبع ارضین۔

حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو ایک باشت زمین غصب کریگا زمین کے ساتوں طبقتوں تک اتنا حصہ توڑ کر روز قیامت اس کے گلے میں ڈالا جائے گا۔

فتاویٰ رضویہ، ۶/۳۸۱

۲۲۶۲۔ عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: من اخذ من الارض شیئا بغير حقہ خسف بہ یوم القیامۃ الی سبع ارضین۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی قدر زمین ناحق لے قیامت کے دن ساتوں طبقتوں تک دھنسا دیا جائے گا۔

۲۲۶۳۔ عن الحکم بن الحرث رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: من اخذ من طریق المسلمین شبرا جاء یوم القیامۃ یحملہ من سبع ارضین۔

حضرت حکم بن حرث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص مسلمانوں کے راستے میں سے ایک باشت زمین دبا لے قیامت کے دن وہ زمین وہاں سے لیکر ساتوں طبقتوں تک اٹھا کر اس کی گردن پر رکھی جائے گی اور اسی طرح خدا کے حضور حاضر ہوگا۔

فتاویٰ رضویہ، ۷/۳۱۳

۳۲۳/۱	باب اثم شیئا من الارض،	۲۲۶۲۔	الجامع الصحیح للبخاری،
۲۲۴/۱	☆ الحاوی للفتاویٰ للسیوطی،	۱۰۳/۵	فتح الباری للعسقلانی،
۵/۱۱، ۳۰۳۷۸	☆ کنز العمال للمتقی،	۴۴۱/۱۴	۲۲۶۳۔ تاریخ بغداد للخطیب
۱۰۴/۵	☆ فتح الباری للعسقلانی،	۲۴۱/۲	المعجم الکبیر للطبرانی،
۱۵۳/۲	☆ المعجم الکبیر للطبرانی،	۱۷۶/۴	مجمع الزوائد للہیثمی،
۲۲۵/۱	☆ الحاوی للفتاویٰ،	۱۴۱۰	المطالب العالیہ لابن حجر،

## (۴) ظالم کی اعانت حرام

۲۲۶۴۔ عن اوس بن شر حبیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : من مشی مع ظالم ليعينه وهو يعلم انه ظالم فقد خرج من الاسلام۔

حضرت اوس بن شر حبیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو دیدہ و دانستہ کسی ظالم کے ساتھ اسے مدد دینے چلا وہ اسلام سے نکل گیا۔  
فتاویٰ رضویہ حصہ دوم، ۹/۲۵۰

## (۵) ظالم کی اعانت منجانب اللہ نہیں ہوتی

۲۲۶۵۔ عن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اذا جلس القاضی فی مجلسه هبط علیہ ملک ان یسد دانه و یوفقا نہ و یرشدا نہ مالہ یجر فاذا جار عر جاوتر کاہ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب قاضی فیصلہ کرنے بیٹھتا ہے تو دو فرشتے آسمان سے نازل ہوتے ہیں، دونوں اس کی رائے کو درست رکھتے ہیں اور اسے ٹھیک بات سمجھنے کی توفیق دیتے ہیں اور اسے سیدھا راستہ دکھاتے ہیں، جب تک وہ راہ حق کو نہ چھوڑے، اور جب حق سے اعراض کرتا ہے تو دونوں آسمان پر چلے جاتے ہیں اور اسے یونہی چھوڑ جاتے ہیں۔ ۱۲م

۲۲۶۶۔ عن امیر المؤمنین ابی بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لو لم ابعث فیکم لبعث عمر، اید اللہ

☆	۵۰۹/۲	☆	۱۶/۳	☆	۲۲۶۴۔ المعجم الصغير للسيوطی،
☆	۳۸۹/۲	☆	۲۵۶/۲	☆	كشف الخفاء للعجلوني،
☆	۲۰۵/۴	☆	۸۵/۶، ۱۴۹۵۵	☆	مجمع الزوائد للهيثمي،
☆	۱۱/۳	☆	۱۷/۱۳	☆	التفسير لابن كثير
☆	۲۷۰۶	☆	۴۹۸۰	☆	المطالب العالیة لابن حجر،
☆	۸۸/۱۰	☆	۱۷۶/۸	☆	۲۲۶۵۔ السنن الكبرى للبيهقي،
☆	۹۴۶۴	☆	۸۵۳/۶	☆	میزان الاعتدال للذهبی،
☆	۹۹/۶، ۱۵۰۱۵	☆		☆	کنز العمال للمتی،

عمر بملکین یو فقانہ و یسدانہ، فاذا اخطأ صرفاه حتی یکون صوابا۔

امیر المؤمنین حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر میں تم میں نبی بکر مبعوث نہ ہوتا تو عمر ہوتے، اللہ تعالیٰ دو فرشتوں کے ذریعہ عمر کی تائید فرماتا ہے، وہ دونوں انکو نیک کام کی توفیق دیتے ہیں، سیدھے راستے پر گامزن رکھتے ہیں، جب ان سے کوئی لغزش ہونے کو ہوتی ہے تو اس سے باز رکھتے ہیں یہاں تک کہ ان سے درست بات ہی صادر ہوتی ہے۔ ۱۲م فقہ شہنشاہ، ۳۲

## (۶) ناحق ایذا دینے والا مبعوض خدا ہے

۲۲۶۷۔ عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: من اعان علی خصومة بغير حق لم یزل فی سخط اللہ حتی ینزع۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی جھگڑے میں ناحق والوں کو مدد دے ہمیشہ خدا کے غضب میں رہے جب تک اس سے باز آئے۔ فتاویٰ رضویہ حصہ دوم، ۳۱/۹

## (۷) مظلوم کی داد رسی پر اجر

۲۲۶۸۔ عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: من اغتیب عنده اخوه المسلم فلم ینصره وهو یستطیع نصره اذله اللہ تعالیٰ فی الدنیا والآخرة۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کے سامنے کسی مسلمان بھائی کی غیبت کی جائے اور یہ اس کی مدد پر قادر ہو اور نہ

۳۲۷۶۱	☆	المصنف لعبد الرزاق،	۵۷۲/۷	☆	اتحاف السادة للزبيدي،
۱۵۷/۳	☆	المغنی للعراقي،	۳۲۷۶۳	☆	کنز العمال للمتقی،
۲۳۱/۲	☆	كشف الحفاء للعجلوني،	۳۷۳/۱	☆	تنزیہ الشریعہ لابن عراق،
		باب من ادعی ماليس له ۱۶۹/۲			۲۲۶۷۔ السنن لابن ماجه
۹۹/۴	☆	المستدرک للحاکم،	۸۲/۲	☆	السند لاحمد بن حنبل،
۲۵۶/۲	☆	الدر المنثور للسيوطی،	۵۱۶/۲	☆	الجامع الصغیر للسيوطی،
۵۴۵/۷	☆	اتحاف السادة للزبيدي،	۵۱۸/۳	☆	۲۲۶۸۔ الترغیب والترہیب للمندری،
	☆		۳۲۲	☆	الاسرار المرفوعة للقاری،



کرے اللہ تعالیٰ اسے دنیا و آخرت دونوں میں ذلیل کرے گا۔

فتاویٰ رضویہ، حصہ دوم، ۹/۲۵۱

## (۸) مظلوم کی داد رسی اور فاروق اعظم کا عدل

۲۲۶۹۔ عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ان رجلا من اهل مصر ائى عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فقال : يا امیر المؤمنین اعائذ بك من الظلم ، قال : عدت معاذا ، قال : سابقت ابن عمرو بن العاص فسبقته ، فجعل يضرب بنى بالسوط و يقول : انا ابن الاكرمین ، فكتب عمر الى عمرو و بن العاص يا مره بالقدم و قدم بابنه معه ، فقدم ، فقال عمر : اين المصرى ؟ خذ السوط فاضرب ، فجعل يضربه بالسوط و يقول عمر : اضرب ابن الاكرمین ، قال انس : فضرب ، فوالله ! لقد ضرب به و نحن نحب ضربه ، فما اقلع عنه حتى تمنينا انه يرفع عنه ، ثم قال عمر للمصرى : ضع السوط على صلعة عمرو ، فقال : يا امیر المؤمنین ! انما ابنه الذى ضربنى و قد استقدت منه ، فقال عمر لعمرو : مذكم تعبدتم الناس و قد ولدتهم امهاتهم احراراً۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مصری نے امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی: اے امیر المؤمنین! میں حضور کی پناہ لیتا ہوں ظلم سے، امیر المؤمنین نے فرمایا: تو نے سچی جائے پناہ کی پناہ لی۔ یہ فریادی مصری بولا: میں نے مصر کے گورنر حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صاحبزادے کے ساتھ دوڑ کی، میں آگے نکل گیا، صاحبزادے نے مجھے کوڑے مارے اور کہا: میں دو معزز و کریم والدین کا بیٹا ہوں۔ اس فریاد پر امیر المؤمنین نے فرمان نافذ فرمایا کہ عمرو بن عاص مع اپنے بیٹے کے حاضر ہوں، حاضر ہوئے۔ امیر المؤمنین نے مصری کو حکم دیا کہ کوڑا لے اور مار! اس نے بدلہ لینا شروع کیا اور امیر المؤمنین فرماتے جاتے تھے: مارو! دو کریبوں کے بیٹے کو۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: خدا کی قسم! جب اس فریادی نے مارنا شروع کیا تو ہمارا جی یہ چاہتا تھا کہ یہ مارے اور اپنا عوض لے، اس نے یہاں تک مارا کہ ہم تمنا کرنے لگے کاش اب ہاتھ اٹھالے، جب مصری فارغ ہوا امیر المؤمنین نے فرمایا: اب یہ کوڑا عمرو

بن عاص کی چند یا پر رکھ (یعنی وہاں کے حاکم تھے انہوں نے کیوں نہ دادرسی کی، بیٹے کا کیوں لحاظ پاس کیا) مصری نے عرض کی: یا امیر المؤمنین! ان کے بیٹے ہی نے مجھے مارا تھا اس سے میں عوض لے چکا۔ امیر المؤمنین نے عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا: تم لوگوں نے بندگان خدا کو کب سے اپنا غلام بنا لیا حالانکہ وہ ماں کے پیٹ سے آزاد پیدا ہوئے تھے۔ عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی: یا امیر المؤمنین نہ مجھے خبر ہوئی اور نہ یہ شخص میرے پاس فریادی آیا۔

الامن والعلی، ۲۳۹

## (۹) مجبور و بے کس شخص اللہ تعالیٰ کی حمایت میں ہے

۲۲۷۰۔ عن امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اللہ و رسولہ مولیٰ من لامولیٰ لہ۔

فتاویٰ رضویہ، ۷/۵۵

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کا کوئی حامی و مددگار نہیں اللہ و رسول اس کے حامی و ناصر ہیں۔ ۱۲م



۳۱/۲	باب ما جاء في ميراث الحال ،	۱۲	الجامع للترمذی ، فرائض
۱۹۶/۲	باب ذوی الارحام ،		السنن لابن ماجه ،
۴۰۲/۲	باب في ميراث ذوی الارحام ،		السنن لأبي داؤد ،
۱۲۲۷	☆ الصحيح لابن حبان ،	۲۸/۱	المسند لاحمد بن حنبل ،
۹۶۷۵	☆ جمع الجوامع للسيوطی ،	۷/۴	مشکل الآثار للطحاوی ،
۵۳۶/۵	☆ كنز العمال للمتقی ، ۱۲۸۵۷ ،	۴۰۶/۹	مجمع الزوائد للهيثمی ،
۸۹/۱	☆ الجامع الصغير للسيوطی ،	۸/۳	تاريخ دمشق لابن عساکر ،
	☆		شرح معانی الآثار للطحاوی ،

## ۲۱۔ اچھے اور برے نام (۱) اچھے ناموں کی برکت

۲۲۷۱۔ عن أبي هريرة رضى الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : اذا بعثتم الى رجلا فابعثوه حسن الوجه حسن الاسم -

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب میری بارگاہ میں کوئی قاصد بھیجے تو اچھی صورت اور اچھے ناموں کا بھیجو۔

۲۲۷۲۔ عن عبد الله بن مسعود رضى الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : اعتبروا الارض باسمائها -

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: زمین کو اس کے نام پر قیاس کرو۔

۲۲۷۳۔ عن عبد الله بن عباس رضى الله تعالى عنهما قال : كان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم يتفاءل ولا يطير و كان يحب الاسم الحسن -

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نیک فال لیتے اور بد شگونئی نہ مانتے اور اچھے نام کو دوست رکھتے۔

فتاویٰ رضویہ ۱۱/۱۳۳

۲۲۷۴۔ عن ام المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالى عنها قالت ان النبي

۳۶۷/۷	☆	المعجم الاوسط للطبرانی،	☆	۴۵/۶، ۱، ۴۷۷۵،	۲۲۷۱۔	کنز العمال للمتقی،
۱۵۲/۱	☆	كشف الخفا للعجلونی،	☆	۹۲/۹	اتحاف السادة للزییدی،	
	☆		☆	۳۷/۱	الجامع الصغير للسيوطی،	
	☆		☆		الكامل لابن عدی،	۲۲۷۲۔
۵۵۶/۱۰	☆	اتحاف السادة للزییدی،	☆	۲۵۷/۱	المسند لا حمد بن حنبل،	۲۲۷۳۔
۱۷۵/۱۲	☆	شرح السنة للبعوی	☆	۱۳۶/۷، ۱، ۸۳۷۳،	کنز العمال للمتقی،	
	☆		☆	۴۳۱/۲	الجامع الصغير للسيوطی،	
		باب ما جاء فی تغير الاسماء ۱۰۷/۲			الجامع للترمذی، ادب ۶۶،	۲۲۷۴۔
۱۵۷/۷	☆	کنز العمال للمتقی، ۱، ۸۵۰۸،	☆	۷۱/۳	الترغیب والترہیب للمندری،	
	☆		☆	۴۳۷/۲	الجامع الصغير للسيوطی،	

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان یغیر الاسم القبیح -

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم برے نام کو بدل دیتے تھے۔

۲۲۷۵- عن ام المؤمنین عائشة الصديقة رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت : کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اذا سمع بالاسم القبیح حوله الی ما هو الحسن -

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کسی کا برنام سنتے تو اسے بہتر سے بدل دیتے۔

۲۲۷۶- عن بريدة الاسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان لا یتطیر من شیء ، فاذا بعث عاملا سال عن اسمه فاذا اعجبه اسمه فرح به و رؤی بشر ذلك فی وجهه و ان کره اسمه روى كراهة ذلك فی وجهه ، و اذا دخل قرية سأل عن اسمها ، فان اعجبه اسمها فرح به و رؤی بشر ذلك فی وجهه و انکره اسمها رؤی كراهية ذلك فی وجهه۔

حضرت بريدہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کسی چیز سے بدشگونی نہ لیتے، جب کسی عہدہ پر کسی کو مقرر فرماتے تو اس کا نام پوچھتے، اگر پسند آتا خوش ہوتے، اور اس کی خوشی چہرہ انور میں نظر آتی، اور اگر نا پسند آتا ناگواری کا اثر چہرہ اقدس سے ظاہر ہوتا۔ اور جب کسی شہر میں تشریف لیجاتے اس کا نام دریافت فرماتے۔ اگر خوش آتا مسرور ہو جاتے اور اس کا اثر روئے پر نور میں ظاہر ہوتا۔ اور اگر نا خوش آتا تو نا خوشی کا اثر روئے انور میں نظر آتا۔

فتاویٰ رضویہ ۱۱/۱۶۵

## (۲) نام اچھے رکھنا چاہئے

۲۲۷۷۔ عن أبي الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال - قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : انکم تدعون یوم القیامة باسمائکم و اسماء ابائکم فاحسنوا اسمائکم -

حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن تمہیں تمہارے ناموں اور آباؤ و اجداد کے ناموں سے پکارا جائے گا۔ لہذا تم اچھے نام رکھو۔  
فتاویٰ رضویہ حصہ اول ۲۰۱/۹

## (۳) محمد اور احمد ناموں کی فضیلت

۲۲۷۸۔ عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : سموا باسمی و لا تکنوا بکنیتی -

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے نام پر نام رکھو، لیکن میری کنیت پر کنیت نہ رکھو۔

۲۲۷۹۔ عن أبي امامة الباهلي رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی

۶۷۶/۲	باب فی تغیر الاسماء -	۲۲۷۷۔ السنن لا بی داؤد ،
۱۹۴۴	☆ الصحيح لا بن حبان ،	المسند لا حمد بن حنبل ،
۳۲۷/۱۲	☆ شرح السنة للبغوی ،	حلیة الاولیاء لا بی نعیم ،
۲۱۰/۵	☆ تاریخ دمشق لا بن عساکر ،	الترغیب والترہیب للمنذری ،
۳۸۹/۵	☆ اتحاف السادة للزیدی ،	کنز العمال للمتقی ۴۵۲۰۱ ، ۴۱۸/۱۲
۹۱۴/۲	باب قول النبی ﷺ سموا باسمی ،	۲۲۷۸۔ الجامع الصحیح للبخاری ،
۲۰۶/۲	باب النهی عن التکی بابی القاسم ،	الصحيح لمسلم ،
۱۰۷/۲	باب ما جاء فی کراهیة الجمع بین ،	الجامع للترمذی ،
۲۶۵/۲	باب الجمع بین اسم النبی ﷺ ،	السنن لا بن ماجه ،
۳۰۸/۹	☆ السنن الکبری للبیہقی ،	المسند لا حمد بن حنبل ،
۳۲۹/۱۲	☆ شرح السنة للبغوی ،	مجمع الزوائد للہیثمی ،
۴۲۱/۱۶ ، ۴۵۲۱۶	☆ کنز العمال للمتقی ،	اتحاف السادة للزیدی ،
۱۴/۱	☆ التاريخ الصغير للبخاری ،	تاریخ دمشق لا بن عساکر ،
۱۶/۱	☆ التاريخ الكبير للبخاری ،	فتح الباری للعسقلانی ،
۳۹۳/۲	☆ كشف الخفا للجلونی ،	۲۲۷۹۔ الحاوی للفتاوی للسیوطی ،
۵۵/۱	☆ اللآلی المصنوعة للسیوطی ،	الاسرار الموفوعه للقاری ،

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : من ولد له مولود فسماه محمدا حبالی و تبرک باسمى کان هو و مولوده فی الجنة ۔

حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کے ایک لڑکا پیدا ہوا اور وہ میری محبت اور میرے نام پاک سے تبرک کے لئے اس کا نام محمد رکھے وہ اور اس کا لڑکا دونوں بہشت میں جائیں گے۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام جلال الملک والدین سیوطی فرماتے ہیں: جس قدر حدیثیں اس باب میں آئیں یہ سب سے بہتر ہے اور اس کی سند حسن ہے۔ فتاویٰ رضویہ حصہ اول ۲۰۳/۹

۲۲۸۰۔ عن نبيط بن شريط رضي الله تعالى عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: قال الله تعالى: و عزتي و جلالتي لا عذبت احد ا يسمي باسمك في النار۔

حضرت نبيط بن شريط رضي الله تعالى عنه سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ رب عز وجل نے مجھ سے فرمایا: مجھے اپنے عزت و جلال کی قسم! جس کا نام تمہارے نام پر ہوگا اسے دوزخ کا عذاب نہ دوںگا۔

۲۲۸۱۔ عن امير المؤمنين على المرتضى كرم الله تعالى وجهه الكريم قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: ما اطعم طعام على مائدة و لا جلس عليها و فيها اسمي الا وقد سوا كل يوم مرتين ۔

امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس دسترخوان پر بیٹھ کر لوگ کھانا کھائیں اور ان میں کوئی محمد یا احمد نام ہو وہ لوگ ہر روز دو بار مقدس کئے جاتے ہیں۔

۲۲۸۲۔ عن امير المؤمنين على المرتضى رضي الله تعالى عنه قال: قال

☆	۲۲۸۰۔ حلية الاولياء لا بی نعیم،
☆	۲۲۸۱۔ الكامل لابن عدی،
☆	۵۲/۱۔ اللآبی المصنوعة للسيوطی،
☆	۱۶۸/۱۔ الكامل لابن عدی،
☆	۱۷۳/۲۔ تنزيه الشريعة لابن عراق،
☆	لسان الميزان لابن حجر، ۷۷۸/۱
☆	تذكرة الموضوعات للفتنی، ۸۹
☆	کنز العمال للفتنی، ۴۵۲۲۴، ۴۲۲/۱۶
☆	تذكرة الموضوعات للفتنی، ۸۸

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ما اجتمع قوم قط فی مشورۃ فیہم رجل اسمہ محمد لم یدخلوہ فی مشورتہم الا لم یبارک لہم فیہ۔

امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی قوم کسی مشورہ کے لئے جمع ہو اور ان میں کوئی شخص محمد نام کا ہو اور اسے مشورہ میں شریک نہ کریں۔ ان کے لئے اس مشورہ میں برکت نہ رکھی جائے۔

۲۲۸۳۔ عن عثمان العمری رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرسلًا قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ما ضر احد کم لو کان فی بیتہ محمد و محمد ان و ثلثۃ۔

حضرت عثمان عمری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلہ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم، میں کسی کا کیا نقصان ہے اگر اس کے گھر میں ایک محمد یا دو محمد یا تین محمد ہوں۔

۲۲۸۴۔ عن امیر المؤمنین علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اذا سمیتم الولد محمدًا فاکرموہ و اوسعوا لہ فی المجلس و لا تقبحوا لہ و جہا۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب لڑکے کا نام محمد رکھو تو اس کی عزت کرو اور مجلس میں اس کے لئے جگہ کشادہ کرو۔ اور اسے برائی کی طرف نسبت نہ کرو یا اس پر برائی کی دعانہ کرو۔

۲۲۸۵۔ عن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ

۴۱۹/۱۶، ۴۵۲۰۰، کنز العمال للمتقی، ☆	☆	۳۸/۵	الطبقات الكبرى لابن سعد،
☆	☆	۳۱	مناهل الصفاء،
۹۴/۱، کشف الخفا للعجلونی، ☆	☆	۴۱۸/۱۶، ۴۵۱۹۸،	کنز العمال للمتقی،
☆	☆	۴۸/۸	مجمع الزوائد للہیثمی،
۵/۳، مجمع الزوائد للہیثمی، ☆	☆	۷۱/۱۱	المعجم الكبير للطبرانی،
۴۷/۲، الحاوی للفتاویٰ للسیوطی، ☆	☆	۴۱۹/۱۶، ۴۵۲۰۴،	کنز العمال للمتقی،
۴۱۵، الاسرار المرفوعة للقاری، ☆	☆	۵۳/۱	اللائی المصنوعة للسیوطی،

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: من ولد له ثلثة اولاد فلم یسم احدا منهم محمدا فقد  
جهل -

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کے تین بیٹے پیدا ہوں اور ان میں سے کسی کا نام محمد نہ رکھے جاہل  
ہے۔

۲۲۸۶۔ عن ابی رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم: اذا سمیتم محمدا فلا تضربوه و لا تحرموه -

حضرت ابورافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
نے ارشاد فرمایا: جب لڑکے کا نام محمد رکھو تو اسے نہ مارو اور نہ محروم رکھو۔

۲۲۸۷۔ عن عطاء بن ابی رباح رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال - من اراد ان یکون  
حمل زوجته ذکرا فیضع یدہ علی بطنہا و لیقل: ان کان ذکرا فقد سمیتہ محمدا،  
فانہ یکون ذکرا۔

حضرت عطاء بن ابی رباح رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جو چاہے کہ اس کی  
عورت کے حمل میں لڑکا ہو اسے چاہئے اپنا ہاتھ عورت کے پیٹ پر رکھ کر کہے۔ ان کان ذکرا  
فقد سمیتہ محمدا۔ اگر لڑکا ہے تو میں نے اس کا نام محمد ہی رکھا۔ انشاء اللہ تعالیٰ لڑکا ہی  
ہوگا۔

## ﴿ ۲ ﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

سیدنا امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: جس گھر والوں میں کوئی محمد نام کا ہوتا  
ہے اس گھر کی برکت زیادہ ہوتی ہے۔ اور یہ تمام برکتیں اس وقت ہیں جب کہ مومن ہو اور  
مومن قرآن و حدیث و صحابہ کے عرف میں اسی کو کہتے ہیں جو سنی صحیح العقیدہ ہو کما نص علیہ  
الائمة فی التوضیح و غیرہ۔ ورنہ بد مذہبوں کے لئے حدیثیں یہ ارشاد فرماتی ہیں کہ وہ جہنم  
کے کتے ہیں۔ ان کا کوئی عمل قبول نہیں۔ بد مذہب اگر حجر اسود اور مقام ابراہیم کے درمیان



مظلوم قتل کیا جائے اور اپنے اس مارے جانے پر صابر و طالب ثواب رہے جب بھی اللہ عزوجل اس کی کسی بات پر نظر نہ فرمائے اور جہنم میں ڈالے۔ تو محمد بن عبد الوہاب نجدی وغیرہ گمراہوں کے لئے ان حدیثوں میں اصلاً بشارت نہیں۔ نہ کہ سید احمد خان کی طرح کفار قطعی، کہ کافر پر تو جنت کی ہوا تک یقیناً حرام ہے۔

فتاویٰ رضویہ حصہ اول ۲۰۳/۹

### (۴) سب سے بہتر نام

۲۲۸۸۔ عن عبد الله بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول الله صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: احب اسمائکم الی اللہ تعالیٰ عبد الله و عبد الرحمن حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارے ناموں میں سب سے زیادہ پیارے نام اللہ تعالیٰ کو عبد اللہ اور عبد الرحمن ہیں۔

فتاویٰ رضویہ ۱۶۵/۱۱

### (۵) حارث و ہمام ناموں کی فضیلت

۲۲۸۹۔ عن أبی وهب الجثمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول الله صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: تسموا باسما اللانبياء، و احب الاسماء الی اللہ تعالیٰ عبد الله و عبد الرحمن، و اصدقها حارث و همام، و اقبحها مرة۔ حضرت ابو وہب جثمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے ناموں پر نام رکھو، اور سب سے زیادہ پیارے نام اللہ کو عبد اللہ و عبد الرحمن ہیں، اور سب ناموں میں زیادہ سچے نام حارث و ہمام ہیں، اور سب سے برانام و مرہ ہے۔

فتاویٰ رضویہ ۱۶۶/۱۱

۲۰۶/۲	باب النهی عن التکی بأبی القاسم،	۲۲۸۸۔ الصحيح لمسلم،
۶۷۶/۲	باب تغیر الاسماء	السنن لا بی داؤد،
۲۷۳/۲	ما يستحب من الاسماء،	السنن لا بن ماجه،
۱۹/۱	☆ الجامع الصغير للسيوطی،	کنز العمال للمتی، ۴۵۱۹۴، ۴۱۷/۱۶
۶۷۶/۲	باب تغیر الاسماء،	۲۲۸۹۔ السنن لا بی داؤد،
۱۹/۱	☆ الجامع الصغير للسيوطی،	المسنن لا حمد بن حنبل،
۳۰۶/۹	☆ السنن الكبرى للبيهقي،	۸۱۴
		الادب المفرد للبخاری،

## (۶) حضرت فاطمہ کے نام کی فضیلت

۲۲۹۰۔ عن عبد الله بن عباس رضي الله تعالى عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : انما سماها فاطمة ، لان الله تعالى فطمها و محبيها من النار۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل نے اس کا نام فاطمہ اس لئے رکھا کہ اسے اور اس سے محبت و عقیدت رکھنے والوں کو نار دوزخ سے آزاد فرمایا۔

## (۷) بندوں کے لئے برے نام

۲۲۹۱۔ عن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : اخنع الاسماء عند الله يوم القيامة رجل تسمى ملك الاملاك ۔  
فقہ شہنشاہ ص ۲۸

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے یہاں قیامت کے دن ناموں کے اعتبار سے ذلیل ترین شخص وہ ہوگا جس کا نام ملک الاملاک ہوگا۔

۲۲۹۲۔ عن الداؤدی قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : ابغض الاسماء الى الله تعالى خالد و مالك و ذلك ان احدا ليس يخلد و المالك هو الله ۔  
حضرت داؤدی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ناموں میں اللہ تعالیٰ کو ناپسند نام خالد اور مالک ہیں، کہ ہمیشہ کوئی نہیں رہے گا۔ اور مالک نام اللہ ہی کا ہے۔  
فقہ شہنشاہ ص ۲۳

- ۲۲۹۰۔ كنز العمال للمتقى ۳۴۲۲۷، ۱۰۹/۱۲ ☆ تنزيه الشريعة لابن عراق، ۴۱۳/۱  
۲۲۹۱۔ الجامع الصحيح للبخارى، باب البغض الاسماء الى الله تعالى، ۹۱۶/۲  
السنن لا يبي داؤد، باب تغيير الاسم القبيح، ۶۷۸/۲  
المسند لا حمد بن حنبل، ۲۴۴/۲ ☆ حلية الاولياء لا يبي نعيم، ۳۱۲/۷  
۲۲۹۲۔ عمدة القارى للعيني، ☆ فتح البارى للعسقلاني، ۷۱۹/۱۰

## (۸) عزیز و حکیم نام نہ رکھو

۲۲۹۳۔ عن عبد الرحمن بن سمرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لا تسمہ عزیزا۔

حضرت عبد اللہ بن سمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس کا نام عزیز نہ رکھو۔

۲۲۹۴۔ قال ابو داؤد رضی اللہ تعالیٰ عنہ : غیر النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسم عزیز و الحکیم۔

امام ابو داؤد صاحب سنن فرماتے ہیں: کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عزیز اور حکیم ناموں کو تبدیل فرمادیا۔  
فقہ شہنشاہ ۱۹

## (۹) حرب و ولید نام منع ہیں

۲۲۹۵۔ عن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : نہی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان یسمی الرجال حربا او ولیدا ، او مرة ، او الحکم ، او ابا الحکم۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حرب، ولید، مرة، حکم اور ابوالحکم نام رکھنے سے منع فرمایا۔

فقہ شہنشاہ ص ۱۹

## (۱۰) نام بگاڑنے کی ممانعت

۲۲۹۶۔ عن عمیر بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی

۴۹/۸	☆	مجمع الزوائد للہیثمی ،	☆	۱۷۸/۴	☆	المسند لا حمد بن حنبل ،
۴۵۲۷۲	☆	کنز العمال، للمتقی ،	☆	۳۸۸/۵	☆	اتحاف السادة للزبیدی ،
			☆	۹۰۴	☆	السلسلة الصحيحة للآلبانی ،
۶۷۷/۲		باب تغير الاسماء القبيح ،				السنن لا بی داؤد ،
			☆	۸۹/۱۰	☆	المعجم الكبير للطبرانی ،
۲۵۲/۲	☆	الجامع الصغير للسيوطی ،	☆	۴۲۰/۱۶ ، ۴۵۲۱۱	☆	کنز العمال، للمتقی ،
	☆		☆	۳۸۸	☆	عمل اليوم واللیلة لا بن السنی ،

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: من دعا رجلا بغير اسمه لعنته الملائكة۔

حضرت عمیر بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی شخص کو اس کا نام بدل کر پکارے فرشتے اس پر لعنت کریں۔

اراءة الادب ص ۵



## ۲۲۔ سجدہ تعظیسی

### (۱) مخلوق کو سجدہ کرنا حرام ہے

۲۲۹۷۔ عن سلمان الفارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لا ینبغی لاحد ان یسجد لاحد الا اللہ تعالیٰ -  
حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی کے لئے یہ جائز نہیں کہ کسی کو اللہ تعالیٰ کے سوا سجدہ کرے۔

۲۲۹۸۔ عن سماک بن ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : دخل الجاثلیق علی علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فاراد ان یسجد له فقال له علی : اسجد لله ولا تسجد لی۔  
فتاویٰ رضویہ حصہ دوم ۲۲۱/۹

حضرت سماک بن ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کی بارگاہ میں سلطنت نصاریٰ کا سفیر حاضر ہوا حضرت کو سجدہ کرنا چاہا فرمایا: مجھے سجدہ نہ کر اللہ عزوجل کو سجدہ کر۔  
(۲) سجدہ تعظیسی حرام ہے

۲۲۹۹۔ عن الحسن البصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : بلغنی ان رجلا قال : یارسول اللہ ! نسلم علیک کما یسلم بعضنا علی بعض ، افلا نسجد لک ؟ قال : لا و لکن اکرموا نبیکم ، و اعرفوا الحق لا ہلہ ، فانه لا ینبغی ان یسجد لاحد من دون اللہ تعالیٰ ، فانزل اللہ تعالیٰ ، ما کان لبشر الی قوله بعد اذ انتم مسلمون ۔

حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے حدیث پہنچی کہ ایک صحابی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم حضور کو بھی ایسا ہی سلام کرتے ہیں جیسا آپس میں۔ کیا ہم حضور کو سجدہ نہ کریں؟ فرمایا: نہ، بلکہ اپنے نبی کی تعظیم کرو اور سجدہ خاص حق خدا ہے۔ اسے اسی

کے لئے رکھو۔ اس کے سوا کسی کو سجدہ سزاوار نہیں۔ اللہ عزوجل نے اس پر یہ آیت نازل فرمائی۔  
ما کان لبشر الا یہ۔

فتاویٰ رضویہ حصہ دوم ۲۱۴/۹

(۲) اپنے لئے قیام تعظیمی کی خواہش رکھنے والا جہنمی ہے

۲۳۰۰۔ عن معاوية بن أبي سفيان رضى الله تعالى عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : من سره ان يتمثل له الرجال قياما فليتبوه مقعده من النار۔

حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اپنے لئے لوگوں سے قیام تعظیمی کی خواہش رکھے وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنائے۔

فتاویٰ رضویہ حصہ دوم ۱۸۵/۹



۱۰۰/۲	باب ما جاء في كراهية قيام الرجل للرجل ،	الجامع للترمذی،
۲۹۵/۱۲	☆ شرح السنة للبخاری ،	المعجم الكبير للطبرانی،
۲۰۳/۲	☆ المغنی، للعراقی ،	المصنف لا بن أبي شيبة ،
۲۵۶/۱۹	☆ التفسير للقرطبي،	علل الحديث لا بن أبي حاتم،
	☆	التفسير لا بن كثير،
	☆	۵۲۵/۶

## ۲۳۔ عورتوں کے احکام

### (۱) زیورات اور سنگار عورتوں کے لئے ہے

۲۳۰۱۔ عن زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الذهب و الحریر حل لا ناٹ امتی و حرام علی ذکورھا  
حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سونا اور ریشم کا لباس میری امت کی عورتوں کو حلال اور مردوں پر حرام ہیں۔  
فتاویٰ رضویہ حصہ اول ۱۳/۹

### (۲) عورتیں مہندی لگائیں

۲۳۰۲۔ عن ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنہما قالت : ان ہندہ بنت عتبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت : یا نبی اللہ ! بایعنی فقال : لا با یعک حتی تغیری کفیک کانہما کفا سبع ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ہندہ بنت عتبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا: یا نبی اللہ! مجھے بیعت فرمائیں، حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تک تو اپنے ہاتھوں کا رنگ نہ بدلے گی۔ میں تجھے بیعت نہ کرونگا۔ تیری دونوں ہتھیلیاں تو گویا درندے کی سی ہیں۔ ۱۲۔ م

۲۳۰۳۔ عن ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت او مت امرأۃ

۶۷۵/۷، ۱۷۳۵۷، للمتنقی، کنز العمال، ☆	۲۴۰/۵	المعجم الكبير للطبرانی،
۲۲۵/۴، نصب الراية للزيلعي، ☆	۱۴۳/۵	مجمع الزوائد للهيثمي،
۱۷۴/۱، المسند للعقيلي،	۲۱۹۲،	المطالب العالیة لا بن حجر،
۵۷۴/۲، باب فی الخضاب للنساء		السنن لا بی داؤد،
۲۳۶/۲، تلخیص الحبير لا بن حجر، ☆	۱۰۱/۱،	کنز العمال للمتنقی، ۴۵۵،
	☆ ۴۴۶۶	مشکوۃ المصابیح للتبریزی،
۵۷۴/۲، باب فی الخضاب للنساء،		السنن لا بی داؤد،
۷۶/۷، السنن الكبرى للبيهقي، ☆	۲۶۲/۶،	المسند لا حمد بن حنبل،
۴۴۶۷، مشکوۃ المصابیح للتبریزی، ☆	۲۶۲/۲،	تلخیص الحبير لا بن حجر،

من وراء ستر بيدها كتاب الى رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم فقبض النبي صلى الله تعالى عليه وسلم بيده فقال: ما ادري ايدر رجل ام يد امرأة، قالت: بل يد امرأة، قال: لو كنت امرأة لغيرت اظفارها بالحناء۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ایک عورت نے پردہ کے پیچھے سے اشارہ کیا اس کے ہاتھ میں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے ایک خط تھا، حضور نے اس ہاتھ کو پکڑا اور فرمایا: میں نہیں جانتا کہ یہ مرد کا ہاتھ ہے یا عورت کا، بولیں: عورت کا ہاتھ ہے۔ فرمایا: اگر تو عورت ہوتی تو اپنے ہاتھوں کو مہندی سے رنگتی۔

۲۳۰۴۔ عن امرأة صلت القبلتين مع رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم قالت: دخلت على رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم فقال: اختضبي! ترك احد اكن الخضاب حتى تكون يدها كيد الرجل، فما تركت الخضاب و انها لابنة ثمانين۔

ایک بی بی رضی اللہ تعالیٰ عنہا جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ دو نوں قبلوں کی جانب نماز پڑھی تھی فرماتی ہیں: میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی تو حضور نے فرمایا: مہندی لگاؤ، تم میں بعض عورتیں مہندی نہیں لگاتیں کہ ان کے ہاتھ ایسے معلوم ہوتے ہیں جیسے مردوں کے ہاتھ، پھر انہوں نے مہندی لگانا نہیں چھوڑی یہاں تک کہ ان کی عمر اسی سال کی ہو گئی تھی۔

فتاویٰ رضویہ دوم ۱۳۹/۹

## (۲) عورت اور پردہ

۲۳۰۵۔ عن عبد الله بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: المرأة عورة، اقرب ما تكون الى الله تعالى في قعر بيتها، فاذا خرجت استشرفها الشيطان و كان عبد الله بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما يقوم يحصب النساء يوم الجمعة يخرجهن من المسجد، و كان ابراهيم يمنع نساء الجمعة و الجماعة۔

- ۲۳۰۴۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۷۰/۴ ☆ مجمع الزوائد للهيثمی، ۱۷۱/۵  
 الطبقات الكبرى لابن سعد، ۵/۸ ☆  
 ۲۳۰۵۔ عمدة القارى للعيني، ۳/۳  
 الجامع للترمذی، ۱۴۰/۱



حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا: عورت سرپا شرم کی چیز ہے۔ سب سے زیادہ اللہ عزوجل کے قریب اپنے گھر کی تہہ میں ہوتی ہے جب باہر نکلے شیطان اس پر نگاہ ڈالتا ہے، اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جمعہ کے دن کھڑے ہو کر کنکریاں مار کر عورتوں کو مسجد سے نکالتے۔ اور امام ابراہیم نخعی تابعی استاذ الاستاذ امام اعظم ابوحنیفہ اپنی مستورات کو جمعہ اور جماعت میں نہ جانے دیتے۔

جمل النور ص ۱۸

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

حدیث میں ہے، قبروں کی زیارت کرنے والیوں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت، امام قاضی خاں سے استفتاء ہوا کہ عورتوں کا مقابر کا جانا جائز ہے یا نہیں۔ فرمایا: ایسی جگہ جواز عدم جواز نہیں پوچھتے، یہ پوچھ کہ اس میں عورتوں پر کتنی لعنت پڑتی ہے۔ جب گھر سے قبر کی طرف چلنے کا ارادہ کرتی ہے اللہ اور فرشتوں کی لعنت میں ہوتی ہے۔ جب گھر سے باہر نکلتی ہے سب طرفوں سے شیطان اسے گھیر لیتے ہیں۔ جب قبر تک پہنچتی ہے میت کی روح اس پر لعنت کرتی ہے۔ جب واپس آتی ہے اللہ تعالیٰ کی لعنت میں ہوتی ہے۔

حضرت سیدنا زبیر بن العوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی زوجہ مقدسہ صالحہ عابدہ زاہدہ ثقیفہ نقیہ حضرت عائکہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو حاضری مسجد کریم مدینہ طیبہ سے باز رکھا۔ ان پاک بی بی کو مسجد کریم سے عشق تھا۔

پہلے امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نکاح میں آئیں۔ قبل نکاح امیر المؤمنین سے شرط کرائی کہ مجھے مسجد سے نہ روکیں۔ اس زمانہ خیر میں محض عورتوں کی ممانعت قطعی جزی نہ تھی، جس کے سبب بیبیوں سے حاضری مسجد اور گاہ گاہ زیارت بعض مزارات بھی منقول۔

صحیحین میں حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہے

نہینا عن اتباع الجنائز ولم يعزم علينا۔

ہمیں جنازوں کے پیچھے جانے سے منع کیا گیا، لیکن یہ تاکید حکم نہیں تھا۔ اس پر غنیہ میں فرمایا کہ یہ اس وقت کی بات ہے جب حاضری مسجد انہیں جائز تھی۔ اب حرام اور قطعی

ممنوع ہے۔

غرض اس وجہ سے امیر المؤمنین نے ان کی شرط قبول فرمائی۔

پھر بھی چاہتے یہ ہی تھے کہ یہ مسجد نہ جائیں۔ یہ کہتیں۔ آپ منع کریں میں نہ جاؤں گی۔ امیر المؤمنین بہ پابندی شرط منع نہ فرماتے۔ امیر المؤمنین کے بعد حضرت زبیر سے نکاح ہوا۔ منع فرماتے وہ نہ مانتیں۔ ایک روز انہوں نے یہ تدبیر کی کہ عشا کے بعد اندھیری رات میں ان کے جانے سے پہلے راہ میں کسی دروازہ میں چھپ گئے۔ جب یہ آئیں اور اس دروازہ سے آگے بڑھیں تھیں کہ انہوں نے نکل کر پیچھے سے ان کے سر مبارک پر ہاتھ مارا اور چھپ رہے۔ حضرت عاتکہ نے کہا۔

انا لله فسد الناس -

ہم اللہ کے لئے ہیں۔ لوگوں میں فساد آ گیا۔

یہ فرما کر مکان کو واپس آئیں اور پھر جنازہ ہی نکلا۔ تو حضرت زبیر نے انہیں یہ تہنیت فرمائی کہ عورت کیسی ہی صالحہ ہو، اس کی طرف سے اندیشہ نہ سہی، فاسق مردوں کی طرف سے اس پر خوف کا کیا علاج۔

جمل النور ص ۲۵

(۴) نابینا سے بھی پردہ ضروری ہے

۲۳۰۶۔ عن ام المؤمنین ام سلمة رضی اللہ تعالیٰ عنہا انہا کانت عند رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و ام المؤمنین ميمونة رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت: فبينما نحن عنده اقبل عبد الله بن ام مكتوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فدخل عليه، و ذلك بعد ما امرنا بالحجاب، فقال رسول الله صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: احتجبا منه، فقلت: يا رسول الله! اليس هو اعمى لا يبصرنا و لا يعرضنا فقال رسول الله صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: افعميا وان اتما الستما تبصرانه -

۱۰۱/۲	باب ما جاء في احتجاب النساء،	۲۳۰۶۔	الجامع للترمذی،
۵۶۸/۲	باب قوله تعالى و قل للمؤمنات،		السنن لا بی داؤد،
۲۴/۹	☆ شرح السنة للبخاری،	۲۹۶/۶	☆ المسند لا حمد بن حنبل،
۱۲۶/۸	☆ الطبقات الكبرى لا بن سعد،	۳۳۹/۸	☆ تاریخ بغداد للخطیب،
۹۱/۷	☆ السنن الكبرى للبيهقي،	۱۴۵۷	☆ الصحيح لا بن حبان،
۱۱۶/۱	☆ مشکل الآثار للطحاوی،	۱۱۲/۲	☆ تلخیص الحبير لا بن حجر،

ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں اور ام المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھیں۔ کہ اچانک حضرت عبد اللہ بن ام مکتوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے۔ یہ اس وقت کی بات ہے جب پردہ کا حکم آچکا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان سے پردہ کرو۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ ناپینا نہیں ہیں؟ ہمیں نہ یہ دیکھ رہے اور نہ کوئی ہمکلامی ہے۔ یہ سن کر حضور نے ارشاد فرمایا: کیا تم دونوں بھی ناپینا ہو۔ کیا تم انکو نہیں دیکھ رہی ہو۔ ۱۲م  
فتاویٰ رضویہ حصہ دوم ۶/۹

### (۵) دیور سے پردہ ضروری ہے

۲۳۰۷۔ عن عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ایاکم و الدخول علی النساء، فقال رجل من الانصار: یا رسول اللہ! افرأیت الحمو؟ قال: الحمو الموت۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عورتوں کے پاس جانے سے پرہیز کرو۔ ایک صحابی انصاری بولے: یا رسول اللہ! دیور کے بارے میں کیا حکم ہے؟ فرمایا: دیور تو موت ہے۔ ۱۲م

فتاویٰ رضویہ حصہ دوم ۶/۹

### (۶) عورت بغیر محرم سفر نہ کرے

۲۳۰۸۔ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لا یحل لا مرأۃ تو من باللہ و الیوم الآخر ان تسافر مسیرۃ یوم و

۲۱۶/۲	باب تحريم الخلوۃ جنیبة،	الصحيح لمسلم،
۲۷۷/۱۷	☆ المعجم الكبير للطبرانی،	المسند لا حمد بن حنبل،
۹۰/۷	☆ السنن الكبرى للبيهقي،	المصنف لا بن أبي شيبة،
۱۳۹/۱	باب ما جاء في كراهية الدخول على المغيبات،	الجامع للترمذی،
۱۳۹/۱	باب ما جاء في كراهية ان تسافر المرأة،	الجامع للترمذی،
۲۴۱/۱	السنن لا بی داؤد، مفاتك، ۳، باب في المرأة لحج بغیر محرم،	
۲۰۴/۸	☆ تاریخ بغداد للخطیب،	الترغيب والترهيب للمنذرى، ۷۲/۴،
	☆ ۱۷۲/۴،	شرح السنة للبخاری،

لیلة ، فی روایة ان تسافر ثلثة ایام الاو معها زوجها او ذورحم محرم منها ۔  
 حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ  
 وسلم نے ارشاد فرمایا: حلال نہیں کسی عورت کو جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہے کہ وہ  
 ایک منزل اور ایک روایت میں ہے کہ تین منزل سفر کو جائے جب تک ساتھ میں شوہر یا وہ رشتہ  
 دار نہ ہو جس سے ہمیشہ ہمیشہ نکاح حرام ہے۔

### ﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اگر عورت حج کو جانا چاہے تو اس پر لازم ہے کہ اپنے کسی محرم کو ساتھ لے، یا حج سے  
 واپسی تک کے لئے نکاح کرے اگرچہ ستر اسی سال والے سے ہو جو اس کے ساتھ آئے جائے  
 ۔ مقصود صرف یہ ہے کہ بے محرم یا شوہر کے جانا صادق نہ ہو۔ باقی مقاصد زوجیت ہونے نہ  
 ہونے سے بحث نہیں۔ اور اگر اندیشہ ہو کہ بعد واپسی طلاق نہ دے تو نکاح یوں کیا جائے کہ  
 عورت کہے: میں نے اپنے نفس کو تیرے نکاح میں دیا اس شرط پر کہ جب تو مجھے حج کو لیجائے  
 اور واپس آئے تو واپس اپنے مکان پہنچتے ہی مجھ پر طلاق بائن ہو۔ مرد کہے: میں نے قبول کیا  
 اس شرط پر کہ جب میں تجھے حج کو لیجاؤں الی آخر۔ یوں اگر وہ ساتھ نہ جائے تو طلاق ہو جائے  
 گی۔ اور ساتھ جائے تو واپس پہنچتے ہی طلاق ہو جائے گی بغیر اس کے جو قدم رکھے گی گناہ  
 میں لکھا جائے گا۔  
 فتاویٰ رضویہ ۲/۲۸۴

### (۷) لڑکیوں کو لکھنا نہ سکھاؤ اور بالا خانے پر نہ رکھو

۲۳۰۹۔ عن ام المؤمنین عائشة الصديقة رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت قال  
 رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: لا تسکنوہن الغرف و لا تعلموہن الكتابة،  
 و علموہن الغزل و سورة النور۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی  
 اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عورتوں کو بالا خانوں پر نہ رکھو، اور انہیں لکھنا نہ سکھاؤ، اور کاتنا  
 اور سورہ نور کی تعلیم دو۔

۲۳۱۰۔ عن عبد الله بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : لا تسكنوا نساءكم الغرف ولا تعلموهن الكتاب۔  
حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عورتوں کو بالاخانوں پر نہ بساؤ، اور انہیں لکھنا نہ سکھاؤ۔

۲۳۱۱۔ عن عبد الله بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : لا تعلموا نساءكم الكتابة، ولا تسكنوهن العلالی۔  
حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنی عورتوں کو لکھنا نہ سکھاؤ اور دو منزلوں پر نہ بساؤ۔

### ﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

عورتوں کو لکھنا شرعاً ممنوع و سنت نصاریٰ و فاتح ہزاراں فتنہ اور مستان سرشار کے ہاتھ میں تلوار دینا ہے۔ جسکے مفاسد شدیدہ پر تجارب عدیدہ شاہد عدل ہیں۔ متعدد حدیثیں (مندرجہ بالا وغیرہ) اس سے ممانعت میں وارد ہیں، جن میں بعض کی سند عند تحقیق خود قوی ہے، اور اصل متن حدیث کے معروف و محفوظ ہونے کا امام بیہقی نے افادہ فرمایا: اور پھر تعدد طرق دوسری قوت ہے، اور عمل امت و قبول علماء تیسری قوت، اور محل احتیاط و سد فتنہ چوتھی قوت۔ تو حدیث لا اقل حسن ہے، اور ممانعت میں اس کا نص صریح ہونا خود روشن ہے۔ بخلاف حدیث شفا بنت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہ حضور نے فرمایا: کیا حفصہ کو غلہ کا منتر نہ سکھائے گی جیسے اسے لکھنا سکھایا۔ اجازت میں اصلاً کوئی حدیث صریح نہیں۔

حدیث اول: حاکم نے صحیح مستدرک میں، اور نظر طریق سے بیہقی نے شعب میں بطریق، محمد بن محمد بن سلیمان روایت کی۔ قال حدثنا عبد الوهاب الضحاك ثنا شعيب بن اسحاق الحدیث سنداً و متناً۔ حاکم نے کہا: صحیح الاسناد، اس حدیث کی سند صحیح ہے۔ اس پر حافظ ابن حجر نے اطراف میں کہا: بل عبد الوهاب متروک۔

☆ ۲۳۱۰۔ کنز العمال للمتقی، ۴۴۹۹۹، ۱۶/۳۸۰

☆ ۲۳۱۱۔ الکامل لابن عدی، ۱۵۳/۲، الموضوعات لابن الجوزی، ۲/۲۶۸

☆ اللآلی المصنوعة للسيوطی، ۹۳/۲

**اقول:** الآن القول فيه ابن عدی ، فقال : بعض حديثه لا يتابع عليه ، و هذا صادق على كثير من رجال الصحيحين ، يبهتي في اسے بطریق اول روایت کر کے کہا: ہذا بہذا الاسناد منکر۔ یہ حدیث اس سند سے منکر وغیر معروف ہے۔ امام خاتم الحفاظ سیوطی نے لآلی میں فرمایا: افاد انه بغیر هذا الاسناد ليس بمنکر۔ یعنی بیهتی نے افادہ کیا کہ حدیث دوسری سند سے منکر نہیں معروف و محفوظ ہے۔

**اقول:** و ستسمع انه بنفس السند غير منکر۔

**حدیث دوم:** امام ابن حجر مکی نے فتاویٰ حدیثیہ میں استناداً ذکر کی۔

**حدیث سوم:** اختر بیج ابن عدی امام حافظ سیوطی نے الاجر الجزل فی الغزل

فتاویٰ رضویہ حصہ اول ۱۵۷/۹

میں ذکر کی۔

حضرت شفا بنت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ایک حدیث اس طرح منقول ہوئی کہ میں ام المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر تھی۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا: تم چھوٹی کامنتر کیوں نہیں سیکھ لیتیں جس طرح تم نے کتابت سیکھی۔

اس حدیث کے راویوں میں علی الترتیب حضرت ابرہیم بن مہدی مصیعی کو ابو حاتم نے ثقہ کہا۔ امام عقیلی نے فرمایا: منکر احادیث روایت کرتا ہے۔ اس سلسلہ میں یحییٰ بن معین کا قول بطور سند پیش کیا۔ تقریب میں اس کو مقبول کہا۔

لیکن یہ درجہ اس راوی سے بھی کم ہے جس کو صدوق سیئ الحفظ صدوق یہم، صدوق یخطی، صدوق تغیر بآجرہ عمرہ، کہا جاتا ہے۔

دوسرے راوی علی بن مسہر ہیں ثقہ ہیں لیکن غریب احادیث بیان کرتے ہیں۔

تیسرے عبدالعزیز بن عمر بن عبدالعزیز ہیں، یہ صدوق ہیں لیکن روایت میں خطا کرتے ہیں۔ صرف ابو مسہر نے انکو ضعیف کہا

چوتھے صالح بن کیسان ہیں، ثقہ ثبت فقہہ ہیں۔

پانچویں ابوبکر سلیمان بن ابی خیشمہ ہیں اور یہ ثقہ ہیں۔ اور یہ حضرت شفاء رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں۔ لہذا یہ حدیث صالح ہوگی تو گویا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ

وسلم نے سکوت فرمایا جس سے جواز سمجھا جاسکتا ہے۔

لیکن علمائے کرام نے اس حدیث سے جواز نہ مانا بلکہ اس کی توجیہات کیں، انہیں میں سے ایک یہ ہے کہ یہ حضور کی جانب سے حضرت حفصہ پر تعریض تھی۔

فتاویٰ رضویہ ملخصاً حصہ اول ۱۵۷/۹

(۸) ہجڑوں کو گھر میں نہ آنے دو

۲۳۱۲۔ عن ام المؤمنین ام سلمة رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت۔ قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اخرجوا المختنثین من بیوتکم۔

ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: زنانوں کو اپنے گھروں سے نکال باہر کرو۔

فتاویٰ رضویہ حصہ اول ۱۳۳/۹

(۹) اجنبیہ سے خلوت حرام ہے

۲۳۱۳۔ عن امیرا لمؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: الا لا یخلون رجل بامرأة الا كان ثالثها شیطان۔

امیر المؤمنین حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خبردار، کوئی مرد کسی اجنبی عورت کے ساتھ خلوت میں نہیں ہوتا مگر وہاں تیسرا شیطان ہوتا ہے۔

فتاویٰ رضویہ حصہ ۱/۹

۸۷۴/۲	باب اخراج المشتبهين بالنساء	۲۳۱۲۔ الجامع الصحيح للبخاری،
۶۷۴/۲	باب الحكم في المختنثين	السنن لا بی داؤد،
۱۳۸/۱	باب في المختنثين،	السنن لا بن ماجه،۔
۲۰۴۳۴	☆ المصنف لعبد الرزاق،	السنن الكبرى للبيهقي،
۳۹۲/۱۶، ۴۵۰، ۶۶	☆ كنز العمال للمتقي،	المعجم الكبير للطبراني،
۱۴۰/۱	باب ماجاء في كراهية الدخول على المغيات،	۲۳۱۳۔ الجامع للترمذی،
۲۵۲۰۹	☆ الصحيح لا بن خزيمة	المستدرک للحاکم،
۴۰۹/۴	☆ المصنف لا بن أبي شيبة،	تاريخ بغداد للخطيب،
	☆ ۲۲۳/۵	مجمع الزوائد للهيثمی،

## ۲۲- تشبہ کفار

### (۱) تشبہ کفار سے بچو

۲۳۱۴- عن عبد الله بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول الله صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ابغض الناس الى الله تعالیٰ ثلثة ، ملحد فی الحرم ، و مبتغ فی الاسلام سنة الجاهلية و مطلب دم امرء بغير حق لیهريق دمه -

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ ناپسند لوگوں میں تین شخص ہیں۔ حرم میں بے دینی پھیلانے والا، مذہب اسلام میں ایام جاہلیت کے طریقوں کا خواہش مند، اور ناحق کسی کا خون بہانے والا۔ ۱۲م

۲۳۱۵- عن عبد الله بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول الله صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : جعل الذل و صغار علی من خالف امری ، و من تشبه بقوم فهو منهم -

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ذلت و خواری اس شخص کا مقدر بنا دی گئی جس نے میری مخالفت کی، اور جو جس قوم سے مشابہت پیدا کرے وہ اسی میں شمار ہوگا۔ ۱۲م

۲۳۱۶- عن عبد الله بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول الله

- 
- ۲۳۱۴- الجامع الصحيح للبخاری، باب طلب دم امری بغير حق، ۱۰۱۶/۲
- کنز العمال للمتقی، ۵۴۷/۱۶، ۴۳۸۳۳، ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۲۱۰/۱۲
- المعجم الكبير للطبرانی، ۳۰۸/۱۰، ☆ تلخیص الحبير لا بن حجر، ۲۲/۴
- السلسلة الصحيحة للابانی، ۷۷۸، ☆ الجامع الصغير للسيوطی، ۱۰/۱
- ۲۳۱۵- السنن لا بی داؤد، باب فی لباس الشهرة، ۵۵۹/۲
- المسند لا حمد بن حنبل، ۵۰/۲، ☆ نصب الرایة للزیلعی، ۳۴۷/۴
- اتحاف السادة للزیلعی، ۱۲۸/۶، ☆ التمهيد لا بن عبد البر، ۸۰/۶
- کنز العمال للمتقی، ۲۴۶۸۰، ۱۰/۹، ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۲۷۴/۱۰
- التفسیر لا بن کثیر، ۵۳/۸، ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۲۷۱/۱۰
- مشکل الآثار للطحاوی، ۸۸/۱، ☆ المغنی للعراقی، ۲۷۰/۱
- ۲۳۱۶- کنز العمال للمتقی، ۱۰۹۷، ۲۱۹/۱، ☆ الجامع الصغير للسيوطی، ۴۷۰/۲



صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: لیس منا من عمل بسنة غیرنا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو ہمارے غیر کے طریقے پر چلے وہ ہم سے نہیں۔

۲۳۱۷۔ عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: لیس منا من تشبه بغيرنا، لا تشبهوا باليهود ولا بالنصارى، فان تسليم اليهود الاشارة بالاصابع، و تسليم النصارى الاشارة بالاكف۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو ہمارے غیروں سے مشابہت کرے وہ ہم میں سے نہیں۔ تم نہ یہود سے مشابہت کرو اور نہ نصاریٰ سے۔ یہودیوں کا سلام انگلیوں کے اشارے سے ہے۔ اور عیسائیوں کا سلام ہتھیلی کے اشارے سے۔ ۱۲م

فتاویٰ رضویہ حصہ اول ۱۹۸/۹

۲۳۱۸۔ عن سعد بن أبي وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: نظفوا افئیتکم و لا تشبهوا باليهود۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے پیش دروازہ زمینیں ستھری رکھو، یہودیوں سے تشبہ نہ کرو۔

فتاویٰ رضویہ حصہ دوم ۱۳۸/۹

- 
- ۲۳۱۷۔ الجامع للترمذی، باب ماجاء فی کراهية اشارة الید بالسلام، ۹۴/۲
- مجمع الزوائد للهيثمی، ۳۸/۸ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۲۷۴/۱۰
- کنز العمال للمتقی، ۱۲۸/۹، ۲۵۳۳۳، ☆ الترغیب والترہیب للمنذری، ۴۳۴/۳
- اتحاف السادة للزبيدي، ۲۷۹/۶ ☆ الجامع الصغير للسيوطی، ۴۷۰/۱
- ۲۳۱۸۔ الجامع للترمذی، باب ماجاء فی النظفة، ۱۰۳/۲
- كشف الخفا للعجلوني، ۲۴۲/۱ ☆ الدر المنثور للسيوطی، ۶۰
- تذكرة الموضوعات للقيرائي، ۱۵۷ ☆

## ۲۵- شکر

## (۱) شکر عباد شکر خدا

۲۳۱۹- عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لا یشکر اللہ من لا یشکر الناس -

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو لوگوں کا شکر ادا نہیں کرتا وہ اللہ کا شکر ادا نہیں کرتا۔ ۱۲م (۲) بھلائی کرنے والے کی تعریف کرنا شکر ہے

۲۳۲۱- عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : من اولیٰ معروفًا فلم یجد له جزاء الا الثناء فقد شکرہ و من کتمہ فقد کفر -

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کے ساتھ کسی نے بھلائی کی اور اس کے پاس اس کے بدلے کے لئے کچھ نہیں مگر اس نے اس کی تعریف کی تو اس کا شکر ادا کر دیا۔ اور جس نے بھلائی کو چھپایا تو اس نے گویا کفرانِ نعمت کیا۔ ۱۲م فتاویٰ رضویہ حصہ اول ۲۰/۹

۶۶۲/۲	باب فی شکر المعروف ،	۲۳۱۹- السنن لابن داؤد ،
۱۷/۲	باب ما جاء الشکر لمن احسن الیک ،	الجامع للترمذی ،
۱۶۲/۱	☆ المعجم الکبیر للطبرانی ،	المسنند لاحمد بن حنبل ،
۱۸۷/۱۳	☆ شرح السنة للبخاری ،	مجمع الزوائد للہیثمی ،
۳۸۹/۸	☆ حلیۃ الاولیاء لابن نعیم ،	اتحاف السادة للزییدی ،
۷۷/۲	☆ الترغیب والترہیب للمندری ،	کنز العمال للمتی ، ۶۴۸۵ ،
۱۷/۲	باب ما جاء الشکر لمن احسن الیک ،	۲۳۲۰- الجامع للترمذی ،
۴۰۸/۲	☆ المعجم الکبیر للطبرانی ،	المسنند لاحمد بن حنبل ،
۳۶۲/۶	☆ الدر المنثور للسيوطی ،	مجمع الزوائد للہیثمی ،
	☆	اتحاف السادة للزییدی ،
۶۶۳/۲	باب شکر المعروف	۲۳۲۱- السنن لابن داؤد

۲۳۲۲۔ عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : من اعطی عطاء فوجد فلیجزبه و من لم یجد فلیثن ، فان من اثنی فقد شکر ، و من کتم فقد کفر۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کو کسی کی جانب سے کوئی نعمت ملی تو اس کے پاس بدلے میں کوئی چیز ہے تو پیش کرے۔ اور جس کے پاس ایسی کوئی چیز نہیں تو تعریف ادا کرے۔ کہ جس نے تعریف کی اس نے شکر یہ ادا کیا۔ اور جس نے نعمت کو چھپایا اس نے کفران نعمت کیا۔ ۱۲م

### (۳) قلیل عطا پر بھی شکر یہ ادا کرو

۲۳۲۳۔ عن النعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : من لم یشکر القلیل لم یشکر الکثیر۔

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو قلیل نعمت کا شکر یہ ادا نہیں کرتا وہ کثیر کا بھی ادا نہیں کریگا۔

### (۴) قلیل احسان کو بھی حقیر نہ سمجھو

۲۳۲۴۔ عن ابی ذر الغفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لا تحقرن من المعروف شیئاً ولوان تلقی اخاک بوجه طلیق۔

حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی چیز کو حقیر نہ سمجھو۔

۲۳۲۲۔ الجامع للترمذی ، باب ما جاء فی المتشیع بما لم یعط ، ۲/۲۴

کنز العمال للمتی ، ۱۶۵۶۹ ، ۷/۴۶۵ ☆ تاریخ دمشق لا بن عساکر ، ۶/۶۶

☆ ۳۰۵ / ۱۴ تاریخ بغداد للخطیب ،

۲۳۲۳۔ المسند لا حمد بن حنبل ، ۴/۲۷۸ ☆ مجمع الزوائد للہیثمی ، ۵/۲۱۷

☆ ۳۶۲ / ۶ الدر المنثور للسیوطی ،

☆ ۶۶۷ السلسلۃ الصحیحۃ للالبانی التفسیر للبقوی ، ۷/۲۶۱

۲۳۲۴۔ الصحیح لمسلم ، باب استحباب طلاقۃ الوحۃ عند اللقاء ، ۲/۳۲۹

☆ ۴۸۳ / ۳ المسند لا حمد بن حنبل ، السنن الکبری للبیہقی ، ۴/۱۸۸

☆ ۴۱۸ / ۷ ، ۱۶۳۴۱ کنز العمال للمتی ، تاریخ الصغیر للبخاری ، ۱/۱۱۷

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی بھلائی کو حقیر نہ سمجھو خواہ تمہاری طرف سے صرف یہ ہی بھلائی ہو کہ تم اپنے بھائی سے خندہ پیشانی کے ساتھ ملاقات کرو۔ ۱۲م

۲۳۲۵۔ عن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: يا نساء المسلمين! لا تحقرن جارة لجارتها ولو فرسن شاة۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے مسلم خواتین! کوئی پڑوسن کسی پڑوسن کی عطا کردہ چیز کو حقیر نہ جانے خواہ وہ عطیہ کسی بکری کی کھری ہی ہو۔ ۱۲م فتاویٰ رضویہ حصہ اول ۲۰/۹

### (۵) اللہ تعالیٰ کا شکر ہر حال میں کرو

۲۳۲۶۔ عن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: تعرف الى الله في الرخاء يعرفك في الشدة۔ احکام شریعت ص ۱۵۳

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آرام کی حالت میں خدا کو پہچان وہ تجھے سختی میں پہچانے گا۔

### (۶) اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی نعمت کی حفاظت کرو

۲۳۲۷۔ عن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: ان الله يحب العبد الغني الغني الذي لا يفتقر الى احدٍ۔

۲۳۲۵۔ الجامع الصحيح للبخاری، باب لا تحقرن جارة لجارتها، ۲/۸۸۹

☆ ۱۳۱/۱ الصحيح لمسلم،

☆ ۲۶۴/۲ المسند لا حمد بن حنبل،

☆ ۱۷۷/۴ السنن الكبرى للبيهقي،

☆ ۱۹۷/۵ فتح الباری للعسقلانی،

☆ ۶۶/۱ الدر المنثور للسيوطی، ۲۳۲۶۔

☆ ۳۶۲/۱ كشف الخفا للعلوني،

☆ ۸۰/۲ كنز العمال للمتنقي، ۳۲۲۱،

☆ ۳۹۸/۶ باب قول واوب اذا ناده الايد، ۲۳۲۷۔ الجامع الصحيح للبخاری،

☆ ۳۱۴/۲ المسند لا حمد بن حنبل،

☆ ۱۹۸/۱ السنن الكبرى للبيهقي،

☆ ۷/۸ شرح السنة للبخاری،

☆ ۲۱۰/۱۵ التفسير للقرطبي،

☆ ۶۶/۷ التفسير لابن كثير،

عليه وسلم : بينما ايوب عليه الصلوة و السلام عريانا خر عليه رجل جراد من ذهب، فجعل يحثي في ثوبه فناداه ربه : يا ايوب ! الم اكن اغنيك عما ترى ، قال : بلى ، وعزتك ! و لكن لا غنى لي عن بركتك -

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک دن حضرت ایوب علیہ الصلوٰۃ والسلام نہا رہے تھے کہ آسمان سے سونے کی ٹڈیاں برسیں۔ حضرت ایوب علیہ الصلوٰۃ والسلام چادر میں بھرنے لگے۔ رب عزوجل نے ندا فرمائی: اے ایوب! جو تمہارے پیش نظر ہے کیا میں نے اس سے تمہیں بے پرواہ نہ کیا تھا۔ عرض کی: ضرور غنی کیا تھا، تیری عزت کی قسم! مگر مجھے تیری برکت سے تو بے نیازی نہیں ہے۔

فتاویٰ رضویہ ۲/۲۰۵

## (۷) نعمت کا چرچا اللہ تعالیٰ کو محبوب ہے

۲۳۲۸۔ عن عبد الله بن عمرو و رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول الله صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ان اللہ تعالیٰ یحب ان یری اذثر نعمته علی عبادہ -

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ پسند فرماتا ہے کہ اس کی نعمت کا اثر اس کے بندے پر دیکھا جائے۔ ۱۲م

۱۰۵/۲	باب ماجاء ان اللہ یحب ان یری اثر نعمته ،	۲۳۲۸۔	الجامع للترمذی،
۱۳۵/۴	المستدرک للحاکم،	☆ ۲۱۳/۲	المسند لا حمد بن حنبل،
۲۶۰/۱۰	فتح الباری للعسقلانی ،	☆ ۴۲۷/۳	التاریخ الکبیر للبخاری،
۴۳۵	مشکوٰۃ المصابیح للتبریزی ،	☆ ۱۸۹۹	جمع الجوامع للسيوطی،
۳۱۱/۲	اتحاف السادة للزییدی ،	☆ ۱۴۰/۷، ۱۷۱۷۴	کنز العمال للمتقی،
۲۸۳/۱	التفسیر لابن کثیر،	☆ ۴۹/۱۲	شرح السنة للبغوی،
۷۹/۳	الدر المنثور للسيوطی ،	☆ ۳۴۶/۳	المغنی للعراقی،

## ۲۶۔ حقوق والدین

### ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک

۲۳۲۹۔ عن عبد الله بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : سئلت رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : اى العمل احب الى الله تعالى ؟ قال : الصلوة على وقتها ، قلت : ثم اى ؟ قال : بر الوالدين ، قلت : ثم اى ؟ قال : الجهاد فى سبيل الله ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے میں نے پوچھا، کونسا عمل اللہ تعالیٰ کو زیادہ پسند ہے؟ فرمایا: وقت پر نماز ادا کرنا۔ میں نے عرض کیا: پھر اس کے بعد کونسا؟ فرمایا: ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آنا۔ میں نے عرض کیا: پھر اس کے بعد کونسا؟ فرمایا: اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔ ۱۲م

### (۲) والدین کی رضا رب کی رضا ہے

۲۳۳۰۔ عن عبد الله بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : رضا الرب فى رضى الوالد ، و سخط الرب فى سخط الوالد۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رب کی رضا والد کی رضا میں ہے، اور رب کی ناراضگی والد کی ناراضگی میں ہے۔ ۱۲م

۸۸۲/۲	باب ارداف الرجل خلف الرجل ،	الجامع الصحيح للبخارى ،
۶۲/۱	باب كون الايمان بالله تعالى ،	الصحيح لمسلم ،
۱۲/۲	باب ما جاء فى بر الوالدين ،	الجامع للترمذى ،
۷۱/۱	باب فضل الصلوة لمواقيتها ،	السنن للنسائى
۲۸۵/۷، ۱۸۸۹۷	☆ كنز العمال للمتنقى ،	المسند لا حمد بن حنبل
۱۲/۲	باب ما جاء من الفضل فى رضا الوالدين ،	الجامع للترمذى ،
۱۳۶/۸	☆ مجمع الزوائد للهيثمى ،	المستدرک للحاکم ،
۲۷۳/۲	☆ الجامع الصغير للسيوطى ،	اتحاف السادة للزبيدى ،

۲۳۳۱۔ عن عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : رضی الرب فی رضی الوالدین ، و سخط الرب فی سخط الوالدین -  
فتاویٰ رضویہ ۶۷۳/۴

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رب کی رضا ماں باپ کی رضا میں ہے، اور رب کی ناراضگی ماں باپ کی ناراضگی میں ہے۔ ۱۲م

۲۳۳۲۔ عن أبی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : جاء رجل الی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ناستاذنہ فی الجہاد فقال: احی والداک؟ قال : نعم ، قال : ففیہما فجاہد -

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں ایک شخص حاضر ہوا تو آپ سے جہاد کی اجازت چاہی، فرمایا: کیا تیرے والدین زندہ ہیں؟ بولا: ہاں، فرمایا: جا اور ان کی خدمت کر کے جہاد کا ثواب حاصل کر۔ ۱۲م

۲۳۳۳۔ عن عبد الله بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : اقبل رجل الی رسول الله صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال : ابا یعک علی الحجرة و الجہاد ، ابتغی الاجر من اللہ تعالیٰ قال : فهل من والدیك احد حی؟ قال : نعم ، بل کلاہما ، قال : فارجع الی والدیك فاحسن صحبتہما۔

۲۷۳/۲	☆	الجامع الصغیر للسيوطی ،	۳۲۲/۳	☆	الترغیب والترہیب للمندری ،
۷۸۰/۱۶	☆	کنز العمال للمتقی ، ۴۵۵۵۱ ،	۱۷۲/۴	☆	الدر المنثور للسيوطی ،
۴۲۱/۱		باب الجہاد باذن الاولین ،			۲۳۳۲۔ الجامع الصحیح للبخاری ،
۳۱۳/۲		کتاب البرو الصلة ،			الصحیح لمسلم ،
۴۴/۲		باب الرخصة فی التخلف لمن له والدين ،			السنن للنسائی ،
۲۰۰/۱		باب ما جاء خرج الی الغز ،			الجامع للترمذی ،
۴۷۳/۱۲	☆	المصنف لابن أبی شیبۃ	۱۶۵/۲	☆	المسند لا حمد بن حنبل ،
۲۵۰/۱۰	☆	شرح السنة للغوی ،	۲۵/۳	☆	مشکل الآثار للطحاوی ،
۲۵۰/۴	☆	تاریخ بغداد للخطیب ،	۱۹/۵	☆	ارواء الغلیل للالبانی ،
۳۱۳/۲		کتاب البرء الصلة ،			۲۳۳۳۔ الصحیح لمسلم ،

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک صاحب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: میں آپ کے دست مبارک پر ہجرت اور جہاد کی بیعت کے لئے اللہ تعالیٰ سے اجر و ثواب حاصل کرنے کی غرض سے حاضر ہوا ہوں۔ فرمایا: کیا تیرے والدین میں سے کوئی زندہ ہے؟ بولے: ہاں بلکہ دونوں باحیات ہیں۔ فرمایا: تو کیا تو اللہ سے اجر و ثواب کا طالب ہے۔ بولا: ہاں، فرمایا: لوٹ جا اور اپنے والدین سے حسن سلوک کر کے ثواب حاصل کر۔ ۱۲م

۲۳۳۴۔ عن عبد الله بن عمرو رضى الله تعالى عنهما قال : جاء رجل الى رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم فقال : جئت ابا يعك على الهجرة و تركت ابوى بيكيان ، قال : ارجع اليهما فاضحكهما كما ابكيتهما -

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک صاحب حاضر آئے اور بولے: میں آپ کے دست اقدس پر ہجرت کی بیعت کرنے آیا ہوں اور ماں باپ کو روتا چھوڑ آیا ہوں۔ فرمایا: واپس جا اور انکو خوش کر جس طرح تو ان کو روتا چھوڑ آیا ہے۔ ۱۲م

فتاویٰ رضویہ ۶۷۴/۳

### (۳) والدین کی فرمانبرداری ضروری ہے

۲۳۳۵۔ عن معاذ بن جبل رضى الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم ؛ لا تعقن والديك و ان امراك ان تخرج من اهلك و مالك -

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ماں باپ کی نافرمانی مت کر اگر چہ وہ تجھے حکم دیں کہ تو اپنے گھر بار کو چھوڑ دے۔ ۱۲م

۲۳۳۶۔ عن معاذ بن جبل رضى الله تعالى عنه قال: قال رسول الله صلى

۱۶۲/۲	باب البيعة الهجرة،	السنن للنسائي،
۳۴۲/۱	باب فى الرجل يغزو ابوه كارهون،	السنن لا بى داؤد، جهاد، ۳۱،
۳۹۲/۶	☆ اتحاف السادة للزبيدي،	۲۳۳۵۔ المسند لا حمد بن حنبل،
	☆	۲۳۸/۵
	☆	۲۲۸/۱
۳۸۲/	☆ الترغيب والترهيب للمنذرى،	۲۳۳۶۔ الدر المنثور للسيوطى،
	☆	۱۸۳/۴
	☆	۵۸/۴
		المعجم الكبير للطبراني،



اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اطع والدیک و ان اخرجاک من مالک و من کل شیء هو لک ۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے ماں باپ کی اطاعت کر خواہ وہ تجھے تیرے مال سے جدا کر دیں۔ اور ہر اس چیز سے جو تیری ہے۔ ۱۲م فتاویٰ رضویہ حصہ دوم ۲۰۱/۹

(۴) ماں باپ کی اجازت کے بغیر جہاد نہ کر

۲۳۳۷۔ عن أبی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ان رجلا من اهل الیمن هاجر الی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال : هل لک احد بالیمن ؟ قال : ابواى ، قال : اذناک ؟ قال : لا ، قال : فارجع الیہما فاستاذنہما ، فان اذناک فجاهد و الا فبرہما ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یمنی مرد ہجرت کر کے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے ، حضور نے ارشاد فرمایا: کیا یمن میں کوئی تمہارا ہے؟ بولے: میرے والدین ، فرمایا: کیا ان سے اجازت لے آئے ہو؟ بولے: نہیں ، فرمایا: جاؤ ان کی خدمت میں حاضر ہو کر ان سے اجازت چاہو ، اگر اجازت دے دیں تو جہاد کرنا ورنہ ان کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آنا۔ ۱۲م

فتاویٰ رضویہ ۶۷۴/۲

(۵) ماں باپ کو ستانے والا جنت سے محروم ہے

۲۳۳۸۔ عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ثلثة لا یدخلون الجنة ، العاق لوالدیہ ، و الدیوث ، و رجلة النساء ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین شخص جنت میں نہ جائیں گے ، اپنے ماں باپ کو ناحق ایذا دینے

والا، دیوث، اور مردانی وضع بنانے والی عورت۔

فتاویٰ رضویہ ۵/۸۱۱

## (۶) ماں باپ کو ایذا دینے والے کے فرض و نفل غیر مقبول

۲۳۳۹۔ عن أبي امامة الباهلي رضى الله تعالى عنه قال: قال رسول الله : ثلثة لا يقبل الله عز وجل منهم صرفا ولا عدلا ، عاق ، و منان و مكذب بقدر ۔

حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین شخص ہیں کہ اللہ تعالیٰ نہ ان کے نفل قبل کرے اور نہ فرض۔ ماں باپ کو ایذا دینے والا، اور صدقہ دیکر فقیر پر احسان رکھنے والا، اور تقدیر کا جھٹلانے والا۔

فتاویٰ رضویہ ۷/۳۹۴

## (۷) والدین کا نافرمان ملعون ہے

۲۳۴۰۔ عن أبي هريرة رضى الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : ملعون من عاق والديه ، ملعون من عاق والديه ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ملعون ہے جو اپنے ماں باپ کو ستائے، ملعون ہے جو اپنے ماں باپ کو ستائے، ملعون ہے جو اپنے ماں باپ کو ستائے۔

فتاویٰ رضویہ ۷/۳۹۴

## (۸) ماں باپ کی نافرمانی کی سزا دنیا میں بھی ملتی ہے

۲۳۴۱۔ عن أبي بكره رضى الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : كل الذنوب يؤخر الله تعالى عنها ما شاء الى يوم القيامة الا عقوق الوالدين ، فان الله يعجله لصاحبه في الحيات قبل الممات ۔

حضرت ابو بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

۱۵۱/۱	☆	۲۰۶/۷	☆	۲۳۳۹۔ مجمع الزوائد للہیثمی،
۲۸۷/۳	☆	۲۷۲/۶	☆	۲۳۴۰۔ مجمع الزوائد للہیثمی،
	☆	۱۰۱/۳	☆	الدر المنثور للسيوطی،
۲۳۱/۳	☆	۱۵۶/۴	☆	۲۳۴۱۔ المستدرک للحاکم،
				العلل المتناہیة لابن الجوزی،
				الترغیب والترہیب للمنذری،
				الدر المنثور للسيوطی،

نے ارشاد فرمایا: سب گناہوں کی سزا اللہ تعالیٰ چاہے تو قیامت کے لئے اٹھا رکھتا ہے مگر ماں باپ کو ستانا کہ اس کی سزا مرنے سے پہلے زندگی میں پہنچاتا ہے۔

فتاویٰ رضویہ ۷/۳۹۴

## (۹) ماں باپ کا حق اولاد پر

۲۳۴۲۔ عن جابر بن عبد الله رضى الله تعالى عنهما قال : ان رجلا قال : يا رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم ! ان لى مالا و ولدا ، و ان أبى يريد ان يحتاج مالى ، فقال : انت و مالك لا بيك ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک صاحب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کی: یا رسول اللہ! مال و عیال رکھتا ہوں اور میرے باپ میرا سب مال لینا چاہتے ہیں۔ فرمایا: تو اور تیرا سب مال تیرے باپ کا ہے۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

مال کے لئے ماں باپ سے محاصمت کتنی بے حیائی، بیباکی، کافر نعمتی، ناپاکی ہے۔ اور ناشکر، خداناترس، مال لایا کہاں سے، تیرا گوشت پوست استخوان سب تیرے مال باپ کا ہے۔ تو اور تیرا مال سب تیرے باپ کا ہے۔ تجھے اس سے انکار نہیں پہنچتا۔

فتاویٰ رضویہ ۷/۳۹۶

۲۳۴۳۔ عن جابر بن عبد الله رضى الله تعالى عنهما قال : ان رجلا جاء الى النبى صلى الله تعالى عليه وسلم فقال : ان أبى يريد ان ياخذ مالى ، فقال

۱۶۷/۲	باب ما للرجل ما ولده،	۲۳۴۲۔ السنن لابن ماجه ،
۴۸۰/۷	☆ السنن الكبرى للبيهقى ،	المسند لا حمد بن حنبل ،
	☆	تاريخ دمشق لا بن عساکر ،
۲۳۴/۲	☆ المسند للعقيلي ،	المصنف لا بن أبى شيبة ،
۴۴۹۴	☆ جمع الجوامع للسيوطى ،	الكامل لا بن عدى ،
۲۳۰/۲	☆ مشكل الآثار للطحاوى ،	تاريخ بغداد للخطيب ،
۱۵۹	☆ جامع مسانيد أبى حنفة ،	المعجم الصغير للطبرانى ،
	☆	۲۳۴۳۔ دلائل النبوة للبيهقى ،
	☆	۳۰۴/۶

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ادعہ لی ، قال : فجاء فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ان ابنک یزعم انک تاخذ ماله فقال : سلہ ، هل هو الا عماته او قراباته او ما انفقه علی نفسی و عیالی ، قال : فهبط جبرئیل الامین علیہ الصلوٰۃ و السلام ، فقال : یا رسول اللہ ! ان الشیخ قد قال فی نفسه شیاً لم تسمعه اذناه ، فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : قلت فی نفسك شیاً لم تسمعه اذناک قال : لا یزال یزیدنا اللہ بک بصیرة و یقینا ، نعم ، قلت : قال : هات فانشأ یقول :

غَدَوْتُكَ مَوْلُودًا وَ عَلْتِكَ يَافِعًا ☆ تَعَلَّ بِمَا أَجْنَيْ عَلَيْكَ وَ تَنْهَلُ  
 إِذَا لَيْلَةٌ صَاقَتَكَ بِالسُّقْمِ لَمْ أَبْتِ ☆ لِسُقْمِكَ إِلَّا سَاهِرًا أْتَمَلَمَلُ  
 تَخَافُ الرَّدَى نَفْسِي عَلَيْكَ وَ إِنهَا ☆ لَتَعَلَّمُ أَنَّ الْمَوْتَ حَتَمَ مُوَكَّلُ  
 كَأَنِّي أَنَا الْمَطْرُوقُ دُونَكَ بِالَّذِي ☆ طُرِقْتُ بِهِ دُونِي فَعَيْنَايَ تَهْمَلُ  
 فَلَمَّا بَلَغْتَ السِّنَّ وَ الْعَايَةَ الَّتِي ☆ إِلَيْكَ مَدَى مَا كُنْتُ فِيكَ أَوْ مِلَّ  
 جَعَلْتَ جَزَائِي غِلْظَةً وَ فِظَاظَةً ☆ كَأَنَّكَ أَنْتَ الْمُنْعَمُ الْمُتَفَضَّلُ  
 فَلَيْتَكَ إِذَا لَمْ تَرَعْ حَقَّ أَبِي تِي ☆ كَمَا يَفْعَلُ الْجَارُ الْمُحَاوِرُ تَفْعَلُ  
 قال : فبکی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و اخذ بتلیب ابنہ و  
 قال : انت و مالک لأبيک -

حضرت عبداللہ بن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے باپ میرا مال لینا چاہتے ہیں۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: انہیں ہمارے حضور میں حاضر لاؤ، جب حاضر ہوئے ان سے ارشاد ہوا۔ تمہارا بیٹا کہتا ہے: تم اس کا مال لے لینا چاہتے ہو، عرض کی: حضور اس سے پوچھ دیکھیں کہ میں وہ مال لیکر کیا کرتا ہوں، یہ ہی اس کی پھوپھو بھویوں کی مہمانی اور اس کی قرابتی میں، یا میرا اور میرے بال بچوں کا خرچ۔ اتنے میں حضرت جبرئیل علیہ السلام حاضر ہوئے اور عرض کی: یا رسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس مرد پیر نے اپنے دل میں کچھ اشعار تصنیف کئے ہیں جو ابھی اس کے کان نے نہیں سنے ہیں۔ یعنی ہنوز ابھی زبان تک نہ لایا۔ حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنے دل میں کچھ اشعار تصنیف کئے ہیں جو ابھی تمہارے کان نے بھی نہیں سنے؟ وہ سناؤ۔ ان صاحب نے عرض کی: و

اللہ! ہمیشہ حضور کے معجزات سے ہمارے دل کی نگاہ ہمارا یقین بڑھاتی ہے پھر یہ اشعار عرض کرنے لگے۔

میں نے تجھے غذا پہونچائی جب سے تو پیدا ہوا، اور تیرا بار اٹھایا جب سے تو نہنا تھا، میری کمائی سے تو بار بار مکرر سیراب کیا جاتا، جب کوئی رات بیماری کا غم لیکر تجھ پر اترتی میں تیری ناسازی کے باعث جاگ کر لوٹ کر صبح کرتا، میرا جی تیرے مرنے سے ڈرتا حالانکہ اسے خوب معلوم تھا کہ موت یقینی ہے اور سب پر مسلط کی گئی ہے۔ میری آنکھیں یوں بہتیں کہ گویا وہ مرض جو شب کو تجھے ہوا تھا نہ مجھے، مجھے ہوا تھا نہ تجھے، میں نے تجھے یوں پالا اور جب تو پروان چڑھا اور اس حد کو پہونچا جس میں مجھے امید لگی ہوئی تھی کہ اس عمر کا ہو کر تو میرے کام آئے گا تو تو نے حق پداری کا خیال و لحاظ نہ کیا تھا تو ایسا ہی کرتا جیسا پاس ہمسایہ کا ہمسایہ کرتا ہے، اے کاش جب تو نے حق پداری کا خیال و لحاظ نہ کیا تھا تو ایسا ہی کرتا جیسا پاس ہمسایہ کا ہمسایہ کرتا ہے، ہمسایہ کا ہی حق تو نے مجھے دیا ہوتا، اور مجھ پر اس مال سے کہ اصل میں تیرا نہیں میرا تھا بخل نہ کرتا۔ ان اشعار کو استماع فرما کر حضور پر نور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے گریہ کیا۔ اور بیٹے کا گریبان پکڑ کر ارشاد فرمایا: جا، تو اور تیرا مال سب تیرے باپ کا ہے۔

## ﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

حکم سعادت تو یہ ہے، مگر بایں ہمہ قضاء باپ بیٹے کی ملک جدا ہے، باپ اگر محتاج ہے تو بقدر حاجت بیٹے کے فاضل مال سے بے اس کی رضا و اجازت کے لے سکتا ہے زیادہ نہیں۔ اور یہ لینا بھی کھانے پینے پہننے رہنے کے لئے اور حاجت ہو تو خادم کے واسطے بھی، بیٹے کے روپے پیسے سونے چاندی ناچ کپڑے یا قابل سکونت پدر مکان سے ہو۔ ہاں یہ اشیاء نہ ملیں تو انہیں اغراض ضروریہ کے لئے اس کے اور اموال سے جو خلاف جنس حاجت ہوں بنگلم حاکم، یا حاکم نہ ہو تو علی المفتی بہ بطور خود بھی لے سکتا ہے۔ مثلاً کھانسی کی ضرورت ہے یہ ناچ یا روپیہ نہ پایا تو کپڑے برتن لے سکتا ہے۔ یا کپڑوں کی ضرورت ہے اور دام یا کپڑے نہ ملے تو ناچ وغیرہ بیچ کر بنا سکتا ہے، نہ یہ کہ اس کی جائداد ہی سرے سے اپنی ٹھہرائے۔

## (۱۰) ماں باپ کے قدموں میں جنت ہے

۲۳۴۴۔ عن معاوية بن جاهمة رضى الله تعالى عنه انه جاء الى النبي صلى الله تعالى عليه وسلم فقال: يا رسول الله! أردت ان اغزو و قد جئتكم استشيرك فقال: هل لك من ام؟ قال: نعم، قال: فالزمها فان الجنة عند رجليها۔

حضرت معاویہ بن جاہمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: یا رسول اللہ! میں چاہتا ہوں کہ جہاد کروں۔ میں آپ سے مشورہ لینے کے لئے حاضر ہوا ہوں۔ فرمایا: کیا تمہاری ماں ہیں؟ عرض کی: ہاں، فرمایا: جاؤ ان کی خدمت کرو کہ جنت ان کے قدموں کے نیچے ہے۔ ۱۲م

۲۳۴۵۔ عن طلحة بن معاوية السلمى رضى الله تعالى عنه قال: أتيت النبي صلى الله تعالى عليه وسلم فقلت: يا رسول الله! انى اريد الجهاد فى سبيل الله، قال: امك حية؟ قلت: نعم، قال النبي صلى الله تعالى عليه وسلم: الزم رجليها فثم الجنة۔

حضرت طلحہ بن معاویہ سلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت عالیہ میں حاضر ہوا اور عرض کی: یا رسول اللہ! میں اللہ کے راستہ میں جہاد کا ارادہ رکھتا ہوں فرمایا: تمہاری ماں باحیات ہیں؟ میں نے عرض کی ہاں، ارشاد فرمایا: اپنی والدہ کے قدموں میں رہو جنت وہیں ہے۔ ۱۲م

۲۳۴۶۔ عن معاوية بن جاهمة رضى الله تعالى عنه قال: أتيت النبي صلى الله تعالى عليه وسلم استشيره فى الجهاد، فقال النبي صلى الله تعالى عليه وسلم

۴۴/۲	باب الرخصة فى التخلف لمن له والدة،	السنن للنسائى، جہاد،
۲۰۴/۲	باب الرجل يغزو له ابوان،	السنن لا بن ماجه،
۳۲۵/۲	☆ المعجم الكبير للطبرانى،	المستدرک للحاکم،
۳۲۲/۶	☆ اتحاف السادة للزبيدي،	المسند لا حمد بن حنبل،
۳۰/۳	☆ مشکل الآثار للطحاوى،	كشف الحفا للعجلونى،
		☆ الدر المنثور للسيوطى،
۲۰۵/۲	باب الرجل يغزو له الوان،	السنن لا بن ماجه،
۴۶۲/۱۶، ۴۵۴۴۴	☆ كنز العمال للمتنقى،	المعجم الكبير للطبرانى،
	☆	المعجم الكبير للطبرانى،
	☆	۳۶۵/۲

الك والدان؟ قلت: نعم، قال الزمهما، فان الجنة تحت ارجلهما۔

حضرت معاویہ بن جاہم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت بابرکت میں جہاد کے سلسلہ میں مشورہ کرنے کے لئے حاضر ہوا، حضور نے فرمایا: کیا تمہارے ماں باپ ہیں؟ میں نے عرض کی: ہاں، ارشاد فرمایا: ان کی خدمت کو اپنے ذمہ لازم کر لو کہ جنت ان کے قدموں کے نیچے ہیں۔ ۱۲م

فتاویٰ رضویہ ۶۷۴/۴

## (۱۱) ماں کا حق باپ سے زائد ہے

۲۳۴۷۔ عن ام المؤمنین عائشة الصديقة رضي الله تعالى عنها قالت: سألت رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم، اى الناس اعظم حقا على المرأة؟ قال: زوجها، قلت: فای الناس حقا على الرجل قال: امه۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کیا: عورت پر سب سے بڑا حق کس کا ہے؟ فرمایا: شوہر کا، میں نے عرض کی: اور مرد پر سب سے بڑا حق کس کا ہے؟ فرمایا: اس کی ماں کا۔

۲۳۴۸۔ عن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه قال: جاء رجل الى رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم فقال: يا رسول الله! من احق الناس بحسن صحابتي؟ قال: امك، ثم من؟ قال: امك، ثم من؟ قال: امك، ثم من؟ قال ابو ك۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں ایک صاحب نے حاضر ہو کر عرض کی: یا رسول اللہ! سب سے زیادہ کون اس کا مستحق ہے کہ میں اس کے ساتھ نیک رفاقت کروں؟ فرمایا: تیری ماں، عرض کی: پھر؟ فرمایا: تیری ماں، عرض کی: پھر؟ فرمایا: تیرا باپ۔

۲۳۴۷۔ المستدرک للحاکم،

۱۷۵/۴

۲۳۴۸۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب من احق الناس الصحیحة،

۸۸۳/۲

کتاب البردا الصلۃ،

۳۱۲/۲

الصحیح لمسلم،

۲۳۴۹۔ عن ابی سلامة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اوصی الرجل بامه ، اوصی الرجل بامه ، اوصی الرجل بامه ، اوصی الرجل بأبيه ۔

حضرت ابو سلامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں آدمی کو وصیت کرتا ہوں اس کی ماں کے حق میں، میں وصیت کرتا ہوں اس کی ماں کے حق میں، میں وصیت کرتا ہوں اس کی ماں کے حق میں میں وصیت کرتا ہوں اس کے باپ کے حق میں۔

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

مگر اس زیادت کے یہ معنی ہیں کہ خدمت دینے میں باپ پر ماں کو ترجیح دے، مثلاً سو روپے ہیں اور کوئی خاص وجہ مانع تفضیل مادر نہیں تو باپ کو پچیس دے اور ماں کو پچھتر، یا ماں باپ دونوں نے ایک ساتھ پانی مانگا تو پہلے ماں کو پلائے پھر باپ کو، یا دونوں سفر سے آئے ہیں پہلے ماں کے پاؤں دبائے پھر باپ کے، علیٰ ہذا القیاس۔ نہ یہ کہ اگر والدین میں باہم تنازع ہو تو ماں کا ساتھ دے کر معاذ اللہ باپ کے درپے ایذا ہو یا اس پر کسی طرح درشتی کرے، یا اسے جواب دے یا بے ادبانہ آنکھ ملا کر بات کرے، یہ سب باتیں حرام ہیں اور اللہ عزوجل کی معصیت۔ اور اللہ تعالیٰ کی معصیت میں نہ ماں کی اطاعت نہ باپ کی۔ تو اسے ماں باپ میں کسی کا ایسا ساتھ دینا ہرگز جائز نہیں، وہ دونوں اس کی جنت و نار ہیں، جسے ایذا دے گا دوزخ کا مستحق ہوگا۔ و العیاذ باللہ تعالیٰ۔

معصیت خالق میں کسی کی اطاعت نہیں، اگر مثلاً ماں چاہتی ہے کہ یہ باپ کو کسی طرح کا آزار پہنچائے اور یہ نہیں مانتا تو وہ ناراض ہوتی ہے ہونے دے اور ہرگز نہ مانے، ایسے ہی باپ کی طرف سے ماں کے معاملے میں ان کی ایسی ناراضیاں کچھ قابل لحاظ نہ ہونگی کہ ان کی نری زیادتی ہے۔ کہ اس سے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی چاہتے ہیں۔ بلکہ ہمارے علمائے کرام نے



یوں تقسیم فرمائی کہ خدمت میں ماں کو ترجیح ہے جس کی مثالیں ہم لکھ آئے۔ اور تعظیم باپ کی زائد ہے کہ وہ اس کی ماں کا بھی حاکم و آقا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم و علمہ جل مجدہ اتم و احکم۔

فتاویٰ رضویہ حصہ اول ۶۰/۹

## (۱۲) ماں کی نافرمانی حرام ہے

۲۳۵۰۔ عن المغيرة بن شعبة رضى الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : ان الله حرم عليكم عقوق الامهات ، و واد البنات ، و منعا و هات ، و كره لكم قيل و قال ، و كثرة السؤال ، اضاعة المال -

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے تم پر حرام فرمادیا ہے ماؤں کو ایذا دینا، اور بیٹیوں کو زندہ درگور کرنا، اور یہ کہ آپ نہ دو اور دوسروں سے مانگو۔ اور ناپسند فرماتا ہے تمہارے لئے فضول حکایات اور کثرت سوالات، اور مال کا ضائع کرنا۔

فتاویٰ رضویہ حصہ اول ۳۰۳/۹

## (۱۳) بیٹے کی کمائی میں والد کا حصہ

۲۳۵۱۔ عن ام المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالى عنها قالت : قال

۸۸۴/۲	باب عتوق الوالدین ،	۲۳۵۰۔	الجامع الصحيح للبخاری ،
۷۵/۲	باب النهی كثرة المسائل ،		الصحيح لمسلم ،
۳۲۵/۳	☆ الترغيب والترهيب للمنذرى ،	۲۴۶/۴	المسند لا حمد بن حنبل ،
۳۳۱/۶	☆ التفسير للقرطبي ،	۲۳۳/۴	مشكل الآثار للطحاوی ،
۸۹۵/۱۵	☆ كنز العمال للمتقى ، ۴۳۵۴۰ ،	۶۸/۵	فتح الباری للعسقلانی ،
۱۶/۱۳	☆ شرح السنة للبخاری ،	۶۳/۶	السنن الكبرى للبيهقي ،
	☆	۴۷۹۰	جمع الجوامع للسيوطي ،
۱۸۵/۲	باب الحث على اللسب ،	۲۳۵۱۔	السنن للنسائي ،
۱۵۵/۱	باب الحث المكاسب ،		السنن لا بن ماجه ،
۳۱/۶	☆ المسند لا حمد بن حنبل ،	۳۳۸	السنن للدارمي ،
۴۸۰/۷	☆ السنن الكبرى للبيهقي ،	۳۴/۱	الجامع الصغير للسيوطي ،
۱۶۶۴۳	☆ المصنف لعبد الرزاق	۳۴۷/۱	الدر المنثور للسيوطي ،
۱۵۷/۷	☆ المصنف لا بن أبي شيبة ،	۱۰۹۱	الصحيح لا بن حبان
	☆	۸/۴ ، ۹۲۲۳ ،	كنز العمال للمتقى ،

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ان اطیب ما اکل الرجل من کسبه، و ان ولده من کسبه۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سب سے عمدہ روزی آدمی کی اپنے ہاتھ کی کمائی ہے، اور اس کے لڑکے کی کمائی بھی اس کی کمائی میں شمار ہے۔ ۱۲م

۲۳۵۲۔ عن ام المؤمنین عائشة الصديقة رضى الله تعالى عنها قالت: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: ان اولادكم هبة لكم، يهب لمن يشاء انا و يهب لمن يشاء الذكور، و اموالهم لكم اذا احتجتم اليها۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک تمہاری اولاد تمہارے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہبہ کردہ چیز ہے جسے چاہتا ہے لڑکیاں عطا فرماتا ہے، اور جسے چاہتا ہے لڑکے دیتا ہے، اور اولاد کے مال تمہارے ہیں اگر تمہیں ان کی ضرورت پیش آئے۔ ۱۲م

(۱۴) والد کے دوست سے حسن سلوک کرو

۲۳۵۳۔ عن عبد الله بن عمر رضى الله تعالى عنهما قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: ابر البرصلة الولد اهل و دأبيه۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک سب نیکو کاریوں سے بڑھ کر نیکو کاری یہ ہے کہ فرزند اپنے باپ کے دوستوں سے اچھا سلوک کرے۔

۲۳۵۴۔ عن مالك بن ربيعة الساعدي رضى الله تعالى عنه قال: بينما نحن عند

۴۸۵/۷	☆ السنن الكبرى للبيهقي،	۳۸۴/۲	☆ المستدرک للحاکم،
۴۷۳/۱۶، ۴۵۵۱۰	☆ کنز العمال للمتقی،	۱۲/۶	☆ الدر المنثور للسيوطی،
	☆	۶۳۴۴	☆ جمع الجوامع للسيوطی،
۳۱۴/۲	باب فضل صلة اصدقاء الاب		۲۳۵۳۔ الصحيح لمسلم،
۱۲/۲	باب ما جاء فى اكرام صديق الوالد،		الجامع للترمذی،
۷۰۰/۲	باب برا والدين،		السنن لا بی داؤد،
۳۲۳/۳	☆ الترغيب والترهيب للمندري،	۸۸/۲	☆ المسند لا حمد بن حنبل،
۲۶۹/۲	باب برا لوالدين،		۲۳۵۴۔ السنن لا بن ماجه،

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذ جاء ہ رجل من بنی سلمة فقال : يا رسول الله! ابقي من بر ابوی شیء ابرهما به من بعد موتہما؟ قال : نعم ، الصلوة علیہما ، و الاستغفار لہما - و ایفاء بعهودہما من بعد موتہما و اکرام صدیقہما ، و صلۃ الرحم التي لا توصل الا بہما -

حضرت مالک بن ربیعہ ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اس درمیان جبکہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے کہ بنو سلمہ سے ایک صاحب بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا ماں باپ کے انتقال کے بعد اب کوئی ایسی نیکی ہے جو میں ان کے لئے کرتا رہوں؟ فرمایا: ہاں ان کی نماز جنازہ پڑھنا، ان کے لئے دعائے استغفار کرتے رہنا، ان کے انتقال کے بعد ان کے کئے ہوئے وعدے پورے کرنا، ان کے دوستوں کی عزت کرنا، اور وہ صلہ رحمی جو تو انہیں کے وجہ سے کرے۔ ۱۲م

فتاویٰ رضویہ حصہ اول ۵۹/۹

۲۳۵۵۔ عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : من البر ان تصل صدیق أبیک -

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا باپ کے سات نیکو کاری سے ہے کہ تو اس کے دوست سے نیک برتاؤ کرے۔

۲۳۵۶۔ عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : احفظ و د أبیک لا تقطعه فیطفی اللہ نورک -

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے ماں باپ کی دوستی نگاہ رکھ، اسے قطع نہ کرنا کہ اللہ تعالیٰ تیرا نور بجا دیگا۔

فتاویٰ رضویہ حصہ اول ۱۹۵/۹

- |       |                         |   |                  |       |                          |
|-------|-------------------------|---|------------------|-------|--------------------------|
| ۱۴۳/۷ | مجمع الزوائد للہیثمی ،  | ☆ | ۴۶۵/۱۶ ، ۴۵۴۶۳ ، | ۲۳۵۵۔ | کنز العمال للمتقی ،      |
| ۳/۵   | المسند لا حمد بن حنبل ، | ☆ | ۲۷۹/۸            | ۲۳۵۶۔ | المعجم الکبیر للطبرانی ، |
| ۱۴۷/۸ | مجمع الزوائد للہیثمی ،  | ☆ | ۴۶۴/۱۶ ، ۴۵۴۶۰ ، |       | کنز العمال ، للمتقی ،    |
| ۶۹/۱  | کشف الخفا للعجلونی ،    | ☆ | ۱۷۸/۶            |       | لسان المیزان لا بن حجر ، |

## (۱۵) ماں باپ کو ستانے والے کی سزا

۲۳۵۷۔ عن عبد الله بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : ثلثة لا ينظر الله تعالى اليهم يوم القيامة العاق لوالديه ، والمرأة المترجلة المتشبهة بالرجال ، و الديوث -

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین شخصوں پر اللہ تعالیٰ روز قیامت نظر کرم نہ فرمائے گا، ماں باپ کو ایذا دینے والا، مردانی عورت مردوں جیسی وضع بنانے والی، اور دیوث۔

فتاویٰ رضویہ ۵/۲۸۰

## (۱۶) چچا بجائے باپ ہوتا ہے

۲۳۵۸۔ عن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : عم الرجل صنو أبيه -

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی کا چچا اس کے باپ کے بجائے ہوتا ہے۔

فتاویٰ رضویہ ۱۱/۱۵۸

## (۱۷) جمعہ کے دن اولاد کے اعمال ماں باپ پر پیش ہوتے ہیں

۲۳۵۹۔ عن والد عبد العزيز رضي الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : تعرض الاعمال يوم الاثنين و الخميس على الله تعالى ، و تعرض على الانبياء و على الآباء و الامهات يوم الجمعة ، فيفرحون بحسناتهم و

۱۶۳/۴	☆	المستدرک للحاکم،	۱۳۴/۲	☆	المسند لا حمد بن حنبل،
۳۱۶/۱		۱۱ کتاب الزکوٰۃ،			۲۳۵۸۔ الصحيح لمسلم، زکوٰۃ،
۲۱۷/۲		۲۸، مناقب الی الفضل عباس،			الجامع للترمذی، مناقب،
۳۵۳/۱۰	☆	المعجم الكبير للطبرانی،	۱۶۵/۴	☆	المسند لا حمد بن حنبل،
۷۰۰/۱۱، ۳۳۳۹۴	☆	کنز العمال للمتقی،	۳۴۶/۲	☆	الجامع الصغیر للسيوطی،
۲۸۲/۹	☆	التفسیر للقرطبی،	۲۰۰/۶	☆	الکامل لابن عدی،
۴۶۹/۱۶، ۴۵۴۹۳	☆	کنز العمال للمتقی،	۱۹۹/۱	☆	۲۳۵۹۔ الجامع الصغیر للسيوطی،

تزداد و جوہم بیاضا و اشراقا فاتقوا اللہ و لا تؤذوا موتاکم ۔

حضرت والد عبد العزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر دو شنبہ و پنجشنبہ کو اللہ عز و جل کے حضور اعمال پیش ہوتے ہیں۔ اور انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام اور ماں باپ کے سامنے ہر جمعہ کو، وہ نیکیوں پر خوش ہوتے ہیں اور ان کے چہروں کی صفائی اور تابش بڑھ جاتی ہے۔ تو اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اپنے مردوں کو اپنے گناہوں سے رنج نہ پہنچاؤ۔

### ﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

بالجملہ والدین کا حق وہ نہیں کہ انسان اس سے کبھی عہدہ برآ ہو سکے، وہ اس کے حیات و وجود کے سبب ہیں، تو جو کچھ نعمتیں دینی و دنیوی پائے گا سب انہیں کے طفیل میں ہوں گی کہ ہر نعمت و کمال وجود پر موقوف ہے، اور وجود کے سبب وہ ہوئے تو صرف ماں باپ ہونا ہی ایسے عظیم حق کا موجب ہے جس سے بری الذمہ کبھی نہیں ہو سکتا، نہ کہ اس کے ساتھ اس کی پرورش میں ان کی کوششیں، اس کے آرام کے لئے ان کی تکلیفیں، خصوصاً پیٹ میں رکھنے، پیدا ہونے، دودھ پلانے میں ماں کی اذیتیں، ان کا شکر کہاں تک ادا ہو سکتا ہے، خلاصہ یہ کہ وہ اس کے لئے اللہ و رسول جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سائے اور ان کی ربوبیت و رحمت کے مظہر ہیں۔ ولہذا قرآن عظیم میں اللہ جل جلالہ نے اپنے حق کے ساتھ ان کا حق ذکر فرمایا کہ ان اشکر لی و لو الدیک، حق مان میرا اور اپنے ماں باپ کا۔

فتاویٰ رضویہ حصہ اول ۱۹۵/۹

### (۱۸) ماں کا عظیم حق

۲۳۶۰۔ عن بريدة الاسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ان رجلا قال: یا رسول اللہ! انی حملت الی علی عنقی فرسخین فی رمضاء شديدة، لو القیت فیہا بضعة من لحم لنضجت، فهل ادیت شکرہا؟ قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: لعله ان یکون بطلقة واحدة۔

حضرت بريدة اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک صحابی رضی

اللہ تعالیٰ عنہ نے حاضر ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ! ایک راہ میں ایسے پتھر ہیں کہ اگر گوشت ان پر ڈالا جاتا تو کباب ہو جاتا، میں چھ میل تک اپنی ماں کو اپنی گردن پر سوار کر کے لے گیا ہوں۔ کیا میں نے اس کا حق ادا کر دیا؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تیرے پیدا ہونے میں جس قدر جھٹکے اس نے اٹھائے ہیں شاید ان میں سے ایک جھٹکے کا بدلہ ہو۔

فتاویٰ رضویہ حصہ اول ۱۹۵/۹

## (۱۹) حقوق والدین سے ہے ان کے لئے استغفار کرنا

۲۳۶۱۔ عن أبی اسید الساعدی مالک بن ربیعۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : جاء رجل من الانصار الی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال: یا رسول اللہ! هل بقی طریق من الاحسان مع الوالدین بعد موتہما؟ قال : نعم ، اربعة ، الصلوة علیہما و الاستغفار لہما ، انفاذ عہد ہما من بعدہما ، و اکرام صدیقہما و صلة الرحم التي لا رحم لك الا من قبلہما ، فبهذا الذی بقی من برہما بعد موتہما ۔

حضرت ابو اسید مالک بن ربیعہ ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ! ماں باپ کے انتقال کے بعد کوئی طریقہ ان کے ساتھ نیکوئی کا باقی ہے جسے میں بجالاؤں، فرمایا: ہاں، چار باتیں ہیں۔ ان پر نماز جنازہ پڑھنا، ان کے لئے دعائے مغفرت ان کی وصیت نافذ کرنا، اور ان کے دوستوں کی بزرگداشت، اور جو رشتہ صرف انہیں کی جانب سے ہونیک برتاؤ کے ساتھ قائم رکھنا۔ یہ وہ نکوئی ہے کہ ان کی موت کے بعد ان کے ساتھ کرنی باقی ہے۔

۲۳۶۲۔ عن مالک بن ربیعۃ الساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لا یبقی للولد من بر الوالد الا اربع ، الصلوة علیہ و الدعاء لہ و انفاذ عہدہ من بعدہ ، و صلة رحمہ ، و اکرام صدیقہ ۔

حضرت مالک بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۲۳۶۱۔ الجامع الكبير، ☆ ۶۲۳/۲

۲۳۶۲۔ السنن الكبرى للبيهقي، ☆ ۶۱/۴ کنز العمال للمتنقي، ۴۷۴/۱۶، ۴۵۵۱۷

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: والد کے انتقال کے بعد اولاد پر چار طریقوں سے بھلائی باقی رہتی ہے، ان کی نماز جنازہ پڑھنا، ان کے لئے دعائے مغفرت کرنا، ان کا کیا ہو اور وعدہ پورا کرنا، ان کے کنبہ والوں سے صلہ رحمی اور ان کے دوستوں کی عزت کرنا۔ ۱۲م

۲۳۶۳۔ عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اذا ترك العبد الدعاء للوالدين فانه ينقطع عنه الرزق۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی جب ماں باپ کے لئے دعا چھوڑ دیتا ہے تو اس کا رزق قطع ہو جاتا ہے۔  
فتاویٰ رضویہ حصہ اول ۱۹۳/۹

۲۳۶۴۔ عن ابی اسید مالک بن زرارۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: استغفار الولد لأبيه بعد الموت من البر۔

حضرت ابو اسید مالک بن زرارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ماں باپ کے ساتھ نیک سلوک سے یہ بات ہے کہ اولاد ان کے بعد ان کے لئے دعائے مغفرت کرے۔

فتاویٰ رضویہ حصہ اول ۱۹۳/۹

## (۲۰) ماں باپ کی طرف سے صدقہ کرو

۲۳۶۵۔ عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اذا تصدقة احدکم بصدق تطوعا فليجعلها عن ابويه فيكون لهما اجرهما، ولا ينقص من اجره شيئا۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں کوئی شخص کچھ نفل خیرات کرے تو چاہیے کہ اسے اپنے ماں

۲۳۶۳۔ کنز العمال للمتقی، ۴۵۵۵۶، ۱۶/۴۸۲ ☆ کشف الخفا للعجلونی، ۲۸/۱

☆ اللآلی المصنوعۃ للسیوطی، ۱۵۹/۲ ☆ تذکرۃ الموضوعات للفتنی، ۲۰۲

۲۳۶۴۔ کنز العمال للمتقی، ۴۵۴۴۹، ۱۶/۴۸۰ ☆

۲۳۶۵۔ مجمع الزوائد للہیثمی، ۱۳۸/۳ ☆

باپ کی طرف سے کرے کہ اس کا ثواب انہیں ملے گا، اور اس کے ثواب سے کچھ نہ گھٹے گا۔

۲۳۶۶۔ قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: ان من البر بعد الموت ان تصلى لهما مع صلاتك و تصوم لهما مع صيامك۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: والدین کے مرنے کے بعد نیک سلوک سے یہ ہے کہ تو اپنی نماز کے ساتھ ان کے لئے نماز پڑھے، اور اپنے روزوں کے ساتھ ان کے لئے روزے رکھے۔

﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حاضر ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ! میں اپنے ماں باپ کے ساتھ زندگی میں نیک سلوک کرتا تھا، اب وہ مر گئے ہیں ان کے ساتھ نیک سلوک کی کیا راہ ہے؟ اس پر حضور نے مندرجہ بالا ارشاد فرمایا:

نیز اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جب اپنے ثواب ملنے کے لئے کچھ نفل نماز پڑھے یا روزے رکھے تو کچھ نفل ان کی طرف سے پڑھے اور ثواب پہنچائے۔ یا نماز روزہ جو عمل نیک کرے ساتھ ہی انہیں ثواب پہنچنے کی بھی نیت کرے کہ انہیں بھی ملے گا اور تیرا بھی کم نہ ہوگا۔

فتاویٰ رضویہ حصہ اول ۱۹۳/۹

(۲۱) ماں باپ کی طرف سے حج کرو

۲۳۶۷۔ عن عبد الله بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: من حج عن والديه او عن ابويه او قضی عنهما مغرما بعث يوم القيامة مع الابرار۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اپنے ماں باپ کی طرف سے حج کرے، یا ان کا قرض ادا کرے روز قیامت نیکوں کے ساتھ اٹھے۔

۳۸۷/۲	☆	۳۶۳/۳	☆	۲۳۶۶۔ تاریخ بغداد للخطیب،
	☆	۲۰۹	☆	تاریخ واسط،
۵۲۳/۲	☆	۲۷۲/۲	☆	۲۳۶۷۔ السنن للداقطنی،
۱۲۵/۵، ۱۲۳۳۹	☆	۱۴۶/۸	☆	مجمع الزوائد للہیثمی،
				کنز العمال للممتقی،



۲۳۶۸۔ عن زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا حج الرجل عن والديه تقبل منه و منهما ، تبشر به ارواحهما فی السماء و کتب عند اللہ برا ۔

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: انسان جب اپنے والدین کی طرف سے حج کرتا ہے وہ حج اس کی اور ان سب کی طرف سے قبول کیا جاتا ہے، اور ان کی روحیں آسمان میں اس سے شاد ہوتی ہیں، اور یہ شخص اللہ عزوجل کے نزدیک ماں باپ کے ساتھ نیک سلوک کرنے والا لکھا جاتا ہے۔

۲۳۶۹۔ عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : من حج عن ابيه و عن امه فقد قضیٰ عنہ حجته ، و کان له فضل عشر حج ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اپنے ماں باپ کی طرف سے حج کرے ان کی طرف سے حج ادا ہو جائے گا اور اسے دس حج کا ثواب زیادہ ہے۔

۲۳۷۰۔ عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : من حج عن والديه بعد و فاتهما کتب اللہ له عتقا من النار ، و کان للمحجوج عنہما اجر حجة تامة من غیر ان ینقص من اجورهما شیء ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اپنے والدین کے بعد ان کی طرف سے حج کرے اللہ تعالیٰ اس کے لئے دوزخ سے آزادی لکھے اور ان دونوں کے واسطے پورے حج کا ثواب ہو جس میں اصلاحی نہ ہو۔

فتاویٰ رضویہ حصہ اول ۱۹۳/۹

۴۰/۱	الجامع الصغیر للسيوطی ،	☆	۲۷۲/۲	السنن للدرقطنی ،
		☆	۱۴۸/۹ ، ۲۵۴۵۷	کنز العمال للممتقی ،
۴۶۸/۱۶ ، ۴۵۴۸۴	کنز العمال للممتقی ،	☆	۲۷۲/۲	السنن للدرقطنی ،
		☆	۲۰۵/۶	شعب الایمان للبيهقي ،

## (۲۲) ماں باپ کا قرض ادا کرو

۲۳۷۱۔ عن عبد الرحمن بن سمرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : من برقسمہما و قضیٰ دینہما و لم یتسب لہما کتب بارا و ان کان عاقا فی حیاتہما ، و من لا یرقسمہما و لم یقض دینہما و استسب لہما کتب عاقا و ان کان بارا فی حیاتہما ۔

حضرت عبدالرحمن بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے ماں باپ کے بعد ان کی قسم سچی کرے اور ان کا قرض ادا کرے اور کسی کے ماں باپ کو برا کہہ کر انہیں برا نہ کہلوائے وہ والدین کے ساتھ ٹوکو کار لکھا جاتا ہے اگرچہ ان کی زندگی میں نافرمان تھا۔ اور جو ان کی قسم پوری نہ کرے اور ان کا قرض نہ اتارے اور اوروں کے والدین کو برا کہہ کر انہیں برا کہلوائے وہ عاق (نافرمان) لکھا جاتا ہے اگرچہ ان کی حیات میں ٹوکو کار فرما نہ دار تھا۔

## (۲۳) روز جمعہ والدین کی قبروں کی زیارت کرے

۲۳۷۲۔ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : من زار قبر ابویہ او احدہما فی کل یوم جمعة مرة غفر اللہ و کتب برہ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اپنے ماں باپ یا ان میں سے ایک کی جمعہ کے روز زیارت کرے اپنے ماں باپ کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنے والا لکھا جاتا ہے۔

۲۳۷۳۔ عن ابی بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : من زار قبر ابویہ او احدہما یوم الجمعة فقرأ عنده ینسین

۲۳۷۱۔ مجمع الزوائد للہیثمی ، ۱۴۷/۸ ☆ کنز العمال للمتقی ، ۴۰۵۴۰/۱۶ ۴۷۸/

۲۳۷۲۔ اتحاف السادة للزییدی ، ۳۶۳/۱۰ ☆ الدر المنثور للسیوطی ، ۱۷۴/۴

☆ کنز العمال ، للمتقی ، ۴۶۸/۱۶ ، ۴۵۴۸۶

☆ ۲۳۷۳۔ الموضوعات لابن الجوزی ، ۲۳۹/۲

غفر له -

امیر المؤمنین حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص روز جمعہ اپنے والدین یا ایک کی قبر کی زیارت کرے اور اس کے پاس یسین پڑھے بخش دیا جاوے۔

۲۳۷۴۔ عن امیر المؤمنین ابی بکرا لصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : من زار قبر والدیه او احدہما فی کل جمعة فقرأ عنده یسین غفر اللہ له بعدد کل حرف منها -

امیر المؤمنین حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص ہر جمعہ کو والدین یا ایک کی زیارت قبر کرے وہاں یسین پڑھے، یسین شریف میں جتنے حرف ہیں ان سب کی گنتی کے برابر اللہ تعالیٰ اس کے لئے مغفرت فرمائے۔

۲۳۷۵۔ عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : من زار قبر ابویہ او احدہما احتسابا کان کعدل حجة مبرورة من کان زوارا لہما زارت الملائكة قبرہ -

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو بہ نیت ثواب اپنے والدین دونوں یا ایک کی زیارت قبر کرے حج مقبول کے برابر ثواب پائے۔ اور بکثرت ان کی زیارت قبر کرتا ہو تو فرشتے اس کی قبر کی زیارت کو آویں۔

## ﴿۶﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام ابن الجوزی محدث کتاب عیون الحکایات، میں بسند خود محمد بن عباس وراق سے روایت فرماتے ہیں: ایک شخص اپنے بیٹے کے ساتھ سفر کو گیا، راہ میں باپ کا انتقال ہو گیا۔ وہ

- |       |                       |   |                  |   |                           |         |
|-------|-----------------------|---|------------------|---|---------------------------|---------|
| ۲۳۷۴۔ | اتحاف السادة للزییدی، | ☆ | ۳۹۳ / ۱۰         | ☆ | الجامع الصغیر للسيوطی،    | ۵۲۸ / ۲ |
| ۲۳۶۵۔ | اتحاف السادة للزییدی، | ☆ | ۳۶۳ / ۱۰         | ☆ | مجمع الزوائد للہیثمی،     | ۵۹ / ۳  |
|       | کنز العمال للمتقی،    | ☆ | ۵۷۹ / ۱۶، ۴۵۰۵۴۳ | ☆ | مشکوٰۃ المصابیح للتبریزی، | ۱۷۶۸    |
|       | المغنی للعراقی،       | ☆ | ۴۷۴ / ۴          | ☆ | الا مالی للشجرى،          | ۱۲۲ / ۲ |

جنگل درختاں مقل یعنی گوگل کے پیڑوں کا تھا، ان کے نیچے دفن کر کے بیٹا جہاں جانا تھا چلا گیا، جب پلٹ کر آیا اس منزل میں رات کو پہونچا، باپ کی قبر پر نہ گیا، ناگاہ سنا کہ کوئی کہنے والا کہتا ہے۔

رأيتك تطوى الدوم ليلا و لا تری - عليك لاهل الدوم ان تتكلما  
و مر باهل الدوم عاج فسلما -

میں نے تجھے دیکھا کہ تورات میں اس جنگل کو طے کرتا ہے، اور وہ جوان پیڑوں میں ہے اس سے کلام کرنا اپنے اوپر لازم نہیں جانتا۔ حالانکہ ان درختوں میں وہ مقیم ہے کہ اگر تو اس کی جگہ ہوتا اور وہ یہاں گزرتا تو وہ راہ سے پھر کر آتا اور تیری قبر پر سلام کرتا۔

فتاویٰ رضویہ حصہ اول ۱۹۴/۹

### (۲۴) باپ کے احباب سے حسن سلوک

۲۳۷۶۔ عن عبد الله بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول الله صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : من احب ان یصل اباه فی قبره فلیصل اخوان ابيه من بعده۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو چاہے کہ باپ کی قبر میں اس کے ساتھ حسن سلوک کرے وہ باپ کے بعد اس کے عزیزوں دوستوں سے نیک برتاؤ کرے۔ فتاویٰ رضویہ حصہ اول ۱۹۴/۹

۲۳۷۷۔ عن عبد الله بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول الله صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : بينما ثلاثة نفر یتمشون اخذهم المطر ، فأووا الی غار فی جبل فانحطت علی فم غارهم صخرة من الجبل ، فانطبقت علیهم ، فقال بعضهم

- |                 |  |
|-----------------|--|
| ☆ ۳۲۳/۳         | ☆ المطالب العالیة لابن حجر ، ۲۵۱۸                |
| ☆ ۱۴۹/۹ ، ۲۵۴۶۴ | ☆ کنز العمال للمتی ، ۱۷۷/۷                       |
| ☆ ۱۱۷/۶         | ☆ باب قصة اصحاب الغار ، ۳۵۳/۲                    |
| ☆ ۱۳۷/۲         | ☆ الجامع الصحیح للبخاری ، باب حدیث الغار ، ۴۹۳/۱ |
| ☆ ۱۱۶/۲         | ☆ السنن الکبری للبیہقی ، ۱۱۶/۲                   |
| ☆ ۱۳۷/۲         | ☆ التریغ والترہیب للمنذری ، ۳۲۰/۳                |

لبعض : انظروا اعمالا عملتموها صالحه لله ، فادعوا الله تعالى بها لعله يفرجها عنكم فقال احدهم : اللهم ! انه كان لى والدان شيخان كبيران و امرأتى و لى صبىة صغار ارعى عليهم ، فاذا ارحت عليهم حلبت فبدأت لوالدى فسقيتهما قبل بنى ، و انى نأبى ذات يوم الشجر فلم آت حتى امسيت فوجد تهماقدناما ، فحلبت كما كنت احلب فجئت بالحلاب فقمتم عند رؤسهما اكره ان اوقظهما من نومهما ، و اكره ان اسقى الصبىة قبلهما و الصبىة يتضاغون عند قدمى ، فلم يزل ذلك ودأبى و دابهم حتى طلع الفجر ، فان كنت تعلم انى فعلت ذلك ابتغاء وجهك فافرج لنا منها فرجة نرى منها السماء ، ففرج الله منها فرجة فرأو امنها السماء - و قال الآخر : اللهم ! انه كانت لى ابنة عم احببتها كاشد ما يحب الرجال النساء و طلبت اليها نفسها فابت حتى اتيتها بمائة دينار ، فبغيت حتى جمعت مائة دينار ، فجمعتها بها ، فلما وقعت بين رجليها قالت : يا عبد الله ! اتق الله و لا تفتح الخاتم الا بحقه ، فقمتم عنها ، فان كنت تعلم انى فعلت ذلك ابتغاء وجهك فافرج لنا منها فرجة ، ففرج لهم - و قال الآخر : اللهم ! انى كنت استاجرت اجيرا بفرق ارز فلما قضى عمله قال : اعطنى حقى فعرضت عليه فرقه فرغب عنه ، فلم ازل ازرقه حتى جمعت منه بقرأو رعائها فجاءنى فقال : اتق الله و لا تظلمنى حقى ، قلت : اذهب الى تلك البقرورعائها فخذها فقال : اتق الله و لا تستهزئ بى فقلت: انى لا استهزئ بك خذ ذلك البقرورعائها فاخذه فذهب به ، فان كنت تعلم انى فعلت ذلك ابتغاء وجهك فافرج لنا ما بقى ففرج الله ما بقى -

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین مسافر سفر میں تھے کہ اچانک بارش آگئی، ان تینوں نے ایک پہاڑ کی کھائی میں پناہ لی، اسی وقت پہاڑ سے ایک پتھر گرا اور اس گھائی کا منہ بند ہو گیا۔ تینوں نے آپس میں ایک دوسرے سے کہا: اپنے اپنے اعمال صالحہ کو دیکھو جو محض اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے کیئے ہوں اور ان کے وسیلہ سے دعا کرو امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اس پتھر کو یہاں سے ہٹا دے گا۔ ان میں سے ایک شخص نے کہا یا اللہ! میرے والدین بوڑھے تھے، ساتھ ہی میری بیوی اور بچے بھی تھے، میں ان کے گزارے کے لئے بھیڑ بکریاں چراتا اور شام کو آکر دودھ دوہتا، پہلے اپنے والدین کو پلاتا تھا۔ ایک دن مجھے بکریوں کے لئے چارہ لانے کے لئے دور جانا پڑا، میں جب

گھر آیا تو رات ہو چکی تھی اور میرے والدین اس وقت تک سو گئے تھے۔ میں نے حسب معمول دودھ دوا اور اس کو لیکر ماں باپ کے سر ہانے آ کر کھڑا ہو گیا، میں نے نہ چاہا کہ انکو نیند سے بیدار کروں، اور یہ بھی گوارا نہ ہوا کہ اپنے بچوں کو پہلے پلا دوں حالانکہ وہ بھوک کی وجہ سے میرے قدموں پر لوٹ رہے تھے، اسی حال میں پوری رات گزر گئی اور صبح نمودار ہو گئی۔ یا اللہ تو خوب جانتا ہے، اگر میں نے یہ کام تیری رضا کیلئے کیا تھا تو اس پتھر سے ایک روزن کھول دے جس سے ہم آسمان کو دیکھ سکیں۔ رب کریم نے اپنے فضل اور اس کے نیک عمل کی بدولت روزن کھول دیا اور اب انکو آسمان نظر آنے لگا۔ دوسرے شخص نے عرض کیا: یا اللہ! میرے چچا کی بیٹی تھی جس پر میں فریفتہ ہو گیا تھا میں نے اس سے خواہش ظاہر کی کہ اپنا نفس میرے حوالے کر دے لیکن اس نے سوا شرفیوں کے بغیر رضا مندی ظاہر نہ کی۔ میں نے نہایت کوشش کر کے سوا شرفیاں کمائیں اور لیکر پہنچا۔ جب میں بدکاری کے ارادہ سے اس کی ٹانگوں کے درمیان بیٹھا تو بولی: اے خدا کے بندے! اللہ سے ڈر اور بغیر حق مہر مت توڑ۔ یہ سن کر میں اٹھ کھڑا ہوا، یا اللہ! تو خوب جانتا ہے، اگر میں نے یہ کام تیری رضا و خوشنودی کے لئے کیا تو ایک روزن اور کھول دے، اللہ تعالیٰ نے اس پتھر کو اور ہٹا دیا۔ تیسرے شخص نے دعا کی: یا اللہ! میں نے ایک شخص کو مزدور کیا کہ وہ ایک فرق چاول پر میرا کام کر دے، جب وہ کام کر چکا تو میرے پاس مزدوری لینے آیا، میں نے حسب وعدہ وہ چاول اس کو دئے لیکن اس نے انکار کر دیا کہ اس کی نظر میں کم تھے۔ وہ چلا گیا تو میں نے ان چاولوں کو زراعت کے ذریعہ بڑھایا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اس میں اتنی برکت کی کہ ایک جنگل میں گائے بیل اور ان کی حفاظت کے لئے چراو ہے سب اسی کے منافع سے جمع ہو گئے۔ وہ مزدور پھر آیا اور بولا: اللہ تعالیٰ سے ڈر اور میرا حق مت مار، میں نے کہا: جا اور بیل گائے نیز چراو ہے سب تیرے ہیں وہ بولا خدا سے ڈر اور مجھ سے ہنسی مذاق مت کر، میں نے کہا: نہیں واقعی ان سب کا تو ہی حقدار ہے۔ انکو لیجا، وہ لے گیا، یا اللہ! تو خوب جانتا ہے کہ یہ کام میں نے تیری رضا کے لئے کیا تھا تو پتھر کا جو حصہ غار پر رہ گیا ہے اس کو بھی ہٹا دے۔ تو اللہ تعالیٰ نے اسے بھی ہٹا دیا اور یہ سب آزاد ہو گئے۔ ۱۲م

## (۲۵) مشرک ماں باپ سے بھی حسن سلوک سے پیش آؤ

۲۳۷۸۔ عن اسماء بنت الصديق رضی اللہ تعالیٰ عنہ قالت: قدمت علی امی و هی مشرکة فی عهد قریش اذا هد ہم ، فاستفتیت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قلت : قدمت علی امی و هی راغبۃ افاصل امی ؟ قال : نعم ، صل امک۔

حضرت اسماء بنت امیر المؤمنین حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میری ماں کہ مشرک تھی اس زمانہ میں کہ کافروں سے معاہدہ تھا میرے پاس آئی۔ میں نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فتویٰ پوچھا کہ میری ماں طمع لیکر میرے پاس آئی ہے، کیا میں اپنی ماں سے کچھ نیک سلوک کروں؟ فرمایا: ہاں، اپنی ماں سے نیک سلوک کرو۔

الحجۃ المؤمنہ ص ۲۱



۳۲۴/۱

کتاب الزکوٰۃ ،

۲۳۷۸۔ الصحيح لمسلم،

۳۵۷/۱

باب الهدية المشركين ،

الجامع الصحيح للبخاری ،

۲۳۵/۱

باب الصدقة علی اهل الزمة ،

السنن لا بی داؤد،

۳۴۴/۶

المسند لا حمد بن حنبل ،

# کتاب الحیوانات





# ۱۔ جانوروں سے سلوک

## (۱) جانوروں کے کھلانے پر اجر

۲۳۷۹۔ عن أبی هريرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : فی کل ذات کبد حری اجر ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر گرم جگر والے کو کھلانا ثواب ہے۔ ۱۲م

فتاویٰ رضویہ حصہ دوم ۲۸۶/۹

## (۲) جانوروں کے دانہ پانی کا خیال رکھو

۲۳۸۰۔ عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : دخلت امرأة النار فی هرة ربطتها فلم یطعمها و لم تدعها تاکل من خشاش الارض ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک عورت جہنم میں گئی ایک بلی کے سبب کہ اسے باندھے رکھا تھا، نہ خود کھانا دیا نہ چھوڑا کہ زمین کا گرا پڑا یا جو جانور اس کو ملتا کھاتی۔

۸۸۹/۲	باب رحمة الناس بالبہائم ،	الجامع الصحیح للبخاری ،
۲۳۷/۲	باب فضل سقی البہائم المحترمه ،	الصحیح لمسلم ،
۲۷۰/۲	باب فضل الصدقة الماء ،	السنن لا بن ماجه ،
۱۸۶/۴	☆ السنن الکبری للبیہقی ،	المسند لا حمد بن حنبل ،
۱۱۳/۵	☆ فتح الباری للعسقلانی ،	شرح السنة للبیہقی ،
۳۶۱/۶، ۱۶۰، ۶۴	☆ کنز العمال للمتقی ،	مجمع الزوائد للہیثمی ،
۳۷۸	☆ الادب المفرد للبخاری ،	التفسیر للقرطبی ،
۴۶۷/۱	باب خمس من الدواب فواسق ،	الجامع الصحیح للبخاری ،
۲۳۶/۲	باب تحريم قتل الهرة ،	الصحیح لمسلم ،
۲۰۵۱	☆ المصنف لعبد الرزاق ،	المسند لا حمد بن حنبل ،

۲۳۸۱۔ عن جابر بن عبد الله رضى الله تعالى عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : دخلت امرأة النار في هرة ربطتها فلم تطعمها و لم تدعها تأكل من خشاش الارض فوجبت لها النار -

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک عورت جہنم میں گئی ایک بلی کے سبب کہ اسے باندھے رکھا تھا، نہ خود کھانا دیا اور نہ چھوڑا کہ زمین کا گرا پڑا یا جو جانور ملتا کھاتی اس وجہ سے اس عورت کے لئے جہنم واجب ہوگئی۔

فتاویٰ رضویہ ۶/۲۰۲

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ابن حبان کی حدیث میں ہے فہی تنهش قبلها و دبرها ، وہ بلی دوزخ میں اس عورت پر مسلط کی گئی کہ اس کا آگ پچھا دانتوں سے نوج رہی ہے۔ ایک حدیث میں ہے: کہ جو جانور پالودن میں ۷/۷ بار اسے دانہ پانی دکھاؤ، نہ کہ گھنٹوں پہروں بھوکا پیاسا رکھو۔ علماء فرماتے ہیں: جانور پر ظلم کا فرزمی پر ظلم سے سخت تر ہے۔

فتاویٰ رضویہ حصہ اول ۹/۱۹۶

(۳) جانور بازی ناجائز ہے

۲۳۸۲۔ عن عبد الله بن عباس رضى الله تعالى عنهما قال : نهى رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم عن التحريش بين البهائم -

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جانوروں کو باہم لڑانے سے منع فرمایا۔

فتاویٰ رضویہ حصہ اول ۹/۱۹۵

۳۱۴/۲	باب ذکر التوبة ،	۲۳۸۱۔ السنن لا بن ماجه ،
۲۰۹/۳	☆ الترغيب والترهيب للمندرى ،	المسند لا حمد بن حنبل ،
۳۴۶/۱	باب فى التحريش بين البهائم ،	۲۳۸۲۔ السنن لا بى داؤد ،
۲۰۴/۱	باب ما جاء فى التحريش بين البهائم ،	الجامع للترمذى ،
۸۵/۱۱	☆ المعجم الكبير للطبرانى ،	الجامع الصغير للسيوطى ،
	☆ ۲۲/۱۰	السنن الكبرى للبيهقى ،

## (۴) جانور غیر مکلف ہے

۲۳۸۳۔ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : العجماء جبار۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جانور کوئی ذمہ نہیں رکھتے بلکہ وہ مجبور ہیں۔

فتاویٰ رضویہ ۷/۴۷۷

## ۵۔ جانور کو مثلہ نہ کرو

۲۳۸۴۔ عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لعن اللہ من مثل بالحيوان۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس پر اللہ کی لعنت جو کسی جاندار کو مثلہ کرے۔

حاشیہ مسند امام احمد ص ۳

۲۰۳/۱	باب فی الركاز الخمس ،	۲۳۸۳۔ الجامع الصحيح للبخاری ،
۷۳/۲	باب جرح العجماء جبار ،	الصحيح لمسلم ،
۸۲/۱	باب ما جاء ان العجماء جبار ،	الجامع للترمذی ،
۲۲۸/۲	☆ المسند لا حمد بن حنبل	الجامع الصغير للسيوطی ،
۷۸/۳	☆ مجمع الزوائد للهيثمی ،	المعجم الكبير للطبرانی ،
۶۶/۹	☆ كنز العمال للمتقى ، ۲۴۹۷۱ ،	السنن الكبرى للبيهقي ،
۱۵۲/۲	☆ الكامل لا بن عدی ،	التاريخ الكبير للبخاری ،

## ۲۔ جانور پالنا (۱) کتاب پالنا گناہ ہے

۲۳۸۵۔ عن عبد الله بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : من اقتنى كلبا الا كلب ماشية او ضاربا نقص من عمله كل يوم قيراطان ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے محافظ اور شکاری کتے کے علاوہ کوئی کتابالا اس کے نیک اعمال سے ہر دن دو قیراط کم ہوں گے۔ ۱۲م

۲۳۸۶۔ عن أبي هريرة رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : من اتخذ كلبا الا كلب ماشية او صيدا و زرع انتقص من اجره كل يوم قيراط ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے شکار، کھیتی اور جانوروں کی حفاظت کے علاوہ کے لئے کتابالا اس کا ہر دن ایک قیراط ثواب کم ہوتا رہے گا۔

فتاویٰ رضویہ ۲/۴۹۲

## (۲) کالا کتا شیطان ہے

۲۳۸۷۔ عن أبي ذر الغفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اذا صلی الرجل و لیس بین یدیه كأخرة الرجل او كواسطة

۲۱/۲	باب الامر بقتل الكلاب ،	۲۳۸۵۔ الصحيح لمسلم،
۵۱۷/۲	۴/۲ ☆ الجامع الصغير للسيوطي ،	المسند لا حمد بن حنبل
۲۱/۱	باب الامر بقتل الكلاب ،	۲۳۸۶۔ الصحيح لمسلم،
۴۵/۱	باب ماجاء انه لا يقطع الصلوة ،	۲۳۸۷۔ الجامع للترمذی ،
۶۸/۱	باب مايقطع الصلوة ،	السنن لابن ماجه،
	۱۴۹/۵	المسند لا حمد بن حنبل،

الرحل قطع صلواته الكلب الاسود و المرأة و الحمار ، فقلت لأبي ذر : ما بال الاسود من الاحمر و من الأبيض ، فقال : يا ابن اخي : سالتني كما سألت رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : فقال : الكلب الاسود شيطان -

حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب نمازی کے سامنے سترہ نہ ہو تو اس کی نماز کالا کتا، عورت اور گدھا سامنے سے گزر جانے سے قطع ہو جاتی ہے۔ (قطع سے مراد نماز کا خشوع قطع ہونا ہے) حضرت عبد اللہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ذر غفاری سے عرض کیا: کالے کتے اور سرخ و سفید میں کیا فرق ہے؟ فرمایا: اے میرے بھتیجے! تو نے مجھ سے وہی سوال کیا جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کیا تھا تو حضور نے ارشاد فرمایا: کالا کتا شيطان ہے۔ ۱۲م

۲۳۸۸۔ عن ام المؤمنین عائشة الصديقة رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت : قال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : الكلب الاسود البهيم الشيطان -  
ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گہرے سیاہ رنگ کا کتا شيطان ہے۔ ۱۲م  
فتاویٰ رضویہ ۸۱/۲

### (۳) بلی گھر میں آنے جانے والا جانور ہے

۲۳۸۹۔ عن أبي قتادة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : انها من الطوافين عليكم و الطوافات -  
حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک وہ (بلی) ان زرمادہ میں ہے جو بکثرت تم پر طواف کرتے ہیں۔  
فتاویٰ رضویہ حصہ دوم ۷۹/۹

☆ ۴۰۲/۲	☆ ۱۶۰/۱	☆ ۳۱۸/۱	☆ ۲۳۸۸۔ الجامع الصغير للسيوطي ،
☆ ۳۰۳/۵	☆ ۱۶۰/۱	☆ ۳۱۸/۱	☆ ۲۳۸۹۔ المستدرک للحاکم ،
			☆ التمهيد لا بن عبد البر ،

## (۴) بلی ناپاک نہیں

۲۳۹۰۔ عن ابی قتادة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : انها ای الهرة لیست بنجس -

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ یعنی بلی ناپاک نہیں۔  
فتاویٰ رضویہ ۸۰/۲

## (۵) بلی درندہ ہے

۲۳۹۱۔ عن ابی هريرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : الهر سبع ، و فی رواية السنور سبع -

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بلی درندہ ہے۔  
فتاویٰ رضویہ ۸۰/۲

## (۶) مرغ پالنا اچھا ہے

۲۳۹۲۔ عن عبد الله بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : الديك يؤذن بالصلوة ، من اتخذ ديكا أبيض حفظ من ثلاثة من شر كل شيطان و ساحر و كاهن -

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مرغ نماز کے لئے لوگوں کو جگاتا ہے، تو جس نے سفید مرغ پالا تو وہ تین برا بیوں سے محفوظ ہو گیا، شیطان، جادوگر، اور آئندہ کی باتیں غلط سلط بیان کرنے والے سے۔  
فتاویٰ رضویہ حصہ اول ۱/۹

۲۳۹۰۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی سور الهرة، ۱۴/۱

المسند لا حمد بن حنبل ۳۹۶/۵ ☆ المستدرک للحاکم، ۱۶۰/

۲۳۹۱۔ المسند لا حمد بن حنبل، ۴۴۲/۲ ☆

۲۳۹۲۔ کنز العمال للمتقی، ۵۳۲۸۸، ۳۳۶/۱۲ ☆ الجامع الصغیر للسيوطی، ۲۶۱/۲

تذکرۃ الموضوعات للفتنی، ۱۵۳ ☆ الاسرار المرفوعة للقاری، ۴۳۱

## ۳۔ موزی جانور

### (۱) سانپ کو مار ڈالو

۲۳۹۳۔ عن عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اقتلوا الحيات و اقتلوا اذا الطفیتین و الابتر۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے ارشاد فرمایا: سانپوں کو قتل کرو، اور خاص طور پر ذوالطفیتین کو قتل کرو، اور ابتر کو قتل کرو۔ ۱۲م

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ذوالطفیتین سانپ کی ایک خبیث قسم ہے جس کی دم چھوٹی ہوتی ہے اور پشت پر دو سفید دھاریاں ہوتی ہیں۔

ابتر بھی ایک خطرناک قسم کا سانپ ہوتا ہے جس کی دم چھوٹی اور رنگ نیلا ہوتا ہے۔

۲۳۹۴۔ عن عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اقتلوا الحيات کلھن ، فمن خاف ثارھن فلیس منا۔

فتاویٰ رضویہ ۷۹/۲

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر سانپ کو مارو، جس نے ان کے حملے کا خوف کر کے چھوڑ دیا وہ ہم میں سے نہیں۔ ۱۲م

۶۶۵/۱	باب قول الله عزوجل و بث فیھا من کل دابة ،	۲۳۹۳۔ الجامع الصحیح للبخاری ،
۲۳۴/۲	کتاب قتل الحيات و غیرھا ،	الصحیح لمسلم ،
۲۶۱/۲	باب قتل ذی الطفیتین ،	السنن لا بن ماجه ،
۲۵/۲۰	☆ المعجم الکبیر ، للطبرانی ،	المسند لا حمد بن حنبل ،
۶۲۶/۳	☆ الترغیب والترہیب للمنزری ،	مجمع الزوائد للہیثمی ،
۲۲/۵	☆ التاریخ الکبیر للبخاری ،	المصنف لعبدالرزاق ،
۱۹۶۱۶		
۴۶۶/۱	باب قول الله عزوجل و بث فیھا من کل ،	۲۳۹۴۔ الجامع الصحیح للبخاری ،
۲۳۴/۲	کتاب الحيات و غیرھا ،	الصحیح لمسلم ،
۷۱۲/۲	باب فی قتل الحيات ،	السنن لا بی داؤد

۲۳۹۵۔ عن عبد الله بن مسعود رضی الہ تعالیٰ عنہ قال : بینما نحن مع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی غار اذ نزلت علیہ و المرسلات ، فانا لتلقاها من فیہ و ان فاه لرتب بها اذ خرجت حیة ، فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اقتلوها ، قال : فابتدرناھا فسبقنا ، فقال : وقیت شرکم کما وقیتم شرھا۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ایک غار میں تھے کہ آپ پر سورہ 'و المرسلات' نازل ہوئی، ہم آپ سے سن کر یاد کر رہی رہے تھے کہ اچانک سانپ نکلا، فرمایا: اسے مارو، ہم جلدی سے بڑھے کہ وہ کسی بل میں گھس گیا، حضور نے فرمایا: وہ تمہاری تکلیف سے بچ گیا جیسے تم اس کی ایذا سے محفوظ رہے۔ ۱۲م  
فتاویٰ رضویہ حصہ اول ۱۰۰/۹

## (۲) سانپ مارنا باعث اجر ہے

۲۳۹۶۔ عن عبد الله بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : من قتل حیة فکانما قتل الکافر مباح الدم۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے سانپ کو قتل کیا اس نے گویا ایک مشرک حلال الدم کو قتل کیا۔

۲۳۹۷۔ عن عبد الله بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : من قتل حیة او عقربا فکانما قتل کافرا۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے سانپ یا بچھو مارا گویا ایک کافر مارا۔

فتاویٰ رضویہ ۵۱۰/۳

۶۶۷/۱	باب قول اللہ عزوجل وبث فیہا کل ،	۲۳۹۵۔ الجامع الصحیح للبخاری ،
۲۳۵/۲	کتاب قتل الحیات ،	الصحیح لمسلم ،
۲۵/۲	کتاب القتل الحیة فی الحرم ،	السنن للنسائی ،
۴۸/۱۵ ، ۴۰۰۳۲	☆ کنز العمال للمتقی ،	۲۳۹۶۔ المسند لا حمد بن حنبل ،
۹۱/۴	☆ مشکل الآثار ، للطحاوی ،	المعجم الکبیر للطبرانی ،
۴۲/۱۵ ، ۳۹۹۹۵	☆ کنز العمال للمتقی ،	۲۳۹۷۔ الجامع الصغیر للسيوطی ،



### (۳) پانچ جانوروں کو حرم اور حالت احرام میں مارنا میں جائز ہے

۲۳۹۸۔ عن عبد الله بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : خمس من الدواب کلہم فاسقة ، یقتلہن المحرم و یقتلن فی الحرم ، الغراب ، و الحیة ، و العقرب ، و الفارة ، و الکلب العقور ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانچ جانور فاسق ہیں جنکو محرم بھی قتل کر سکتا ہے اور حرم میں بھی قتل کئے جائیں گے۔ کوا، سانپ، بچھو، چوہا، اور بورایا ہوا کتا۔ ۱۲م فتاویٰ رضویہ ۷۸/۲

۲۳۹۹۔ عن عبد الله بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : خمس من الدواب لیس علی المحرم فی قتلہن جناح ، الغراب ، و الحدأة ، و العقرب و الفارة ، و الکلب العقور ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانچ جانور ایسے ہیں جن کو محرم بھی قتل کر سکتا ہے، کواچیل، بچھو، چوہا اور بورایا ہوا کتا۔ ۱۲م

۲۴۰۰۔ عن ام المؤمنین عائشة الصديقة رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت : قال النبی

۲۲۳/۲	باب یقتل المحرم ،	السنن لا بن ماجہ ،
۲۶۶۵	☆ الصحيح لابن خزيمة	المسند لا حمد بن حنبل ،
۲۰۹/۳	☆ نصب الرایة للزیلعی ،	شرح السنة للبخاری ،
۲۰۹/۵	☆ السنن الكبرى للبیہقی ،	تلخیص الحیبر لا بن حجر ،
۳۴/۴	☆ فتح الباری للعسقلانی ،	المسند للحمیدی ،
۲۹۲/۴	☆ تاریخ بغداد للخطیب ،	کنز العمال للمتقی ، ۱۱۹۴۲ ،
	☆ شرح معانی الآثار للطحاوی ،	التفسیر لا بن کثیر ،
۴۶۷/۱	باب خمس من الدواب فواسق ،	۲۳۹۹۔ الجامع الصحیح للبخاری ،
۳۸۱/۱	باب ما یندب للمحرم و غیرہ قتله من الدواب ،	الصحيح لمسلم ،
۴۸/۲	☆ المسند لا حمد بن حنبل ،	الموطأ لمالك ،
	☆	الجامع الصغير للسيوطی ،
۲۵/۲	باب ما یقبل المحرم من الدواب ،	۲۴۰۰۔ السنن للنسائی ،
۲۶۰/۲	☆ السنن للدارقطنی ،	المسند لا حمد بن حنبل ،
۸۳۸۴	☆ المصنف لعبدارزاق ،	المسند لا بی داؤد، الطیالسی ، ۲۵۷/۸

صلى الله تعالى عليه وسلم : خمس يقتلن محرم ، الحية و الفارة و الحدأة ، و الغراب الا بقع ، و الكلب العقور ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانچ جانوروں کو حالت احرام میں بھی مارا جاسکتا ہے، سانپ، چوہا، چیل، سیاہ سفید کوا، اور بورایا ہوا کتا۔ ۱۲م

۲۴۰۱۔ عن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم خمس قتلن حلال في الحرم ، الحية ، و العقرب و الحدأة و الفارة و الكلب العقور ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانچ جانوروں کو حرم میں قتل کرنا جائز ہے، سانپ، بچھو، چیل، چوہا، اور بورایا ہوا کتا۔ ۱۲م فتاویٰ رضویہ حصہ اول ۱۰۰/۹

۲۴۰۲۔ عن عبد الله بن مسعود رضي الله تعالى عنه قال : ان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : امر محرما بقتل حية بمنى ۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منیٰ میں احرام باندھے ہوئے لوگوں کو سانپ مارنیکا حکم دیا۔ ۱۲م (۴) چھوٹے اور زہریلے سانپ ضرور مارو

۲۴۰۳۔ عن عبد الله بن عمر رضي الله تعالى عنهما قال : قال النبي صلى الله تعالى عليه وسلم : اقتلوا الحيات و ذا الطفيتين و الابتر ، فانهما يستسقطان الحبل و يلتمسان البصر ، قال : فكان عبد الله ابن عمر يقتل كل حية و جدھا ، فابصره ابو لبابة بن عبد المنذر او زيد بن الخطاب و هو يطار دحية ، فقال : انه

۲۵۶/۱	باب ما يقتل المحرم من الدواب	۲۴۰۱۔ السنن لأبي داؤد،
۲۱۰/۵	☆ السنن الكبرى للبيهقي ،	الجامع الصغير للسيوطي ،
۲۳۵/۲	كتاب قتل لحيات ،	۲۴۰۲۔ الجامع لمسلم،
۲۳۲/۲	كتاب قتل الحيات ،	۲۴۰۳۔ الصحيح لمسلم،
	☆ ۸۳/۱	الجامع الصغير للسيوطي،
۷۱۲/۲	باب في قتل الحيات ،	السنن لابي داؤد،

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قد نہی عن ذوات البیوت -

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سانپوں کو مارو، اور چھوٹے زہریلے سفید دھاری والے سانپ کو خاص طور پر مارو کہ یہ حمل گرا دیتے ہیں اور نگاہ ختم کر دیتے ہیں۔ چنانچہ حضرت عبداللہ بن عمر جس سانپ کو پاتے مار دیتے۔ حضرت ابولبابہ بن عبدالمنذر یا حضرت زید بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے انہیں ایک سانپ پر حملہ کرتے ہوئے دیکھا تو فرمایا: کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے گھر کے سانپوں کو مارنے کی ممانعت فرمائی۔ ۱۲م

فتاویٰ رضویہ حصہ دوم ۱۰۰/۹

### (۵) سانپ اور بچھو مارنا نماز میں بھی جائز ہے

۲۴۰۴۔ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اقتلوا الاسودین فی الصلوۃ ، الحیة و العقرب۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سانپ اور بچھو کو نماز میں بھی قتل کر ڈالو۔ ۱۲م

فتاویٰ رضویہ ۹/۲

### ۶۔ سانپ مارنے پر سات نیکیاں اور چھپکلی پر ایک

۲۴۰۵۔ عن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : من قتل حیة فله سبع حسنات ، و من قتل وزغة فله حسنة۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص سانپ کو مارے گا اسے سات نیکیاں ملیں گی اور جو شخص چھپکلی کو مارے گا اسے ایک نیکی ملے گی۔

باب ما جاء فی قتل الحیة و العقرب فی الصلوۃ ، ۸۹/۱	۲۴۰۴۔ السنن لا بن ماجہ ،
باب قتل الحیة و العقرب فی الصلوۃ ، ۱۴۳/۱	السنن للنسائی ،
☆ المسند للعقلی ، ۲۳۷/۲	المستدرک للحاکم ، ۲۷۰/۴
☆ تلخیص الحبیر لا بن حجر ، ۲۸۴/۱	الصحیح لا بن حبان ، ۵۲۸
☆ کنز العمال للمتقی ، ۲۰۱۲۱/۲۰۳۳/۷	مشکوۃ المصابیح للتبریزی ، ۱۰۰۴
☆ المعجم الکبیر للطبرانی ، ۲۵۸/۱۰	۲۴۰۵۔ المسند لا حمد بن حنبل ، ۴۲۰/۱
☆ الترغیب والترہیب للمنذری ، ۶۲۳/۳	مجمع الزوائد للہیثمی ، ۴۵/۴
☆ الصحیح لا بن حبان ، ۱۰۸۱	الجامع الصغیر للسيوطی ، ۵۳۷/۲

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے سانپ مارا اس کے لئے سات نیکیاں، اور جس نے چھکلی ماری اس کے لئے ایک۔ ۱۲م

فتاویٰ رضویہ ۹/۲

## (۷) چھ جانور احرام اور حالت نماز میں بھی مارنا جائز ہے

۲۴۰۶۔ عن زید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: سأل رجل عن عبد الله بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ما یقتل من الدواب و هو محرم، قال: حدثنی احدی نسوة النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انه كان یامر بقتل الكلب العقور، و الفارة و العقرب و الحداة و الغراب و الحیة، قال و فی الصلوة ایضا۔

حضرت زید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک صاحب نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے پوچھا کہ حالت احرام میں کونسے جانور مارنا جائز ہیں؟ فرمایا: مجھ سے ازواج مطہرات میں سے کسی نے بیان فرمایا: کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان چھ جانوروں کو مار ڈالنے کا حکم فرمایا: بورا یا ہواکتا، چوہا، بچھو، چیل، کوا، اور سانپ۔ اور نماز میں بھی یہ ہی حکم ہے۔ ۱۲م

## (۸) چھکلی مارنا ثواب ہے

۲۴۰۷۔ عن عبد الله بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اقتلوا الوزغ و لو فی جوف الکعبة۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چھکلی کو مارو خواہ وہ کعبہ کے اندر ہی کیوں نہ ہو۔ ۱۲م

فتاویٰ رضویہ ۹/۲

۳۸۲/۱	باب ما یندب للمحرم و غیرہ قتله من الدواب،	۲۴۰۶۔	الصحيح لمسلم،
۳۵/۴	☆ فتح الباری للعسقلانی،	۱۴۴/۲	المسند لا بی عوانه،
۲۲۹/۳	☆ مجمع الزوائد للہیثمی،	۲۰۰/۶	۲۴۰۷۔ المسند لا حمد بن حنبل،
۴۰۰۱۸	☆ کنز العمال للمتقی،	۱۴۶/۳	تاریخ دمشق لا بن عساکر،
۸۳/۱	☆ الجامع الصغیر للسيوطی،	۲۰۲/۱۱	المعجم الکبیر للطبرانی،

## (۹) سفید سانپ نہ مارو

۲۴۰۸۔ عن عبد الله بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول الله صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اقتلوا الحيات كلها الا الجان الأبيض الذي كانه قضيب فضة -

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمام سانپ مارو مگر سفید سانپ گویا وہ چاندی کی چھڑی ہے۔ ۱۲م  
(۱۰) جن بھی سانپ کی شکل میں آتے ہیں

۲۴۰۹۔ عن أبي سعيد الخدري رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول الله صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ان بالمدينة نفرا من الجن قد اسلموا ، فمن رأى شيئاً من هذه العوامر فليؤذنه ثلاثاً ، فان بداله بعد فليقتله فانه شيطان -

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مدینہ میں جنات کا ایک گروہ ہے جو اسلام لائے، تو جو ان گھر میں رہنے والے جنات کو سانپ کی شکل میں دیکھے تو تین دن کی مہلت دے پھر بھی وہ موجود رہے تو مار ڈالو کہ وہ شیطان ہے۔ ۱۲م

۲۴۱۰۔ عن أبي سعيد الخدري رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول الله صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ان لهذه البيوت عوامر ، فاذا رأيتم شيئاً منها فخرجوا عليها ثلاثاً ، فان ذهب والا فاقتلوه فانه كافر -

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۷۱۳/۲	باب فی قتل الحیات،	۲۴۰۸۔ السنن لا بی داؤد،
۴۶/۴	☆ مجمع الزوائد للهيثمی ،	المعجم الكبير للطبرانی،
۴۰۰۰۴	☆ كنز العمال للمتقى ،	الترغيب والترهيب للمنزرى،
۲۳۵/۲	كتاب قتل الحيات،	۲۴۰۹۔ الصحيح لمسلم،
۷۱۳/۲	باب فی قتل الحيات	السنن لا بی داؤد،
۲۳۵/۲	☆ كتاب قتل الحيات،	۲۴۱۰۔ الصحيح لمسلم،
۶۲۶/۳	☆ الترغيب والترهيب للمنزرى،	مجمع الزوائد للهيثمی،
۱۳۴/۲	☆ المعجم الصغير للطبرانی،	علل الحديث لا بن حاتم،

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک ان گھروں میں کچھ رہنے والے جن سانپ کی شکل میں ہیں، جب تم ان میں سے کسی کو سانپ کی شکل میں دیکھو تو انکو تین دن کی مہلت دو پھر مار ڈالو کہ وہ کافر ہے۔

۲۴۱۱ - عن أبي السائب مولى هشام بن زهرة رضى الله تعالى عنه انه دخل على أبي سعيد الخدرى رضى الله تعالى عنه فى بيته ، قال : فوجدته يصلى ، فجلست انتظره حتى يقضى صلاته ، فسمعت تحريكا فى عراجين فى ناحية البيت فالتفت فاذا حية ، فوثبت لا قتلها فإشار الى ان اجلس ، فجلست ، فلما انصرف اشار الى بيت فى الدار فقال : اترى هذا البيت ؟ فقلت : نعم ، فقال : كان فيه فتى منا حديث عهد بعرس ، قال : فخرجنا مع رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم الى الخندق ، فكان ذلك الفتى يستاذنه رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم بانصاف النهار فيرجع الى اهله ، فاستاذنه يوما ، فقال له رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : خذ عليك سلاحك ، فانى اخشى عليك قريظة ، فاخذ الرجل سلاحه ثم رجع فاذا امرأته بين البابين قائمة ، فاهوى اليها بالرمح ليضعها به واصابته غيرة فقالت له : اكفف عليك رمحك و ادخل البيت حتى تنظر ما الذى اخرجنى ، فدخل فاذا بحية عظيمة منطوية على الفراش ، فاهوى اليها بالرمح فانظمتها به ثم خرج فركزه فى الدار فاضطربت عليه ، فما يدري ايهما كان اسرع موتا الحية ام الفتى؟ قال: فجننا الى رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم و ذكرنا ذلك له و قلنا له : ادع الله ليحييه لنا فقال : استغفروا لصاحبكم ثم قال : ان بالمدينة جنا قد اسلموا ، فاذا رأيتم منهم شيئا فآذنوه ثلاثة ايام ، فان بدالكم بعد ذلك فاقتلوه فانما هو شيطان -

حضرت ابوسائب مولى ہشام بن زہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر گئے تو انہیں نماز پڑھتے ہوئے پایا، کہتے ہیں: میں انتظار

میں بیٹھا رہا کہ وہ نماز سے فارغ ہو جائیں، اس درمیان میں نے کھجور کی پڑی ہوئی شاخوں کے درمیان سرسراہٹ سنی، میں گھر کے اس گوشہ کی جانب متوجہ ہوا تو دیکھا کہ سانپ ہے، میں کو ذکر پہنچا کہ اس کو مار ڈالوں لیکن انہوں نے مجھے اشارہ کر کے بٹھا دیا، جب فارغ ہوئے تو گھر کی کوٹھری کی طرف اشارہ کر کے فرمایا: کیا تم اس کو ٹھہری کو دیکھ رہے ہو؟ میں نے کہا: ہاں، بولے: اس میں ایک جوان رہتا تھا، نئی نئی شادی ہوئی تھی، ہم جنگ خندق میں شرکت کے لئے حضور کے ساتھ گئے، اس جوان نے دوپہر کو حضور سے گھر جانے کی اجازت لینا چاہی، حضور نے ایک یوم کی اجازت عطا فرمادی اور فرمایا: اپنے ہتھیار ساتھ لیتے جاؤ کہ مجھے بنو قریظہ سے خطرہ ہے۔ وہ ہتھیار لیکر آئے تو بیوی کو دروازہ پر کواڑوں کے درمیان کھڑا پایا، غیرت و شرم کی وجہ سے اس کے نیزہ مارنا چاہا کہ وہ بول اٹھی، اپنا ہتھیار روک لو اور پہلے گھر میں جا کر دیکھو کہ میں یہاں کیوں نکلنے پر مجبور ہوئی۔ وہ اندر آئے تو دیکھا کہ بستر پر ایک بڑا سانپ لپٹا بیٹھا ہے، اس نے نیزہ مار کر اس کو چھید لیا اور نیزہ باہر لاکر گھر کے صحن میں گاڑ دیا۔ اس سانپ نے اچھل کر اس جوان پر حملہ کر دیا، اب یہ پتہ نہیں چلا کہ کون پہلے مرا، سانپ یا وہ جوان، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے اور واقعہ بیان کیا، اور ساتھ ہی درخواست کی کہ حضور جوان کے زندہ ہونے کی دعا فرمادیں۔ فرمایا: اپنے ساتھی کی مغفرت کی دعا کرو۔ پھر فرمایا: مدینے میں کچھ جن ہیں جو اسلام لے آئے اور سانپ کی شکل میں موجود ہیں جب تم دیکھو تو تین دن کی مہلت دو۔ پھر بھی وہ ظاہر ہوں تو مار ڈالو کہ وہ شیطان ہے۔ ۱۲م

فتاویٰ رضویہ حصہ اول ۱۰۰/۹

۲۴۱۲۔ عن نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: کان عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما یقتل الحیات کلہن حتی حدثنا ابو لبابة بن عبد المنذر البدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نہی عن قتل جنان البیوت فامسک۔

حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہر سانپ کو مار ڈالتے تھے یہاں تک کہ حضرت ابولبابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہم سے یہ

حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے گھر میں رہنے والے سانپوں کو مارنے سے منع فرمایا، تو آپ نے یہ طریقہ چھوڑ دیا۔ ۱۲م

۲۴۱۳۔ عن نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ان ابا لبابة کلم عبد الله بن عمر ليفتح له بافی داره يستقرب به الى المسجد فوجد الغلطة جلد جان فقال : عبد الله بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما : التمسوه فاقتلوه ، فقال : ابو لبابة رضی اللہ تعالیٰ عنہ : لا تقتلوه ، فان رسول الله صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نهی عن قتل الحنن التي فی البيوت -

حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابولبابہ نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے گفتگو کی کہ ان کے لئے اپنے گھر میں سے ایک دروازہ کھول دیں تاکہ مسجد نبوی قریب ہو جائے، دروازہ کھولتے وقت کام کرنے والے لڑکوں نے سانپ کی کچلی دیکھی، حضرت عبد اللہ ابن عمر نے فرمایا: سانپ کو ڈھونڈو اور مار ڈالو، حضرت ابولبابہ نے فرمایا: مت مارنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے گھر میں رہنے والے سانپوں کی شکل میں جنات کو مارنے سے منع فرمایا۔ ۱۲م

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

قتل اس سانپ کا کہ سپید رنگ ہے اور سیدھا چلتا ہے، یعنی چلنے میں بل نہیں کھاتا قبل انذار و تحذیر کے ممنوع ہے۔ نیز اسی طرح وہ سانپ جو مدینہ کے گھروں میں رہتے ہیں بے انذار و تحذیر نہ قتل کئے جائیں مگر ذوالطفینین کہ اس کی پیٹھ پر دو خط سپید ہوتے ہیں، اور اتبر کہ ایک قسم ہے سانپ کی کہ دو رنگ کوتاہ دم اور ان دونوں سانپوں کا خاصہ ہے کہ جس کی آنکھ پر ان کی نگاہ پڑے اندھا ہو جائے، زن حاملہ اگر انہیں دیکھ لے حمل ساقط ہو، کہ اس طرح کے سانپ اگر مدینہ کے گھروں میں بھی رہتے ہوں تو ان کا مارنا بے انذار کے جائز ہے۔

لیکن بعض علمائے قتل ان سانپوں کا کہ گھروں میں رہتے ہیں مطلقاً بے انذار کے ممنوع ٹھہرایا ہے اور منشا اس کا اطلاق لفظ بیوت ہے۔ مگر یہ مذہب ضعیف غیر مختار ہے۔ اور جواب اس کا یہ ہے کہ یہاں مراد بیوت سے بیوت مدینہ ہیں نہ بیوت مطلقاً، اور وہ احادیث جن میں اذن



بیوت مقید ہے ان حدیثوں کے مفسر ہیں۔

انذار و تحذیر کے طریقے مختلف ہیں

ایک یہ کہ یوں کہا جائے: میں تم کو قسم دلاتا ہوں اس عہد کی جو تم سے حضرت سلیمان بن داؤد علیہما السلام نے لیا کہ ہمیں ایذا مت دو اور ہمارے سامنے ظاہر مت ہو۔

۲۴۱۴۔ عن ابن حبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقول: انشدکن بالعہد الذی اخذ علیکن سلیمان بن داؤد علیہما السلام ان لا تؤذونا و لا تظہرن لنا۔

حضرت ابن حبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ انذار و تحذیر کے وقت یوں کہے میں تم کو قسم دلاتا ہوں اس عہد کی جو تم سے حضرت سلیمان بن داؤد علیہما السلام نے لیا کہ ہمیں ایذا مت دو اور ہمارے سامنے ظاہر مت ہو۔

دوسرے یہ ہے کہ اس طرح کہا جائے: ہم تجھ سے سوال کرتے ہیں بوسیلہ عہد نوح و عہد سلیمان بن داؤد علیہم السلام کے کہ ہمیں ایذا مت دے۔

۲۴۱۵۔ عن ابی لیلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اذا ظہرت الحیة فی المسکن فقولوا لها: انا نسألك بعہد نوح و بعہد سلیمان بن داؤد علیہم السلام ان لا تؤذینا، فان عادت فاقتلوه۔

حضرت ابولیلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کسی گھر میں سانپ ظاہر ہو تو کہو: ہم تجھ سے سوال کرتے ہیں بوسیلہ عہد نوح و سلیمان بن داؤد علیہم السلام کے کہ ہمیں ایذا مت دے۔

تیسرے یہ کہ میں تمہیں قسم دلاتا ہوں اس عہد کی جو تم سے حضرت نوح علیہ السلام نے لیا، اور میں تمہیں قسم دلاتا ہوں اس عہد کی جو تم سے سلیمان علیہ السلام نے لیا کہ ایذا مت دو۔

- |               |                         |          |                           |
|---------------|-------------------------|----------|---------------------------|
| ۳۱۸/۱         | التفسیر للقرطبی،        | ☆ ۲۳۴/۲  | شرح مسلم للنوادی،         |
|               |                         | ☆        | ۲۴۱۵۔ الجامع للترمذی،     |
| ۶۲/۱۰، ۲۸۳۷۲، | کنز العمال للمتقی،      | ☆ ۱۹۴/۱۲ | شرح السنة للبخاری،        |
| ۲۱۱           | تذکرۃ الموضوعات للفتنی، | ☆ ۴۱۳۷   | مشکوٰۃ المصابیح للتبریزی، |

۲۴۱۶۔ عن ابی لیلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : سئل عن حیات البیوت فقال : اذا رأیتم منهن شیئاً فی مساکنکم فقولوا : انشدکن العهد الذی اخذ علیکن سلیمان علیہ السلام ان لا تؤذونا فان عدن فافتلوهن ۔

حضرت ابو لیلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے گھر میں پائے جانے والے سانپوں کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا: جب تم اپنے گھروں میں ان سانپوں کو دیکھو تو کہو: میں تمہیں قسم دلاتا ہوں اس عہد کی جو تم سے حضرت سلیمان علیہ السلام نے لیا کہ ایذا مت دو، پھر بھی وہ ظاہر ہوں تو مار ڈالو۔ ۱۲م  
چوتھے یہ کہ لوٹ جا خدا کے حکم سے

پانچویں یہ کہ مسلمان کی راہ چھوڑ دے  
بالجملہ قتل سانپ کا مستحب اور سپید و ساکن بیوت مدینہ کا سوا ذوال لطفیتین اور اتر کے  
بے انداز و تحذیر کے ممنوع ہے۔ مگر امام طحاوی کے نزدیک قتل بے انداز میں بھی کچھ حرج نہیں،  
اور انداز راوی ہے۔ فتاویٰ رضویہ حصہ اول ۱۰۱/۹



# ۱۔ فضائل توبہ

## (۱) توبہ کا طریقہ

۲۴۱۷۔ عن أبي الدرداء رضى الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم كل شئ يتكلم به ابن آدم فانه مكتوب عليه ، فاذا خطأ الخطيئة ثم احب ان يتوب الى الله عزوجل فليأت بقعة مرتفعة فليمد يديه الى الله ثم يقول : اللهم انى اتوب اليك منها لا ارجع اليها ابدًا ، فانه يغفر له ما لم يرجع فى عمله ذلك -

حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی کا ہر بول اس پر لکھا جاتا ہے، تو جو گناہ کرے پھر اللہ تعالیٰ کی طرف توبہ کرنا چاہے اسے چاہئے کہ بلند جگہ پر جائے اور اللہ تعالیٰ کی طرف ہاتھ پھیلائے اور کہے: الہی! میں اس گناہ سے تیری طرف رجوع لاتا ہوں اب کبھی ادھر عود نہ کرونگا۔ اللہ تعالیٰ اس کے لئے مغفرت فرمادے گا جب تک اس گناہ کو پھر نہ کرے۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

توبہ کے لئے بلندی پر جانے کی یہ ہی حکمت ہے کہ حتی الوسع موضع معصیت سے بعد اور دوری نیز محل طاعت و منزل رحمت یعنی آسمان کا قرب حاصل ہو۔ جب سیدنا حضرت موسیٰ علی نبینا علیہ الصلوٰۃ السلام کا زمانہ انتقال قریب آیا بن میں تشریف رکھتے تھے اور ارض مقدسہ پر جبارین کا قبضہ تھا، وہاں تشریف لیجانا میسر نہ ہوا دعا فرمائی: اس پاک زمین سے مجھے ایک سنگ پر تاب قریب کر دے۔

فتاویٰ رضویہ ۵۴۲/۳

## (۲) توبہ گناہ مٹا دیتی ہے

۲۴۱۸۔ عن عبد الله بن مسعود رضى الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى

۳۹۴/۲ ، الجامع الصغير للسيوطي ، ☆ ۱۶۱/۴	المستدرک للحاکم ،
۵۴/۱۰ ، الدر المنثور للسيوطي ، ☆ ۲۱۹/۴ ، ۱۰۲۴۴ ،	کنز العمال للمتقی ،
۳۱۳/۲ ، باب ذکر التوبہ ،	۲۴۱۸۔ السنن لابن ماجہ ،
۲۰۷/۴ ، ۱۰۱۷۴ ، کنز العمال للمتقی ، ☆ ۱۵۴/۱۰	السنن الکبریٰ للبیہقی ،

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : التائب من الذنب کمن لا ذنب له ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے گناہ سے توبہ کر لی وہ ایسا ہے جیسے گناہ کیا ہی نہیں۔

فتاویٰ رضویہ ۳/۲۱۰

### (۳) گنہگار کی بھلائی توبہ میں ہے

۲۴۱۹۔ عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : خیر الخطائین التوابون ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خطا کار کی خیر اس میں ہے کہ توبہ کرے۔

فتاویٰ رضویہ ۷/۵۱۰

### (۴) مؤمن کو توبہ کے بعد طعنہ نہ دے

۲۴۲۰۔ عن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : من غیر اخاہ بذنب لم یمت حتی یعملہ ۔

حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی مسلمان بھائی کو توبہ کے بعد اس گناہ کا طعنہ دے وہ نہ مرے گا جب تک خود اس

۲۶۱/۱	الدر المنثور للسيوطی ،	☆ ۲۰۰/۱۰	مجمع الزوائد للهيثمی ،
۲۰۰/۱۸	التفسير للقرطبي ،	☆ ۲۰۳/۱	الجامع الصغير للسيوطی
۲۴۱/۵	التفسير لابن كثير ،	☆ ۲۱۰/۴	حلیة الاولیاء لابن نعیم ،
۵/۴	المغنی للعراقی ،	☆ ۹۷/۴	الترغیب والترہیب للمنذری ،
۱۰۳۴۰	جمع الجوامع للسيوطی ،	☆ ۵۰۳/۸	اتحاف السادة للزیدی ،
۳۲۳/۲			باب ذکر التوبہ ،
۲۴۴/۴	المستدرک للحاکم ،	☆ ۱۹۸/۳	السنن لابن ماجہ
		☆ ۵۳	المسند لاحمد بن حنبل ،
			الجامع للترمذی ، قیامت ،
۵۰۴/۷	اتحاف السادة للزیدی ،	☆ ۳۱۰/۳	الترغیب والترہیب للمنذری ،
۳۶۵/۲	كشف الخفا للعجلونی ،	☆ ۳۴۰/۲	تاریخ بغداد للحطیب ،
	الکامل لابن عدی ،	☆ ۵۳۵/۲	الجامع الصغير للسيوطی ،

فتاویٰ رضویہ ۶/۱۴۰

گناہ کا مرتکب نہ ہو۔

## ۵۔ گناہ کے بعد سچی توبہ سے دل صیقل ہو جاتا ہے

۲۴۲۱۔ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ان العبد اذا اذنب ذنبا تکتب فی قلبہ نکتۃ سوداء فان تاب و نزع و استغفر صقل قلبہ ، و ان عاد زادت حتی تغلق قلبہ ، فذالك ”الران“ الذی ذکر اللہ تعالیٰ فی القرآن ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب بندہ گناہ کرتا ہے تو اس کے دل پر سیاہ دھبہ پیدا ہو جاتا ہے، پھر جب توبہ کرے، اس گناہ سے علیحدگی اختیار کرے اور اللہ تعالیٰ سے مغفرت چاہے تو اس کا دل صیقل و صاف ہو جاتا ہے اس کے بعد پھر گناہ کر بیٹھا تو وہ دھبہ اور زیادہ ہوتا جاتا ہے یہاں تک کہ پورے دل کو گھیر لیتا ہے۔ یہ ہی نقطہ ہے وہ جس کا ذکر قرآن کریم میں لفظ ران سے فرمایا گیا۔ ۱۲

فتاویٰ رضویہ حصہ دوم ۹/۱۷

باب الذکر الذنوب

۲۴۲۱۔ السنن لابن ماجہ ،

☆ ۲۹۷/۲ الترغیب والترہیب للمنذری ، ۹۱/۴

المسند لاحمد بن حنبل،

☆ ۹۹/۱۱ کنز العمال للمتقی، ۱۰۱۷۳، ۲۰۷/۴

فتح الباری للعسقلانی ،

## ۲۔ توبہ کیا ہے؟

### (۱) جس نے توبہ کی اس نے گناہ پر اصرار نہ کیا

۲۴۲۲۔ عن امیر المؤمنین ابی بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ما اصر من استغفر امیر المؤمنین سیدنا حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے معافی مانگ لی اس نے ہٹ نہ کی۔  
فتاویٰ رضویہ ۷/۵۱۰

### (۲) ندامت توبہ ہے

۲۴۲۳۔ عن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: الندم توبة۔  
حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ندامت توبہ ہے۔  
فتاویٰ رضویہ حصہ اول ۹/۲۵۴

### (۳) معصیت میں مبتلا رہ کر توبہ اللہ سے استہزاء ہے

۲۴۲۴۔ عن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی

۲۴۲۲۔ السنن لا بی داؤد ،	باب فی الاستغفار،	۲۱۲/۱
السنن الكبرى للبيهقي ،	☆ ۱۸۸/۱۰	اتحاف السادة للزيدي، ۵۹/۵
الجامع الصغير للسيوطي ،	☆ ۴۷۸/۲	کنز العمال للمتقی، ۱۰۲۳۰، ۴/۲۱۶
كشف الخفا للعجلوني ،	☆ ۲۴۹/۲	الترغيب والترهيب للمندري،
۲۴۲۳۔ السنن لا بن ماجه ،	باب ذکر التوبه،	۳۲۳/۲
المسند لا حمد بن حنبل،	☆ ۳۷۶/۱	السنن الكبرى للبيهقي، ۱۰/۱۵۴
المستدرک للحاکم،	☆ ۲۴۳/۴	الترغيب والترهيب للمندري، ۴/۹۷
مجمع الزوائد للهيثمي ،	☆ ۱۹۹/۱۰	فتح الباری للعسقلانی، ۱۱/۱۰۳
المعجم الصغير للطبرانی،	☆ ۳۳/۱	التمهيد لا بن عبد البر، ۴/۴۵
اتحاف السادة للزيدي،	☆ ۲۹۷/۷	الکامل لا بن عدی، ۱/۲۰۰
حلیة الاولیاء لا بی نعیم	☆ ۲۵۱/۸	کنز العمال للمتقی، ۱۰۳۰۱، ۴/۲۳۲
۲۴۲۴۔ الترغيب والترهيب للمندري،	☆ ۹۷/۴	اتحاف السادة للزيدي، ۸/۶۰۴
المغنی للعراقی،	☆ ۴۷/۴	السلسلة الصحيحة للاباني، ۱۱۶

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: المستغفر من الذنب و هو مقيم عليه كالمستهزئ بربه -

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو گناہ پر قائم رہ کر توبہ توبہ کرے وہ اپنے رب جل جلالہ سے معاذ اللہ تمسخر کرتا ہے۔

فتاویٰ رضویہ حصہ دوم ۱۰۴/۹

## (۴) گناہ کے فوراً بعد توبہ کرنا مومن کی شان ہے

۲۴۲۵- عن أبي سعيد الخدري رضي الله تعالى عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم مثل المؤمن و مثل الايمان كمثل الفرس في اخبئته يحول ثم يرجع الى اخبئته، و ان المومن يسهو ثم يرجع، فاطعموا طعامكم الاتقياء و او لو معروفكم المؤمنین۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان اور ایمان کی کہاوت ایسی ہے جیسے چراگاہ میں گھوڑا اپنی رسی سے بندھا ہو کہ چاروں طرف چر کے پھر اپنی بندش کی طرف پلٹ آتا ہے۔ یونہی مسلمان سے بھول ہوتی ہے پھر ایمان کی طرف رجوع لاتا ہے، تو اپنا کھانا پرہیزگاروں کو کھلاؤ اور اپنا نیک سلوک سب مسلمانوں کو دو۔

## ﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث سے ظاہر ہے کہ معالجہ گناہ میں نیکیوں کو کھانا کھلانا اور عام مسلمانوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنا ہے۔

راد القحط والوباء ص ۹



## ۳۔ توبہ کی نوعیت (۱) جیسا گناہ ویسی ہی توبہ

۲۴۲۶۔ عن معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اذا عملت سئیة فاحدث عندها توبۃ ، توبۃ السر بالسر ، و توبۃ العلانیۃ بالعلانیۃ ۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی گناہ صادر ہو فوراً توبہ کر۔ پوشیدہ گناہ کی توبہ پوشیدہ اور علانیہ کی علی الاعلان۔ ۱۲م  
فتاویٰ رضویہ ۵۲۳/۲

۲۴۲۷۔ عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اذا حدثت ذنباً فاحدث عندها توبۃ ، ان سرا فسر ، و ان علانیۃ فعلا نیۃ ۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تجھ سے نیا گناہ ہو فوراً نئی توبہ کر نہاں کی نہاں، عیاں کی عیاں۔  
﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں  
مسئلہ توبہ میں مجملاً تحقیق یہ ہے کہ وہ گناہ جو خلق پر بھی ظاہر ہو جس طرح خود اس کیلئے دو تعلق ہیں۔

ایک بندے اور خدا میں کہ، اللہ عزوجل کی نافرمانی کی، اس کا ثمرہ حق جل و علا کی معاذ اللہ ناراضی، اس کے عذاب منقطع یا ابدی کا استحقاق۔  
دوسرے بندے اور خلق میں، کہ مسلمانوں کے نزدیک وہ آثم و ظالم یا گمراہ یا کافر بحسب حیثیت گناہ ٹھہرے۔ اور اس کے لائق سلام و کلام و تعظیم اکرام و اقتدائے نماز وغیرہ امور و معاملات میں اس کے ساتھ انہیں برتاؤ کرنا ہو۔

- ۲۴۲۶۔ کنز العمال للمتقی، ۱۰۱۸۰، ۲۰۹/۴ ☆ اتحاف السادة للزبيدي، ۸/۶۰۳  
الجامع الصغير للسيوطي، ۵۳/۱ ☆ المغني للعراقي، ۴۷/۴  
۲۴۲۷۔ کنز العمال للمتقی، ۱۰۲۴۶، ۲۲۰۹/۴ ☆

یونہی اس سے توبہ کے لئے بھی دورخ ہیں

ایک جانب خدا، اس کارکن اعظم بصدق دل اس گناہ سے ندامت ہے۔ فی الحال اس کا ترک اور اس کے آثار کا مٹانا، اور آئندہ نہ کر نیکاً صحیح عزم۔ یہ سب باتیں سچی پیشمانی کو لازم ہیں ولہذا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: الندم توبہ۔ ندامت توبہ ہے۔

یعنی وہی سچی صادقہ ندامت کہ بقیہ ارکان توبہ کو خود مستلزم ہے اسی کا نام توبہ السر ہے۔ دوسرا جانب خلق، کہ جس طرح ان پر گناہ ظاہر ہوا اور ان کے قلوب میں اس کی طرف سے کشیدگی پیدا ہوئی اور معاملات میں اس کے ساتھ اس کے گناہ کے لائق انہیں احکام دئے گئے اس کی طرح ان پر اسی توبہ و رجوع ظاہر ہو کہ ان کے دل اس سے صاف ہوں اور احکام حالت برأت کی طرف مراجعت کریں، یہ توبہ علانیہ ہے۔

توبہ سر سے تو کوئی گناہ خالی نہیں ہو سکتا۔ اور گناہ علانیہ کے لئے شرع نے توبہ علانیہ کا حکم دیا ہے۔

اقول وباللہ التوفیق: اس حکم میں بکثرت حکمتیں ہیں

اول: اصلاح ذات بین کا حکم ہے، یعنی آپس میں صفائی اور صلح رکھو، یہ گناہ علانیہ میں توبہ علانیہ ہی پر موقوف، کہ جب مسلمان اس کے گناہ سے آگاہ ہوئے اگر توبہ سے واقف نہوں تو ان کے قلوب اس سے ویسے ہی رہیں گے جیسے قبل توبہ تھے۔

دوم: جب وہ اسے برا سمجھے ہوئے ہیں تو اس کے ساتھ وہی معاملات بعد و تنفر رکھیں گے جو بدوں کے ساتھ درکار ہیں۔ علی الخصوص، بد مذہب لوگ، یہ بہت برکات سے محرومی کا باعث ہوگا۔

سوم: جب یہ واقع میں تائب ہو لے۔ اور حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: التائب من الذنب کمن لا ذنب له تو اب مسلمانوں کے وہ معاملات نظر بواقع بیجا ہوں گے، اور انہیں اس بیجا پر خود یہ شخص حاصل ہوا کہ اگر اپنی توبہ کا اعلان کر دیتا تو کیوں وہ معاملات رہتے، تو لازم ہوا کہ انہیں مطلع کر دے۔ جیسے کسی کے کپڑے میں نجاست ہو اور وہ مطلع نہیں تو جاننے والے پر اسے خبر دینی ضروری ہے۔

چہارم: ایسے گناہوں میں جو بد مذہبی بد دینی ہیں، اگر یہ مر گیا اور مسلمانوں پر اس کی

توبہ ظاہر نہیں، اور بد مذہب کی مذمت اس کے مرنے پر بھی جائز بلکہ کبھی شرعاً واجب ہے تو اہلسنت اسے برا اور بد دین اور گمراہ کہیں گے، اور ان کے سید و مولیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں زمین میں اللہ عزوجل کا گواہ بتایا ہے، آسمان میں اس کے گواہ ملائکہ ہیں اور زمین میں اہلسنت، تو انکی گواہی سے اس پر سخت ضرر کا خوف ہے، اور وہ خود اس میں تقصیر وار ہے کہ اعلان توبہ سے ان کا دل صاف نہ کر دیا۔ اور یہ نہ بھی ہو تو اتنا ضرور ہے کہ علما و صلحا اہل سنت اس کی تجہیز میں شرکت اور اس کے جنازہ پر نماز سے احتراز کریں گے، شفاعت اختیار سے محروم رہے گا، یہ شاعت کیا کم ہے، والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

پنجم: اصل یہ ہے کہ گناہ علانیہ دوہرا گناہ ہے کہ اعلان گناہ دوسرا گناہ، بلکہ اس گناہ سے بھی بدتر گناہ ہے۔ حدیث میں ہے۔

۲۴۲۸۔ عن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: كل امتي معافي الا المجاهرين۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری سب امت عافیت میں ہے سوا ان کے جو گناہ آشکارا کرتے ہیں۔  
فتاویٰ رضوی حصہ اول ۲۵۵/۹

۱۴۲۹۔ عن المغيرة بن شعبة رضي الله تعالى عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: لا يزال العذاب مكشوفاً عن العباد لما استتروا بمعاصي الله، فاذا اعلنوها استوجبوا عذاب النار۔

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بندوں سے عذاب الہی دور رہے گا جب تک اللہ کی معصیت پوشیدہ

۲۴۲۸۔	الجامع الصغير للبخارى،	باب ستر المومن على نفسه،	۸۹۶/۲
	الصحيح لمسلم،	باب النهي عن هك الانسان ستر نفسه،	۴۱۲/۲
	مجمع الزوائد للهيثمى،	☆ اتحاف السادة للزبيدي،	۱۷۲/۶
	المعجم الصغير للطبراني،	☆ التمهيد لابن عبد البر،	۳۳۹/۵
	الدر المنثور للسيوطي،	☆ كنز العمال للمتقي،	۲۳۹/۴، ۱۰۳۳۷
	فتح الباري للعسقلاني،	☆ المغنى للعراقي،	۱۹۹/۲
۲۴۲۹۔	مسند الفردوس للديلمى،	☆ كنز العمال للمتقي،	۱۰۳۷۱
		☆ ۹۶/۴	

کریں گے۔ اور جب علانیہ گناہ کریں گے تو عذاب دوزخ خود اپنے اوپر واجب کریں گے۔ ۱۲م

فتاویٰ رضویہ حصہ اول ۹/۲۵۶

اعلان گناہ پر باعث نفس کی جرأت و جسارت، اور سرکشی و بے حیائی ہے، اور مرض کا علاج ضد سے ہوتا ہے، جب مسلمانوں کے مجمع میں اپنی بدی و شاعت پر اقرار لائے گا تو اس سے جو انکسار پیدا ہوگا اس سرکشی کی دوا ہوگا۔

فکر حاضر میں اس وقت اتنی حکمتیں خیال میں آئیں، اور شریعت مطہرہ کی حکمتوں کو کون حصر کر سکتا ہے؟ ان میں اکثر وجوہ یہ چاہتے ہیں کہ جن جن لوگوں کے سامنے گناہ کیا ہے ان سب کے مواجہہ میں توبہ کرے۔ مگر یہ کثرت مجمع کی حالت میں مطلقاً اور بعض صورتوں میں ویسے بھی حرج سے خالی نہیں، اور حرج مدفوع بالنص ہے۔ تاہم اس قدر ضرور چاہیے کہ مجمع توبہ مجمع گناہ کے مشابہ ہو۔ سب میں ادنیٰ درجہ کا اعلان اگرچہ دو کے سامنے بھی حاصل ہو سکتا ہے۔ مگر وہ مقاصد شرع یہاں بے مشاکلت و مشابہت حاصل نہ ہوں گے۔ ولہذا اعلامہ منادی نے فیض القدر میں اس حدیث (اعلانیہ توبہ کرنے والی) کی شرح میں لکھا۔ احدث عندها توبہ تجانسها مع رعاية المقابلة و تحقق المشاکلة مختصراً۔

سو کے سامنے گناہ کیا اور ایک گوشہ میں دو کے آگے اظہار توبہ کر دیا تو اس کا اشتہار مثل اشتہار گناہ نہ ہوا، اور وہ فوائد کہ مطلوب تھے پورے نہ ہوئے۔ بلکہ حقیقت وہ مرض کہ باعث اعلان گناہ تھا توبہ میں کمی اعلان پر بھی وہی باعث ہے کہ گناہ تو دل کھول کر مجمع کثیر میں کر لیا اور اپنی خطا پر اقرار کرتے عار آتی ہے۔

چپکے سے دو تین کے سامنے کہہ لیا وہ انکسار کہ مطلوب شرع تھا حاصل ہونا درکنار ہنوز خودداری و استنکاف باقی ہے۔ اور جب واقع ایسا ہو تو حاشا توبہ سر کی بھی خیر نہیں کہ وہ ندامت صادقہ چاہتی ہے اور اس کا خلوص مانع استنکاف۔

پھر انصاف کیجئے! تو کسی شخص کا یہ کہنا کہ میں نے توبہ کر لی ہے اور اس مجمع میں توبہ نہ کرنا خود بھی اسی خودداری و استنکاف کی خبر دے رہا ہے۔ ورنہ کسی شخص کا توبہ کا قصہ پیش کرنا، گواہوں کے نام گنانا، ان سے تحقیقات پر موقوف رکھنا یہ جھگڑا آسان تھا یا مسلمانوں کے سامنے یہ دو حرف کہہ لینا کہ الہی میں نے اپنے ان ناپاک اقوال سے توبہ کی، پھر یہاں ایک نکتہ اور ہے۔

اس کے ساتھ بندوں کیلئے معاملے تین قسم ہیں۔

ایک یہ، کہ گناہ کی سزا اس کو دی جائے اس پر یہاں قدرت کہاں۔ یعنی قتل و تعزیر وغیرہ

کی۔

دوسرے یہ کہ اس کے ارتباط و اختلاط سے تحفظ و محرز کیا جائے کہ بد مذہب کا ضرر سخت

متعدی ہوتا ہے۔

تیسرے یہ کہ اس کی تعظیم و تکریم مثل قبول شہادت و اقتدائے نماز وغیرہ سے احتراز

کریں۔

فاسق و بد مذہب کے اظہار توبہ کرنے سے قسم اول تو فوراً موقوف ہو جاتی ہے الا فی

بعض صور مستثنیات مذکورہ فی الدر وغیرہ مگر دو قسم باقی ہوں باقی رہتی ہیں یہاں تک

کہ اس کی صلاح حال ظاہر ہو اور مسلمانوں کو اس کے صدق توبہ پر اطمینان حاصل ہو۔ اس لئے

کہ بہت عیار اپنے بچاؤ اور مسلمانوں کو دھوکہ دینے کیلئے زبانی توبہ کر لیتے ہیں اور قلب میں وہی

فساد بھرا ہوتا ہے۔

عراق میں ایک شخص صبیح بن عسل تمیمی کے سر میں کچھ خیالات بد مذہب ہی گھومنے لگے۔

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حضور عرضی حاضر کی گئی، طلحی کا حکم

صادر فرمایا، وہ حاضر ہو۔ امیر المؤمنین نے کھجور کی شاخیں جمع کر رکھی تھیں۔ اس کو سامنے حاضر

ہونے کا حکم دیا۔ فرمایا تو کون ہے؟ کہا: کہ میں عبد اللہ صبیح ہوں، فرمایا: اور میں عبد اللہ عمر ہوں

اور ان شاخوں سے مارنا شروع کیا کہ خون بہنے لگا۔ پھر قید خانے بھیج دیا، جب زخم اچھے ہوئے

پھر بلایا اور ویسا ہی مارا پھر قید کر دیا، سہ بارہ پھر ایسا ہی کیا یہاں تک کہ وہ بولا: امیر المؤمنین!

واللہ اب وہ ہو امیرے سر سے نکل گئی، امیر المؤمنین نے اسے حاکم یمن حضرت ابو موسیٰ اشعری

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بھیج دیا اور حکم فرمایا: کہ کوئی مسلمان اس کے پاس نہ بیٹھے۔ وہ جدھر

گزرے اگر سو آدمی بیٹھے ہوتے سب متفرق ہو جاتے یہاں تک کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری نے

عرضی بھیجی کہ یا امیر المؤمنین! اس کا حال صلاح پر ہے۔ اس وقت مسلمانوں کو ان کے پاس

بیٹھنے کی اجازت فرمادی۔

پھر صحت توبہ اور اطمینان کتنی مدت میں حاصل ہوتا ہے صحیح یہ کہ اس کے لئے کوئی مدت

معین نہیں کر سکتے، جب اس شخص کی حالت کے لحاظ سے اطمینان ہو جائے کہ اب اس کی اصلاح ہوگئی۔ اس وقت اس سے دو قسم اخیر کے معاملات برطرف ہوں گے۔ ظاہر ہے کہ یہ بات نظر بحالات مختلف ہو جاتی ہے۔ ایک سادہ دل و راست گو سے کوئی گناہ ہو اس نے توبہ کی، اس کے صدق پر جلد اطمینان ہو جائے گا اور دروغ گو مکار کی توبہ پر اعتبار نہ کریں گے اگرچہ ہزار مجمع میں تائب ہو۔

فتاویٰ رضویہ حصہ اول ۹/ ۲۵۷



# کتاب الزہد



# ۱۔ زہد

## (۱) زہد و توکل

۲۴۳۰۔ عن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه قال: رأى رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: عند بلال تمرّة قال: ما هذا؟ يا بلال! قال: شيء اذخرته لغد، قال: ام تخشى ان يكون لك دخان في نار جهنم، انفق يا بلال! و لا تخشى من ذى العرش اقلالا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس کچھ خرے جمع دیکھے، فرمایا: یہ کیا ہے؟ عرض کی: میں نے آئندہ کے لئے جمع کر رکھے ہیں۔ فرمایا: کیا ڈرتا نہیں کہ تیرے لئے آتش دوزخ کا دھواں ہو، اسے خرچ کر اے بلال! اور عرش کے مالک سے کمی کا اندیشہ نہ کر۔

فتاویٰ رضویہ ۵۰۴/۴

۲۴۳۱۔ عن أبي سعيد الخدري رضي الله تعالى عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: من استغنى بالله اغناه الله و من استعف اعفه الله۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اللہ تعالیٰ کے بھروسہ پر خلق سے بے پروا ہی کرے گا اللہ تعالیٰ اسے غنی کر دے گا، اور جو سچے دل سے پارسا بننا چاہے گا اللہ تعالیٰ اسے پارسا بنا دیگا۔

۲۴۳۲۔ عن عمر بن امية الضمري رضي لله تعالى عنه قال: جاء رجل الى رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم و قال: ارسل ناقتي و اتوكل؟ قال: قيدها و

۳۵۰/۶، ۱۶۰، ۱۱	☆	۳۴۴/۱	☆	۲۴۳۰۔ المعجم الكبير للطبراني،
۲۴۴/۱	☆	۵۱/۲	☆	الترغيب والترغيب للمندري،
۵۰۳/۶، ۱۶۷، ۲۷	☆	۳/۳	☆	۲۴۳۱۔ المسند لا حمد بن حنبل،
۹۴/۴	☆	۲۹۸/۱	☆	التاريخ الكبير للبخاري،
۵۱۳/۲	☆	۱۷۷/۴	☆	السنن الكبرى لبيهقي،
	☆	۲۰۴/۱	☆	مشكل الآثار للطحاوي،
۳۸۴/۲	☆	۱۰۴/۳	☆	۲۴۳۲۔ كنز العمال للمتنقي، ۹۶۹۸،
				كنز العمال للمتنقي،



توکل۔

حضرت عمرو بن امیہ صمری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک صحابی نے حاضر ہو کر عرض کی: یا رسول اللہ! اپنی اونٹنی یونہی چھوڑ دوں اور خدا پر بھروسہ اور توکل رکھوں؟ ارشاد فرمایا: باندھ دے اور تکیہ خدا پر رکھ۔

فتاویٰ رضویہ ۱۱/۱۸۳

## (۲) فقر کی ترغیب

۲۴۳۳۔ عن بلال الحبشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: یا بلال! الق اللہ فقیراً ولا تلقه غنيا، قال: قلت: و کیف لی بذلك یا رسول اللہ! قال: اذا رزقت فلا تحباً و اذا سئلت فلا تمنع، قال: قلت: و کیف لی بذلك یا رسول اللہ! قال: هو ذاك و الا فالنار۔

حضرت بلال حبشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے بلال! فقیر مرنا اور غنی ہو کر نہ مرنا۔ عرض کی: اس کی کیا سببیل ہے؟ فرمایا: جو ہے نہ چھپانا اور جو مانگا جائے منع نہ کرنا۔ عرض کی: ایسا کیوں کر کروں؟ فرمایا: ایسا ہی کرنا ہوگا ورنہ آگ ہے۔ العیاذ باللہ تعالیٰ

۲۴۳۴۔ عن أبی امامة الباهلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: توفي رجل من اهل الصفة فوجد فی مئزره دینار فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیت - ثم توفي اخر فوجد فی مئزره دیناران فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیتان۔

حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اصحاب صفہ سے ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا انتقال ہو گیا۔ ان کے تہبند میں ایک دینار نکالا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک داغ، پھر دوسرے صحابی کا انتقال ہوا تو ان کے تہبند میں دو دینار نکلے فرمایا:

۳۸۷/۶، ۱۶۱۸۳،	☆	کنز المعال للمتقی،	۳۱۶/۴	☆	المستدرک للحاکم،
۲۳۴/۳	☆	الدر المنثور للسيوطی،	۳۱۴/۳	☆	تاریخ دمشق لابن عساکر،
۱۴۸/۸	☆	المعجم الکبیر للطبرانی،	۲۵۲/۵	☆	المسند لا حمد بن حنبل،
۴۱/۳	☆	مجمع الزوائد للہیثمی،	۱۶۴۹	☆	المصنف لعبد الرزاق،
۵۰۵/۹	☆	التحاف السادة للزییدی،	۵۷/۲	☆	الدر المنثور للسيوطی،

## دوداغ-۱۲

۲۴۳۵۔ عن عبد الله بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : توفي رجل من اهل الصفة فوجدوا في شملته دينارين ، فذكروا ذلك للنبي صلى الله تعالى عليه وسلم فقال : كيتان ۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اصحاب صفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے ایک صحابی کا انتقال ہوا صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے ان کے عمائے کے شملہ میں دو دینار پائے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں یہ بات عرض کی: فرمایا: دوداغ-۱۲

۲۴۳۶۔ عن سلمة بن الاكوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : كنت جالسا عند النبي صلى الله تعالى عليه وسلم فاتي بجنابة فقال : هل ترك شيئا ؟ قالوا : نعم ، ثلثة دنائير ، فقال : باصابعه ثلث كيات ۔

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر تھا کہ ایک جنازہ لایا گیا فرمایا: کیا کچھ چھوڑا ہے؟ حاضرین نے عرض کی: ہاں تین دینار، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انگلی مبارک کا اشارہ کر کے فرمایا: تین داغ-۱۲

## ﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اہل انقطاع وبتل الی اللہ، اصحاب تجرید و تفرید جنہوں نے اپنے رب سے کچھ نہ رکھنے کا عہد باندھا ان پر اپنے عہد کے سبب ترک ادخار لازم ہوتا ہے اگر کچھ بچا رکھیں تو نقص عہد ہے۔ اور بعد عہد بھر جمع کرنا ضرور ضعف یقین سے ناشی یا اس کا موہم ہوگا، ایسے اگر کچھ بھی ذخیرہ کریں مستحق عقاب ہوں۔

فقرو توکل ظاہر کر کے صدقات لینے والا اگر یہ حالت مستمر رکھنا چاہے تو ان صدقات

۲۴۳۵۔	المسند لا حمد بن حنبل،	☆	۱۰۱/۱	☆	الصحيح لا بن حبان،	۲۴۸۱
	المغنی للعراقی،	☆	۲۷۱/۴	☆		
۲۴۳۶۔	المسند لا حمد بن حنبل،	☆	۴۷/۴	☆	الصحيح لا بن حبان،	۲۴۸۲
	السنن الكبرى للبيهقي،	☆	۷۵/۶	☆	الترغيب والترهيب للمندري	۵۸/۲

میں سے کچھ جمع کر رکھنا اسے ناجائز ہوگا کہ یہ دھوکا ہوگا اور اب جو صدقہ لیگا حرام و خبیث ہوگا۔ انہیں دو باب سے گزشتہ احادیث ہیں جن میں کچھ نہ رکھنے کی ترغیب اور ایک اشرفی چھوڑنے والے کو ایک داغ فرمایا، اور دو پردو، اور تین پر تین، یعنی فی اشرفی ایک داغ دیا جائے گا اس سے دھبہ مراد ہے یعنی اس کے جمال و نورانیت میں۔ وہ ایسے معلوم ہوں گے جیسے چہرے پر چچک وغیرہ کا داغ ہوتا ہے۔ اور جن مردوں کے بارے میں یہ حدیثیں آتی ہیں وہاں بلاشبہ یہی معنی انسیب و اقرب ہیں، عیاذ ابا اللہ آتش دوزخ میں تپا کر داغ دینا مراد نہیں۔

فقاوی رضویہ ۵۰۳/۴

### (۳) دنیا سے بے رغبتی کی تعلیم

۲۴۳۷۔ عن عبد الله بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول الله صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: کن فی الدنیا کانک غریب و غریب و عابر سبیل، وعد نفسک فی اصحاب القبور، اذا اصبحت فلا تحدث نفسک بالمساء و اذا امسیت فلا تحدث نفسک بالصباح۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دنیا میں یوں رہ کہ گویا تو مسافر بلکہ راہ چلتا ہے، اور اپنے کو قبر میں سمجھ، صبح کرے تو دل میں یہ خیال نہ لاکہ شام ہوگی، اور شام ہو تو یہ نہ سمجھ کہ صبح ہوگی۔

۲۴۳۸۔ عن ام الولید بنت عمر الفاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما قالت: قال رسول الله صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: یا ایہا الناس! الا تستحیون، قالوا: بما یا رسول الله! علیک الصلوٰة والسلام، قال: تجمعون ما لا تاكلون، و تبنون ما لاتعمرون، و تاملون ما لا تدر کون، الا تستحیون من ذلك۔

۵۷/۲	باب ما جاء فی قصر الامل،	۲۴۳۷۔ الجامع للترمذی،
۳۱۳/۲	باب مثل الدنیا،	السنن لابن ماجه،
۲۴۲/۴	☆ الترغیب والترہیب للمنذری،	المعجم الکبیر للطبرانی،
۱۹۴/۳	☆ کنز المعال للمتقی، ۶۱۲۷،	الجامع الصغیر للسيوطی،
۳۳۶/۱۰	☆ اتحاف السادة للزیدی،	فتح الباری للعسقلانی،
۱۷۴/۵	☆ تاریخ دمشق لابن عساکر،	حلیۃ الاولیاء لابن نعیم،
۲۸۴/۱۰	☆ مجمع الزوائد للہیثمی،	۲۴۳۸۔ الترغیب والترہیب للمنذری،

حضرت ام الولید بنت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! کیا تمہیں شرم نہیں آتی؟ حاضرین نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کس بات سے؟ فرمایا: جمع کرتے ہو کہ نہ کھاؤ گے، عمارت بناتے ہو جس میں نہ رہو گے، اور وہ آرزوئیں باندھتے ہو جن تک نہ پہنچو گے۔ اس سے شرماتے نہیں؟

۲۴۳۹۔ عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: اشتري اسامة بن زيد امة بمائة دينار، فقال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: الا تعجبون من اسامة المشتري الى شهر، ان اسامة طويل الامل، و الذي نفسى بيده! ما طرفت عيناي الا و ظننت ان شغري لا يلتقيان حتى يقبض الله روجي، و لا رفعت قدحا الى في فظننت اني واضعة حتى اقبض، و لا لقمتم لقمة الا ظننت اني لا اسيغها حتى اغص بما من الموت، و الذي نفسى بيده! ان ما تواعدون لآت، و ما انتم بمعجزين۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے سواشر فیوں کے عوض ایک لونڈی خریدی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا اسامہ سے تعجب نہیں کرتے جس نے ایک مہینہ کے وعدہ پر لونڈی خریدی ہے، بیشک اسامہ کی امید لمبی ہے۔ قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! میں تو جب آنکھ کھولتا ہوں تو یہ گمان ہوتا ہے کہ پلک جھپکنے سے پہلے موت آجائے گی اور جب پیالہ منہ تک لیجاتا ہوں کبھی گمان نہیں کرتا کہ اس کے رکھنے تک زندہ رہوں گا۔ اور جب کوئی لقمہ لیتا ہوں تو گمان ہوتا ہے کہ اسے حلق میں اتارنے نہ پاؤنگا کہ موت اسے گلے میں روک دے گی۔ قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! بیشک جس بات کا تمہیں وعدہ دیا جاتا ہے ضرور آنے والی ہے اور تم تھکا نہ سکو گے۔

۲۴۲/۴	☆	۳۹۹/۲	☆	تاریخ دمشق لابن عساکر
۴۳۷/۴	☆	۳۳۸/۱۰	☆	اتحاف السادة للزییدی،
۹۱/۶	☆	۴۷/۳	☆	الدر المنثور للسيوطی،

۲۴۴۰۔ عن ام المؤمنین عائشة الصديقة رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : من الدنيا دار من لا دار له ، و لها یجمع من لا عقل له ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دنیا بے گھروں کا گھر ہے، اور اس کے لئے وہ جمع کرتا ہے جو بے عقل ہے۔

۲۴۴۱۔ عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : مر علينا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و نحن نعالج خصالنا ، فقال : ما هذا ؟ فقلت : خص لنا و هی نحن نصلحه ، فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ما اری الامر الا اعجل من ذلك ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے پاس سے تشریف لیکر گزرے جب ہم دیوار پر کھنگل کر رہے تھے اور ٹٹی درست کر رہے تھے۔ فرمایا: اے عبد اللہ! کیا کر رہے ہو؟ عرض کی: اسے درست کر رہا ہوں۔ فرمایا: معاملہ اس سے قریب تر ہے۔

۲۴۴۲۔ عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : هذا ابن آدم و هذا اجله ، و وضع یدہ عندہ فقاہ ثم بسطہا

۱۷۸/۴	☆	الترغیب والترہیب للمندری ،	۷۱/۶	☆	المسند لا حمد بن حنبل ،
۱۸۶/۳	☆	کنز العمال للمتقی ، ۶۰۸۶ ،	۲۸۸/۱۰	☆	مجمع الزوائد للہیثمی ،
۳۴۱/۱	☆	الدر المنثور للسيوطی ،	۸۳/۸	☆	اتحاف السادة للزیدی ،
۳۶۴/۱	☆	التفسیر لا بن کثیر ،	۱۹۹/۳	☆	المغنی للعراقی ،
۴۹۳/۱	☆	كشف الحفا للعجلونی ،	۵۲۱۱ ،	☆	مشکوۃ المصابیح للتبریزی ،
۷۱۰/۲		باب فی البناء			۲۴۴۱۔ السنن لا بی داؤد ،
۳۱۷/۲		باب فی البناء و الخراب ،			السنن لا بن ماجہ ،
۵۷/۲		باب ما جاء فی قصر الامل ،			الجامع للترمذی ،
۲۴۴/۴	☆	الترغیب والترہیب للمندری ،	۱۶۱/۲	☆	المسند لا حمد بن حنبل ،
۵۷/۲		باب ما جاء فی الامل ،			۲۴۴۲۔ الجامع للترمذی ،
	☆		۲۵۷/۳	☆	المسند لا حمد بن حنبل ،
	☆		۳۰۰/۶	☆	۲۴۴۳۔ التفسیر لا بن کثیر ،

فقال: و ثم امله و ثم امله -

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ ابن آدم ہے اور یہ اس کی موت، پھر گردن مبارک پر دست اقدس رکھا اور دست اقدس پھیلا کر فرمایا: اور اتنی دور اس کی امید ہے اور اتنی دور اس کی امید ہے۔

۲۴۴۳۔ عن عبد الله بن عمرو رضى الله تعالى عنهما قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: من كنز الدنيا يريد حياة باقية فان الحياة بيد الله، الا واني لا اكثر دنيا را و لا درهما، و لا اخبار زقا لغد -

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو دنیا جوڑ کر رکھے کہ بقائے زندگی چاہتا ہو تو زندگی تو اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے، سن لو! میں نہ اشرافی جوڑ کر رکھتا ہوں نہ روپیہ، نہ کل کے لئے کھانا اٹھا کر رکھوں۔

فتاویٰ رضویہ ۴/۵۷

## (۴) مذمت دنیا

۲۴۴۴۔ عن جابر بن عبد الله رضى الله تعالى عنهما قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: الدنيا ملعونة و ملعون ما فيها الا ما كان منه لله عزوجل - حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دنیا ملعون ہے جو کچھ دنیا میں ہے ملعون ہے، مگر وہ جو اس میں سے اللہ عزوجل کے لئے ہو۔

۲۴۴۵۔ عن أبي هريرة رضى الله تعالى عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالى

-۲۴۴۳

۲۶۰/۱	الجامع الصغير للسيوطي،	☆	۱۵۷/۳	حلية الاولياء لابي نعيم،	۲۴۴۴
		☆	۳۱۲/۲	العلل المتناهية لابن الجوزي،	
۳۱۲/۱			باب مثل الدنيا،	السنن لابن ماجه،	۲۴۴۵
۳۲۶/۳	العلل المتناهية لابن الجوزي،	☆	۹۸/۱	الترغيب والترهيب للمندري،	
۱۱/۱	المغنى للعراقي،	☆	۱۸۵/۳	۶۰۸۳، كنز العمال، للمتقي،	
۱۶۱/۲	الامالي للشجري،	☆	۲۵۶/۴	الدر المنثور للسيوطي،	
۵۶/۲	باب ما جاء في هوان الدنيا على الله،			الجامع للترمذی	

علیہ وسلم: الدنيا ملعونة و ملعون ما فيها الا ذکر الله و ماو الا و عالما او متعلما۔  
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
نے ارشاد فرمایا: دنیا پر لعنت ہے اور دنیا میں جو کچھ ہے سب پر لعنت ہے مگر اللہ تعالیٰ کا ذکر اور  
جسے اس سے علاقہ قرب ہے، اور عالم یا طالب علم دین۔

۲۴۴۶۔ عن أبي الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم: الدنيا ملعونة و ملعون ما فيها الا ما ابتغی بہ وجه اللہ تعالیٰ۔  
حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
نے ارشاد فرمایا: دنیا لعنت ہے اور جو کچھ دنیا میں ہے سب لعین ہے مگر جس سے  
رضائے الہی مطلوب ہو۔ فتاویٰ رضویہ ۳۱۱/۶

۲۴۴۷۔ عن عبد الله بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی  
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الدنيا ملعونة و ملعون ما فيها الا امرًا بمعروف او نہیا عن  
منکرا و ذکر اللہ  
حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دنیا اور دنیاوی چیزیں لعنت ہیں مگر بھلائی کا حکم،  
برائی سے روکنا اور اللہ تعالیٰ کا ذکر۔ فتاویٰ رضویہ حصہ اول ۱۱۰/۹

### (۵) دنیا کی ہوس نہیں بھرتی

۲۴۴۸۔ عن انس بن مالك رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم: لو كان لابن آدم و ادمن ذهاب لا بتغى اليه ثانيا، و لو كان له  
واديان لا بتغى اليهما ثالثا، و لا يملأ جوف ابن آدم الا التراب يتوب اللہ علی من  
تاب۔

۲۶۰/۱	الجامع الصغير للسيوطی،	☆ ۲۲۲/۱۰	مجمع الزوائد للهيثمی،
		☆ ۱۴۵/۵	المسند للبخاری، ۱۷۳۶،
۵۷/۲		ابواب الزهد،	الجامع للترمذی،
۴۵۸/۲	الجامع الصغير للسيوطی،	☆ ۲۴۷/۳	المسند لا حمد بن حنبل،
		☆ ۱۸۱/۶، ۲۲۲۲	المسند للبخاری،

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر ابن آدم کے لئے ایک جنگل بھرسونا ہو تو دوسرا جنگل اور مانگے، اور دو جنگل بھر ہو تو تیسرا اور چاہے، اور ابن آدم کا پیٹ نہیں بھرتی مگر خاک، اور تائب کی توبہ اللہ تعالیٰ قبول فرماتا ہے۔  
فتاویٰ رضویہ ۶/۱۳۷

## (۶) اللہ تعالیٰ اپنے بندے کے لئے کافی ہے

۲۴۴۹۔ عن أبي سعيد الخدري رضي الله تعالى عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: من استعف اعفه الله، و من استكفى كفاه الله۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو پارسائی چاہے گا اللہ عزوجل اسے پارسائی دے گا۔ اور جو مخلوق سے نگاہ پھیر کر اللہ تعالیٰ کی کفایت چاہے گا اللہ تعالیٰ اسے کفایت فرمائے گا۔

فتاویٰ افریقہ ص ۱۰۹

## (۷) دنیا و آخرت دونوں پیش نظر رکھے

۲۴۵۰۔ عن انس بن مالك رضي الله تعالى عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: ليس بخير كم من ترك دنياه لآخرته و اخرته لدنياه حتى يصيب منها جميعا فان الدنيا بلاغ الى الآخرة، و لا تكونوا كلا على الناس۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارا بہتر وہ نہیں ہے جو اپنی دنیا آخرت کے لئے چھوڑ دے، اور نہ وہ جو اپنی آخرت دنیا کے لئے چھوڑ دے۔ بہتر وہ ہے جو دونوں سے حصہ لے کہ دنیا و آخرت کا

۲۷۸/۱	باب الاستعفان على المسألة،	السنن للنسائي،	۲۴۴۹۔
۹۵/۳	☆ مجمع الزوائد للهيثمي،	المسند لا حمد بن حنبل،	۳/۳
۳۰۴/۹	☆ اتحاف السادة للزبيدي،	مشكل الآثار للطحاوي،	۲۰۵/۱
۱۶۷۲۶	☆ كنز العمال للمتقي،	التمهيد لا بن عبد البر،	۹۴/۴
۵۱۲/۲	☆ الجامع الصغير للسيوطي،	الدر المنثور للسيوطي،	۳۴۲/۱
	☆	التفسير لا بن كثير،	۷۸۰/۱
۴۶۵/۲	☆ الجامع الصغير للسيوطي،	كنز العمال للمتقي،	۲۳۸/۳، ۶۳۳۴
	☆	كشف الخفا للعجلوني،	۲۳۸/۲



وسیلہ ہے۔ اپنا بوجھ دوسروں پر ڈال کر نہ بیٹھے رہو۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں اس حدیث سے ثابت ہوا کہ تلاش حلال اور فکر معاش و دعاوی اسباب ہرگز منافی توکل نہیں بلکہ عین مرضی الہی ہیں، کہ آدمی تدبیر کرے اور بھروسہ تقدیر پر رکھے۔

فتاویٰ رضویہ ۱۸۲/۱۱

## (۸) آزمائش کے اوقات اعانت ہوتی ہے

۲۴۵۱۔ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ان اللہ تعالیٰ یُنزل المعونة علی قدر المؤمن ، و ینزل الصبر علی قدر البلاء۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ دشواری کے مطابق مدد نازل فرماتا ہے، اور آزمائش کے مطابق صبر نازل فرماتا ہے۔ ۱۲م

## (۹) مفلس وہ ہے جو قیامت میں مفلس ہو

۲۴۵۲۔ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : انما الکرم قلب المؤمن ، و انما المفلس الذی یفلس یوم القیامة ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کرم تو مومن کا دل ہے۔ اور مفلس وہ ہے جو قیامت کے دن تہی دست ہو۔ ۱۲م

۲۴۵۱۔ کنز العمال للمتقی، ۱۰۹۹۲، ۶/۴۳۷ ☆ الجامع الصغیر للسيوطی، ۱/۱۲۰

۲۴۵۲۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب انما الکرم قلب المؤمن، ۲/۹۱۳

فتح الباری، للعسقلانی، ۱۰/۶۶ ☆ السلسلة الصحیحة للالبانی، ۲/۵۷۲

## ۲۔ تقویٰ

### (۱) تقویٰ و تواضع کی فضیلت

۲۴۵۳۔ عن یحییٰ بن کثیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرسلًا قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اکرم التقویٰ و الشرف التواضع۔

حضرت یحییٰ بن کثیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلًا روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تقویٰ بزرگی ہے اور تواضع شرف و عزت ہے۔ ۱۲م  
الزلزال الاثقی ص ۱۶۲

۲۴۵۴۔ عن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: من سره ان یکون اکرم الناس فلیتق اللہ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کو پسند آئے کہ وہ لوگوں میں باعزت ہو تو اسے اللہ تعالیٰ سے ڈرنا چاہئے۔ ۱۲م  
الزلزال الاثقی ص ۱۶۰

### (۲) خوف خدا کا صلہ مغفرت ہے

۲۴۵۵۔ عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: قال ربکم: انا اهل ان اتقی فلا يجعل معی الہ فمن اتقی ان يجعل معی الہا فان اهل ان اغفر لہ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارا رب فرماتا ہے: میں اس کا اہل ہوں کہ مجھ سے ڈریں کسی کو میرا شریک نہ

۲۴۵۳۔ الجامع الصغیر للسيوطی، ☆ ۴۰۲/۲ کنز العمال للمتقی، ۵۶۳۷، ۹۰/۳

☆ ۱۰۶/۷، ۲۴۵۴۔ الکامل لابن عدی،

☆ ۱۴۲/۳، ۲۴۵۵۔ المسند لا حمد بن حنبل،

باب ما یرجى من رحمة اللہ ۲/۳۲۸، السنن لا بن ماجہ،

☆ ۲۸۷/۶، الدر المنثور للسيوطی،

☆ ۲۹۹/۸، التفسیر لا بن کثیر، تاریخ بغداد للخطیب، ۵۲/۵

کریں۔ پھر جو اس سے بچا تو میں اس کا اہل ہوں کہ اس کی مغفرت فرماؤں۔

فتاویٰ افریقہ ۳۶

### (۳) صفائی قلب اصلاح اعمال کی اصل

۲۴۵۶۔ عن النعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : الا وان فی الجسد مضغة ، اذا صلحت صلح الجسد کله ، و اذا فسدت فسد الجسد کله ، الا وهی القلب ۔

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خبردار! بیشک جسم میں گوشت کا ایک ایسا ٹکڑا ہے کہ اگر وہ درست ہو جائے تو پورا جسم درست، اور اگر وہ بگڑ جائے تو سارا نظام جسم بگڑ جاتا ہے، آگاہ رہو کہ وہ ٹکڑا دل ہے۔ ۱۲

الزلزال الاثنی ص ۱۵۲

### (۴) قلب کی وجہ تسمیہ

۲۴۵۷۔ عن ابی موسیٰ الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : انما سمی القلب من تقلبه ، انما مثل القلب مثل ریشة بالفلاة تعلقت فی اصل شجرة تقلبها الرياح ظهر البطن ۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دل کو قلب اس لئے کہتے ہیں کہ وہ انقلاب کرتا ہے، دل کی کہاوت ایسی ہے جیسے جنگل میں کسی پیڑ کی جڑ سے ایک پر لپٹا ہے کہ ہوائیں اسے پلٹی دے رہی ہیں کبھی سیدھا کبھی الٹا۔

فتاویٰ رضویہ حصہ اول ۱۳/۹

۱۳/۱	باب فضل من استبرأ لدينه و عرضه ،	۲۴۵۶۔ الجامع الصحيح للبخاری ،
۲۸/۲	باب اخذ الحلال و ترك الشبهات ،	الصحيح لسلم ،
۳۲/۶	اتحاف السادة للزبيدي ۔ ☆ ۵۵۴/۲	الترغيب والترهيب للمنذرى ،
		☆ ۱۷۰/۴ ، تلخيص الحبير لابن حجر ،
۲۴۱/۱	كنز العمال للمتقى ، ۱۲۱۰ ، ☆ ۴۰۸/۴	۲۴۵۷۔ المسند لا حمد بن حنبل ،
		☆ ۱۵۵/۱ ، الجامع الصغير للسيوطي ،

## (۵) دل اللہ تعالیٰ کے قبضہ و تصرف میں ہے

۲۴۵۸۔ عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ان القلوب بین اصبعین من اصابع اللہ یقلبها کیف یشاء۔  
حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک دل اللہ تعالیٰ کے دست قدرت کی دو انگلیوں کے درمیان ہیں جس طرح چاہتا ہے انکو پلٹتا ہے۔

## (۶) مومن متقی کی فضیلت

۲۴۵۹۔ عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ان اللہ یصلح بصلاح الرجل ولده و ولد ولده ، و یحفظہ فی ذریئہ و الدویرات حوله ، فما یزالون فی ستر من اللہ و عافیة۔  
حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ آدمی کی صلاح (اس کے تقویٰ) سے اس کی اولاد اور اولاد کی اولاد کی اصلاح فرمادیتا ہے، اور اس کی نسل اور اس کے ہمسایوں میں اس کی رعایت فرماتا ہے، کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے پردہ پوشی و امان میں رہتے ہیں۔

۲۴۶۰۔ عن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ان اللہ یرفع ذریۃ المؤمن الیہ فی درجۃ و ان کانو دونہ فی العمل لتقر بہم عینہ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ مومن متقی کی ذریت کو اس کے درجہ میں اس کے پاس اٹھائے گا اگرچہ وہ عمل میں اس سے کم ہوتا کہ ان سے اس کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں۔

۳۳۵/۲	باب تصریف اللہ تعالیٰ القلوب ،	۲۴۵۸۔	الصحيح لمسلم ،
۳۱۷/۲	☆ المستدرک للحاکم ،	۱۱۲/۳	المسند لا حمد بن حنبل ،
	☆	۲۳۵/۴	۲۴۵۹۔ الدر المنثور للسيوطی ،
۲۹۸/۵	☆ التحاف السادة للزیبیدی ،	۱۱۹/۶	۲۴۶۰۔ الدر المنثور للسيوطی ،
	☆	۴۲/۶	الکامل لابن عدی ،

۲۴۶۱۔ عن كعب الاحبار رضى الله تعالى عنه قال: ان الله تعالى يخلف العبد المومن فى ولده ثمانين عاما۔

حضرت کعب احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بیشک اللہ تعالیٰ بندہ مومن کی اولاد میں اسی برس تک اس کی رعایت فرماتا ہے۔

۲۴۶۲۔ عن خثیمة رضى الله تعالى عنه قال : قال عيسى بن مريم عليهما الصلوة والسلام : طوبى لذرية المومن ، ثم طوبى لهم ، كيف يحفظون من بعده۔  
حضرت خثیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما الصلوة والسلام نے ارشاد فرمایا: مومن کی ذریت کے لئے خوبی و خوشی ہے، پھر خوبی و خوشی ہے، کہ اس کے بعد ان کی حفاظت ہوتی ہے۔  
اراءة الادب ص ۴۶



# کتاب الدعوات



# ۱۔ فضائل دعا

## (۱) دعا کرنے والے پر اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ہوتا ہے

۲۴۶۳۔ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ان اللہ تعالیٰ یقول : ان عند ظن عبدی بی و انا معہ اذا دعا نی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: میں اپنے بندے کے گمان کے پاس ہوں، اور میں اسکے ساتھ ہوں جب وہ مجھ سے دعا کرے۔

### ﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اللہ تعالیٰ کا علم و قدرت سے ساتھ ہونا تو ہر شئی کے لئے ہے، یہ خاص معصیت کرم و رحمت ہے جو دعا کرنے والے کو ملتی ہے، اس سے زیادہ کیا دولت و نعمت ہوگی۔ کہ بندہ اپنے مولیٰ کی معیت سے مشرف ہو۔

ہزار حاجت روائیاں اس پر نثار۔ اور لاکھ مقصد و مراد اس کے تصدق۔

### ذیل المدعا ص ۵

۲۴۶۴۔ عن ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لیس شیئ اکرّم علی اللہ من الدعاء۔

### ذیل المدعا ص ۵

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک کوئی چیز دعا سے بزرگ تر نہیں۔

۳۴۳/۲	باب فضل الذکر والدعاء،	۲۴۶۳۔ الصحيح لمسلم،
۱۱۰۱/۲	باب و يحزر کم اللہ نفسه،	الجامع الصحيح للبخاری،
۲۰۰/۲	ابواب الدعوات	الجامع للترمذی،
۲۷۹/۲	باب فضل العلی،	السنن لابن ماجه،
۱۱۹/۱	☆ الجامع الصغير للسيوطی،	المسند لابن حمد بن حنبل،
۱۷۳/۲	باب فی فضل الدعاء	۲۴۶۴۔ الجامع للترمذی،،
۲۸۰/۲	باب فضل الدعاء،	السنن لابن ماجه،
۴۶۶/۲	☆ الجامع الصغير للسيوطی،	المستدرک للحاکم،

۲۴۶۵۔ عن محمد بن مسلمة رضى الله تعالى عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: ان لربكم فى ايام دهركم نفحات فتعرضوا لها ، لعل ان يصيبكم نفحة منها فلا تشقون بعدها ابدا۔

حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک تمہارے رب کے لئے تمہارے زمانے کے دنوں میں کچھ وقت عطا و بخشش و نجاتی و کرم و جود کے ہیں تو انہیں پانے کی تدبیر کرو، شاید ان میں سے کوئی وقت تمہیں مل جائے تو پھر کبھی بدبختی تمہارے پاس نہ آئے۔

فتاویٰ رضویہ ۷۸۱/۳

## (۲) کثرت دعا کی ترغیب

۲۴۶۶۔ عن أبی هريرة رضى الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: ليكثر من الدعاء۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دعا کی کثرت رکھنا چاہیئے۔

فتاویٰ رضویہ ۱۹/۴

## (۳) دعا کرنے والا ہلاک نہیں ہوتا

۲۴۶۷۔ عن انس رضى الله تعالى عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: لا تعجزوا فى الدعاء ، فانه لن يهلك مع الدعاء احد۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دعا میں کسل و کمی نہ کرو، کہ دعا کے ساتھ کوئی ہلاک نہ ہوگا۔

فتاویٰ رضویہ ۱۹/۴

۲۴۶۵۔ المعجم الكبير للطبرانی، ☆ ۲۳۴/۱۹ مجمع الزوائد للهيثمى، ۲۳۱/۱۰

اتحاف السادة للزيدي، ☆ ۲۸۰/۳ المغنى للعراقي، ۱۸۶/۱

كنز العمال للمتنقى ۲۱۳۲۴، ۷/۷۶۹ ☆ كشف الخفا للعجلونى، ۲۶۹/۱

السلسلة الصحيحة للالبانى، ۱۸۹۰ ☆

۲۴۶۶۔ الجامع للترمذى، باب ما جاء ان دعوة المسلم، مستجابة، ۱۷۴/۲

المستدرک للحاکم، ☆ ۴۹۴/۱ الترغيب والترهيب للمنذرى، ۴۷۹/۲

الدر المنثور للسيوطى، ☆ ۱۹۴/۱ الجامع الصغير للسيوطى، ۵۸۲/۲



## (۴) دعا مؤمن کا ہتھیار ہے

۲۴۶۸۔ عن جابر بن عبد الله رضى الله تعالى عنهما قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: تدعون الله تعالى في ليالكم و نهاركم فان الدعاء سلاح المومن -

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رات دن اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتے رہو کہ دعا مسلمان کا ہتھیار ہے۔  
فتاویٰ رضویہ ۱۹/۵

۲۴۶۹۔ عن امير المؤمنين على المرتضى كرم الله تعالى وجهه الكريم قال: قال رسول اله صلى الله تعالى عليه وسلم: الدعاء سلاح المومن و عماد الدين و نور السموات و الارض -  
ذیل المدعا ص ۶

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دعا مسلمانوں کا ہتھیار ہے اور دین کا ستون اور زمین و آسمان کا نور۔

## (۵) بار بار دعا کرنے والے محبوب ہیں

۲۴۷۰۔ عن ام المؤمنين عائشة الصديقه رضى الله تعالى عنها قالت: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: ان الله تعالى يحب محلين في الدعاء -  
ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ بکثرت و بار بار دعا کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔  
فتاویٰ رضویہ ۱۹/۴

۲۵۹/۲	☆	۶۶۹/۱	☆	المستدرک للحاکم،
۱۴۷/۱۰	☆	۳۰/۵	☆	اتحاف السادة للزبيدي،
۳۳۳۰	☆	۴۷۹/۲	☆	الترغيب والترهيب للمندري،
۹۵/۱۱	☆	۱۶۴/۷	☆	الکامل لابن عدی،
۹۵/۱۲	☆	۱۱۶/۱	☆	الجامع الصغير للسيوطي،
۲۵۶/۵	☆	۲۸۷/۱	☆	كشف الخفا للعجلوني،

## (۶) دعا عبادت کا مغز ہے

۲۴۷۱۔ عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الدعاء مخ العبادۃ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دعا مغز عبادت ہے۔  
فتاویٰ رضویہ ۳/۶۱۷

## (۷) دعا باعث مغفرت ہے

۲۴۷۲۔ عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ان اللہ تعالیٰ یقول : یا ابن آدم انک ما دعوتنی و رجوتنی غفرت لک علی ما کان منک و لا ابالی ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: اے ابن آدم! تو جب تک مجھ سے دعا اور میرا امیدوار رہے گا میں تیرے گناہ کیسے ہی ہوں معاف فرماتا رہوں گا۔ اور مجھے کچھ پرواہ نہیں۔

## (۸) دعا کو لازم پکڑو

۲۴۷۳۔ عن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : علیکم عباد اللہ بالدعاء ۔

۱۷۳/۲	باب ما جاء فی فضل الدعاء	۲۴۷۱۔ الجامع للترمذی،
۲۸۴/۲	☆ اتحاف السادة للزییدی،	الترغیب والترہیب للمنذری
۴۸۵/۱	☆ کشف الخفا للعجلونی،	فتح الباری، للعسقلانی،
۲۲۳۱	☆ مشکوة المصابیح للتبریزی،	کنز العمال للمتقی، ۳۱۱۴،
۱۹۳/۲	ابواب الدعوات،	۲۴۷۲۔ الجامع للترمذی،
۳۲۲/۲	☆ السنن للدارمی،	المسند لا حمد بن حنبل
۴۶۷/۲	☆ الترغیب والیرہیب للمنذری،	اتحاف السادة للزییدی،
۱۹۳/۲	ابواب الدعوات،	۲۴۷۳۔ الجامع للترمذی،
۳۰/۵	☆ اتحاف السادة للزییدی،	الدرالمثور للسیوطی،
	☆ ۹۵/۱۱	فتح الباری للعسقلانی،

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے اللہ کے بندو! تم پر دعا کرنا لازم ہے۔ ۱۲م

فتاویٰ رضویہ ۳/۸۵

## (۹) دعا قضا کو ٹال دیتی ہے

۲۴۷۴۔ عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اکثر من الدعاء فان الدعاء یرد القضاء المبرم۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دعا کی کثرت کرو کہ دعا قضا مبرم کو رد کرتی ہے۔

فتاویٰ رضویہ ۳/۸۵

۲۴۷۵۔ عن سلمان الفارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: لا یرد القضاء الا الدعاء۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تقدیر کسی چیز سے نہیں ٹلتی مگر دعا سے یعنی قضا معلق۔

فتاویٰ رضویہ ۱۱/۱۷۸

## (۱۰) دعا بلاؤں کے نزول کو روکتی ہے

۲۴۷۶۔ عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی

۸۶/۱	☆	۲۷۷/۵	☆	المسند لاحمد بن حنبل،
۶۳/۲	☆	۳۶/۱۲	☆	تاریخ بغداد للخطیب،
۳۶/۲		باب ما جاء لا یرد القضاء الا الدعاء		۲۴۷۵۔ الجامع للترمذی
۱۰/۱		باب فی القدر،		السنن لا بن ماجه،
۹۷/۲	☆	۴۹۳/۱	☆	المستدرک للحاکم،
۲۷۷/۵	☆	۵۸۷/۲	☆	الجامع الصغیر للسیوطی،
۱۹۵/۱	☆	۴۸۱/۲	☆	الترغیب والترہیب للمنذری،
۱۹۳/۲		ابواب الدعوات،		۲۴۷۶۔ الجامع للترمذی،
۴۸۰/۲	☆	۳۰/۵	☆	اتحاف السادة للزییدی،
۴۸۶/۱	☆	۶۸/۲، ۳۱۵۶	☆	کنز العمال للمتقی،

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ان الدعاء ینفع ومما نزل مما لم ینزل فعلیکم عباد اللہ بالدعاء ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو بلا اتر چکی اور جو ابھی نہ اتری دعا سب سے نفع دیتی ہے۔ تو دعا اختیار کرو، اے خدا کے بندو!

۲۴۷۷۔ عن ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ان البلاء لینزل فیتلقاه الدعاء، فیتعلجان الی یوم القيامة ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک بلا اترتی ہے پھر دعا اس سے جا ملتی ہے تو دونوں کشتی لڑتی رہی ہیں قیامت تک۔ یعنی دعا اس بلا کو اترنے نہیں دیتی۔

ذیل المدعا ص ۱۳

(۱۱) جس کو دعا کی توفیق ملی اس کے لئے رحمت کے دروازے کھل گئے

۲۴۷۸۔ عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : من فتحت له ابواب الدعاء فتحت له ابواب الرحمة ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کے لئے دعا کے دروازے کھلے اس کے لئے رحمت کے دروازے کھل گئے۔

ذیل المدعا ص ۱۱

۱۹۵/۱	الدر المنثور للسيوطی ،	☆ ۶۶۹/۱	المستدرک للحاکم،
۴۵۲/۸	تاریخ بغداد للخطیب ،	☆ ۲۶۰/۲	العلل المتناہیة لابن جوزی،
۱۹۳/۲			الجامع للترمذی ،
۱۹۶/۱	الدر المنثور للسيوطی ،	☆ ۶۷۵/۱	المستدرک للحاکم،
۱۴۱/۱۱	فتح الباری للعسقلانی ،	☆ ۴۷۹/۵	الترغیب والترہیب للمندری ،
۶۴/۲ ، ۳۱۳۰	کنز العمال للمتقی ،	☆ ۳۰/۵	اتحاف السادة لزبيدي،
			مشکوٰۃ المصابیح للبریزی، ۲۲۳۹

## (۱۲) مومنین کے لئے دعا پراجر

۲۴۷۹۔ عن عبادة بن الصامت رضى الله تعالى عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: من استغفر للمؤمنين والمؤمنات كتب الله له لكل مؤمن ومومنة حسنة -

حضرت عباده بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو سب مسلمانوں مردوں اور عورتوں کے لئے استغفار کرے اللہ تعالیٰ اس کے لئے ہر مسلمان مرد و مسلمان عورت کے بدلے ایک نیکی لکھے گا۔

۲۴۸۰۔ عن أبي الدرداء رضى الله تعالى عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: من استغفر للمؤمنين والمؤمنات كل يوم سبعا وعشرين مرة كان من الذين يستجاب لهم ويرزق بهم اهل الارض -

حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو ہر روز مسلمان مرد و اور مسلمان عورتوں کے لئے ستائیس بار استغفار کرے ان لوگوں میں ہو جن کی دعا قبول ہوتی ہے اور جن کی برکت سے خلق کو روزی ملتی ہے۔

ذیل المدعا-۲۶

۱۲۴۸۱۔ عن انس رضى الله تعالى عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: من استغفر للمومن والمومنات استغفر كل مولود من بنى آدم حتى مات -

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو تمام مسلمان مرد و اور عورتوں کے لئے استغفار کرے بنی آدم کے جتنے بچے پیدا ہوں سب اس کے لئے استغفار کریں یہاں تک کہ وفات پائے۔

۴۷۵/۱	☆	۲۱۹/۴	☆	التاريخ الكبير للبخارى،
۵۱۳/۲	☆	۸۱/۵	☆	مجمع الزوائد للهيثمي،
	☆	۳۲۴/۱	☆	المغنى للعراقي،
۴۷۶/۱	☆	۵۱۳/۲	☆	الجامع الصغير للسيوطي،
				۲۴۸۰۔
				۲۴۸۱۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

فقیر نے اس بارے میں اس لئے بکثرت احادیث نقل کیں کہ مسلمانوں کو رغبت ہو۔ بعض طبائع دعا میں بخل کرتی ہیں اور نہیں جانتیں کہ یہ خود ان کا ہی نقصان ہے۔  
مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کی دعائے خیر میں ملائکہ آسمان مشغول ہیں۔  
و يستغفرون لمن فی الارض الا یہ۔

ذیل المدعا ۲۸ اور ملائکہ اہل زمین کے لئے استغفار کرتے ہیں۔  
(۱۳) دعائے غائبانہ کی فضیلت

۲۴۸۲۔ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اذا دعا الغائب لغائب قال له الملك و لك مثل ذلك ۔  
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص کسی شخص کی عدم موجودگی میں اس کے لئے دعا کرتا ہے تو فرشتہ کہتا ہے: اور تیرے لئے بھی اسی کے مثل بھلائی ہے۔ ۱۲  
(۱۴) دعا قبول نہ ہو جب بھی ثواب ملتا ہے

۲۴۸۳۔ عن ہلال بن یساف رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرسلًا قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اذا دعا العبد بدعوة فلم يستجب له كتبت له حسنة۔  
حضرت ہلال بن یساف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کسی بندہ کی دعا قبول نہ ہو تو اسے ثواب ضرور ملتا ہے۔

(۱۵) دعا قضائے معلق شبیہ بہ مبرم کو ٹال دیتی ہے

۲۴۸۴۔ عن ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : الدعاء یرد القضاء ، و ان البر یزید فی الرزق ، و ان العبد لیحرم الرزق

۴۳/۱	الجامع الصغير للسيوطی،	☆	۴۲۸/۲	الکامل لابن عدی،	۲۴۸۲۔
۴۳/۱	الجامع الصغير للسيوطی	☆	۶۷/۲	کنز العمال للمتقی، ۳۱۵۰،	۲۴۸۳۔
۴۸۶/۱	کشف الخفا للعجلونی،	☆	۵۹۶/۳	الترغیب والترہیب للمندری،	۲۴۸۴۔
۲۵۹/۲	الجامع الصغير للسيوطی،	☆	۶۲/۲	کنز العمال للمتقی، ۳۱۱۸،	

بلذنب یصیبه -

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دعا قضا کو ٹال دیتی ہے، اور بیشک نیکی رزق کشادہ کرتی ہے، اور بندہ کسی گناہ کے سبب رزق سے محروم ہوتا ہے۔

۲۴۸۵۔ عن ابی موسیٰ الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: الدعاء جند من اجناد اللہ تعالیٰ مجند یرد القضاء بعد حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دعا اللہ تعالیٰ کے لشکروں میں سے ایک لشکر ہے کہ قضاء مبرم کو بھی ٹال دیتی ہے۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

تحقیق اس مقام پر یہ ہے کہ قضائے معلق دو قسم ہے معلق محض جس کی تعلیق کا ذکر لוח محو اثبات یا صحف ملائکہ میں بھی ہے، عام اولیاء جن کے علوم اس سے متجاوز نہیں ہوتے، ایسی قضاء کے دفع پر دعا کی ہمت فرماتے ہیں کہ انہیں بوجہ ذکر تعلیق اس کا قابل دفع ہونا معلوم ہوتا ہے۔

دوسری معلق شبیہ بالمبرم کہ علم الہی میں تو معلوم ہے مگر لוח محو اثبات و دفاتر ملائکہ میں اس کی تعلیق مذکور نہیں، وہ ان ملائکہ اور عام اولیاء کے علم میں مبرم ہوتی ہے۔ مگر خواص عباد اللہ جنہیں امتیاز خاص ہے بالہام ربانی بلکہ برویت مقام ارفع حضرت مخدع اس کی تعلیق باطنی پر مطلع ہوتے ہیں اور اس کے دفع میں دعا کا اذن پاتے ہیں۔ اور یہ عام مومنین جنہیں الواح و صحائف پر اطلاع نہیں حسب عادت دعا کرتے ہیں اور وہ بوجہ اس تعلیق کے جو علم الہی میں تھی مندرج ہو جاتی ہے، یہ وہ قضائے مبرم ہے جو صلاح رد ہے اور اسی کی نسبت حضور غوثیت کا ارشاد امجد، ولہذا فرماتے ہیں: تمام اولیاء مقام قدر پر پہنچ کر رک جاتے ہیں سوا میرے کہ جب میں وہاں پہنچتا تو میرے لئے اس میں ایک روزن کھولا گیا جس میں داخل ہو کر نزعت اقدار الحق بالحق للحق تقدیرات حق سے حق کے ساتھ حق کے لئے منازعت کی۔ مرد وہ

ہے جو منازعت کرے نہ وہ کہ تسلیم۔

### ذیل المدعا ص ۱۲۷

یہاں تیسری قسم بھی ہے جس کی صراحت صدر الشریعہ نے یوں فرمائی ہے۔ ۱۲ م  
تیسری مبرم حقیقی کہ علم الہی میں کسی شئی پر معلق نہیں، اس کی تبدیلی ناممکن ہے، اکابر  
محبوبان خدا اگر اتفاقاً اس بارے میں کچھ عرض کرتے ہیں تو انہیں اس خیال سے واپس فرمادیا  
جاتا ہے۔ بہار شریعت اول

نظیر اس کی احکام ظاہر یہ شرعیہ ہیں۔ وہ بھی تین طرح آتے ہیں۔ ایک معلق ظاہر  
التعلیق کہ حکم کے ساتھ ہی بیان فرمادیا کہ ہمیشہ کو نہیں ایک مدت خاص کے لئے ہے۔

کقولہ تعالیٰ: حتی یتوفهن الموت او يجعل الله لهن سبيلا۔

دوسرے وہ کہ علم الہی میں تو ان کے لئے ایک مدت ہے مگر بیان نہ فرمائی گئی، جب وہ  
مدت ختم کو ہوئی اور دوسرا حکم آتا ہے بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ حکم اول بدل گیا حالانکہ ہرگز نہ بدلا۔  
لا تبدیل لکلمات اللہ۔ بلکہ اس کی مدت یہیں تک تھی گو ہمیں خبر نہ تھی۔ ولہذا ہمارے علماء  
فرماتے ہیں۔ نسخ تبدیل حکم نہیں بلکہ بیان مدت کا نام ہے۔

تیسرے وہ کہ علم الہی میں ہمیشہ کے لئے ہیں۔ جیسے نماز کی فرضیت زنا کی حرمت، یہ  
اصلاً صلاح نسخ نہیں۔ وہ قضائیں بھی بصورت امر ہوتی ہیں۔ مثلاً فلاں وقت فلاں کی روح  
قبض کرو، فلاں روز فلاں کو یہ دو، یہ چھین لو، نہ بصیغہ خبر کہ خبر الہی میں تخلف محال بالذات ہے و  
تمت كلمة ربك صدقا وعدلا، لا مبدل لكلماته، و هو السميع العليم۔

### ذیل المدعا ص ۱۲۹

والله تعالى اعلم

## (۱۶) دعانہ کرنا غضب الہی کا سبب ہے

۲۴۸۶۔ عن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالى

۲۸۰/۲	باب فضل الدعاء	السنن لا بن ماجه،
۳۰/۵	☆ التحاف السادة للزبيدي،	المسند لا حمد بن حنبل،
	☆	كنز العمال، للمتقى، ۳۱۶۰،
۱۰۵/۱	☆ التفسير للقرطبي،	شرح السنة للبخوي،
	☆	الدر المنثور للسيوطي،
	☆	۳۵۶/۵



علیہ وسلم : من لم یسأل اللہ یغضب علیہ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اللہ تعالیٰ سے دعا نہ کرے گا اللہ تعالیٰ اس پر غضب فرمائے گا۔

فتاویٰ رضویہ ۱۱/۱۷۵

۲۴۸۷۔ عن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : ان الله تعالى يقول : من لا يدعو نني اغضب عليه ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کا فرمان مقدس ہے: جو مجھ سے دعا نہ کریگا میں اس پر غضب فرماؤں گا۔

فتاویٰ رضویہ ۳/۷۸۵



## ۲۔ آداب دعا

### (۱) دعا کے بعد چہرے پر ہاتھ پھیرو

۲۴۸۸۔ عن امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا رفع یدہ فی الدعاء لم یحطہما حتی یمسح بہا وجہہ

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب دعا کے لئے ہاتھ اٹھاتے تو اس وقت تک نہیں چھوڑتے جب تک چہرہ پر نہ پھیر لیتے۔ ۱۲م

۲۴۸۹۔ عن السائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان اذا دعا فرفع یدہ و مسح وجہہ بیدہ۔

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب دعا کرتے تو ہاتھ اٹھاتے اور پھر آڑ میں چہرہ پر پھیر لیتے۔ ۱۲م  
فتاویٰ رضویہ ۳/۵۴۰

۲۴۹۰۔ عن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اذا رفعت یدکم الی اللہ تعالیٰ و دعوتہم و سألتموہ حوائجکم فامسحوا یدیکم علی وجوہکم فان اللہ تعالیٰ حی کریم یتحی من عبدہ اذا رفع یدہ و سأل ان یردہما خائبین ، فامسحوا هذا الخیر علی وجوہکم۔  
حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی

۱۷۴/۲	باب ماجاء فی رفع الایدی عند الدعاء	۲۴۸۸۔ الجامع للترمذی ،
	☆ ۵۹۵	السلسلة الصحيحة للالبانی ،
	☆ ۲۰۹/۱	۲۴۸۹۔ السنن لابی داؤد، باب الدعاء،
۷۲/۷، ۱۸۰/۱۴	☆ ۲۲۱/۴	المسند لا حمد بن حنبل،
	☆ ۱۷۸/۲	ارواء الغلیل للالبانی،
۲۸۴/۲	باب رفع الیدین فی الدعاء،	۲۴۹۰۔ السنن لا بن ماجہ
	☆ ۲۷۵/۱	المستدرک للحاکم،

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم اپنے ہاتھ خدائے تعالیٰ کی طرف اٹھا کر سوال کرو تو انہیں منہ پر پھیر لو۔ کہ خدائے تعالیٰ شرم و کرم والا ہے، جب بندہ اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھاتا اور سوال کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ خالی ہاتھ پھیرنے سے شرماتا ہے پس خیر کو منہوں پر مسح کرو۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یعنی خدائے تعالیٰ ہاتھ خالی نہیں پھیرتا، کسی طرح کی بھلائی اور خیر و خوبی خواہ وہی خیر جسکے لئے دعا کی یا دوسری نعمت ضرور رحمت فرماتا ہے، بنظر اس نعمت و برکت کے دعا کے بعد منہ پر ہاتھ پھیرنا مقرر ہوا۔

ذیل المدعا ص ۳۱

## (۲) دعائیں ہتھیلیاں اوپر رکھو

۲۴۹۱۔ عن عبد الله بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : سلوا اللہ ببطون اکتفکم و لا تسئلوه بظہورہا ، فاذا فرغتم فامسحوا بہا و جوہکم ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے وقت ہتھیلیاں اوپر رکھو، ہتھیلیوں کی پشت آسمان کی طرف نہ ہو، اور جب فارغ ہو جاؤ تو چہروں پر ہاتھ پھیر لو۔ ۱۲م  
فتاویٰ رضویہ ۳/۵۲۰

## (۳) ذکر و دعا آہستہ بہتر ہے

۲۴۹۲۔ عن ابی موسیٰ الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : کنا مع النبی صلی

۲۰۹/۱	باب الدعاء	۲۴۹۱۔ السنن لا بی داؤد،
۱۶۹/۱۰	☆ مجمع الزوائد للہیثمی،	السنن الکبریٰ للبیہقی،
۲۲۴۳	☆ مشکوٰۃ المصابیح للتبریزی،	کنز العمال للمتقی،
۹۴۴/۲	باب الدعاء اذا علا عقبہ،	۲۴۹۲۔ الجامع الصحیح للبخاری
۳۴۶/۲	باب الاستجاب خفض الصوت،	الصحیح لمسلم،
۱۸۵/۱۱	☆ فتح الباری للعسقلانی،	المسند لا حمد بن حنبل،
۲۲۴/۷	☆ التفسیر للقرطبی،	التفسیر للطبری،
۴۸۸/۲	☆ المصنف لا بن ابی شیبہ،	التحاف السادة للزییدی،
	☆	التفسیر لا بن کثیر،
	☆	۳۱۳/۱

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی سفر فکنا اذا علونا کبرنا فقال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ایہا الناس! اربعوا علی انفسکم فانکم لا تدعون اصم و لا غائباً، و لکن تدعون سمیعاً بصیراً۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں جا رہے تھے جب ہم کسی بلندی پر چڑھتے تو نعرہ تکبیر بلند کرتے۔ حضور نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! اپنے اوپر رحم کرو، تم کسی بہرے اور غائب کو نہیں پکار رہے ہو۔ تم تو سننے والے خدا کو ندا کر رہے ہو۔ ۱۲م

فتاویٰ رضویہ ۶۵۵/۲

### (۴) دعا سے قبل درود پاک پڑھو

۲۴۹۳۔ عن زید بن خارجه رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: صلوا علی واجتهدوا فی الدعاء۔

حضرت زید بن خارجه رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھ پر درود بھیجو اور دعا میں خوب کوشش کرو۔ ۱۲م

۲۴۹۴۔ عن امیر المؤمنین علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: الدعاء محجوب عن اللہ تعالیٰ حتی یصلی علی محمد و اهل بیته۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دعا اللہ تعالیٰ سے حجاب میں ہے جب تک محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ان کے اہل بیت پر درود نہ بھیجی جائے۔

### ﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اے عزیز! دعا ظاہر ہے اور درود شہیر، طائر بے پر کیا اڑ سکتا ہے۔

ذیل المدعا ص ۱۶

۳۱۰/۲	☆	۲۱۹/۱	☆	۲۴۹۳۔ المسند لا حمد بن حنبل،
۷۲/۲	☆	۱۰۸/۴	☆	۲۴۹۴۔ الکامل لا بن عدی،
		۴۳/۱	☆	الجامع الصغیر للسيوطی،

## (۵) دعا کے ساتھ آمین کہو

۲۴۹۵۔ عن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : اذا دعا احدكم فليومن على دعاء نفسه -

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی دعا کرے تو اپنی دعا پر آمین کہے۔ ۱۲م  
(۶) دعا کی قبولیت میں جلدی نہ کرو

۲۴۹۶۔ عن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : لا يزال يستجاب للعبد ما لم يدع باثم و قطيعة رحم ما لم يستعجل ، قيل : يا رسول الله ! ما الاستعجال قال - يقول : و قد دعوت قد دعوت فلم اري يستجب لي فيستحرج عند ذلك و يدع الدعاء -

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بندہ کی دعا اگر وہ جلدی نہ کرے تو اس وقت تک قبول کی جاتی ہے جب تک وہ کسی گناہ یا قطع رحمی کی بددعا نہ کرے، عرض کیا گیا: جلدی کا مطلب کیا ہے؟ فرمایا: یوں کہے: میں نے دعا کی، پھر دعا کی لیکن قبول نہ ہوئی، پھر وہ گھبرا کر دعا کرنا چھوڑ دے۔ ۱۲م  
فتاویٰ رضویہ ۲۵/۴

## (۷) قبولیت دعا کے لئے اکل حلال شرط ہے

۲۴۹۷۔ عن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : يا ايها الناس ! ان الله طيب ، لا يقبل الا الطيب و ان الله امر المؤمنين بما امر به المرسلين ، فقال : يا ايها الرسل ! كلو من الطيبات و اعملوا صالحا، اني بما تعملون عليم و قال : يا ايها الذين آمنوا! كلو من طيبات ما رزقناكم ثم ذكر

۳۵۳/۳	السنن الكبرى للبيهقي ،	☆	۴۹۰/۲	الترغيب والترهيب للمنذرى ،
۱۴۱/۱۱	فتح الباری للعسقلانی ،	☆	۸۲/۲	کنز العمال للمتقی ، ۳۲۴۹ ،
		☆	۸۲/۳	۳۲۴۰ ،
۱۸۶/۲				الجامع للترمذی ،
				ابواب الدعوات
۷۲/۲	کنز العمال للمتقی ، ۳۱۷۶ ،	☆	۶۷۱/۱	المستدرک للحاکم ،

الرجل يطيل السفر اشعث اغبر، يمد يديه الى السماء، يارب، يارب، و مطعمه حرام، و مشربه حرام، و ملبسه حرام، و غذى بالحرام، فاني يستجاب لذلك؟  
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! بیشک اللہ تعالیٰ پاک ہے، اور پاک چیز ہی قبول فرماتا ہے۔ اور بیشک اللہ تعالیٰ نے مومن کو وہی حکم دیا جو انبیاء و مرسلین کو فرمایا: اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: اے گروہ انبیاء و مرسلین! پاک و حلال چیز کھاؤ اور نیک عمل کرو، بیشک میں تمہارے کاموں کو خوب جانتا ہوں۔ اور فرمایا: اے ایمان والو! کھاؤ ہماری دی ہوئی پاک چیزیں پھر حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک شخص سفر دراز کرے بال الجھے کپڑے گرد میں اٹے، اور پینا حرام سے، اور پہننا حرام سے، اور پرورش پائی حرام سے تو اس کی دعا کہاں قبول ہو۔

ذیل المدعا ص ۶۶

### (۸) قوی امید کے ساتھ دعا کرو

۲۴۹۸۔ عن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: ادع الله و انتم موقنون بالاجابة و اعلمو ان الله لا يستجيب دعاء من قلب غافل لاه۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ سے دعا کرو تو قبولیت کی کامل امید رکھو، اور خبردار! بیشک اللہ تعالیٰ دعا قبول نہیں فرماتا کسی غافل کھینے والے دل کی۔

ذیل المدعا ص ۱۰

### (۹) پورے عزم سے دعا کرو

۲۴۹۹۔ عن انس رضي الله تعالى عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: اذا دعا حدكم فليعزم المسألة و لا يقل: اللهم! ان شئت فاعطني، فان الله لا مستكره له۔

۱۸۹/۲

ابواب الدعوات

۲۴۹۸۔ الجامع للترمذی،

۳۴۲/۲

باب العزم في الدعاء

الصحيح لمسلم،

۱۸۹/۹

اتحاف السادة للزيدي،

☆ ۱۰۷/۳

المسند لا حمد بن حنبل،

۳۴۶/۵

التمهيد لا بن عبد البر،

☆ ۷۲/۲

کنز العمال للمتقی، ۳۱۷۹،

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی دعا کرے تو عزم و جزم کے ساتھ کرے، یوں نہ کہے کہ الھی تو چاہے تو میری یہ حاجت روا فرما کہ اللہ تعالیٰ پر کوئی جبر کرنے والا نہیں۔

ذیل المدعا ص ۲۴

## (۱۰) دعا کی کثرت کرو

۲۵۰۰۔ عن عبد الله بن عباس رضي الله تعالى عنهما قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: اكثر الدعاء بالعافية۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دعائے عافیت کی کثرت کرو۔ ۱۲ م

۲۵۰۱۔ عن ام المؤمنين عائشة الصديقة رضي الله تعالى عنها قالت: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: اذا سال احدكم فليكثر الدعاء۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی دعا مانگے تو کثرت کرے کہ اپنے رب سے ہی سوال کر رہا ہے۔

## ﴿ ۳ ﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیث سوال مسئول دونوں میں تکثیر کی طرف ارشاد فرماتی ہے۔ مسئول میں یہ کہ بہت کچھ مانگے، بڑی چیز مانگے کہ آخر رب قدیر سے سوال کرتا ہے۔ اور سوال میں یوں کہ بار بار مانگے، بکثرت مانگے کہ آخر کریم سے مانگ رہا ہے۔ وہ تکثیر سوال سے خوش ہوتا ہے بخلاف ابن آدم کہ بار بار مانگنے سے جھنجھلاتا ہے۔ فلله الحمد و حده۔

۲۵۰۲۔ عن انس رضي الله تعالى عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه

- |                             |   |             |   |                        |       |      |
|-----------------------------|---|-------------|---|------------------------|-------|------|
| ۲۵۰۰۔ اتحاف السادة للزبيدي، | ☆ | ۱۸۹/۹       | ☆ | کنز العمال للمتقی،     | ۳۲۳۴، | ۸۰/۲ |
| ۲۵۰۱۔ تاریخ بغداد للخطیب    | ☆ | ۳۶/۱۳       | ☆ | الجامع الصغير للسيوطی، |       | ۸۶/۱ |
| کنز العمال للمتقی،          | ☆ | ۵۳/۲، ۳۱۲۰، | ☆ |                        |       |      |
| ۲۵۰۲۔ تاریخ بغداد للخطیب    | ☆ | ۲۹۹/۳       | ☆ | کنز العمال للمتقی،     | ۳۱۳۸، | ۶۵/۲ |
| الجامع الصغير للسيوطی،      | ☆ | ۴۴۷/۲       | ☆ |                        |       |      |

وسلم: اکثر من الدعاء۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دعا بکثرت مانگ۔

۲۵۰۳۔ عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: لقد بارک اللہ لرجل فی حاجة اکثر الدعاء فیہا اعطاها او منعها۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے برکت رکھی آدمی کی اس حاجت میں جس میں وہ دعا بکثرت کرے خواہ اس کی مانگی ہوئی چیز اسے ملے یا نہ ملے۔ فتاویٰ رضویہ ۲۴/۴

### (۱۱) اپنے لئے بددعا نہ کرو

۲۵۰۴۔ عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: لا تدعوا علی انفسکم، و لا تدعوا علی اولادکم، و لا تدعوا علی خدمکم و لا تدعوا علی اموالکم، و لا توفقوا من اللہ ساعة نیل فیہا عطاء فیسجتاب لکم۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنی جانوں پر بددعا نہ کرو، اور اپنے اولاد پر بددعا نہ کرو، اور اپنے خادم پر بددعا نہ کرو، اور اپنے اموال پر بددعا نہ کرو، کہیں اجابت کی گھڑی سے موافق نہ ہو۔

### (۱۲) دوست کی بددعا قبول نہیں

۲۵۰۵۔ عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: انی سألت اللہ ان لا یقبل دعاء حبيب علی حبیہ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے اللہ سے دعا کی کہ وہ کسی دوست کی بددعا کو قبول نہ کرے۔

۴۱۶/۲	باب حدیث جابر الطویل،	۲۵۰۳۔ الصحيح لمسلم،
۴۹۳/۲	☆ الترغیب والترہیب للمنذری،	☆ مشکوة المصابیح للتبریزی، ۲۲۲۹
	☆	☆ ۱۸۷/۲،
۴۹۳/۲	☆ باب کراهیة الاعتداد فی الدعاء	☆ السنن لابن ماجه،
	☆	☆ ۷۲۴/۱،
	☆	☆ ۸۶/۴ المسند لا حمد بن حنبل،
		۲۵۰۵۔



وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک میں نے اللہ تعالیٰ سے سوال کیا کہ کسی پیارے کی پیارے پر بددعا قبول نہ کرنا۔  
ذیل المدعا ۱۰۵

### (۱۳) دعا میں حد سے تجاوز نہ کرو

۲۵۰۶۔ عن ابی نعامة رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سمع ابنه یقول : اللهم ! انی اسالك القصر الأبيض من یمین الجنة قال : انی سمعت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقول : یکون فی هذه الامة قوم یعتدون فی الدعاء و الطهور۔

حضرت ابو نعامة رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے بیٹے کو یہ دعا کرتے سنا، الہی میں تجھ سے جنت کی داہنی جانب سفید محل مانگتا ہوں، یہ سن کر فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: اس امت میں کچھ لوگ ایسے ہوں گے جو دعا اور طہارت میں حد سے تجاوز کریں گے۔ ۱۲ م  
(۱۴) فراخی میں دعا کرو

۲۵۰۷۔ عن سلمان الفارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : من سره ان یرجع الی اللہ له عند الشدائد فلیکثر من الدعاء عند الرخاء۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جسے خوش آئے کہ اللہ تعالیٰ سختیوں میں اس کی دعا قبول فرمائے وہ نرمی میں دعا کی کثرت کرے۔  
فتاویٰ رضویہ ۳/۸۶

### (۱۵) اسم اعظم جس کے ذریعہ دعا قبول ہو

۲۵۰۸۔ عن سعد بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : سمعت رسول اللہ صلی

-۲۵۰۶

-۲۵۰۷

۱۸۸/۲

باب ماجاء فی جامع الدعوات

۲۵۰۸۔ الجامع للترمذی،

۲۸۲/۲

باب اسم اللہ الاعظم

السنن لابن ماجه،

۶۸۵/۱

☆ ۶۶۱/۶ المستدرک للحاکم،

المسنن لابن حمد بن حنبل،

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقول : هل ادلکم علی اسم اللہ الاعظم الذی اذا دعی به اجاب ، و اذا سئل به اعطی ؟ الدعوة التی دعا بها یونس علیہ الصلوٰۃ و السلام حیث ناداه فی الظلمات الثلاث ، لا اله الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین ، فقال رجل : یا رسول اللہ ! هل کانت لیونس خاصة ام للمؤمنین عامة ؟ فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : الا تسمع قول اللہ عزوجل : و نجیناه من الغم و كذلك ننحی المؤمنین -

حضرت سعد بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: کیا میں تمہیں وہ اسم اعظم نہ بتا دوں جس کے ذریعہ دعائیں قبول ہوں، اور مرادیں پوری ہوں۔ وہ دعا جو حضرت یونس علی بنینا وعلیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے تین اندھیروں میں کی، یعنی، لا اله الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین، ایک صاحب بولے: یا رسول اللہ! کیا یہ حضرت یونس علیہ السلام کے لئے خاص تھی یا تمام مؤمنین کے لئے عام ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم نے اللہ عزوجل کا یہ فرمان نہ سنا؟ اور ہم نے یونس کو غم اور پریشانی سے نجات دی اور اسی طرح ہم مؤمنوں کو نجات عطا فرماتے ہیں۔ تو اس آیت سے تمام مؤمنین کے لئے بشارت ثابت ہوئی۔

۲۵۰۹۔ عن بریدۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سمع رجلا یقول : اللهم ! انی اسئلك فانک احد صمد ، لم یلد و لم یولد ، و لم یکن له کفوا احد ، فقال : لقد سئال اللہ باسمہ الاعظم الاکبر الذی اذا دعی به اجاب ، و اذا سئل به اعطی -

حضرت بریدہ سلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دعا کرتے سنا۔ اللهم انی اسئلك انک احد صمد ، لم یلد و لم یولد۔ و لم یکن له کفوا احد۔ تو آپ نے فرمایا: اس شخص نے اللہ تعالیٰ کے اس اسم اعظم و اکبر کے ساتھ دعا کی کہ جب بھی اس کے ساتھ دعا کرے قبول ہو اور جب مانگے عطا ہو۔ ۱۲م

## ﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام ابوالحسن علی مقدسی، امام عبدالعظیم منذری، اور امام ابن حجر عسقلانی وغیرہم ائمہ رحمہم اللہ فرماتے ہیں: اس حدیث کی اسناد میں کوئی طعن نہیں۔ اور دربارہ اسم اعظم یہ سب احادیث سے جید و صحیح تر ہے۔

ذیل المدعا ص ۶۱

۲۵۱۰۔ عن اسماء بنت یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسم اللہ الاعظم فی ہاتین الآتین والہکم الہ واحد، لا الہ الا الہ الرحمن الرحیم۔ آم، اللہ لا الہ الا الہ الہی القیوم۔

حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسم اعظم ان دو آیتوں میں ہے۔ والہکم الہ واحد، لا الہ الا الہ الرحمن الرحیم۔ اور آم اللہ لا الہ الا الہ الہی القیوم۔

۲۵۱۱۔ عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: سمع النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رجلاً یقول: اللہم! انی اسئلك بان لك الحمد، لا الہ الا انت و حدك لا شریك لك، المنان بدیع السموات و الارض ذو الجلال و الاکرام، فقال: لقد سأل اللہ باسمہ الاعظم الذی اذا سئل بہ اعطی، واذا دعی بہ اجاب۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک شخص کو اس طرح دعا کرتے سنا: اللہم! انی اسئلك بان لك الحمد، لا الہ الا انت و حدك لا شریك لك۔ المنان بدیع السموات و الارض ذو

۲۱۰/۱	باب الدعاء	۲۵۱۰۔ السنن لا بی داؤد،
۱۸۶/۲	باب ما جاء فی جامع الدعوات،	الجامع للترمذی،
۲۸۲/۲	باب اسم اللہ الاعظم،	السنن لا بن ماجہ،
۶۱۳/۱	☆ الدر المنثور للسيوطی،	الجامع الصغیر للسيوطی،
۱۱۳/۱	☆ الا مالئ للشجرى،	الترغیب والترہیب للمنزرى
۲۱۰/۱	باب الدعاء	۲۵۱۱۔ السنن لا بی داؤد،
۲۸۳/۲	باب اسم اللہ الاعظم،	السنن لا بن ماجہ،
۱۵۶/۱۰	☆ مجمع الزوائد للہیثمی،	المسند لا حمد بن حنبل،
۴۴۳/۸	☆ تاریخ بغداد للخطیب،	المستدرک للحاکم،
	☆	تاریخ جریان للہسمی،
	☆	۱۴۵

الجلال و الاکرام۔ تو ارشاد فرمایا: اس نے اسم اعظم کے ذریعہ سوال کیا ہے کہ جب اس کے ذریعہ سوال ہو تو مراد پوری ہوتی ہے۔ اور جب دعا کی جائے تو قبول ہوتی ہے۔

۲۵۱۲۔ عن ام المؤمنین عائشة الصديقة رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت : سمعت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم يقول : اللهم! انی اسئلك باسمک الطاهر الطیب المبارک الاحب الیک الذی اذا دعیت به اجبت ، و اذا سئلت به اعطیت ، و اذا استرحمت به رحمت ، و اذا استفرجت به فرجت ، قالت : و قال : ذات یوم ، یا عائشة ! هل علمت ان اللہ قد دلنی علی الاسم الذی اذا دعی به اجاب ، قالت : فقلت : یا رسول اللہ ! بأبی انت و امی فعلمنیہ ، قال : انه لا ینبغی لک یا عائشة ! قالت : فنحیت و جلست ساعة ، ثم قمت فقبلت رأسه ثم قلت : یا رسول اللہ ! علمنیہ قال : انه لا ینبغی لک یا عائشة ! ان اعلمک انه لا ینبغی لک ان تسألین به شیئا من الدنیا ، قالت فتوضأت ثم صلیت رکعتین ثم قلت : اللهم ! انی ادعوک اللہ ، و ادعوک الرحمن ، و ادعوک البر الرحیم و ادعوک بسمائک الحسنی کلها ما علمت منها و ما لم اعلم ان تغفرلی و ترحمنی ، قالت : فاستضحک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ثم قال : انه لفی الاسماء التی دعوت بها ۔

حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے میں نے سنا: یعنی اس طرح دعا کی۔ اللهم! انی اسئلك باسمک الطاهر الطیب المبارک الاحب الذی اذا دعیت به اجبت ، و اذا سئلت به اعطیت ، و اذا استرحمت به رحمت ، و اذا استفرجت به فرجت ، ام المؤمنین فرماتی ہیں: حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک دن ارشاد فرمایا: اے عائشہ! کیا تم جانتی ہو کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنا وہ اسم اعظم سکھایا ہے کہ جب اس کے ذریعہ سوال و دعا کی جائے تو قبول ہو۔ فرماتی ہیں: میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان، مجھے وہ اسم سکھادیں۔ فرمایا: اے عائشہ وہ تمہیں بتانے کا نہیں۔ فرماتی ہیں: یہ سن کر میں ایک دم علیحدہ ہو گئی اور کچھ دیر خاموش رہی، پھر میں کھڑی ہوئی اور میں نے حضور کے سر مبارک کو بوسہ

دیکر عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے سکھا دیجئے۔ فرمایا: وہ تمہیں بتانے کا نہیں۔ اگر میں تمہیں سکھا بھی دوں تو تم کو یہ جائز نہیں کہ تم اس کے ذریعہ محض دنیا کی چیز مانگو۔ فرماتی ہیں۔ پھر میں نے وضو کر کے دو رکعت نماز پڑھی اور اس کے بعد یوں دعا کی۔ اللہم! انی ادعوك اللہ و ادعوك الرحمن، و ادعوك البر الرحیم، و ادعوك باسمائك الحسنی کلها ما علمت منها و ما لم اعلم ان تغفر لی و ترحمنی۔

ام المؤمنین فرماتی ہیں کہ میری اس دعا کو سن کر حضور مسکرائے اور فرمایا: وہ اسم اعظم انہیں اسماء میں ہے۔

ذیل المدعا ص ۶۲



## ۳۔ قبولیت دعا کے اوقات

(۱) جمعہ کی ایک ساعت میں دعا قبول ہوتی ہے

۲۵۱۳۔ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ذکر یوم الجمعة فقال : فیہ ساعة لا یوقھا عبد مسلم و هو یصلی یسأل اللہ شیئاً الا اعطاه ایاہ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جمعہ کے دن ایک ایسی ساعت ہے کہ اس میں کوئی بھی مسلمان بندہ بحالت نماز دعا کرے تو اس کی مراد ضرور پوری ہوتی ہے۔ ۱۲

(۲) مقبولیت دعا کی ساعت کونسی ہے

۲۵۱۴۔ عن ابی بردۃ بن ابی موسیٰ الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال لی عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما : اسمعت اباک یحدث عن رسول اللہ فی شان ساعة الجمعة ؟ قال : قلت : نعم سمعته یقول : سمعت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقول : ہی ما بین ان یجلس الامام الی ان تقضى الصلوة ۔

حضرت ابو بردہ بن ابی موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ مجھ سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: کہ آپ نے اپنے والد گرامی حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حضور کی حدیث جمعہ کے دن کی اس خاص ساعت کے بارے میں سنی جس میں دعا قبول ہوتی ہے؟ میں نے عرض کیا: ہاں، میں نے اپنے والد کو فرماتے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ ساعت امام کے خطبہ کے لئے منبر پر بیٹھنے

۱۸۱/۱	کتاب الجمعة ،	۲۵۱۳۔ الصحيح لمسلم ،
۷۷/۱	باب فضل الجمعة	السنن لا بن ماجه ،
۲۵۰/۳	☆ السنن الكبرى للبيهقي ،	المسند لا حمد بن حنبل ،
۷۶۷/۷ ، ۲۱۳۲۰	☆ كنز العمال للمتقى ،	اتحاف السادة للزبيدي ،
۱۸۱/۱	کتاب الجمعة	۲۵۱۴۔ الصحيح لمسلم ،
۴۹۳/۱	☆ الرغيب والرهيب للمنذرى ،	السنن الكبرى للبيهقي ،
۲۸۳/۳	☆ اتحاف السادة للزبيدي ،	كنز العمال للمتقى ، ۲۱۳۱۰ ، ۷/۷۶۵

سے لیکر نماز ادا ہونے تک ہے۔ ۱۲م

۲۵۱۵۔ عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم التمسوا الساعة التي ترجی فی یوم الجمعة بعد العصر الی غیوبة الشمس -

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جمعہ کے دن جس ساعت میں قبولیت دعا کی غالب امید ہے اس کو تم عصر سے غروب آفتاب تک تلاش کرو۔ ۱۲م

۲۵۱۶۔ عن عمرو بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ان فی الجمعة ساعة لا یسأل اللہ العبد فیها شیئا الا اتاه اللہ ایاہ ، قالوا: یا رسول اللہ ! ایه ساعة هی ، قال : حین تقام الصلوة الی انصراف عنها -

حضرت عمرو بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک جمعہ کے دن ایک ایسی ساعت ہے کہ بندہ اللہ تعالیٰ سے اس ساعت میں جو مانگتا ہے پاتا ہے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے عرض کیا: یا رسول اللہ! وہ کونسی ساعت ہے؟ فرمایا: جب نماز قائم ہو اس وقت سے فارغ ہونے تک۔ ۱۲م

۲۵۱۷۔ عن ابی ہریرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : خرجت الی الطور فلقيت کعب الاحبار فجلست ، فحدثنی عن التورات و حدثته عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فکان فیما حدثته ان قلت : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اخیر یوم طلعت علیہ الشمس یوم الجمعة فیہ خلق آدم ، و فیہ اهبط ، و فیہ تیب علیہ ، و فیہ مات ، و فیہ تقوم الساعة ، و ما من دابة الا و هی مصبحة یوم الجمعة من حین تصبح حتی تطلع الشمس شفقا من الساعة الا الجن و الانس ، و فیہ

۶۵/۱

ابواب الجمعة ،

۲۵۱۵۔ الجامع للترمذی،،

۴۹۴/۱، الترغیب و الترهیب للمنزری،

☆ ۹۸/۱

الجامع الصغیر للسيوطی،

کنز العمال للمتقی، ۲۱۳۰۳، ۷/۷۶۴

۶۵/۱

ابواب الجمعة ،

۲۵۱۶۔ الجامع للترمذی،،

۳۸

باب ماجاء فی الساعة التي فی یوم الجمعة ،

۲۵۱۷۔ المؤطا لمالك،،

۶۵/۱

ابواب الجمعة ،

الجامع للترمذی،،

ساعة لا يصاد فيها عبد مسلم و هو يصلى فيسأل الله شيئاً الا اعطاه اياه، قال كعب: ذلك في كل سنة ، فقلت : بل في كل جمعة ، فقراً كعب التوراة فقال : صدق رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم -

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں طور کی جانب سفر کر کے گیا تو وہاں حضرت کعب احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملاقات ہوئی، میں ان کی مجلس میں بیٹھا تو انہوں نے تورات سے کچھ سنایا اور میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حدیث بیان کی۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمام ایام میں بہتر و افضل یوم جمعہ ہے۔ کہ اسی میں حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق ہوئی، اسی دن زمین پر اتارے گئے، اسی دن ان کی توبہ قبول ہوئی اسی دن ان کا وصال ہوا، اسی دن قیامت قائم ہوگی زمین پر چلنے والا ہر جانور جمعہ کے دن صبح ہی سے قیامت آنے سے خوفزدہ رہتا ہے مگر جن و انس۔ اور اسی دن میں ایک ایسی ساعت ہے کہ مسلمان بندہ بحالت نماز جب دعا کرتا ہے تو قبول ہوتی ہے۔ حضرت کعب نے فرمایا: یہ ہر سال میں فقط ایک دن ہے میں نے کہا: بلکہ ہر جمعہ میں ایک ساعت ہے۔ حضرت کعب نے جب دوبارہ تورات پڑھی تو بولے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سچ فرمایا۔ ۱۲م

۲۰۱۸۔ عن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : في الجمعة ساعة لا يوافقها عبد يستغفر الله الا غفر له -

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جمعہ میں ایک ایسی ساعت ہے کہ اس میں کوئی بندہ استغفار کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرمادیتا ہے۔ ۱۲م

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

حضرت ابو سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ بعض صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا اس بات پر اجماع ہے کہ قبولیت دعا کی ساعت روز جمعہ کی پچھلی ساعت ہے۔

ساعت جمعہ کے بارے میں اگرچہ اقوال علماء چالیس سے متجاوز ہوئے مگر قوی و راجح



ومختاراً کا بر محققین وجماعت کثیرہ ائمہ دین دو قول ہیں۔

ایک وہ جس کی طرف حضرت والد ماجد قدس سرہ نے ارشاد فرمایا: یعنی ساعت اخیرہ روز جمعہ غروب آفتاب سے کچھ ہی پہلے ایک لطیف وقت۔ اشباہ میں فرمایا: ہمارا یہ ہی مذہب ہے عامہ مشائخ حنفیہ اسی طرف گئے۔

یونہی تاتار خانہ میں اسے ہمارے مشائخ کرام کا مسلک ٹھہرایا۔ اور یہ ہی مذہب ہے عالم الکتائبین سیدنا حضرت عبداللہ بن سلام، سیدنا حضرت کعب احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا۔ اور اسی طرف رجوع فرمایا سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے۔ اور ایسا ہی منقول ہے حضرت بتول زہراء صلوات اللہ وسلامہ علیٰ آئینہا وعلیہا سے۔ اور یہ ہی مذہب ہے امام شافعی و امام محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا۔ اور امام اسحاق بن راہویہ وابن الزمکائی، اور ان کے تلمیذ علانی وغیرہم علماء کا۔ امام ابو عمر و بن عبدالبر نے فرمایا: اس باب میں اس سے ثابت ترک کوئی قول نہیں۔ فاضل علی قاری نے کہا: یہ تمام اقوال سے زیادہ لائق اعتبار ہے۔ امام احمد فرماتے ہیں: اکثر احادیث اسی پر ہیں۔ ولہذا حضرت والد ماجد قدس سرہ نے اسی کو اختیار فرمایا۔

دوسرا قول جب امام منبر پر بیٹھے۔ اس وقت سے فرض جمعہ کے سلام تک ساعت موعودہ ہے۔ یہ حدیث مرفوعہ ابی موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں منصوص ہوا۔ امام مسلم نے فرمایا: یہ سب اقوال سے صحیح اور احسن ہے۔ اسی کو امام بیہقی و امام ابن العربی و امام قرطبی نے اختیار کیا۔

امام نووی نے فرمایا: یہ ہی صحیح بلکہ صواب ہے۔ اور اسی طرح روضہ در مختار میں اس کی تصحیح کی۔

دلائل طرفین فتح الباری وغیرہ میں مبسوط۔ اور انصاف یہ ہے کہ دونوں جانب کافی قوتیں ہیں۔ طالب خیر کو چاہیے کہ دونوں وقت دعا میں کوشش کرے۔ یہ طریقہ جمع کا امام احمد وغیرہ اکابر سے منقول۔ اور بیشک اس میں امید اقوی و اتم، اور مصادفت مطلوب کی توقع اعظم، واللہ سبحانہ و تعالیٰ۔

میں کہتا ہوں: اس دوسرے قول پر اس مابین میں دعا دل سے ہوگی۔ یا زبان سے دعا کا موقع بعد التحیات و درود کے ملے گا۔ خواہ جلسہ بین السجدتین میں جبکہ امام بھی وہاں قدرے

ذیل المدعا ص ۴۷

توقف کرے۔ فافہم

## (۳) عرفہ کے دن دعا بہتر ہے

۲۵۱۹۔ عن عمرو بن شعيب عن أبيه عن جده رضى الله تعالى عنهم ان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم قال : خيرا لدعاء يوم عرفة -

حضرت عمرو بن شعيب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بطریق عن ابيہ عن جدہ روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بہتر دعا عرفہ کے دن کی دعا ہے۔ ۱۲م

۲۵۲۰۔ عن عبد الله بن عمرو بن العاص رضى الله تعالى عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : خير الدعاء دعاء يوم عرفة و خير ما قلت انا و النبيون من قبلى لا اله الا الله و حده لا شريك له ، له الملك و له الحمد ، و هو على كل شىء قدير -

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بہتر دعا عرفہ کے دن کی دعا ہے۔ اور بہتر وظیفہ وہ ہے جو میرا اور انبیائے سابقین کا رہا ہے یعنی لا اله الا الله و حده لا شريك له ، له الملك وله الحمد وهو على كل شىء قدير -

## (۴) نصف رات میں دعا مقبول ہوتی ہے

۲۵۲۱۔ عن أبي امامة الباهلي رضى الله تعالى عنه قال : قلت : يا رسول الله !

۱۹۸/۲	باب جامع الدعوات ،	۲۵۱۹۔	الجامع للترمذی ،
۳۷۳/۴	☆ التحاف السادة للزيدي ،	۲۴۴/۲	الجامع الصغير للسيوطی ،
۲۵۴/۲	☆ تلخيص الحبير لابن حجر ،	۴۱۹/۲	الترغيب والترهيب للمنذرى ،
۱۹۸/۲	باب جامع الدعوات	۲۵۲۰۔	الجامع للترمذی ،
۴۱۹/۲	☆ الترغيب والترهيب للمنذرى ،	۲۴۴/۲	الجامع الصغير للسيوطی ،
۱۵۷	☆ الدذكار النوديه ،	۳۷۳/۴	اتحاف السادة للزيدي ،
۱۸۸/۲	ابواب الدعوات ،	۲۵۲۱۔	الجامع للترمذی ،
۴۵۵/۲	☆ السنن الكبرى للبيهقي ،	۱۱۲/۴	المسند لا حمد بن حنبل ،
۴۸۹/۲	☆ الترغيب والترهيب للمنذرى ،	۱۱۴/۲	كنز العمال للمتقى ، ۳۴۰۲ ،
	☆	۹۴/۱	المعجم الكبير للطبراني ،

ای الدعاء اسمع؟ قال: جوف الليل الآخر، ودبر الصلوات المكتوبة۔

فتاویٰ رضویہ ۲۱/۴

حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کونسی دعا زیادہ مقبول ہوتی ہے؟ فرمایا: رات کے آخری حصہ کے درمیان میں۔ اور فرض نمازوں کے بعد۔ ۱۲م

۲۰۲۲۔ عن عثمان بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تفتح ابواب السماء نصف الليل، فينادى مناد! هل من داع فيستجاب له؟ هل من سائل فيعطى؟ هل من مكروب فيفرج عنه۔ فلا يبقى مسلم يدعو الله بدعوة الا استجاب الله عز وجل له الا زانية تسعى بفرجها او عشار۔

حضرت عثمان بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدھی رات کو آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور منادی نداء کرتا ہے! کوئی دعا کرنے والا ہے کہ اس کی دعا قبول فرمائی جائے؟ ہے کوئی مانگنے والا کہ اسے عطا کیا کریں؟ ہے کوئی مصیبت زدہ کہ اس کی مشکل کشائی ہو؟ اس وقت جو مسلمان اللہ عزوجل سے کوئی دعا کرتا ہے مولیٰ سبحانہ و تعالیٰ قبول فرماتا ہے۔ مگر زانیہ کہ اپنی فرج کی کمائی کھاتی ہے، یا لوگوں سے بے جا حاصل تحصیلنے والا۔ فتاویٰ رضویہ ۱۸۲/۹

۲۰۲۳۔ عن عبد الله بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جوف الليل الآخر الدعاء فيه افضل وارجى۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نصف رات میں دعا افضل ہے اور قبولیت کی اس میں زیادہ امید ہے۔ ذیل المدعا، ۳۵

- ۲۰۲۲۔ الترغيب والترهيب للمنزى، ۲۷۱/۳ ☆ كثر العمال، للمتقى، ۳۳۵۷، ۱۰۵/۲
- السلسلة الصحيحة للالبانى، ۱۰۷۳ ☆ مجمع الزوائد للهيثمى، ۸۸/۳
- الجامع الصغير للسيوطى، ۲۰۰/۱ ☆
- ۲۰۲۳۔ الجامع للترمذى، ابواب الدعوات ۱۸۸/۲

## (۵) ختم قرآن اور فرض نماز کے بعد دعا قبول ہوتی ہے

۲۵۲۴۔ عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مع کل ختمة دعوة مستجابة۔ فتاویٰ رضویہ ۲۱/۴

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر ختم قرآن کے وقت دعا قبول ہوتی ہے۔ ۱۲م

۲۵۲۵۔ عن العرباض بن الساریة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : و من صلی صلوة فريضة فله دعوة مستجابة ، و من ختم القرآن فله دعوة مستجابة۔

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے فرض نماز کے بعد دعا کی اس کی دعا مقبول ہے۔ اور جس نے ختم قرآن کے بعد دعا کی اس کی دعا مقبول ہوتی ہے۔ ۱۲م

۲۵۲۶۔ عن امیر المؤمنین علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم قال : من ادی فريضة فله عند الله دعوة مستجابة۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ جس نے فرض نماز ادا کی تو اللہ تعالیٰ کے یہاں اس کی دعا قبول ہے۔

فتاویٰ رضویہ ۲۱/۴

## (۶) افطار کے وقت دعا قبول ہوتی ہے

۲۵۲۷۔ عن عبد الله بن عمرو و بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ان للصائم عند فطره لدعوة ماترد۔

۲۵۲۴۔ الجامع الصغير للسيوطی، ۵۰۰/۲ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۲۱۴، ۱۵۷/۱

۲۵۲۵۔ المعجم الكبير للطبرانی، ۱۵۹/۱۸ ☆ مجمع الزوائد للهيثمی، ۱۷۲/۷

☆ الجامع الصغير للسيوطی، ۵۳۳/۲

☆ کنز العمال للمتقی، ۳۱۳/۷، ۱۹۰۴۰

۲۵۲۷۔ السنن لا بن ماجه، باب فی الصائم لا ترد و عوته، ۱۲۶/۱

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک روزہ دار کیلئے وقت افطار بالیقین ایک دعا ہے کہ روزه ہوگی۔

۲۵۲۸۔ عن عبد الله بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول الله صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: لكل عبد صائم دعوة مستجابة عند افطاره اعطيها في الدنيا، او ادخرت له في الآخرة۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر روزہ دار بندے کے لئے وقت افطار ایک دعا مقبول ہے خواہ دنیا میں دیدی جائے یا آخرت کے لئے ذخیرہ رکھی جائے۔

فتاویٰ رضویہ ۳/۷۷۹

## (۷) آخری رات میں دعا کی فضیلت

۲۵۲۹۔ عن أبي هريرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول الله صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ينزل ربنا كل ليلة الى السماء الدنيا حتى يبقى ثلث الليل الآخر فيقول: من يدعوني فاستجب له، من يسئالي فاعطيه، ومن يستغفرني فاغفر له۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ روز آسمان دنیا پر خاص تجلی فرماتا ہے اور جب آخری تہائی رات باقی رہتی ہے تو فرمان عالی ہوتا ہے: کون ہے دعا کرنے والا کہ میں قبول کروں، کون ہے مانگنے والا کہ میں دوں، کون ہے مغفرت چاہنے والا کہ اس کو بخش دوں۔ ۱۲م

۱۸۸/۲	☆ ۲۲	☆ ۲۱۴
☆ ۴۵۱/۸، ۲۳۶۱۳،	☆ ۲۶۴/۲	☆ ۲۱۳/۱
☆ ۲۵۲۸۔ کنز العمال للمتقی،	☆ ۲۱۴	☆ ۲۱۴
☆ ۲۵۲۹۔ الجامع للترمذی،	☆ ۲۱۴	☆ ۲۱۴
ابواب الدعوات	☆ ۲۱۴	☆ ۲۱۴
السنن لابی داؤد تطوع	☆ ۲۱۴	☆ ۲۱۴
المسند لا حمد بن حنبل،	☆ ۲۱۴	☆ ۲۱۴
کنز العمال للمتقی، ۳۳۵۳، ۱۰۴/۲	☆ ۲۱۴	☆ ۲۱۴
المسند لا بی عوانہ، ۱۴۴/۱	☆ ۲۱۴	☆ ۲۱۴
الموطا لمالك،	☆ ۲۱۴	☆ ۲۱۴

## (۸) اذان و اقامت کے درمیان دعا قبول ہوتی ہے

۲۵۳۰۔ عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: الدعاء بین الاذان والاقامة مستجابہ فادعوا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اذان و اقامت کے درمیان دعا قبول ہوتی ہے۔ لہذا اس وقت دعا کرو۔ ۱۲ م  
(۹) راتوں کو جاگ کر دعا کرنا

۲۵۳۱۔ عن عبادة بن الصامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: من تعار من الليل فقال: لا اله الا الله وحده لا شريك له، له الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير، وسبحان الله والحمد لله ولا اله الا الله والله اكبر ولا حول ولا قوة الا بالله، ثم قال: اللهم اغفر لي، او قال: ثم دعا استجيب له، فان عزم توضحا ثم صلي قبلت صلواته۔

حضرت عبادة بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے شب بیدار رہ کر پڑھا، لا اله الا الله وحده لا شريك له، له الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير، اور سبحان الله والحمد لله ولا اله الا الله والله اكبر ولا حول ولا قوة الا بالله، اور پھر بطور دعا پڑھا، اللهم اغفر لي، یا فرمایا: پھر اس نے دعا کی تو اس کی دعا قبول ہے۔ پھر اس نے ارادہ نماز کیا اور وضو کر کے نماز پڑھی تو اس کی نماز قبول ہے۔ ۱۲ م

## (۱۰) پانچ راتوں میں دعا قبول ہوتی ہے

۲۵۳۲۔ عن أبي امامة الباهلي رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی

۱۹۹/۲	ابواب الدعوات	الجامع للترمذی،
۱۰۳/۲، ۳۳۴۵	☆ کنز العمال للمتقی،	المسند لا حمد بن حنبل،
	☆ الکامل لابن عدی،	الترغیب والترہیب للمندری، ۱۹۰/۱
	☆	الجامع الصغير للسيوطی، ۲۵۹/۲
۱۵۵/۱	باب فضل من لقار الليل،	الجامع الصحيح للبخاری،
۱۷۷/۲	ابواب الدعوات،	الجامع للترمذی،
۲۴۱/۲	☆ الجامع الصغير للسيوطی،	تاریخ دمشق لابن عساکر، ۲۹۹/۲

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : خمس لیل لا ترد فیحصن الدعوة ، اول لیلۃ من رجب ، و لیلۃ النصف من شعبان ، و لیلۃ الجمعة ، و لیلۃ الفطر ، و لیلۃ النحر ۔

حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانچ راتیں ایسی ہیں جن میں دعا قبول ہوتی ہے۔ رجب کی پہلی رات ، شب برأت ، جمعرات ، شب عید الفطر یعنی چاند رات ، اور عید الاضحیٰ یعنی ذوالحجہ کی دسویں رات۔ ۱۲م

## (۱۱) تین اوقات میں دعا کی قبولیت

۲۵۳۳۔ عن ام المؤمنین عائشة الصديقة رضي الله تعالى عنها قالت: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : ثلاث ساعات للمسلم ما دعا فيهن الا استجيب له ما لم يسئل قطيعة رحم او مائما ، حين يوذن المؤذن بالصلوة حتى يسكت ، وحين يلتقى الصفان حتى يحكم الله تعالى بينها ، وحين ينزل المطر حتى يسكن ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان کے لئے تین اوقات ایسے ہیں کہ ان میں دعا قبول ہوتی ہے اگر کسی گناہ یا رشتہ کاٹنے کی دعا نہ کرے، اذان کے وقت، جہاد کے وقت، اور بارش ہوتے وقت۔ ۱۲م

## (۱۲) دو وقتوں میں دعا قبول ہوتی ہے

۲۵۳۴۔ عن سهل بن سعد الساعدي رضي الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : ثنتان لا تردان ، الدعاء عند النداء ، عند البأس حين يلحم بعضهم بعضا ۔

حضرت سهل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی

- 
- ۲۵۳۳۔ حلیۃ الاولیاء لا بی نعیم ، ☆ ۳۲۰/۹ کنز العمال للمتقی ، ۳۳۳۵ ، ۱۰۱/۲  
☆ ۲۰۸/۱ ، الجامع الصغیر للسيوطی ،  
۲۵۳۴۔ السنن لا بی داؤد ، باب الدعاء عند اللقاء ، ☆ ۲۱۷/۱ ، الجامع الصغیر للسيوطی ، ۳۴۴/۱

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دو وقتوں میں دعا رد نہیں کی جاتی۔ اذان کی وقت، اور جہاد کے وقت جب مجاہدین اسلام کفار شرار سے بھڑے ہوئے ہوں۔ ۱۲م  
(۱۳) غائبانہ دعا جلد قبول ہوتی ہے

۲۵۳۵۔ عن عبد الله بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول الله صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اسرع الدعاء اجابة دعوة غائب لغائب۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی مسلمان کسی مسلمان کی پیٹھ پیچھے دعا کرے تو جلد قبول ہوتی ہے۔  
(۱۴) آسمان کے دروازے کھلنے پر دعا قبول ہوتی ہے

۲۵۳۶۔ عن أبي امامة الباهلي رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول الله صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اذا نادى المنادى فتحت ابواب السماء واستجيب الدعاء۔

حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب اذان ہوتی ہے تو آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور اس وقت دعا قبول ہوتی ہے۔ ۱۲م

(۱۵) رقت قلب کے وقت دعا غنیمت جانو

۲۵۳۷۔ عن أبي بن كعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول الله صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اغتنموا الدعاء عند الرقة فانها رحمة۔

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رقت قلب کے وقت دعا غنیمت جانو کہ وہ رحمت ہے۔ ۱۲م

۲۱۵/۱	باب الدعاء بظهر الغيب،	۲۵۳۵۔ السنن لا بی داؤد
۶۷/۱	الجامع الصغير للسيوطي،	کنز العمال للمتقی، ۳۳۰۶، ۹۷/۲ ☆
۲۱۳/۱۰	حلیة الاولیاء لا بی نعیم،	۲۵۳۶۔ المستدرک للحاکم،
۱۰۲/۲	کنز العمال للمتقی، ۳۳۴۲،	عمل الیوم واللیلة لا بن السنی، ۹۶، ☆
		الجامع الصغير للسيوطي، ۵۹/۱ ☆



## (۱۶) دن ڈھلے اور ہوا چلے تو دعا مقبول ہے

۲۵۳۸۔ عن امیر المؤمنین علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اذا زالت الأفیاء وراحت الا رواح فاطلبوا الی اللہ حوائجکم، فانها ساعة الاوابین وانه کان للاوابین غفورا۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب سائے پلٹیں اور ہوائیں چلیں تو اپنی حاجت طلب کرو کہ وہ ساعت اوابین کی ہے اور اللہ تعالیٰ اوابین (رجوع لانیوالوں) کی مغفرت فرماتا ہے۔ ۱۲م

## (۱۷) مرغ کی آواز پر اللہ تعالیٰ کا فضل مانگو

۲۵۳۹۔ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اذا سمعتم صیاح الدیکۃ فاسئلوا اللہ من فضله فانها رأت ملکاً، و اذا سمعتم نهیق الحمار فتعود باللہ من الشیطان فانه رأى شیطانا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم مرغ کی آواز سنو تو اللہ تعالیٰ کا فضل مانگو کہ اس نے فرشتہ دیکھا، اور جب گدھے کی آواز سنو تو اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہو شیطان سے، کہ اس نے شیطان دیکھ کر آواز نکالی۔ ۱۲م

## (۱۸) مزدلفہ میں حضور کی ایک اہم دعا قبول ہوئی

۲۵۴۰۔ عن عباس بن مرداس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ان رسول اللہ صلی

۲۵۳۸۔ کنز العمال للمتقی، ۳۳۴۸، ۱۰۳/۲

۱۸۴/۲

ابواب الدعوات،

۲۵۳۹۔ الجامع للترمذی،

۳۴۲/۶

التفسیر لابن کثیر،

☆ ۳۰۶/۲

المسند لا حمد بن حنبل،

☆ ۴۸/۱

الجامع الصغیر للسيوطی،

۲۲۲/۲

باب الدعاء بعرفہ

۲۵۴۰۔ السنن لابن ماجہ،

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دعا لامتہ عشیة عرفة بالمغفرة فاجیب انی قد غفرت لهم ما خلا الظالم، فانی اخذ للمظلوم منه، قال: ای رب! ان شئت اعطیت المظلوم الجنة وغفرت للظالم، فلم یجب عشیة، فلما اصبح بالمزدلفة اعاد الدعاء فاجیب الی ما سأل قال: فضحك رسول الله صلی الله تعالیٰ علیہ وسلم او قال تبسم، فقال ابو بکر الصدیق و عمر الفاروق رضی الله تعالیٰ عنهما: بأبی انت وامی، ان هذه لساعة ما كنت تضحك فيها، فما الذی اضحكك؟ اضحك الله سنك، قال: ان عدو الله ابليس لما علم ان الله تعالیٰ عزوجل قد استجاب دعائی وغفر لامتی اخذ التراب فجعل یحثوه علی رأسه ویدعو بالویل والشور فاضحكنی مارأیت من جزعه -

حضرت عباس بن مرداس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عرفہ کی شام اپنی امت کے لئے دعائے مغفرت کی تو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مقبول ہوئی اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ہم نے ظالم کے علاوہ سب کی مغفرت فرمادی کہ ظالم سے مظلوم کا بدلہ ضرور لیا جائیگا۔ بارگاہ رب العزت میں عرض کیا: اے میرے رب! اگر تو چاہے تو مظلوم کو جنت عطا فرمائے اور ظالم کو بخش دے، لیکن شام تک یہ دعا قبول نہ ہوئی، جب مزدلفہ میں صبح ہوئی تو آپ نے پھر یہی دعا کی تو قبول ہوگئی، راوی کہتے ہیں: حضرت سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہنسے یا تبسم فرمایا: سیدنا صدیق اکبر اور سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا: ہمارے ماں باپ حضور پر قربان، اس وقت تبسم فرمانے کی وجہ کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ حضور کو ہمیشہ شاداں و فرحاں رکھے۔ حضور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے دشمن ابلیس شیطان مردود کو جب یہ علم ہوا کہ میری دعا قبول ہوگئی ہے اور میری امت بخش دی گئی ہے تو اس نے خاک لیکر سر پر اڑانا شروع کی اور اوویلاہ شروع کیا تو اس کی اس جزع فزع سے مجھے ہنسی آگئی۔

## ۴۔ کن لوگوں کی دعا اور کہاں قبول ہوتی ہے

### (۱) تین لوگوں کی دعا رد نہیں ہوتی

۲۵۴۱۔ عن أبي هريرة رضى الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : ثلثة لا ترد دعوتهم ، الصائم حين افطر ، و الامام العادل ، و دعوة المظلوم يرفعها الله دون الغمام و تفتح لها ابواب السماء و يقول بعزتي لا نصرك و لو بعد حين - فتاوی رضویہ ۲۱/۴

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین شخصوں کی دعا رد نہیں کی جاتی، روزہ دار جب روزہ افطار کرے، منصف بادشاہ اور مظلوم کہ اللہ اس کی دعا کو بادلوں کے اوپر لیجاتا ہے اور اس کے لئے آسمان کے دروازے کھول دئے جاتے ہیں اور فرماتا ہے: مجھے اپنی عزت کی قسم، میں تیری ضرورت درود کرونگا۔ خواہ ایک زمانہ گزرنے کے بعد۔ ۱۲

### (۲) چار اشخاص کی دعا مقبول ہے

۲۵۴۲۔ عن وائلة بن الاسقع رضى الله تعالى عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : اربع دعوتهم مستجابة ، الامام العادل ، و الرجل يدعو لآخيه بظهر الغيب ، و دعوة المظلوم ، و رجل يدعو لو الذيه -

حضرت وائلہ بن اسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چار لوگوں کی دعا مقبول ہے، منصف بادشاہ، مومن کے لئے پیٹھ پیچھے

۱۹۹/۲	باب ما جاء في جامع الدعوات ،	۲۵۴۱۔ الجامع للترمذی،
۱۲۶/۱	باب في الصائم لا ترد دعوته ،	السنن لا بن ماجه ،
۲۱۳/۸	☆ اتحاف السادة للزبيدي،	السنن الكبرى للبيهقي ،
۸۹/۲	☆ الترغيب والترهيب للمندري،	نصب الرأية للزيلعي،
۱۰۰/۲	☆ كنز العمال للمتقي، ۳۳۲۵،	الدر المنثور للسيوطي،
	☆	كشف الخفا للعجلوني،
	☆	۳۸۸/۱
۶۳/۱	☆ الجامع الصغير للسيوطي ،	۹۷/۲ ، ۳۲۰۵،
		۲۵۴۲۔ كنز العمال للمتقي،

دعائے خیر کرنے والا، مظلوم کی دعا، اور آدمی کی دعا والدین کے لئے۔ ۱۲۔

۲۵۴۳۔ عن عبد الله بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول الله صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اربع دعوات لا یرد ، دعوة الحاج حتی یرجع ، و دعوة الغازی حتی یصدر ، و دعوة المریض حتی یرأ ، و دعوة الاخ لآخیه بظہر الغیب ، اسرع هذه الدعوات اجابة دعوة الاخ لآخیه بظہر الغیب۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چار لوگوں کی دعا قبول ہوتی ہے، حاجی کی دعا قبول ہے جب تک واپس آئے، مجاہد کی دعا جب تک فارغ ہو، مریض کی دعا جب تک صحت مند ہو، اور کسی مسلمان کی اپنے بھائی کے لئے پیٹھ پیچھے، اور ان تمام دعاؤں میں جلدی مقبول ہونے والی یہ ہی دعا ہے۔ ۱۲۔

### (۳) حاجیوں کی دعا مقبول ہے

۲۵۴۴۔ عن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه قال ؛ قال رسول الله صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : الحاج و العمار و فد الله ، ان دعوه اجابهم ، و ان استغفر غفر لهم ۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حاجی اور عمرہ کرنے والے اللہ تعالیٰ کے یہاں لوگوں کے نمائندے ہیں۔ اگر دعا کریں تو دعا قبول ہوتی ہے اور مغفرت چاہیں تو مغفرت کی جاتی ہے۔

۲۵۴۵۔ عن عبد الله بن عمر رضي الله تعالى عنهما قال : قال النبي صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :

۶۲/۱	☆	الجامع الصغير للسيوطي ،	۹۷/۲	☆	کنز العمال للمتقی ، ۳۳۰۴ ،	۲۵۴۳۔
۲۱۳/۲		باب فضل الدعاء الحاج ،			السنن لابن ماجه ،	۲۵۴۴۔
۱۹۷/۶	☆	الکامل لابن عدی ،	۱۶۷/۲	☆	الترغیب والترہیب للمنذری ،	۱۶۷/۲۔
۲۵۳۶	☆	مشکوۃ المصابیح للتبریزی ،	۲۶۲/۵	☆	السنن الکبری للبیہقی ،	۲۶۲/۵۔
۲۷۲/۴	☆	اتحاف السادة للزبيدي ،	۲۱۱/۳	☆	مجمع الزوائد للهيثمي ،	۲۱۱/۳۔
۲۴۱/۱	☆	المغنی للعراقي	۲۱۰/۱	☆	الدر المنثور للسيوطي ،	۲۱۰/۱۔
۴۲۱/۱	☆	كشف الخفا للعجلوني ،	۸/۵	☆	کنز العمال للمتقی ، ۱۱۸۱۵ ،	۸/۵۔
۲۱۳/۲		باب فضل الحاج ،			السنن لابن ماجه ،	۲۵۴۵۔
۹۶۴	☆	الصحيح لابن حبان ،	۴۲۲/۱۲	☆	المعجم الكبير للطبراني ،	۴۲۲/۱۲۔
۳۰۲/۴	☆	کنز العمال ، للمتقی ، ۱۰۶۰۲ ،	۲۳۰/۱	☆	الجامع الصغير للسيوطي ،	۲۳۰/۱۔

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : الغازی فی سبیل اللہ ، و الحاج و المعتمر و فد اللہ دعا ہم فاجابوہ سألوه فاعطاهم ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد کر نیو لا اور حاجی و عمرہ والے اللہ تعالیٰ کے قاصد اور نمائندے ہیں، اللہ تعالیٰ نے انہیں بلایا تو حاضر ہوئے۔ تو اب اس سے یہ دعا کریں تو قبول ہوگی۔ ۱۲م

۲۵۴۶۔ عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال ؛ قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اذا لقيت الحاج فسلم عليه و صافحه و مره ان يستغفر لك قبل ان يدخل بيته فانه مغفور ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تو حاجی سے ملے اسے سلام کر اور مصافحہ کر اور درخواست کر کہ وہ تیرے لئے استغفار کرے قبل اس کے کہ وہ اپنے گھر میں داخل ہو کہ وہ مغفور ہے۔

### (۴) احسان مندی کی دعا محسن میں کے حق مقبول ہے

۲۵۴۷۔ عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : دعاء المحسن اليه للمحسن لا يرد ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: احسان مندی کی دعا محسن میں مقبول ہے۔ ۱۲م

### (۵) مسلمانوں کی اجتماعی دعا مقبول ہے

۲۵۴۸۔ عن حبيب بن مسلمة فهرى رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ

☆ ۶۹/۲	☆ مجمع الزوائد للهيثمى، ۱۶/۴	☆ ۱۱۸۲۳، ۱۰/۵	☆ كنف الخفا للعجلونى، ۷۸۲۷
☆ ۵۴۸/۲	☆ ميزان الاعتدال للذهبي، ۲۵۳۸	☆ ۲۵۶/۲	☆ كنف المعال للمتقى، ۲۵۴۷
☆ ۳۹۰/۳	☆ المشكوة المصاييح للتبريزى، ۲۶/۴	☆ ۱۷۰/۱۰	☆ الجامع الصغير للسيوطى، ۲۵۴۸
☆ ۱۷۰/۱۰	☆ المعجم الكبير للطبراني، ۱۰۷/۲	☆ ۳۳۶۷، ۳۳۶۷	☆ المستدرک للحاکم، مجمع الزوائد للهيثمى،

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: لا یجتمع ملاً فیدعو بعضهم ویؤمن بعضهم الا اجابهم اللہ تعالیٰ۔

حضرت حبیب بن مسلمہ فہری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک جگہ جمع ہو کر لوگ دعا کریں کہ کوئی دعا کرے اور سب آمین کہیں تو سب کی دعا قبول ہوتی ہے۔ ۱۲م  
(۶) جلدی نہ کرنے والے کی دعا قبول ہوتی ہے

۲۵۴۹۔ عن أبی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: یتعجب لا حد کم ما لم یعجل، یقول: دعوت ما لم یتعجب لی۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہاری دعا قبول ہوتی ہے جب تک جلدی نہ کرو کہ میں نے دعا کی اور قبول نہ ہوئی۔ فتاویٰ رضویہ حصہ دوم ۹/۹

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

سگان دنیا کے امیدواروں کو دیکھا جاتا ہے کہ تین تین برس امیدواری میں گزارتے ہیں۔ صبح و شام ان کے دروازے پر دوڑتے ہیں۔ اور وہ ہیں کہ رخ نہیں ملاتے، بار نہیں دیتے، جھڑکتے، دل تنگ کرتے، ناک بھوں چڑھاتے ہیں۔ امیدواری میں لگایا تو بیگار ڈالی، یہ حضرت گرہ سے کھاتے، گھر سے منگاتے، بیگار بیگار کی بلا اٹھاتے ہیں، اور وہاں برسوں گزریں ہنوز روز اول ہے، مگر یہ نہ امید توڑیں، نہ پیچھا چھوڑیں۔

اور احکم الحاکمین، اکرم الاکرمین عز جلالہ کے دروازے پر اول تو آتا ہی کون ہے، اور آئے بھی تو اکتاتے گھبراتے، کل کا ہوتا آج ہو جائے، ایک ہفتہ کچھ پڑھتے گزرا اور شکایت ہونے لگی۔ صاحب پڑھا تو تھا کچھ اثر نہ ہوا، یہ احمق اجابت کا دروازہ اپنے لئے خود بند کر لیتے ہیں، اور پھر بعض تو ایسے جامے سے باہر ہو جاتے ہیں کہ اعمال و ادعیہ کے اثر سے بے اعتقاد،

بلکہ اللہ عزوجل کے وعدہ و کرم سے بے اعتماد، والعیاذ باللہ الکریم الجواد، ایسوں سے کہا جائے، اے بے حیا! بے شرمو! ذرا اپنے گریبان میں منہ ڈالو، اگر کوئی تمہارا برابر والا دوست تم سے ہزار بار کچھ کام اپنے کہے اور تم اس کا ایک کام نہ کرو، تو اپنا کام اس سے کہتے ہوئے اول تو آپ لجاؤ گے کہ ہم نے تو اس کا کہنا کیا ہی نہیں، اب کس منہ سے اس سے کام کو کہیں۔ اور غرض دیوانی ہوتی ہے، کہہ بھی دیا اور اس نے نہ کیا اصلاً محل شکایت نہ جانو گے۔ کہ ہم نے کب کیا تھا جو وہ کرتا۔ اب جانچو۔ پھر تم مالک علی الاطلاق عز جلالہ کے کتنے احکام بجالاتے ہو۔ اس کے حکم بجا نہ لانا اور اپنی درخواست کا خواہی نہ خواہی قبول چاہنا کیسی بے حیائی ہے۔

ادامق! پھر فرق دیکھ، اپنے سر سے پاؤں تک نظر غور کر ایک ایک روئیں میں ہر وقت ہر آن کتنی کتنی ہزار در ہزار صد ہزار بے شمار نعمتیں ہیں۔ تو سوتا ہے اور اس کے معصوم بندے تیری حفاظت کو پہرہ دے رہے ہیں۔ تو گناہ کر رہا ہے اور سر سے پاؤں تک صحت و عافیت، بلاؤں سے حفاظت، کھانا، ہضم، فضلات کا دفع، خون کی روانی، اعضا میں طاقت، آنکھوں میں روشنی، بے حساب کرم، بے مانگے بے چاہے تجھ پر اتر رہے ہیں، پھر اگر تیری بعض خواہشیں عطا نہ ہوں تو تو کس منہ سے شکایت کرتا ہے۔ تو کیا جانے کہ تیرے لئے بھلائی کا ہے میں ہے۔ تو کیا جانے کہ کیسی سخت بلا آئی تھی کہ اس دعا نے دفع کی۔ تو کیا جانے کہ اس دعا کے عوض کیسا ثواب تیرے لئے ذخیرہ ہو رہا ہے۔ اس کا وعدہ سچا ہے۔ ہاں بے اعتقادی آئی تو یقین جان کہ مارا گیا، اور ابلیس لعین نے تجھے اپنا سا کر لیا والعیاذ باللہ سبحانہ و تعالیٰ۔

اے ذلیل خاک، اے آب ناپاک! اپنا منہ دیکھ اور اس عظیم شرف کو غور کر۔ کہ اپنی بارگاہ میں حاضر ہونے، اپنا پاک متعالی نام لینے، اپنی طرف منہ کرنے اور اپنے پکارنے کی تجھے اجازت دیتے ہیں، لاکھوں مرادیں اس فضل عظیم پر نثار، او بے صبرے! ذر بھیک مانگنا سیکھ، اس آستانہ رفیع کی خاک پر لوٹ جا اور لپٹا رہ اور <sup>مکملگی</sup> بندھی رکھ کہ اب دیتے ہیں، اب دیتے ہیں۔ بلکہ اسے پکارنے، اس سے مناجات کرنے کی لذت میں ایسا ڈوب جا کہ ارادہ و مراد کچھ یاد نہ رہے، یقین جان کہ اس دروازے سے محروم ہرگز نہ پھرے گا۔ کہ

ع، من دق باب الکریم انفتح ☆ و بالله التوفیق

## (۷) راحت میں دعا کرنا مصائب میں دعا کی قبولیت کی نشانی ہے

۲۵۵۰۔ عن ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : من سرھا ان یتستجیب اللہ له عند الشدائد و الكرب فلیکثر الدعاء فی الرخاء۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کو یہ پسند ہو کہ مشکلات کے وقت اللہ تعالیٰ اس کی دعا قبول فرمائے تو اس کو چاہئے کہ آسائش کے وقت دعا کی کثرت کرے۔  
ذیل المدعا ص ۳۷

## (۸) پریشان حال مؤمن کی دعا بہتر ہے

۲۵۵۱۔ عن ابی الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اغتنموا دعوة المؤمن المبتلی۔

حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان مبتلا کی دعا غنیمت جانو۔ ذیل المدعا  
(۹) تین اشخاص کی دعا مقبول نہیں

۲۵۵۲۔ عن ابی موسیٰ الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ثلثة یدعون اللہ فلا یتستجاب لہم ، رجل کانت تحته امرأة سئیة فلم یطلقھا ، و رجل کان له مال فلم یشہد علیہ ، و رجل اتی سفیہا مالہ ، و قد قال اللہ عزوجل ” و لا توتو السفہاء اموالکم ۔“

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین شخص اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں اور ان کی دعا قبول نہیں ہوتی ایک وہ جس کے نکاح میں کوئی بدخلق عورت ہو اور وہ اسے طلاق نہ دے۔ دوسرا وہ جس کا کسی پر آتا تھا اور اس کے گواہ نہ کر لئے، تیسرا وہ جس نے سفیہ بے عقل کو مال سپرد کر دیا حالانکہ



اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ سفیہوں کو اپنا مال نہ دو۔

## ﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اقول: و بالله التوفیق: ظاہر اس سے مراد یہ ہے کہ اس خاص بارے میں ان کی دعا نہ سنی جائے گی۔ نہ یہ کہ جو ایسا کرے مطلقاً اس کی کوئی دعا کسی امر میں قبول نہ ہو۔ اور ان امور میں عدم قبول کا سبب ظاہر کہ یہ کام خود اپنے ہاتھوں کئے ہیں۔

عورت کی نسبت صحیح حدیث سے ثابت کہ ٹیڑھی پلمی سے بنی ہے، اس کی کچی ہرگز نہ جائے گی، سیدھا کرنا چاہو تو ٹوٹ جائے گی۔ اور اس کا ٹوٹنا یہ ہے کہ طلاق دے دی جائے۔ پس یا تو آدمی اس کی کچی پر صبر کرے یا طلاق دے دے۔ کہ نہ طلاق دیتا ہے، اور نہ صبر کرتا ہے بلکہ بددعا دیتا ہے تو قابل قبول نہیں۔

یونہی جب گواہ نہ کئے خود اپنا مال مہلکہ میں ڈالا۔ اور سفیہ کو دینا بربادی کے لئے پیش کرنا ہے۔ پھر دانستہ مواقع مضرت میں پڑ کر یہ خلاصی مانگنا حماقت ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ خویش متن کردہ راعلا جے نیست۔ فقیر کے خیال میں ظاہر معنی حدیث یہ ہے واللہ تعالیٰ اعلم فقیر نے اس تحریر کے چند روز بعد الاشباہ والنظائر میں دیکھا، کہ فوائد شتی میں محیط کی کتاب الحجر سے یہ تین شخص نقل کئے کہ ان کی دعا قبول نہیں ہوتی۔

علامہ ہموی نے غمز العیون والبصائر میں احکام القرآن امام ابو بکر جصاص سے نقل کیا: کہ ضحاک نے اپنے دین پر گواہ نہ کرنے والے کی نسبت کہا: ان ذہب حقه لم یؤجر، وان دعا علیہ لم یجب، لانه ترك حق الله تعالى و امره۔

یعنی اگر اس کا حق مارا گیا تو کچھ اجر نہ پائے گا اور اگر مدیون پر بددعا کرے تو قبول نہ ہوگی کہ اس نے اللہ عزوجل کا حق چھوڑا اور اس کے امر کا خلاف کیا۔ یعنی قولہ تعالیٰ واشہدوا اذا تبايعتم۔ اور ژید و فروخت پر گواہ بنا لو۔ یہ تعلیم بجمہ تعالیٰ اس معنی کی مؤید ہے جو فقیر نے سمجھے یعنی ان کی دعا قبول نہ ہونا خاص اسی بارے میں ہے۔

ذیل المدعا ص ۷۳

## (۱۰) تین مقامات پر دعا مقبول ہے

۲۵۵۳۔ عن ربیعة بن وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ثلاثة مواطن لا ترد فيها دعوة عبد، رجل يكون في برية حيث لا يراه احد الا الله فيقوم فيصلي، و رجل يكون معه فئة فيفر عنه اصحابه فيثبت، و رجل يقوم اخر الليل۔

حضرت ربیعہ بن وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین مواقع پر کسی بندے کی دعا رد نہیں ہوتی۔ ایک وہ شخص جو خشکی کے کسی ایسے مقام پر ہو جہاں اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اسے نہ دیکھ رہا ہو وہاں کھڑے ہو کر نماز پڑھے۔ دوسرا وہ شخص جو اس کے ساتھ کوئی جماعت مصروف جہاد ہو لیکن سب اس کو چھوڑ کر چلے جائیں اور وہ ثابت قدم رہے، تیسرا وہ شخص کہ آدھی رات کے بعد عبادت میں مصروف ہو۔ ۱۲م

## (۱۱) مزارات پر جا کر دعا کرنے کا ثبوت

۲۵۵۴۔ عن مالك الدار رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: اصاب الناس قحط في زمن عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فجاء رجل ” هو البلال بن الحارث المزني الصحابي “ رضی اللہ تعالیٰ عنہ الى قبر النبي صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال: يا رسول الله! استسق الله لامتك فانهم قد هلكوا، فاتاه رسول الله صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم في المنام فقال: ائت عمر فاقراه السلام و اخبرهم انهم سيسقون۔

حضرت مالک دار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ عہد معدلت عہد فاروقی میں ایک بار قحط پڑا، ایک صاحب یعنی حضرت بلال بن حارث مزنی صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مزار اقدس حضور طہائے بے کساں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر حاضر ہو کر عرض کی: یا رسول اللہ! اپنی امت کے لئے اللہ تعالیٰ سے پانی مانگیئے کہ وہ ہلاک ہوئے جاتے ہیں۔ رحمت عالم صلی

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان صحابی کے خواب میں تشریف لائے اور ارشاد فرمایا: عمر کے پاس جا کر اسے سلام پہنچا اور لوگوں کو خبر دے، اب پانی آیا چاہتا ہے۔ فتاویٰ رضویہ ۴/۲۳۸

(۱۲) اپنے لئے دوسروں سے دعا کراؤ

۲۵۵۵۔ عن امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: اذا اردت الی مکة قال لی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لا تنسانایا اخی! من دعائك۔

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے جب مکہ مکرمہ جانے کا ارادہ کیا تو مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے بھائی! مجھے اپنی دعاؤں میں بھول نہ جانا۔ ۱۲م

(۱۳) بزرگوں سے دعائے مغفرت کراؤ

۲۵۵۶۔ عن امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ذکر النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم او یس القرنی فقال: فمن لقیہ منکم فلیستغفر لکم فتاویٰ رضویہ ۴/۲۳۷

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تذکرہ فرمایا تو ارشاد فرمایا: تم میں سے جو بھی ان سے ملاقات کرے وہ تم سب کے لئے دعائے مغفرت کرائے۔ ۱۲م

۲۱۳/۲	باب فضل الحاج،	۲۵۵۵۔ السنن لابن ماجہ،
۲۵۱/۵	☆ السنن الكبرى للبيهقي،	المسند لا حمد بن حنبل،
۱۹۷	☆ الاذکار النوديه،	الطبقات الكبرى لابن سعد،
	☆	کنز العمال للمتقی ۱۲۹۴۳،
۳۱۱/۲	باب فضائل اویس القرنی،	۲۵۵۶۔ الصحيح لمسلم،

## ۵۔ مسنون دعائیں

### (۱) نماز کے بعد کی دعا

۲۵۵۷۔ عن امیر المؤمنین ابی بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : من دعا بهذا الدعاء بعد کل صلوة اللہم فاطر السموات و الارض عالم الغیب و الشهادة الرحمن الرحیم انی اعهد الیک فی هذه الحیة الدنیا بانک انت اللہ لا اله الا انت وجدک لا شریک لک و ان محمدا عبدک و رسولک فلا تکلنی الی نفسی فانک ان تکلنی الی نفسی تقربنی من السوء و تباعدنی فی الخیر ، و انی لا اعلق الا برحمتک فاجعل رحمتک لی عهدا عندک تودیه الی یوم القیامة انک لا تخلف المیعاد ۔

امیر المؤمنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے ہر نماز کے بعد یہ دعا پڑھی۔ اللہم فاطر السموات و الارض ، عالم الغیب و الشهادة ، الرحمن الرحیم ، انی اعهد الیک فی هذه الحیة الدنیا و ان محمدا عبدک و رسولک ، فلا تکلنی الی نفسی، فانک ان تکلنی الی نفسی تقربنی من السوء و تباعدنی فی الخیر ، و انی لا اعلق الا برحمتک فاجعل رحمتک لی عهدا عندک تودیه الی یوم القیامة ، انک لا تخلف المیعاد ۔

فرشتہ اس دعا کو لکھ کر مہر لگا کر قیامت کے لئے اٹھا رکھے، جب اللہ تعالیٰ اس بندے کو قبر سے اٹھائے، فرشتہ ساتھ لائے اور ندا کیجائے عہد والے کہاں ہیں۔ انہیں وہ عہد نامہ دیدیا جائے۔

### (۲) مسنون دعائیں

۲۵۵۸۔ عن عبد اللہ بن یزید الخطمی الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہم ان ما رزقتنی مما احب فاجعله قوۃ لی فیما تحب ، اللهم ! و ما زویت عنی مما احب فاجعله فراغالی فیما تحب ۔

۲۵۵۷۔ الجامع للترمذی، ابواب المدعوات،

۱۸۷/۲

ابواب الدعوات،

۲۵۵۸۔ الجامع للترمذی،

۱۷۹/۲

کنز العمال للمتقی، ۳۶۳۲،

حضرت عبداللہ بن یزید حطمی انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ اس طرح دعا کی۔ اللهم! ما رزقتنی مما احب، فاجعله قوۃ لی فیما تحب، اللهم! و ما زویت عنی مما احب فاجعله فراغالی فیما تحب۔

۲۵۵۹۔ عن ام المؤمنین عائشة الصديقة رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت: كنت نائمة الى جنب رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم ففقدتہ من الليل فلمسته فوقع يدي قدميه و هو ساجد و هو يقول: اعوذ برضاك من سخطك و بمعافاتك من عقوبتك، لا احصى ثناء عليك انت كما اثنيت على نفسك۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پہلو میں سو رہی تھی، میری آنکھ کھلی تو میں نے حضور کو نہ پایا لہذا میں نے ٹولنا شروع کیا تو میرے ہاتھ آپ کے مبارک قدموں پر پڑے جبکہ حضور سجدہ میں تھے اور یہ دعا پڑھ رہے تھے۔ اعوذ برضاك من سخطك و بمعافاتك من عقوبتك، لا احصى ثناء عليك انت كما اثنيت على نفسك۔ ۱۲م

۲۵۶۰۔ عن امير المؤمنين علي مرتضى كرم الله تعالى وجهه الكريم قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم، اللهم لك الحمد كالذي تقول، و خير مما نقول۔

ذیل المدعا ص ۲۵

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس طرح دعا کی۔ اللهم لك الحمد كالذي تقول، و خير مما نقول۔ ۱۲م

۲۵۶۱۔ عن عثمان بن حنيف رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ان رجلا اتى رسول الله

۱۸۷/۲	ابواب الدعوات،	۲۵۵۹۔ الجامع للترمذی،
۱۹۲/۱	باب ما يقول فى الركوع و السجود،	الصحيح لمسلم،
۲۸۱/۲	باب ما لعوذمنة رسول الله ﷺ،	السنن لابن ماجه،
	۹۶/۱	المسند لا حمد بن حنبل،
۱۷۵/۵	☆ البداية و النهاية لابن كثير	۲۵۶۰۔ الجامع الصغير للسيوطی،
۱۹۷/۲	ابواب الدعوات	۲۵۶۱۔ الجامع للترمذی،

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال : ادع الله لى ان يعافينى فقال : ان شئت اخرت لك و هو خير ، و ان شئت دعوت ، فقال : ادعه ، فامرہ ان يتوضأ فيحسن وضوءه و يصلى ركعتين و يدعو بهذا الدعاء ، اللهم انى اسألك و اتوجه اليك بمحمد نبى الرحمة يا رسول الله ! انى قد توجهت بك الى ربي فى حاجتى هذه لتقضى اللهم فشفعه فى -

حضرت عثمان بن حنيف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک صاحب نابینا حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر بولے: یا رسول اللہ! آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کر دیجئے کہ اللہ تعالیٰ مجھے اس پریشانی سے نجات عطا فرمائے۔ فرمایا: اگر چاہو تو اس مصیبت کا اجر و ثواب آخرت کے لئے اٹھا رکھو۔ اور اگر چاہو تو میں دعا کئے دیتا ہوں۔ بولے: حضور دعا فرمادیں۔ حضور نے انکو اچھی طرح وضو کرنے کا حکم دیا اور یہ کہ دو رکعت نماز ادا کریں اور یہ دعا پڑھیں۔ اللهم! انى اسألك و اتوجه اليك بمحمد نبى الرحمة يا رسول الله انى قد توجهت بك فى حاجتى هذه لتقضى ، اللهم فشفعه فى - ۱۴م

۲۵۶۲۔ عن ام المؤمنين عائشة الصديقة رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : اذا قال العبد : يا رب ! يا رب ! قال الله تبارك و تعالى : لبيك ، عبدى سل تعط -

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب بندہ یا رب! یا رب! کہتا ہے تو اللہ عزوجل لبیك فرماتا ہے، اور فرماتا ہے: اے میرے بندے مانگ کہ تجھے دیا جائے۔

۲۵۶۳۔ عن هشام بن أبى رقية رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان ابا الدرداء و عبد الله بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم قال : ان اسم الله الاكبر رب ، رب -

حضرت ہشام بن ابی رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو درداء

- 
- |        |                          |   |        |                           |
|--------|--------------------------|---|--------|---------------------------|
| ۲۲۵/۱۱ | فتح الباری للعسقلانی،    | ☆ | ۴۸۸/۲  | الترغیب والترہیب للمندری، |
| ۶۴/۲   | کنز العمال للمتقی، ۳۱۳۲، | ☆ | ۱۵۹/۱۰ | مجمع الزوائد للہیثمی،     |
|        |                          | ☆ | ۵۴/۱   | الجامع الصغیر للسیوطی،    |
|        |                          | ☆ | ۶۸۴/۱  | المستدرک للحاکم،          |

اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم فرماتے ہیں کہ اسم اعظم رب، رب، ہے  
ذیل المدعا ص ۶۳

۲۵۶۴۔ عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ان ام سلیم غدت علی  
النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقالت : علمنی کلمات اقولهن فی صلوتی فقال  
: کبری اللہ عشرا ، و سحی اللہ عشرا ، واحمدیہ عشرا ، ثم سلی ما شئت  
يقول: نعم ، نعم۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حضرت ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا صبح کے وقت حاضر آئیں اور  
عرض کی حضور مجھے کچھ ایسے کلمات تعلیم فرمائیں کہ میں اپنی نماز میں کہا کروں۔ ارشاد فرمایا:  
دس بار اللہ اکبر دس بار سبحان اللہ، دس بار الحمد للہ کہہ لیا کرو، پھر جو چاہو مانگو کہ اللہ عزوجل  
فرمائے گا۔ اچھا اچھا۔

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس کا طریقہ یوں ہو کہ دو رکعت نفل با وضوئے تازہ و حضور قلب پڑھے، اور قعدے  
میں بعد درود شریف اللہ اکبر، سبحان اللہ، الحمد للہ، دس دس بار کہہ کر دعائے مقصود  
ایسے لفظوں سے کرے جو مخل نماز نہ ہوں۔ مثلاً ”اسئلك ان تقضى لى حاجاتى  
كلها فى الدنيا و الآخرة ما كان منها لى خيرا و لك رضا یا ارحم الراحمین۔  
ذیل المدعا ص ۱۷۴

آمین۔  
حاکم، ابن خزیمہ اور ابن حبان نے اس حدیث کو صحیح کہا، اور امام ترمذی نے حسن  
قرار دیا۔

۲۵۶۵۔ عن عبد اللہ بن اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی  
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : من كانت له الی اللہ حاجة او الی احد من بنی آدم فلیتوضأ

۶۳/۱	باب ما جاء فی صلوة التسییح	۲۵۶۴۔ الجامع للترمذی،
۴۸۱/۳	☆ اتحاف السادة للزبيدي،	المستدرک للحاکم،
۶۳/۱	باب ما جاء فی صلوة الحاجة	۲۵۶۵۔ الجامع للترمذی،
۱۰۰/۱	باب ما جاء فی صلوة الحاجة،	السنن لابن ماجه،

ولیحسن الوضوء ثم یصل رکعتین ، ثم لیثن علی اللہ و لیصل علی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لا الہ الا اللہ الحلیم الکبیر سبحان اللہ رب العرش العظیم ، الحمد لله رب العالمین ، اسئلک موجبات رحمتک و عزائم مغفرتک و الغنیمة من کل بر والسلامة من کل اثم ، لا تدع لی ذنبا الاغفرته و لا هما الا فرجتہ ، و لا حاجة هی لک رضا الا قضیتها یا ارحم الرحمین - ذیل المدعا - ص ۱۵۷

حضرت عبداللہ بن اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جسکو اللہ تعالیٰ سے کوئی حاجت ہو یا کسی انسان سے تو اچھی طرح وضو کرے پھر دو رکعتیں پڑھے، پھر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کرے اور حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھے، پھر یہ دعا پڑھے۔ لا الہ الا اللہ الحلیم الکبیر ، سبحان اللہ رب العرش العظیم ، الحمد لله رب العالمین اسئلک موجبات رحمتک و عزائم مغفرتک ، و الغنیمة من کل بر ، و السلامة من کل اثم ، لا تدع لی ذنبا الاغفرته و لا هما الا فرجتہ ، و لا حاجة هی لک رضا الا قضیتها یا ارحم الرحمین - ۱۲ م

۲۵۶۶۔ عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال : یا علی ! الا اعلمک دعاء اذا اصابک غم او هم تدعوبہ ربک فیستجاب لک باذن اللہ و یفرج عنک - توضاً و صل رکعتین ، و احمد اللہ ، و اثن علیہ ، و صل علی نبیک ، و استغفر لنفسک و للمؤمنین و المؤمنات ، ثم قل : اللهم ! انت تحکم بین عبادک فیما کانوا فیہ یختلفون - لا الہ الا اللہ العلی العظیم ، لا الہ الا اللہ الحکیم الکبیر ، سبحان اللہ رب السموات السبع و رب العرش العظیم ، الحمد لله رب العالمین ، اللهم ! کاشف الغم ، مفرج اللهم ، مجیب دعوة المضطربین اذا دعوتک ، رحمن الدنیا و الآخرة و رحیمها ، فارحمنی فی حاجتی هذه بقضائها و نجاحها رحمة تغنینی بها عن رحمة من سواک -

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے ارشاد فرمایا: اے علی! کیا میں تمہیں وہ دعائے بتا دوں کہ جب تمہیں کوئی غم یا پریشانی ہو تو اسے عمل میں لاؤ، باذن اللہ تمہاری دعا قبول ہو



اور غم دور ہو۔ وضو کے بعد دو رکعت نماز پڑھو، اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا اور اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود خوانی، اور اپنے اور سب مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کے لئے استغفار کرو۔ پھر کہو۔ اللهم! انت تحكم بين عبادك فيما كانوا فيه يختلفون لا اله الا الله العلى العظيم، لا اله الا الله الحكيم الكريم، سبحان الله رب السموات السبع و رب العرش العظيم، الحمد لله رب العالمين، اللهم! كاشف الغم، مفرج اللهم مجيب دعوة المضطرين اذا دعوك، رحمن الدنيا والآخرة ورحيمهما، فارحمى فى حاجتى هذة بقضائها و نجاحها رحمة تغينى بها عن رحمة من سواك۔

۲۵۶۷۔ عن عبد الله بن مسعود رضى الله تعالى عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: ائتني عشرة ركعة تصليهن من ليل او نهار، و تشهد بين كل ركعتين، فاذا تشهدت فى اخر صلوتك فائتن على الله عزوجل، و صل على النبى صلى الله تعالى عليه وسلم، و اقرأ و انت ساجدا فاتحة الكتاب، سبع مرات، و آية الكرسي سبع مرات، و قل: لا اله الا الله و حده لا شريك له، له الملك و له الحمد، و هو على كل شىء قدير عشر مرات ثم قل: اللهم! انى اسئلك بمعاهد الغرمن عرشك، و منتهى الرحمة من كتابك، و اسمك الاعظم و جدك الاعلى و كلماتك التامة، ثم سل حاجتك، ثم ارفع رأسك، و سلم يمينا و شمالا، و لا تعلموها السفهاء فانهم يدعون بها فيستجابون۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رات یا دن میں بارہ رکعتیں، اور دو رکعت پر التیات پڑھ، پچھلی التیات کے بعد اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا اور حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود بجالا، پھر سجدہ میں فاتحہ سات بار، آیت الکرسی سات بار، لا اله الا الله و حده لا شريك له، له الملك و له الحمد و هو على كل شىء قدير، دس بار پڑھو، پھر کہہ ”اللهم انى اسئلك بمعاهد الغرمن عرشك و منتهى الرحمة من كتابك و اسمك الاعظم و جدك الاعلى و كلماتك التامة“ پھر اپنی حاجت مانگ، پھر سر اٹھا کر دائیں بائیں سلام پھیر۔ اور اسے بے

وقوفوں کو نہ سکھاؤ کہ وہ اس کے ذریعہ دعا کریں گے تو قبول ہوگی۔ ذیل المدعا ص ۱۷۶

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

احمد بن حرب و ابراہیم بن علی، اور ابو ذکریا و حاکم نے کہا: ہم نے اس کا تجربہ کیا تو حق پایا؛ فقیر کہتا ہے: غفر اللہ تعالیٰ لہ، فقیر نے بھی چند بار تجربہ کیا، تیرے خطا پایا۔ یہاں تک کہ بعض اعزہ کے مرض کو امید شدید و اشتداد مدید ہوا حتیٰ کہ ایک روز بالکل نزع کے آثار طاری ہو گئے۔ سب اقارب رونے لگے۔ فقیر ان سب کو روتا چھوڑ کر دروازہ کریم پر حاضر ہوا، یہ نماز پڑھی اس کے بعد مریض کی طرف چلا اور وسوسہ تھا کہ شاید خبر نوع دگر سننے میں آئے، وہاں گیا تو بحمد اللہ تعالیٰ مریض کو بیٹھا باتیں کرتا پایا۔ مرض جاتا رہا اور چند روز میں قوت بھی آگئی۔ واللہ الحمد۔

فائدہ: یہ حدیث ابن عساکر نے بہ روایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کی، مگر اتنا فرق ہے کہ اس میں اس نماز کا وقت بعد مغرب معین کیا، اور فاتحہ و آیۃ الکرسی و کلمہ مذکور پڑھنے کے لئے بارہویں رکعت کا پہلا سجدہ اور دعا ”اللہم انی اسئلك پڑھنے کو اس کا دوسرا سجدہ رکھا، نہ یہ کہ بعد التحیات، کے سلام سے پہلے ایک سجدہ جدا گانہ میں پڑھی جائیں۔ واللہ سبحانہ و تعالیٰ اعلم۔

اقول: مگر ہمارے جمہور ائمہ لفظ اسئلك بمعاقدا الغرمن عرشك، کو منع فرماتے ہیں۔ ہدایہ وقایہ و تنویر الابصار و در مختار و شرح جامع صغیر امام قاضی خان و تمر تاشی و محبوبی و غیرہا کتب فقیہ میں اس کی ممانعت مصرح،

علامہ ابن امیر الحاج نے حلیہ میں تصریح فرمائی کہ، یوں کہنا مکروہ تحریمی قریب بحرام قطعی ہے۔ اور یہ حدیث بحدت ضعیف ہے کہ اس باب میں ہرگز قابل استناد نہیں ہو سکتی۔ تو ان ترکیبوں سے یہ لفظ کم کر دینا ضروری ہے۔

ثم اقول: سجدے بلکہ قیام کے سوا نماز کے کسی فعل میں قرآن عظیم کی تلاوت حدیث و فقہ دونوں سے منع ہے یہاں تک کہ سہواً پڑھے تو سجدہ لازم، اور عمداً پڑھے تو اعادہ واجب تو ضرور ہے کہ فاتحہ، آیۃ الکرسی جو سجدے میں پڑھی جائیں گی ان سے ثنائے الہی کی نیت کرے نہ قرآن عظیم کی تلاوت کی، نیز واضح رہے کہ نوافل مطلقہ میں ہر دو رکعت نماز جدا گانہ

ہے، تو جتنی رکعات ایک نیت سے پڑھی جائیں ہر قعدہ میں التحیات کے بعد درود و دعاسب کچھ ہو، اور ہر تیسری کے آغاز میں سبحانک اللہم و اعوذ بھی ہو۔

**شم اقول:** ہمارے ائمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے نزدیک ایک نیت میں دن کو چار رکعت سے زیادہ مکروہ ہے، اور رات کو آٹھ سے زائد، و ظاہر اطلاق الکراہة کراہة التحريم، وقد نص فی رد المحتار علی انه لا یحل فعله، مگر دن کی کراہت متفق علیہ اور رات کی کراہت میں اختلاف ہے۔ امام شمس الائمہ سرخسی نے فرمایا: رات کو آٹھ سے زیادہ بھی مکروہ نہیں۔ فتاویٰ خلاصہ میں اسی کو صحیح کہا، و عا متہم علی الکراہیة و صححہا فی البدائع۔ تو یہ نماز اگر ہوشب میں ہو کہ ایک تصحیح پر کراہت سے محفوظ رہے۔

ذیل المدعا ص ۱۷۹

### (۳) اللہ تعالیٰ کی محبوب دعا

۲۵۶۸۔ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ما من دعاء احب الی اللہ تعالیٰ من ان یقول العبد: اللہم اغفر لامة محمد رحمة عامة۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کو کوئی دعا اس سے زیادہ محبوب نہیں کہ آدمی عرض کرے۔ الہی! امت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر عام رحمت فرما۔

ذیل المدعا ص ۱۷۷

### (۴) عافیت کی دعا کرو

۲۵۶۹۔ عن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اکثر الدعاب العافیة۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عافیت کی دعا اکثر مانگ۔

فتاویٰ رضویہ ۳/۷۸۵





# کتاب الذکر

# فضائل ذکر

## (۱) فضیلت ذکر

۲۵۷۰۔ عن ام المؤمنین عائشة الصديقة رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت : کان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یذکر اللہ علی کل احيانه ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے جمیع اوقات میں ذکر الہی فرماتے تھے۔

فتاویٰ رضویہ ۶۱۷/۳

۲۵۷۱۔ عن أبی هريرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ان لله ملائكة يطوفون في الطرق يلتمسون اهل الذكر ، فاذا وجدوا قوما يذكرون الله تنادوا ، هلموا الى حاجتكم فيحفونهم باجنحتهم الى السماء الدنيا ، قال : فيسئلهم ربهم ، و هو اعلم منهم ، ما يقول عبادي؟ قال : تقول : يسبحونك و يكبرونك و يحمدونك و يمجدونك ، قال فيقول : هل رأوني؟ قال : فيقولون : لا والله! ما رأوك ، قال : فيقول : كيف لو رأوني؟ قال : يقولون : لو رأوك كانوا اشدلك عبادة و اشدلك تمجيذا و اكثرلك تسبيحا ، قال : يقول : فما يسئلون؟ قالوا : يسئلونك الجنة ، قال : يقول : و هل رأوها؟ قال : يقولون : لا والله يا رب ! ما رأوها ، قال : يقول : فكيف لو انهم رأوها؟ قال : يقولون : لو انهم رأوها ، كانوا اشد عليها حرصا و اشد له طلبا و اعظم فيها رغبة ، قال : فما

۱۷۴/۲	باب ماجاء ان دعوة المسلم، مستجابہ،	۲۵۷۰۔ الجامع للترمذی،
۱۶۲/۱	باب ذکر اللہ تعالیٰ فی حال الجنابة ،	الصحيح لمسلم، ۱۳۹،
۴/۱	باب فی الرجل یذکر اللہ تعالیٰ علی غیر طہا،	السنن لا به داؤد،
۲۶/۱	باب ذکر اللہ عزوجل علی الحلاء	السنن لا بن ماجہ،
۹۰/۱	☆ السنن الكبرى للبيهقي،	المسند لا حمد بن حنبل،
۲۸۷/۲	☆ اتحاف السادة للزبيدي،	الجامع الصغير للسيوطي،
۴۴/۲	☆ شرح السنة للبخاري،	کنز العمال للمتقی، ۱۷۹۸۰، ۶۵/۷،
۲۱۷/۱	☆ المسند لا بی عوانه،	التفسير للقرطبي،
۹۴۸/۲	باب فضل ذکر اللہ تعالیٰ،	۲۵۷۱۔ الجامع الصحيح للبخاری،

یتعوذون قال : یقولون : من النار ، قال : یقول : و هل رأوها ؟ قال : یقولون : لا والله یا رب ! ما رأوها ، قال : یقول فکیف لو رأوها ؟ قال : فیقولون : لو رأوها كانوا اشد منها فرارا و اشد لها مخافة ، قال : فیقول : فانی اشهدکم انی قد غفرت لهم ، قال : یقول : ملک من الملائكة فیهم فلان لیس منهم انما جاء لحاجة ، قال :

هم الجلساء لا یشقی جلیسهم - فتاویٰ رضویہ حصہ اول ۱۱۱/۹

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والوں کی تلاش میں گشت کرتے ہیں، جب کسی جماعت کو ذکر خدا و رسول میں مشغول پاتے ہیں تو وہ فرشتے اپنے ساتھیوں کو ندا کرے ہیں کہ ادھر آؤ دیکھو یہ لوگ ذکر میں محو ہیں۔ ارشاد فرمایا: پھر وہ سب مل کر آسمان دنیا تک ان سب کو اپنے پروں میں ڈھانپ لیتے ہیں۔ ان کا رب ان سے پوچھتا ہے کہ میرے بندے کیا کہتے ہیں؟ حالانکہ وہ خوب جانتا ہے۔ عرض کرتے ہیں: وہ تیری پاکی بڑائی، خوبی اور بزرگی بیان کرتے ہیں۔ ارشاد فرمایا: پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ انہوں نے کیا مجھے دیکھا ہے؟ عرض کرتے ہیں: خدا کی قسم انہوں نے تجھے نہیں دیکھا ہے۔ حضور نے ارشاد فرمایا: تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اگر وہ مجھے دیکھ لیں تو ان کا کیا حال ہوگا؟ عرض کرتے ہیں: اگر وہ تجھے دیکھ لیں تو تیری بہت زیادہ عبادت کریں، بہت زیادہ بزرگی بیان کریں، اور بہت زیادہ پاکی بولیں۔ پھر فرماتا ہے: وہ مجھ سے کیا مانگتے ہیں؟ عرض کرتے ہیں وہ تجھ سے تیری جنت مانگتے ہیں۔ فرماتا ہے: کیا انہوں نے جنت کا دیدار کیا ہے؟ عرض کرتے ہیں: اے رب خدا کی قسم! اس کو تو نہیں دیکھا، فرماتا ہے: اگر وہ اسے دیکھ لیں تو کیا حال ہوگا؟ عرض کرتے ہیں: اگر وہ اسے دیکھ لیں تو اس کی نہایت حرص، بہت زیادہ طلب اور بہت کچھ رغبت کریں۔ پھر فرماتا ہے: وہ کس چیز سے پناہ مانگتے ہیں؟ عرض کرتے ہیں دوزخ سے، فرماتا ہے: کیا انہوں نے اس کو ملاحظہ کیا ہے؟ عرض کرتے ہیں: خدا کی قسم! اسے نہیں دیکھا۔ فرماتا ہے: اگر اسے دیکھ لیں تو ان کی حالت کیا ہوگی؟ عرض کرتے ہیں: اگر اسے دیکھ لیں تو اس سے بھاگیں اور نہایت خوفزدہ ہوں۔ فرماتا ہے گواہ رہنا میں نے انہیں بخش دیا۔ یہ سن کر کچھ فرشتے عرض کرتے ہیں: ان میں فلاں شخص تو اپنی کسی ذاتی غرض کے تحت آیا تھا فرماتا ہے۔ وہ ان ذاکرین

وسامعین کا ہم نشین تھا اور ذکرین کا ہم نشین بھی محروم نہیں رہتا۔ ۱۲م

۲۵۷۲۔ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ان لله تبارک و تعالیٰ ملائکة سیارة فضلاً یتغون مجالس الذکر ، فاذا وجدوا مجلسا فيه ذکر قعدوا معهم و حف بعضهم بعضا باجنحتهم حتی ملؤا ما بینهم و بین السماء الدنيا ، فاذا تفرقوا عرجوا و صعدوا الی السماء قال : فسألهم اللہ عزوجل و هو اعلم بهم من این جنتم ، فيقولون جئنا من عبادک فی الارض یسبحونک و یکبرونک و یهللونک و یحمدونک و یسئلونک ، قال : و ما ذا یسئلوننی ؟ قالوا: یسئلونک جنتک ، قال : و هل رأوا جنتی ؟ قالو: لا ای رب ! قال : فکیف لو رأوا جنتی ؟ قالوا : و یتسجیرونک ، قال : و مما یتسجیرونی ، قالوا : من نارك یا رب ! قال : و هل رأوا ناری ؟ قالوا : لا ، قال : فکیف لو رأوا ناری ، قالوا : و یتسغفرونک ، قال : فیقول : قد غفرت لهم و اعطیتهم ما سألوا ، و اجرتهم مما استجاروا ، قال : یقولون : رب ! فیهم فلان عبد خطاء ؟ انما مر فجلس معهم ، قال فیقول : و له غفرت ، هم القوم لا یسقی بهم جلیسهم ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تبارک و تعالیٰ کے فرشتوں کی ایک جماعت ایسی ہے جو ذکر خدا اور رسول کی مجالس کو ڈھونڈتے پھرتے ہیں، جب انکو کہیں ذکر کی مجلس ملتی ہے تو وہاں شریک ہو جاتے ہیں اور اپنے پروں سے بعض بعض کو ڈھانپ لیتے ہیں یہاں تک کہ زمین و آسمان کے درمیان کا خلا بھر جاتا ہے، جب وہاں سے فارغ ہوتے ہیں تو آسمان پر پہنچتے ہیں۔ حضور فرماتے ہیں: پھر اللہ تعالیٰ علیم و بصیر ہونے کے باوجود پوچھتا ہے تم کہاں سے آئے؟ کہتے ہیں: ہم تیرے ان بندوں کے پاس سے آئے جو تیری پاکی بیان کر رہے تھے، تیری بڑائی، توحید اور حمد و ثنا میں رطب اللسان تھے اور تجھ سے دعا میں مشغول۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وہ مجھ سے کس چیز کی دعا کر رہے تھے؟ عرض کرتے ہیں: تجھ سے تیری جنت کو مانگ رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: کیا انہوں نے میری جنت کو دیکھا ہے؟ عرض کرتے ہیں: نہیں اے ہمارے رب! فرماتا ہے: تو میری جنت کو دیکھ لیں تو ان کی کیا حالت ہوگی؟ فرشتے عرض کرتے ہیں اور وہ تیری پناہ تلاش



کر رہے تھے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: کس چیز سے میری پناہ ڈھونڈ رہے تھے؟ کہتے ہیں: تیری دوزخ سے، فرماتا ہے: کیا انہوں نے میری دوزخ کو دیکھا ہے؟ عرض کرتے ہیں: نہیں۔ فرماتا ہے پھر کیا حال ہو ان کا اگر وہ اس کو ایک نظر دیکھ لیں؟ عرض کرتے ہیں وہ تجھ سے مغفرت چاہ رہے تھے، فرماتا ہے: میں نے ان سب کی مغفرت کر دی اور جو مانگا تھا وہ دیا اور جس چیز سے پناہ چاہ رہے تھے میں نے انکو عطا کی عرض کرتے ہیں: اے رب کریم! ان میں ایک شخص خطا کار بھی تھا جو اس مجلس کے پاس سے گزرتے ہوئے ان کے پاس بیٹھ گیا تھا۔ فرماتا ہے: میں نے اس بھی کو بخشا کہ وہ ایسی جماعت ہیں کہ ان کے پاس بیٹھنے والا بھی بد بخت و محروم نہیں رہتا۔ ۱۲م ۲۵۷۳۔ عن امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان اللہ تعالیٰ یقول : من شغلہ ذکری عن مسئلتی اعطیتہ افضل ما اعطى السائلین ۔

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے جسے میری یاد میرے مانگنے سے باز رکھے میں اسے بہتر اس عطا کا بخشوں گا جو مانگنے والے کو دوں۔

### ذیل المدعا ص ۱۷

۲۵۷۴۔ عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ان الشیطان واضع خطمہ علی قلب ابن آدم ، فان ذکر اللہ خنس ، و ان نسی التقم قلبہ ، فذلک الوسواس الخناس ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

۲۵۷۳۔ الجامع للترمذی ،

۳۷۵/۴	☆	اتحاف السادة للزییدی ،	۱۱۵/۲	☆	التاریخ الکبیر للبخاری ،
۴۶/۶	☆	التمهید لا بن عبد البر ،	۱۴۷/۱۱	☆	فتح الباری للعسقلانی ،
	☆		۱۴۹/۷	☆	۲۵۷۴۔ مجمع الزوائد للہیثمی ،
۴۱۸/۱	☆	کنز العمال للمتقی ، ۱۷۸۲ ،	۵۶۳۲	☆	جمع الجوامع للسیوطی ،
۴۲۰/۶	☆	الدر المنثور للسیوطی ،	۳۳۸۴	☆	المطالب العالیة لابن حجر ،
۵۸۸/۸	☆	التفسیر لا بن کثیر ،	۲۹۸/۷	☆	اتحاف السادة للزییدی ،
۶۰/۱	☆	البداية والنهاية لابن کثیر ،	۲۶۲/۲۰	☆	التفسیر للقرطبی ،
۲۷/۳	☆	المغنی للعراقی ،	۴۰۰/۲	☆	الترغیب والترہیب للمنذری ،

ارشاد فرمایا: بیشک شیطان اپنی چونچ آدمی کے دل پر رکھے ہوئے ہے، جب آدمی اللہ تعالیٰ کی یاد کرتا ہے تو شیطان دبک جاتا ہے، اور جب ذکر سے غافل ہوتا ہے تو اس کا دل اپنے منہ میں لے لیتا ہے۔ تو یہ ہے وسوسہ ڈالنے والا اور دبک جانے والا۔ ۱۲م

فقہ شہنشاہ ص ۴۳

## (۲) افضل الذکر کیا ہے

۲۵۷۵۔ عن جابر بن عبد الله رضى الله تعالى عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : افضل الذكر لا اله الا الله ، و افضل الدعاء ، الحمد لله ۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لا اله الا الله ، اذکار الہی میں افضل ذکر ہے، اور الحمد للہ، بہتر دعا ہے۔ ۱۲م

فتاویٰ رضویہ ۶۵۵/۴

## (۳) ذکر اللہ پر اجر و ثواب

۲۵۷۶۔ عن أبي هريرة رضى الله تعالى عنه قا : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : ان الله عزوجل يقول : و ان ذكرني في ملاذ كرته في ملاخير منهم۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ عزوجل کا فرمان ہے کہ اگر کوئی میرا ذکر کسی جماعت میں کریگا تو میں اس کا ذکر اس سے بہتر جماعت ملائکہ میں کرونگا۔ ۱۲م

۱۷۴/۲	باب ما جاء ان دعوة المسلم، مستجابہ،	۲۵۷۵۔ الجامع للترمذی
۲۷۸/۲	باب فضل الحامدين،	السنن لا بن ماجه،
۴۹۸/۱	☆ المستدرك للحاكم،	المسند لا حمد بن حنبل،
۱۹۰/۴	☆ التفسير للبيغوى،	الترغيب والترهيب للمنذرى،
۲۵/۵	☆ اتحاف السادة للزيدي،	فتح البارى للعسقلانى،
۴۱۴/۱	☆ كنز العمال للمتقى، ۱۷۴۸،	الدر المنثور للسيوطى،
۷۹/۱	☆ الجامع الصغير للسيوطى،	التمهيد لا بن عبد البر،
۱۱۰۱/۲	باب قول الله يحذر كم الله،	۲۵۷۶۔ الجامع الصحيح للبخارى،
۳۴۱/۲	باب الحث ذكر الله تعالى،	الصحيح لمسلم،
۲۰۰/۲	ابواب الدعوات،	الجامع للترمذی،

۲۵۷۷۔ عن معاذ بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ان اللہ عزوجل يقول : لا یدکر نی فی ملاً الا ذکرته فی الرفیق الاعلیٰ۔

حضرت معاذ بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ عزوجل فرماتا ہے: مجھے کوئی کسی جماعت میں یاد نہیں کرتا مگر یہ کہ اس کا ذکر رفیق اعلیٰ میں کرتا ہوں۔ فتاویٰ رضویہ حصہ دوم ۱۰/۹

### (۴) ذکر اللہ ذاکرین کی مغفرت کا سبب ہے

۲۵۷۸۔ عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ما من قوم اجتمعوا یدکرون اللہ عزوجل لا یریدون بذلك الا وجهہ الا ناداهم مناد من السماء ان قوموا مغفوراً لکم قد بدلت سئياتکم حسنات۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو قوم بھی جمع ہو کر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے اور اسے اللہ تعالیٰ کی رضا مقصود ہو تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک ندا کرنے والا کہتا ہے: کھڑے ہو جاؤ تمہاری مغفرت ہو گئی۔ تمہارے گناہ نیکیوں سے بدل گئے۔ ۱۲م فتاویٰ رضویہ حصہ اول ۱۱۱/۹

### (۵) ذکر اللہ عذاب سے نجات کا سبب ہے

۲۵۷۹۔ عن معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ما من شیء انجأ من عذاب اللہ من ذکر اللہ ، فاذا ارأیتم ذلك فافزعوا الی ذکر اللہ۔

☆ ۳۹۴/۲	☆ ۱۴۲/۳	☆ ۸/۵	☆ ۴۳۸/۱	☆ ۲۹۷/۱	☆ ۲۳۹/۲
الترغیب والترہیب، للمنذری،	المسند لا حمد بن حنبل،	اتحاف السادة للزییدی،	کنز العمال للمتقی، ۱۸۸۹،	المغنی للعراقی،	المسند لا حمد بن حنبل،
۲۵۷۷	۲۵۷۸	۲۵۷۹	۱۵۱/۱	۱۰۸/۳	۲۷۷/۲
مجمع الزوائد للہیثمی،	الحاوی للفتاویٰ للسیوطی،	الدر المنثور للسیوطی،	حلیۃ الاولیاء لابن نعیم،	باب ما جاء فی فضل الذکر،	باب فضل الذکر،
۷۶/۱۰	۲۵/۲	۱۵۱/۱	۱۰۸/۳	۱۷۳/۲	۲۷۷/۲

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ذکر سے زیادہ کوئی چیز اللہ تعالیٰ کے عذاب سے نجات دینے والی نہیں، جب تم کوئی مصیبت آتی دیکھو تو اللہ تعالیٰ کا ذکر گریہ و زاری سے کرو۔ ۱۲م

۲۵۸۰۔ عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ما عمل آدمی عملا انجاله من عذاب اللہ من ذکر اللہ ، قيل : و لا الجهاد فی سبیل اللہ ، قال و لا الجهاد فی سبیل اللہ ، حتى ينقطع ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ذکر سے زیادہ آدمی کا کوئی عمل عذاب سے نجات دینے والا نہیں، عرض کیا گیا: جہاد بھی نہیں، فرمایا: نہیں، ہاں جبکہ تم راہ خدا میں قتال کرتے رہو یہاں تک کہ جہاد ختم ہو جائے۔ ۱۲م

۲۵۸۱۔ عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ان لكل شیء صقالة ، و ان صقالة القلب ذکر اللہ ، و ما من شیء انجان من عذاب اللہ من ذکر اللہ تعالیٰ قال : و لا الجهاد فی سبیل اللہ ، قال : و لو ان يضرب بسيفه حتى ينقطع ۔

### فتاویٰ رضویہ حصہ اول ۱۵/۹

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر چیز کے لئے صفائی ہے اور دل کی صفائی اللہ تعالیٰ کے ذکر کے ذریعہ ہوتی ہے۔ نیز اللہ تعالیٰ کے ذکر کے مقابلہ میں کوئی چیز عذاب سے نجات دینے والی نہیں۔ عرض کیا: جہاد بھی نہیں، فرمایا: اگر اس وقت تک قتال کرتا رہے جب تک جہاد ختم ہو۔ ۱۲م

## (۶) ذکر خدا سے اللہ کی اعانت ساتھ رہتی ہے

۲۰۸۲۔ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ان اللہ تعالیٰ یقول : انا مع عبدی اذا ذکر نى و تحركت بى شفتاه ۔

فتاویٰ رضویہ حصہ دوم ۱۹/۹

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: میں اپنے بندے کے ساتھ ہوتا ہوں جب وہ میرا ذکر کرے اور میری یاد میں اس کے ہونٹ ہلے، ۱۲م

## (۷) سبحان اللہ کی فضیلت

۲۰۸۳۔ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : کلمتان حبیبتان الی الرحمن ، خفیتان علی اللسان ، ثقلیتان فی المیزان ، سبحان اللہ و بحمدہ ، سبحان اللہ العظیم ۔

فتاویٰ رضویہ ۵/۹۳۰

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دو کلمے اللہ تعالیٰ کو نہایت پسند ہیں۔ زبان پر ہلکے لیکن میزان عمل پر بھاری ہوں گے۔ وہ دونوں کلمے یہ ہیں۔ سبحان اللہ و بحمدہ ۔ سبحان للہ العظیم

۲۷۷/۲	باب فضل الذکر،	۲۰۸۲۔ السنن لا بن ماجہ،
۴۹۶/۱	☆ المستدرک للحاکم،	المسند لا حمد بن حنبل،
۱۴۹/۱	☆ الدر المنثور للسيوطی،	تاریخ دمشق لا بن عساکر،
۱۷۲/۲	☆ التفسیر للقرطبی،	الجامع الصغیر للسيوطی،
۵۳۱۳	☆ جمع الجوامع للسيوطی،	کنز العمال للمتقی، ۱۷۶۳،
۱۱۲۹/۲	باب قول اللہ و نضع الموازین القسط،	۲۰۸۳۔ الجامع الصحیح للبخاری،
۳۴۴/۲	باب فضل التحصیل و التسییح،	الصحیح لمسلم، ذکر، ۳۰،
۱۸۵/۲	ابواب الدعوات	الجامع للترمذی،
۲۷۸/۲	باب فضل التسییح	السنن لا بن ماجہ،
۴۲/۵	☆ شرح السنة للبعوی،	المسند لا حمد بن حنبل،
۴۲۰/۲	☆ الترغیب و الترهیب للمنذری،	اتحاف السادة للزییدی،
۴۶۲/۱	☆ کنز العمال للمتقی، ۲۰۰۷،	المصنف لا بن ابی شیبہ،
۲۰۵/۵	☆ التفسیر للبعوی،	الدر المنثور للسيوطی،
۲۹/۸	☆ التفسیر لا بن کثیر،	التفسیر للقرطبی،

## (۸) تسبیح، تکبیر، اور تہلیل وغیرہ کی فضیلت

۲۵۸۴۔ عن سعد بن أبی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ دخل مع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علی امرأة و بین یدیہا نوى او حصی تسبیح به فقال : الاخبرک بما هو ایسر علیک من هذا او افضل ، فقال : سبحان اللہ عدد ما خلق فی السماء و سبحان اللہ عدد ما خلق فی الارض و سبحان اللہ عدد بین ذلك ، و سبحان اللہ عدد ما هو خالق ، و اللہ اکبر ، مثل ذلك ، و لا اله الا اللہ مثل ذلك ، و لا حول و لا قوة الا باللہ مثل ذلك ۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۲۲۶/۹

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ کے ساتھ ایک صحابیہ کے پاس گیا دیکھا کہ اس کے پاس کھجور کی گھٹلیاں یا کنکریاں ہیں جن پر وہ تسبیح شمار کر رہی ہے۔ حضور نے ارشاد فرمایا: کیا میں تجھے اس سے آسان اور افضل وظیفہ نہ بتا دوں، پھر فرمایا: یہ پڑھا کرو۔ سبحان اللہ عدد ما خلق فی السماء ، سبحان اللہ عدد ما خلق فی الارض ، و سبحان اللہ عدد ما بین ذلك ، و سبحان اللہ عدد ما هو خالق ، و اللہ اکبر مثل ذلك ، و لا اله الا اللہ مثل ذلك ، و لا حول و لا قوة الا باللہ مثل ذلك ۔ ۱۲م

## (۹) فضائل کلمہ طیبہ

۲۵۸۵۔ عن أبی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ان اللہ عزوجل قال لموسى علیہ الصلوٰة و السلام : يا موسى ! لو ان السموات السبع و عامرهن غیرى و الارضین السبع فی کفة و لا اله الا اللہ فی کفة مالت بہم لا اله الا اللہ ۔ فتاوی رضویہ ۲۵۵/۱۱

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۱۹۴/۲	ابواب الدعوات،	الجامع للترمذی،	۲۵۸۴۔
۲۷۸/۲	باب فضل التسبیح،	السنن لابن ماجہ	
۶۲/۵	☆ شرح السنة للبغوی،	المستدرک للحاکم،	۵۱۳/۱
۲۳۳۰	☆ الصحيح لابن حبان،	کنز العمال للمتقی،	۳۷۰۷/۳
۱۱/۵	☆ اتحاف السادة ، للزبيدي،	المستدرک للحاکم،	۱۱۳/۱
۲۴۵/۲	☆ كشف الخفا للعجلوني،	المغنی للعراقی	۲۹۸/۱

علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک اللہ عزوجل نے حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے فرمایا: اے موسیٰ! اگر ساتوں آسمان اور ان میں رہنے والے فرشتے۔ اور ساتوں زمینیں ایک پلے میں ہوں اور کلمہ طیبہ دوسرے پلے میں تو کلمہ طیبہ والا پلہ ہی وزنی ہوگا۔ ۱۲

(۱۰) مجلس سے اٹھو تو سبحان اللہ وغیرہ پڑھو

۲۵۸۶۔ عن ام المؤمنین عائشة الصديقة رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اذا جلس احدکم فی مجلس فلا یبرحن منه حتی یقول ثلاث مرات : سبحانک اللہم ربنا و بحمدک لا الہ الا انت ، اغفرلی و تب علی ، فان کان اتی خیریا کان کالطابع علیہ ، وان کان مجلس لغو کان کفارة لما کان فی ذلك المجلس ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں کوئی کسی جلسہ میں بیٹھے تو زہار وہاں سے نہ بٹے جب تک تین بار یہ دعا نہ کرے، سبحانک اللہم ربنا و بحمدک لا الہ الا انت ، اغفرلی و تب علی ، پاکی ہے تجھے اے رب ہمارے! اور تیری تعریف بجالاتا ہوں، تیرے سوا کوئی سچا معبود نہیں۔ میرے گناہ بخش اور میری توبہ قبول فرما۔ کہ اگر اس جلسہ میں اس نے کوئی نیک بات کہی ہے تو یہ دعا اس پر مہر ہو جائے گی۔ اور اگر وہ جلسہ لغو کا تھا تو جو کچھ اس میں گزرا یہ دعا اس کا کفارہ ہو جائے گی۔

۲۵۸۷۔ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا جلس مجلسا یقول فی آخرہ اذا اراد ان یقوم من المجلس ، سبحانک اللہم و بحمدک اشہد ان لا الہ الا انت ، استغفرک و اتوب الیک ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کوئی جلسہ فرماتے تو اس کے ختم میں اٹھتے وقت یہ دعا کرتے۔ سبحانک اللہم و بحمدک ، اشہد ان لا الہ الا انت استغفرک و اتوب الیک ، الہی تیری پاکی بولتا اور تیری

حمد میں مشغول ہوتا ہوں، میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی مستحق عبادت نہیں۔ میں تیری مغفرت مانگتا ہوں اور تیری طرف توبہ کرتا ہوں۔

۲۵۸۸۔ عن رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا جلس مجلسا یقول فی آخره اذا اراد ان ینہض من المجلس ، سبحانک اللہم و بحمدک ، اشہد ان لا الہ الا انت ، استغفرک و اتوب الیک ، عملت سوء و ظلمت نفسی فاغفرلی ، انه لا یغفر الذنوب الا انت ۔

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کوئی جلسہ فرماتے تو اس کے آخر میں اٹھتے وقت یہ دعا پڑھتے۔ سبحانک اللہم و بحمدک ، اشہد ان لا الہ الا انت ، استغفرک و اتوب الیک ، عملت سوء و ظلمت نفسی فاغفرلی انه لا یغفر الذنوب الا انت ۔ ۱۲م

۲۵۸۹۔ عن أبی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : من جلس مجلسا کثر فیہ لغطۃ فقال قبل ان یقوم من مجلسہ ذلک ، سبحانک اللہم و بحمدک ، اشہد ان لا الہ الا انت ، استغفرک و اتوب الیک ، الا غفرلہ ما کان فی مجلسہ ذلک ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی ایسی مجلس میں بیٹھا جس میں غلط سلسلہ باتیں ہوتی رہیں تو مجلس ختم ہونے سے پہلے یہ دعا پڑھ لیا کرے۔ سبحانک اللہم و بحمدک اشہد ان لا الہ الا انت ، استغفرک و اتوب الیک ، تو اس مجلس کے سارے گناہ بخش دئے جائیں گے۔ ۱۲م

۲۵۹۰۔ عن جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : من قال : سبحان اللہ و بحمدہ ، سبحانک اللہم و بحمدک ،

☆ ۲۵۸۸۔ الترغیب والترہیب للمنذری، ۴/۱۲۲

☆ المعجم الکبیر للطبرانی، اتحاف السادة للزییدی، ۵/۹۹

☆ ۲۵۸۹۔ الجامع للترمذی، ابواب الدعوات ،

☆ السنن لا بی داؤد، باب فی کفارة المجلس، ۲/۱۸۱

☆ ۲۵۹۰۔ الترغیب والترہیب للمنذری، ۲/۴۱۱



اشهد ان لا اله الا انت ، استغفرك و اتوب اليك فقالها في مجلس ذكر كان كالطابع يطبع عليه ، ومن قالها في مجلس لغو كان كفارة له -

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے ذکر خدا و رسول کی مجلس میں ” سبحان الله و بحمده ، سبحانك اللهم و بحمدك ، اشهد ان لا اله الا انت ، استغفرك و اتوب اليك - پڑھا تو یہ کلمات اس ذکر کیلئے مہر ہو گئے ، اور اگر مجلس لغو و بیہودہ تھی تو یہ اس کے لئے کفارہ ہو جائیں گے۔ ۱۲م

۲۵۹۱۔ عن عبد الله بن عمر و بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما انه قال : كلمات لا يتكلم بهن احد في مجلس حق او مجلس باطل عند قيامه ثلاث مرات الا كفر بهن عنه ، و لا يقولهن في مجلس خير و مجلس ذكر الا ختم الله له بهن كما يختم بالخاتم على الصحيفة ، سبحانك اللهم و بحمدك ، لا اله الا انت ، استغفرك و اتوب اليك -

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: مجلس حق یا مجلس باطل سے اٹھتے وقت جو شخص بھی ان کلمات کو تین مرتبہ پڑھے تو اس کے گناہوں کا کفارہ ہو جائے گا۔ اور ذکر خیر کی مجلس میں پڑھے تو یہ کلمات اس کے ذکر پر مہر ہو جائیں گے جیسے کسی مکتوب پر مہر لگا دی جاتی ہے۔ وہ کلمات یہ ہیں۔ سبحانك اللهم و بحمدك ، لا اله الا انت ، استغفرك و اتوب اليك - ۱۲م

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

غرض کہ ان احادیث صحیحہ مشہورہ علی اصول الحدیث جن میں بعض کو امام ترمذی نے حسن صحیح ، اور حاکم نے بر شرط مسلم صحیح ، اور منذری نے جید الاسناد کہا ، حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عام ارشاد و ہدایت قولی و فعلی فرماتے ہیں کہ آدمی کوئی جلسہ کرے تو اسے اٹھتے وقت یہ دعا ضرور کرنی چاہیے کہ اگر جلسہ خیر کا تھا وہ نیکی قیامت تک سر بہر محفوظ رہے گی ، اور لغو کا تھا تو وہ لغو باذن اللہ محو ہو جائے گا۔ تو لفظ و معنی دونوں کی رو سے ثابت ہوا کہ ہر مسلمان کو ہر

نماز کے بعد بھی اس دعا کی طرف ارشاد فرمایا گیا ہے۔

جہت لفظ سے تو یوں کہ مجلس، سیاق شرط میں واقع ہے تو عام ہوا۔

تلخیص الجامع الکبیر میں ہے۔

النکرة فی الشرط تعم ، و فی الجزاء تخص کھی فی النفی و الاثبات ۔  
شرح جامع صغیر میں ہے

انه نکرة فی موضع الشرط ، و موضع الشرط نفی و النکرة فی النفی تعم

معہذا اسمائے شروط خود سب صورتوں کو عام ہوتے ہیں

امام محقق علی الاطلاق فتح میں فرماتے ہیں۔

اذا عام فی الصور علی ما هو حال اسماء الشروط۔

تو قطعاً تمام صلوات فریضہ، واجبہ اور نافلہ کے جلسے اس حکم میں داخل، اور ادعائے

تخصیص بے تخصیص محض مردود و باطل۔

اور جہت معنی سے یوں، کہ جلسہ خیر سے اٹھتے وقت یہ دعا کرنا اس خیر کے حفظ و

نگاہ داشت کے لئے ہے، تو جو خیر جس قدر اکبر و اعظم اسی قدر اس کا حفظ ضروری و اہم۔ اور بلا

شبہ خیر نماز سب چیزوں سے افضل و اعلیٰ تو ہر نماز کے بعد اس دعا کا ناما نگنا مؤ کد تر ہوا،

یارب! مگر نماز عیدین نماز نہیں، یا اس کے حفظ کی جانب نیاز نہیں، یا حضور اقدس صلی

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرما دیا ہے کہ ہمارا یہ ارشاد ماورائے عیدین یا ما سوائے نماز میں ہے، یا اس

کے بعد یہ دعا نہ کرنا۔

سبحان اللہ، میں جلسہ صلوات کا اس حکم میں دخول عموم لفظ و شہادت معنی سے ثابت

کرتا ہوں، خود حدیث ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کیوں نہ ذکر کروں جس میں

صاف صریح کہ حضور پر نور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بنفس نفیس جلسہ نماز کو اس حکم

میں داخل فرمایا: تخریج حدیث تو اوپر سن چکے کہ نسائی وابن ابی الدنیاء و حاکم و بیہقی نے روایت

کی، اب لفظ سنینے، سنن نسائی کی نوع من الذکر بعداً لتسلیم، میں ہے۔

۲۰۹۲۔ عن ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت ان رسول اللہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان اذا جلس مجلسا او صلی تکلم بکلمات فسألته عائشة عن الکلمات فقال: ان تکلم بخیر کان طابعا علیهن الی یوم القیامة، وان تکلم بشر کان کفارة له۔ سبحانک اللهم و بحمدک، استغفرک و اتوب الیک۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کسی مجلس میں بیٹھتے یا نماز پڑھتے تو کچھ کلمات فرماتے، ام المؤمنین نے وہ کلمات پوچھے؟ فرمایا: وہ ایسے ہیں کہ اگر اس جلسہ میں کوئی نیک بات کہی ہے تو یہ قیامت تک اس پر مہر ہو جائیگی۔ اور بری کہی ہے تو کفارہ۔ وہ کلمات یہ ہیں۔ سبحانک اللهم و بحمدک، استغفرک و اتوب الیک۔ الہی! میں تیری تسبیح و حمد بجالاتا ہوں اور تجھ سے استغفار و توبہ کرتا ہوں۔

پس بحمد اللہ تعالیٰ احادیث صحیحہ سے ثابت ہو گیا کہ نماز عیدین کے بعد دعائے مانگنے کی خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تاکید فرمائی، لفظ لا یبرحن، میں نون تاکید ارشاد ہوا۔ بلکہ انصاف کیجئے تو حدیث ام المؤمنین صلی اللہ تعالیٰ علی زوجہا الکریم و علیہا وسلم خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا بعد نماز عیدین دعائے مانگنا بتا رہی ہے۔ کہ صلی زیر اذنا۔ داخل تو ہر صورت نماز کو عام و شامل، اور منجملہ صور عیدین تو حکم مذکور نہیں بھی تناول، پس یہ حدیث جلیل بحمد اللہ خاص جزئیہ کی تصریح کامل۔

فتاویٰ رضویہ ۳/۸۴۷

## (۱۱) ذکر آہستہ بہتر ہے

۲۵۹۳۔ عن سعد بن أبی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: خیر الذکر الخفی۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بہتر ذکر وہ ہے جو آہستہ ہو۔

۸۱/۱	مجمع الزوائد للہیثمی،	☆	۱۷۲/۱	المسند لا حمد بن حنبل،
۳۷۶/۱	المصنف لا بن أبی شیبہ	☆	۴۹۳/۴	اتحاف السادة للزبيدي،
۴۱۷/۱	کنز العمال للمتقی، ۱۷۷۱،	☆	۵۳۷/۲	الترغیب والترہیب للمندری،
۴۷۱/۱	کشف الخف للعجلونی،	☆	۲۷۹/۱	المغنی للعراقی،

## ۲۔ فضیلت مجالس ذکر

### (۱) مجالس ذکر جنت کی کیا ریاں ہیں

۲۵۹۴۔ عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اذا مررتم برياض الجنة فارتعوا، قالوا: يا رسول الله! وما رياض الجنة؟ قال: حلق الذكر۔ فتاویٰ رضویہ ۱۱۰/۹

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم جنت کی کیا ریاؤں سے گزرتو کچھ چر لیا کرو۔ صحابہ کرام نے عرض کیا: جنت کی کیا ریاں کیا ہیں؟ فرمایا: حلقہ ذکر۔ ۱۲م

۲۵۹۵۔ عن عبد اللہ بن عمر و رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: غنیمۃ مجالس اهل الذکر الجنة۔ حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اہل ذکر کی مجلسوں کا حاصل جنت ہے۔ ۱۲م

۲۵۹۶۔ عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: يقول الرب عزوجل يوم القيامة: سيعلم اهل الجمع من اهل الكرم، فقيل: ومن اهل الكرم؟ يا رسول الله! قال: اهل مجالس الذكر في

۱۸۹/۲	☆	۱۵۰/۳	☆	۲۶۸/۶	☆
۳۲۲/۱	☆	۹۵/۱۱	☆	۲۹۰/۳	☆
۱۱۲/۱	☆	۱۵۲/۱	☆	۲۳۹/۵	☆
۷۸/۱۰	☆	۱۷۷/۲	☆	۴۰۵/۲	☆
۴۰۵/۲	☆	۱۵۲/۱	☆	☆	☆
☆	☆	۴۲۰/۱	☆	☆	☆
☆	☆	۲۸/۳	☆	☆	☆
☆	☆	۴۴۷/۱	☆	☆	☆

۲۵۹۴۔ الجامع للترمذی، دعوات، ۸۲، ابواب الدعوات،

المسند لا حمد بن حنبل،

☆

حلیۃ الاولیاء لابن نعیم،

المعجم الكبير للطبرانی،

☆

السنن الكبرى للبيهقي،

اتحاف السادة للزبيدي،

☆

تاريخ دمشق لابن عساکر،

الدر المنثور للسيوطي،

☆

الترغيب والترهيب للمنذري،

مجمع الزوائد للهيثمي،

☆

لسان الميزان لابن حجر،

۲۵۹۵۔ المسند لا حمد بن حنبل،

☆

مجمع الزوائد للهيثمي،

الدر المنثور للسيوطي،

☆

الترغيب والترهيب للمنذري،

كنز العمال للمتقي، ۱۷۹۳،

☆

☆

۲۵۹۶۔ المسند لا حمد بن حنبل،

☆

☆

كنز العمال للمتقي، ۱۹۳۱،

☆

☆

☆

☆

☆

☆

المساجد -

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل روز قیامت ارشاد فرمائے گا: عنقریب قیامت میں جمع ہونے والے جان لیوے کے اہل ذکر کون ہیں، عرض کیا گیا: اہل ذکر کون ہیں؟ یا رسول اللہ! فرمایا: مسجدوں میں ذکر خدا کرنے والے۔ ۱۲م

۲۵۹۷۔ عن معاوية بن أبي سفيان رضي الله تعالى عنهما قال : ان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم خرج على حلقة من اصحابه فقال : ما اجلسكم ههنا ، قالوا : جلسنا نذكر الله ، قال : اتاني جبرئيل فاخبرني : ان الله عزوجل يباهي بكم الملائكة -

حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک دن صحابہ کرام کے حلقہ ذکر کے پاس سے گزرے، فرمایا: کس لئے تم لوگ یہاں جمع ہوئے ہو؟ بولے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے کے لئے، فرمایا: میرے پاس حضرت جبرئیل آئے اور کہا: بیشک اللہ تعالیٰ ملائکہ کے ساتھ تم پر فخر فرماتا ہے۔ ۱۲م

۲۵۹۸۔ عن انس بن مالك رضي الله تعالى عنه قال : كان عبدالله ابن رواحة رضي الله تعالى عنه اذا لقي الرجل من اصحابه يقول : تعال ! نوئمن بربنا ساعة ، فقال : ذات يوم لرجل : فغضب الرجل فجاء الى النبي صلى الله تعالى عليه وسلم فقال : يا رسول الله ! الا ترى ، الى ابن رواحة ، يرغب عن ايمانك الى اليمان ساعة ، فقال النبي صلى الله تعالى عليه وسلم : يرحم الله ابن رواحة انه يحب المجالس التي تباهي بها الملائكة عليهم السلام -

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن رواحہ کی جب بھی کسی صحابی سے ملاقات ہوتی تو فرماتے: آؤ، ہم تھوڑی دیر اپنے رب پر ایمان

۳۴۶/۲	باب فضل الاجتماع على الذكر،	۲۵۹۷۔ الصحيح لمسلم،
۱۷۴/۲	باب ما جاء في القوم يجلسون يذكرون،	الجامع للترمذی،
	☆ ۹۲/۴	المسند لا حمد بن حنبل،
۱۵۱/۱	الدر المنثور للسيوطی،	۲۵۹۸۔ المسند لا حمد بن حنبل،
	☆ ۲۶۵/۳	التريغيب والترهيب للمنذرى،
	☆ ۴۰۳/۲	

لے آئیں۔ ایک دن انہوں نے ایک صاحب سے یہ ہی جملہ کہا تو وہ غضبناک ہو گئے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ ابن رواحہ کو تو دیکھئے کہ آپکے عطا کردہ ایمان سے ہٹ کر اس ایمان کی طرف مائل ہوتے ہیں جو تھوڑی دیر کا ہو۔ حضور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ابن رواحہ پر رحم فرمائے۔ وہ ایسی مجالس سے محبت کرتے ہیں جنکے ذریعہ ملائکہ پر فخر کیا جائے۔ ۱۲م

۲۵۹۹۔ عن عمرو بن عسبة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: عن یمن الرحمن وکلنا ید یہ یمین رجال لیسوا بانبیاء ولا شهداء یغشی بیاض وجوہہم نظر الناظرین یغبطہم النبیون والشہداء بمقعدہم وقر بہم من اللہ وعزوجل قیل: یا رسول اللہ! من ہم؟ قال: ہم جماع من نوازع القبائل یجتمعون علی ذکر اللہ تعالیٰ فینتقون أطائب الکلام کما ینتقی اکل التمر اطائبہ۔ فتاویٰ رضویہ ۱۱۱/۹

حضرت عمرو بن عسبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے داہنے دست قدرت کی طرف کچھ لوگ ہیں اور اللہ تعالیٰ کے دونوں دست قدرت کو داہنے ہی سے تعبیر کیا جاتا ہے جو نبی و شہید تو نہیں لیکن ان کے چہروں کی چمک دیکھنے والوں کو ڈھانپ لگی۔ انبیاء و شہداء اللہ تعالیٰ کے حضور ان کے مقام و قرب پر رشک کریں گے۔ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! وہ لوگ کون ہیں؟ فرمایا: وہ ذاکرین کی جماعت ہوگی جو آپس میں متعارف تھے لیکن ذکر کی مجلس میں جمع ہو کر چن چن کر اچھا کلام پیش کرتے تھے جیسے کھجور کھانے والا اچھی کھجوریں چن چن کر جمع کرتا ہے۔ ۱۲م

(۲) ذاکرین کو ملائکہ رحمت گھیرے رہتے ہیں

۲۶۰۰۔ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: کل مجلس یدکر اسم اللہ تعالیٰ فیہ تحف الملائکۃ حتی ان الملائکۃ یقولون: زید وازادکم اللہ والذکر یصعد بینہم وہم ناشروا

اجنحتهم -

فتاویٰ رضویہ ۱۱۱/۹

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر وہ مجلس جس میں اللہ تعالیٰ کے نام کا ذکر ہو اس کو فرشتے گھیر لیتے ہیں یہاں تک کہ ملائکہ کہتے ہیں: اور زیادہ ذکر کرو۔ اللہ تعالیٰ تمہیں زیادہ ثواب دیگا۔ ذکر فرشتوں کے درمیان بلند ہوتا ہے اور وہ اپنے پر پھیلائے ہوتے ہیں۔ ۱۲م

۲۶۰۱۔ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ما من قوم یذکرون اللہ الا حفت بہم الملائکۃ وغشیتہم الرحمۃ ونزلت علیہم السکینۃ و ذکرہم اللہ فیمن عنده۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو لوگ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں انہیں ملائکہ گھیر لیتے ہیں اور رحمت الہی ڈھانپ لیتی ہے اور ان پر سکینہ اور چین اترتا ہے اور اللہ تعالیٰ فرشتوں کی مجلس میں ان کا ذکر فرماتا ہے۔ ۱۲م

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ہر محبوب خدا کا ذکر محل نزول رحمت ہے۔ امام سفیان بن عیینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

عند ذکر الصالحین تنزل الرحمۃ۔ نیکوں کے ذکر کے وقت رحمت الہی اترتی

ہے۔

ابو جعفر حمدان نے ابو عمرو بن نجید سے اسے بیان کر کے فرمایا:

فرسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رأس الصالحین۔

تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تو سب صالحین کے سردار ہیں۔

لہذا ذکر رسول اللہ بلاشبہ باعث نزول رحمت الہی ہے۔ فتاویٰ رضویہ ۶۷۵/۲

## ۳۔ ذکر کی تاکید

### (۱) ذکر اللہ کی کثرت کرو

۲۶۰۲۔ عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اکثرُوا ذکر اللہ حتی یقولوا مجنون۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کا ذکر اس درجہ بکثرت کرو کہ لوگ مجنون بتائیں۔

۲۶۰۳۔ عن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اذکرو اللہ ذکر ا یقول المنافقون: انکم تراؤن۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کا ذکر کثرت سے کرو یہاں تک کہ منافق کہنے لگیں یہ لوگ ریاکار ہیں۔ ۱۲م

۲۶۰۴۔ عن ابی الحوزاء اوس بن عبد اللہ بن الربیع رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرسلًا قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اکثرُوا ذکر اللہ حتی یقول المنافقون: انکم مراؤن۔

حضرت ابوالحوزاء اوس بن عبد اللہ ربیع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسل روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کا ذکر اتنی کثرت سے کرو کہ منافق لوگ کہنے لگیں کہ یہ ریاکار ہیں۔ ۱۲م

۴۹۹/۱	المستدرک للحاکم،	☆	۶۸/۳	المسند لا حمد بن حنبل	۲۶۰۲۔
۳۹۹/۲	الترغیب والترہیب للمندری،	☆	۷۵/۱۰	مجمع الزوائد للہیثمی،	
		☆	۴۱۴/۱	کنز العمال للمتقی، ۱۷۵۳،	
۶۱/۱	الجامع الصغیر للسیوطی،	☆	۱۶۹/۱۲	المعجم الکبیر للطبرانی،	۲۶۰۳۔
۸۶/۱	الجامع الصغیر للسیوطی،	☆	۴۱۴/۱	کنز العمال للمتقی، ۱۷۵۴،	۲۶۰۴۔



۲۶۰۵۔ عن عبد الله بن بشير رضى الله تعالى عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: لا يزال لسانك رطبا من ذكر الله -

حضرت عبداللہ بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہمیشہ ذکر الہی میں تر زبان رہے۔

۲۶۰۶۔ عن ام انس رضى الله تعالى عنهما قالت: قال لى رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: اكثرى من ذكر الله ، فانك لا تاتين بشىء احب اليه من كثرة ذكره -

حضرت ام انس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: اللہ کا ذکر بکثرت کرو کہ تو کوئی چیز ایسی نہ لائے جو خدا کو اپنی کثرت ذکر سے زیادہ پیاری ہو۔

۲۶۰۷۔ عن أبى هريرة رضى الله تعالى عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: من لم يكثر ذكر الله فقد برىء من الايمان -

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو ذکر الہی کی کثرت نہ کرے وہ ایمان سے بیزار ہو گیا۔

فتاویٰ رضویہ ۳/۸۷

## (۲) ہر شجر و حجر کے پاس ذکر الہی کرو

۲۶۹۸۔ عن معاذ بن جبل رضى الله تعالى عنه قال: قال رسول الله صلى

۱۷۳/۲	باب ما جاء فى فضل الذكر	۲۶۰۵۔ الجامع للترمذی،
۳۷۱/۳	☆ السنن الكبرى للبيهقى،	المسند لا حمد بن حنبل،
۳۹۴/۲	☆ الترغيب والترهيب للمندرى،	المستدرک للحاکم،
۴۱۶/۱	☆ التاريخ الكبير للبخارى،	حلیة الاولیاء لا بى نعیم،
۴۲۷/۱	☆ کنز العمال، للمتقى، ۱۸۴۱،	اتحاف السادة للزیدی،
۱۴۹/۱	☆ الدر المنثور للسيوطی،	الامالى للشجرى،
۷۵۷/۲	☆ الجامع الكبير	۲۶۰۶۔ الدر المنثور للسيوطی،
۹۷/۱۰	☆ مجمع الزوائد للهيثمى،	۲۶۰۷۔ الدر المنثور للسيوطی،
۲۶۲/۶	☆ اتحاف السادة للزیدی،	۲۶۰۸۔ السنن الكبرى للبيهقى،

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اذکروا اللہ عند کل شجر و حجر۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر سنگ و درخت کے پاس اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر کوئی فرض مقرر نہ فرمایا، مگر یہ کہ اس کے لئے ایک حد معین کر دی، پھر عذر کی حالت میں لوگوں کو اس سے معذور رکھا سوا کر کے، کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے کوئی حد نہ رکھی جس پر انتہا ہو۔ اور نہ کسی کو اس کے ترک میں معذور رکھا مگر جس کی عقل سلامت نہ رہے۔ اور بندوں کو تمام احوال میں ذکر کا حکم دیا ان کے شاگرد امام مجاہد فرماتے ہیں: تو ذکر الہی ہمیشہ ہر جگہ محبوب و مرغوب و مطلوب مندوب ہے۔

جس سے ہرگز ممانعت نہیں ہو سکتی جب تک کسی خصوصیت خاصہ میں کوئی نہی شرعی

فتاویٰ رضویہ ۲/ ۶۷۷

نہ آئی ہو۔







# ۱۔ علم فرائض کی اہمیت

## (۱) علم فرائض نصف علم دین ہے

۲۶۰۹۔ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : تعلموا الفرائض و علموه الناس ، فانه نصف العلم ، و هو ینسی ، و هو اول شیء ینتزع من امتی ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: علم میراث سیکھو اور سکھاؤ، کہ یہ نصف علم ہے، اور یہ بھلا دیا جائے گا۔ اور یہ پہلا علم ہے جو میری امت سے اٹھالیا جائے گا۔ ۱۲م

## (۲) میراث سے محروم نہ کرو

۲۶۱۰۔ عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : من فر من میراث و ارثہ قطع اللہ میراثہ من الجنة یوم القيامة ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اپنے وارث کی میراث سے بھاگے اللہ تعالیٰ روز قیامت اس کی میراث جنت سے قطع فرمادے۔  
فتاویٰ رضویہ ۲۲۵/۹

۲۶۱۱۔ عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : من زوی میراثا عن وارثہ زوی اللہ عنہ میراثہ من الجنة ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے ارشاد فرمایا: جو اپنے

۳۳۲/۴	المستدرک للحاکم،	☆	۲۰۸/۶	السنن الكبرى للبيهقي،
۱۲۶/۲	الدر المنثور للسيوطي،	☆	۵۰/۲	اتحاف السادة للزيدي،
۱۹۶/۲	التفسير لابن كثير،	☆	۹۵/۱	المغنى للعراقي،
۱۹۸/۲	باب الحيف في الوصية،			السنن لابن ماجه،
۳۴۸/۲	كشف الخفا للعجلوني،	☆	۶۱۹/۱۶، ۴۶۰۸۲	کنز العمال للمتقی،
				۲۶۱۱۔ مسند الفردوس للدیلمی،۔

وارث کی میراث سمیٹے تو اللہ تعالیٰ جنت سے اس کی میراث سمیٹ لے گا۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

بطور محدثین اس حدیث کی سند میں کلام ہے۔ زید ضعیف ہیں اور ان کے لڑکے اور ضعیف۔ اسی لئے امام سخاوی نے اس کو مقاصد میں نقل کرنے کے بعد فرمایا یہ حدیث بڑی ضعیف ہے۔ اور امام مناوی نے تیسیر میں اور حریری نے سراج منیر میں منذری کے حوالہ سے اس کو ضعیف کہا۔

مگر اس کے معنی عند العلماء مقبول ہیں۔ شرح نے اس کی توجیہات لکھیں۔ اور ابن عادل نے اپنی تفسیر میں اسے بصیغہ جزم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف نسبت کر کے اس سے تحریم اضرار فی الوصیۃ پر استدلال کیا۔ اور آیت کریمہ سے اس کی تاکید کی۔

حیث قال:

اضرار وصیت میں چند طریقے پر ہوتا ہے۔

- (۱) ثلث سے زائد وصیت کرے
- (۲) اجنبی کے لئے مال کا اقرار کرے۔
- (۳) فرضی قرض کا اقرار کرے۔
- (۴) وہ قرض جو دوسروں پر تھا اس کو وصول کر چکا ہے۔
- (۵) کسی چیز کو ستا بیچ دے
- (۶) مہنگا دیدے۔
- (۷) ثلث کی وصیت کرے مگر رضائے الہی کے لئے نہیں بلکہ ورثہ کو ضرر دینے کے لئے۔

کہ میرے بعد مال انہیں نہ ملے۔

تو یہ سب صورتیں اضرار کی ہیں۔ لہذا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ کا مقرر کردہ حصہ قطع کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کا حصہ جنت سے قطع کر دے گا۔

اس کے بعد والی آیت بھی اس کی تائید کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ یہ اللہ کے

حدود ہیں۔

امام ابن حجر مکی نے ”زواج عن الکبائر“ میں اسی تمسک و تائید کو مقرر رکھا

اور قصد حرمان ورثہ کو حرام بتایا۔

نیز تیسیر میں زیر حدیث فرمایا۔

پتہ چلا کہ وارث کو محروم کرنا حرام ہے، اور بعض علماء نے اس کو گناہ کبیرہ بتایا۔

عزیزی میں ہے۔

وارث کو محروم کرنا حرام ہے

منکر حدیث اگر ذی علم ہے اور (اس جیسی احادیث میں) بوجہ ضعف سند کلام کرتا ہے

فی نفسہ اس میں حرج نہیں۔ مگر عوام کے سامنے ایسی جگہ تضعیف سند کا ذکر ابطال معنی کی طرف

منجر ہوتا ہے اور انہیں مخالفت شرع پر جبری کر دیتا ہے۔ اور حقیقہ قبول علماء کے لئے شان عظیم

ہے کہ اس کے بعد ضعف اصلاً مضر نہیں رہتا۔ کما حقنہ فی الہاد الکاف فی حکم

الضعاف۔“

اور اگر جاہل ہے، بطور خود جاہلانہ برسر پیکار ہے تو قابل تادیب و زجر وان کار ہے کہ

جہال کو حدیث میں گفتگو کیا سزاوار ہے۔

وعید حدیث اپنی اخوات کی طرح زجر و تہدید۔ یا حرمان دخول جنت مع السابقین۔ یا

صورت قصد مضارت بمضات شریعت پر محمول ہے۔

و الآخر احب الی ، و الاوسطا ، و الاول لا یعجبنی ، لا یطلع علی ذلک

من راجع کلام الامام البرازی فی الوجیز فیما یرک الفقہاء من الکفار۔

اقول: یا یہ کہ وہ تصور جنائ کہ بر تقدیر اسلام کفار کو ملتے اور ان سے خالی رہ کر مؤمنین

کو بطور مزید عطا ہوں گے ان سے حرمان مراد ہو۔ ہذا ان شاء اللہ تعالیٰ احسن و امکان

و أبین و ازین و اللہ سبحانہ و تعالیٰ اعلم۔ فتاویٰ رضویہ ۱۲/۱۶۲

۲۶۱۲۔ عن سعد بن أبی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی

۲۶۱۲۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب قول المریض الی وجع، ۸۴۶/۲

الصحیح لمسلم، کتاب الوصیة، ۳۹/۲

السنن لابن ماجہ، باب الوصیة بالثلث، ۱۹۹/۲

السنن لابن داؤد، باب ما جاء فیما لا یحوز للموصی فی مالہ، ۱۰۳/۲

المسند لابن حمد بن حنبل، ۱۷۳/۱ ☆ تاریخ دمشق لابن عساکر، ۳۹۵/۶

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: انک ان تزر و رثتک اغنیاء خیر من ان تذرهم عالة یتکفون الناس -

حضرت سعد بن وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تو اپنے ورثہ کو غنی چھوڑے تو اس سے بہتر ہے کہ انکو محتاج بنایا جائے اور وہ لوگوں سے بھیک مانگتے پھریں۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اور اس کی مقدار جو ان کے لئے چھوڑنا مناسب ہے ہمارے امام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے چار ہزار درہم مروی ہے۔ یعنی ہر ایک کو اتنا حصہ پہنچے۔ اور امام ابو بکر فضل سے دس ہزار درہم۔ اگر ان کے حصہ مختلف ہیں تو لحاظ اس کا کیا جائیگا جس کا حصہ سب سے کم ہے، اور اس سے زیادہ پھر ہوس ہے۔

فتاویٰ رضویہ ۴/۵۰۹





## ۲۔ میراث کی تفصیل

### (۱) عصبہ کو مال پہلے دیا جائے

۲۶۱۳۔ عن عمرو بن شعيب عن جده رضى الله تعالى عنه قال : قال عمر الفاروق اعظم رضى الله تعالى عنه : ما احترز الولد او الوالد فهو لعصبة من كان - حضرت عمرو بن شعيب سے وہ اپنے والد اور وہ اپنے دادا سے راوی کہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضى الله تعالى عنه نے فرمایا: باپ یا بیٹے نے جو مال چھوڑا وہ اس کے عصبہ کا ہے اگر وہ ہوں۔ فتاویٰ رضویہ ۲۵۹/۹

### (۲) قریبی رشتہ دار کا حق میراث میں

۲۶۱۴۔ عن المغيرة بن شعبة عن اصحابه رضى الله تعالى عنهم قال: كان امير المؤمنين على المرتضى رضى الله تعالى عنه اذا لم يجد ذا اسهم اعطوا القرابة و ما قرب او بعد اذا كان رحما فله المال اذا لم يوجد غيره۔ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ اپنے ہم نشینوں سے روایت کرتے ہیں کہ امیر المؤمنین حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب وراثت میں کسی کو حصہ دار نہ پاتے تو مال اہل قرابت کو دلاتے۔ اور جو شخص قریبی ہو یا دور کا اور ذی رحم محرم ہو تو مال اس کا ہے جبکہ غیر موجود نہ ہو۔

### (۳) اہل قرابت کو میراث دو

۲۶۱۵۔ عن ام المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالى عنها قالت : ان مولی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مات و ترک شیئا و لم یدع و لدا و لا حمیما ،

۴۰۴/۲	باب فی الولاء	۲۶۱۳۔ السنن لا بی داؤد ،
۲۰۰/۲	باب میراث الولاء ،	السنن لا بن ماجه ،
	۲۷/۱	المسند لا حمد بن حنبل ،
		۲۶۱۴۔
۲۰۰/۲	باب میراث الولاء ،	۲۶۱۵۔ السنن لا بن ماجه ،
	۱۳۷/۶	المسند لا حمد بن حنبل ،

فقال : رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم اعطو ميراثه من اهل قرينته -

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ایک غلام آزاد شدہ نے انتقال فرمایا تو وارثین میں نہ کوئی اولاد تھی نہ قرابت دار۔ حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے ہم وطن کو ان کی میراث عطا فرمائی۔

۲۶۱۶۔ عن عبد الله بن عباس رضي الله تعالى عنهما ان وردان مولى رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم وقع من عذق نخلة فمات فاتي رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم بميراثه فقال : انظروا له ذاقراة ، قالوا : ما له ذو قرابة قال : فانظروهم شهر يا له فاعطوه ميراثه يعني بلد يا له -

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آزاد شدہ غلام حضرت وردان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کھجور کے درخت سے گر کر انتقال کر گئے۔ حضور کی خدمت میں ان کی میراث لائی گئی تو فرمایا: ان کے خاندانی لوگوں کو دیکھو! عرض کیا: ان کا کوئی خاندانی نہیں۔ فرمایا ان کے ہم وطن دیکھو اور انکو میراث دے دو۔

فتاویٰ رضویہ ۲۶۰/۹

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ان دونوں حدیثوں کی نسبت علاء فرماتے ہیں کہ یہ عطا فرمانا بطور تصدق تھا نہ بطور توریث، اور خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بذریعہ ولایۃ عتاقہ وارث نہ ہوئے کہ انبیائے کرام نہ کسی کے وارث ہوں اور نہ ان کا کوئی وارث مال ہو۔ علیہم الصلوٰۃ والتسلیم۔

فتاویٰ رضویہ ۳۸۳/۱۰

(۴) ایک قبیلہ کا وارث دوسرے کو قرار دیا جاسکتا ہے

۲۶۱۷۔ عن ضحاک بن قیس رضي الله تعالى عنه قال : انه كان طاعون في الشام فكانت القبيلة تموت باسرها حتى تراث القبيلة الاخرى -

حضرت ضحاک بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ زمانہ امیر المؤمنین سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں ملک شام میں طاعون واقع ہوا کہ سارا قبیلہ مرجاتا یہاں تک کہ دوسرا قبیلہ اس کا وارث ہوتا۔

۲۶۱۸۔ عن بريدة بن الحصيبي رضي الله تعالى عنه قال : اتى رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم رجل فقال : ان عندى ميراث رجل من الازد، و لست اجد ازديا ادفعه اليه قال : فاذهب فالتمس ازديا حولا ، قال : فاتاه بعد الحول فقال : يا رسول الله ! لم اجد ازديا ادفعه اليه ، قال : فاذهب فادفعه الى اكبر خزاعه ۔

حضرت بریدہ ابن حصیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں ایک صاحب نے حاضر ہو کر عرض کیا: میرے پاس ازدی قبیلہ کے ایک شخص کا ترکہ ہے لیکن مجھے کوئی ازدی نہیں ملتا کہ میں انکو دوں۔ فرمایا: سال بھر تک کوئی ازدی تلاش کرو۔ ایک سال کے بعد حاضر ہوئے اور بولے: یا رسول اللہ! میں نے کوئی ازدی نہ پایا۔ فرمایا: اچھا تو بنی خزاعہ میں جو شخص سب سے زیادہ جد اعلیٰ سے قریب ہو اسے دیدو۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

بنی ازد بنی خزاعہ کی ایک شاخ ہے جب میت کے قبیلہ اقرب کا کوئی نہ ملا تو ترکہ نے قبیلہ اعلیٰ کی طرف رجوع کی۔ اب کوئی بتا سکتا ہے کہ یہ میت اس اکبر خزاعی سے کہ اس کا عصبہ ٹھہرا کس قدر پشتہ پشت کے فصل پر جا کر ملتا ہوگا۔

فتاویٰ رضویہ ۱۰/۳۸۵

۲۶۱۹۔ عن ابراهيم النخعي رضي الله تعالى عنه قال : قال عمر الفاروق رضي

الله تعالى عنه كل نسب توصل عليه في الاسلام فهو وارث مورث ۔

حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین سیدنا حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہر وہ نسب جس کا اسلام میں اعتبار کیا گیا وہ ذریعہ

وراثت ہوگا۔ ۱۲م

## (۵) کافر مسلمان کا وارث نہیں ہو سکتا

۲۶۲۰۔ عن اسامة بن زيد رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لا يرث المسلم الكافر ، و لا الكافر المسلم ۔

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان کافر کا اور کافر مسلمان کا وارث نہیں ہوتا۔ ۱۲م

۲۶۲۱۔ عن اسامة بن زيد رضی اللہ تعالیٰ عنہما انه قال : يا رسول الله ! اين تنزل في دارك بمكة ؟ فقال : هل ترك عقيل من ربا ع او دور ، و كان عقيل و رث ابا طالب هو و طالب و لم يرثه جعفر و لاعلى رضی اللہ تعالیٰ عنہما شیئا ، لانہما كانا مسلمين و كان عقيل و طالب کافرين ، فكان عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ يقول : لا يرث المؤمن الكافر۔

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی: یا رسول اللہ! حضور کل مکہ معظمہ میں اپنے محلہ کے کون سے مکان میں نزول فرمائیں گے؟ فرمایا: کیا عقیل نے ہمارے لئے کوئی محلہ یا مکان چھوڑ دیا ہے۔ راوی حدیث حضرت امام زید العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہوا یہ تھا ابو طالب کا ترک عقیل اور طالب نے پایا۔ اور حضرت جعفر علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو کچھ نہ ملا۔ اس لئے کہ دونوں حضرات ابو طالب کی موت کے وقت مسلمان تھے اور طالب کافر۔ اور حضرت عقیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی اس وقت تک ایمان نہ لائے تھے۔ اسی بنا پر امیر المؤمنین حضرت عمر

۱۰۰۱/۲	باب لا يرث المسلم الكافر،	۲۶۲۰۔ الجامع الصحيح للبخاری،
۳۳/۲	كتاب الفرائض	الصحيح لسلم،
۳۲/۲	باب ما جاء في ابطال الميراث بين المسلم،	الجامع للترمذی،
۲۰۰/۲	باب ميراث اهل الاسلام من اهل	السنن لابن ماجه،
	۲۰۰/۲	المسند لا حمد بن حنبل،
۶۱۴/۲	باب اذا قال المشرك عند الموت،	۲۶۲۱۔ الجامع الصحيح للبخاری،
۲۰۰/۲	باب ميراث اهل الاسلام من،	السنن لابن ماجه،
		الموطا لمالك،

فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے تھے۔ کافر کا ترکہ مسلمان کو نہیں پہنچتا۔  
شرح المطالب ص ۲۷







# ۱۔ علامات قیامت

## (۱) جاہلوں کی کثرت قیامت کی نشانی

۲۶۲۲۔ عن عبد الله بن عمرو و رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول الله صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان الله تعالى لا يقبض العلم انتزاعا ينتزعه من الناس ، و لكن يقبض العلم بقبض العلماء فاذا لم يبق عالما اتخذ الناس رؤسا جهالا - فسئلوا و افتوا بغير علم فضلوا و اضلوا۔  
فتاویٰ رضویہ حصہ دوم ۹/۱۷۷

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ علم دین دنتا سے اس طرح نہیں اٹھائے گا کہ لوگوں کے دلوں سے سلب فرمائے بلکہ اس جہاں سے علمائے کرام اٹھائے جائیں گے جس سے علم اٹھ جائے گا۔ پھر جب کوئی عالم نہ رہیگا تو لوگ جاہلوں کو اپنا پیشوا اور سردار بنا لیں گے۔ ان سے مسائل شرعیہ پوچھے جائیں گے تو وہ بے علم فتویٰ دیں گے۔ خود بھی گمراہ ہوں گے دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے۔ ۱۲م

## (۲) نااہلوں کو حاکم بنانا قیامت کی علامت

۲۶۲۳۔ عن ابی ہریرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول الله صلی اللہ تعالیٰ

۲۰/۱	باب كيف يعبض العلم،	۲۶۲۲۔ الجامع الصحيح للبخاری،
۳۴۰/۲	باب رفع العلم، و قبضه و ظهور الجهل،	الصحيح لمسلم،
۶/۱	باب اجتناب الأی و القياس	السنن لا بن ماجه،
۸۵/۲	☆ تاریخ دمشق لا بن عساکر،	مجمع الزوائد للهيثمی،
۱۹۴/۱	☆ فتح الباری لا بن حجر،	کنز العمال للمتقی، ۲۸۹۸۱، ۱۰/۱۸۷
۴۱/۱	☆ الامالی للشجری،	تاریخ بغداد للخطیب
۳۱۵/۱	☆ شرح السنة للبعوی،	التفسیر للبعوی،
۱۹۶/۱	☆ تاریخ اصفهان لا بی نعیم،	حلیة الاولیاء لا بی نعیم،
۵۴۳/۶	☆ دلائل النبوة للبيهقی،	جمع الجوامع للسيوطی،
	☆ ۱۶۵/۱	المعجم الصغير للطبرانی،
۱۴/۱	باب من سئل علما	۲۶۲۳۔ الجامع الصحيح للبخاری،
۱۷۴/۱	☆ اتحاف السادة للزبيدي،	الدر المنثور للسيوطی،
۱۲۳/۱	☆ فتح الباری للعسقلانی،	التفسیر للبعوی



علیہ وسلم: اذا وسد الامر الى غير اهله فانظر الساعة -

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب نا اہل کو کام سپرد کیا جائے تو قیامت کا انتظار کر۔

فتاویٰ رضویہ حصہ دوم ۹/۱۲۷

### (۳) آخری زمانہ میں معاملہ برعکس ہوگا

۲۶۲۴۔ عن ام المؤمنین ام سلمة رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: لیأتین علی الناس زمان یکذب فیہ الصادق و یصدق فیہ الکاذب، ویکون المعروف منکرا و المنکر معروفا۔ شتائم العجم قلمی ۲۸

ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئیگا ہے کہ جس میں سچے کو جھٹلایا جائے گا اور جھوٹے کو سچا ثابت کیا جائے گا۔ بھلے کام برے سمجھے جائیں گے اور برے کاموں کو بھلا سمجھا جائیگا۔ ۱۲

### (۴) آخری زمانہ میں فریبی جھوٹے پیدا ہوں گے

۲۶۲۵۔ عن ابی ہریرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: یکون فی آخر الزمان دجالون کذابون یأتونکم من الاحادیث بما لم تسمعوا انتم و لا آباءکم و ایاہم لا یضلونکم و لا یفتنونکم۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آخر زمانے میں کچھ فریبی جھوٹے پیدا ہوں گے، وہ باتیں تمہارے پاس لائیں گے جو تم نے نہیں اور نہ تمہارے باپ دادا نے۔ ان سے دور بھاگو، انہیں اپنے سے دور رکھو، کہیں وہ تمہیں بہکانہ دیں، کہیں وہ تمہیں فتنہ میں نہ ڈال دیں۔

۲۶۲۴۔ کنز العمال للمتقی، ۳۸۴۷۵، ۲۲۱/۱۴ ☆ مجمع الزوائد للہیثمی، ۲۸۳/۷

۲۶۲۵۔ الصحیح لمسلم، باب النهی عن الروایة عن الضعفاء ۱۰/۱

مشکل الآثار للطحاوی، ۲۰۴/۴ ☆ مشکوة المصابیح للتبریزی، ۱۵۴

کنز العمال للمتقی، ۲۹۰۲۴، ۱۹۴/۱۰ ☆ شرح السنة للبغوی، ۲۲۱

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیث حکم فرما رہی ہے کہ اہل سنت غیر مقلدوں سے دور رہیں، ان کے مجمع میں خود نہ جائیں، اپنی مسجدوں میں انہیں نہ آنے دیں کہ فتنے اٹھیں اور عوام خراب ہوں۔  
اظہار الحق الجلی ص ۴۰

## (۵) حضرت امام مہدی کے بارے میں بشارت

۲۶۲۶۔ عن عبد الله بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول الله صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : يدفعون الی رجل من اهل بیتی یواطئ اسمہ اسمی و اسم أبیہ اسم أبی ، فیملك الارض فیملأها قسطا و عدلا کما ملک جورا و ظلما ۔  
حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ خلافت کو میرے اہل بیت سے ایک مرد کے سپرد کریں گے جس کا نام میرے نام پر ہوگا اور اس کے باپ کا نام میرے باپ کے نام پر۔ وہ زمین کو عدل و انصاف سے بھر دیگا جس طرح ظلم و ستم سے بھر گئی تھی۔ یعنی حضرت امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔  
دوام العیش ص ۷۵

## ۲۔ دجال کا ذکر (۱) دجال کا خروج

۲۶۲۷۔ عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ : يخرج الدجال فيتوجه قبله رجل من المؤمنين فتلقاه المسالِح مسالِح الدجال فيقولون له : اين تعمد ؟ فيقول : اعهد الى هذا الذي خرج ، قال : فيقولون له : او ما تو من برنا ، فيقول : ما برنا خفاء فيقولون : اقتلوه ؛ فيقول بعضهم بعض : اليس قدنها كم ربكم ان تقتلوا احدادونه ، قال فيطلقون به الى الدجال ، فاذا راه المؤمن قال : يا ايها الناس ! هذا الدجال الذي ذكر رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم قال : فيأمر الدجال به فيشج فيقول : خذوه و شجوه فيوسع ظهره و بطنه ضربا ، قال : فيقول : اما تو من بي قال : فيقول : انت المسيح الكذاب ، قال فيؤمر به فيؤشر بالمشار من مفرقة حتى يفرق بين رجله قال ثم يمشى الدجال بين القطعتين ثم يقول له : قم ، فيستوى قائما ، قال : ثم يقول له أ تو من بي ؟ فيقول ما ازددت فيك الا بصيرة ، قال : ثم يقول : يا ايها الناس ! انه لا يفعل بعدى باحد من الناس ، قال : فياخذه الدجال ليذبح فيجعل ما بين رقبته الى ترقوته نحاسا فلا يستطيع اليه سبيلا ، قال : فيأخذ بيديه و رجله فيقذف به فيحسب الناس ، انما قذفه الى النار و انما القى فى الجنة ، فقال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : هذا اعظم الناس شهادة عند رب العالمين -

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب دجال نکلے گا تو اس کی طرف ایک مرد مومن جائے گا، راستہ میں اسے دجال کے کچھ مسلح لوگ ملیں گے جو اس سے کہیں گے: کہاں کا ارادہ ہے؟ وہ کہے گا: میں اس شخص کے پاس جا رہا ہوں جو ظاہر ہوا ہے، وہ کہیں گے: کیا تو ہمارے رب پر ایمان نہیں لایا؟ وہ کہے گا: ہمارا رب پوشیدہ نہیں۔ وہ لوگ کہیں گے اس کو قتل کر دو، اس پر بعض دوسرے بول اٹھیں گے: کیا تمہارے رب نے بغیر اجازت قتل سے منع نہیں کیا: چنانچہ یہ لوگ اس کو لیکر دجال

کے پاس پہنچیں گے، یہ مرد مومن جب اس کو دیکھے گا تو بے ساختہ پکار اٹھے گا، اے لوگو! یہ وہ دجال ہے جس کا تذکرہ پہلے حضور نے فرما دیا ہے۔ یہ سن کر دجال حکم دیگا: اس کو پکڑو اور اس کا سر پھوڑ دو اور پیٹ اور پیٹھ پر سخت ضربیں لگاؤ۔ پھر اس مرد مومن سے کہے گا کیا تو مجھ پر ایمان نہیں لایا؟ وہ کہے گا: تو مسیح کذاب ہے۔ پھر حکم دیگا کہ اس کو آرے سے چیرا جائے، لہذا سر سے پاؤں تک چیرا جائے گا اور دو ٹکڑے کر دیا جائے گا۔ دجال دونوں ٹکڑوں کے درمیان کھڑے ہو کر کہے گا: اٹھ کھڑا ہو، وہ شخص زندہ ہو کر سیدھا کھڑا ہو جائے گا، پھر دجال پوچھے گا کیا مجھ پر ایمان لایا؟ وہ کہے گا: اب تو مجھے اور زیادہ یقین ہو گیا کہ تو دجال ہے۔ پھر لوگوں سے کہے گا: اے لوگو! یہ دجال اب میرے سوا کسی کے ساتھ یہ کام نہیں کر سکے گا، دجال یہ سن کر اس کو پکڑ کر ذبح کرنا چاہے گا لیکن اس کے گلے سے ہنسی تک تانے کی ہو جائے گی اور وہ ذبح نہیں کر سکے گا لہذا اس کو اپنی آگ میں ڈال دیگا۔ لوگ سمجھیں گے وہ آگ میں ڈال دیا گیا حالانکہ وہ جنت ہوگی۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ شخص اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بڑا شہید ہے۔

مالی الجیب ص ۱۳

۲۶۲۸۔ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الا احد نکم حدیثا عن الدجال ما حدث بہ نبی قومہ، انہ اعور و انہ یجئ معہ بتمثال الجنۃ و النار فالتی یقولہا انہا الجنۃ ہی النار، وانی انذرکم کما انذریہ نوح قومہ۔

شائم العنبر ص ۹

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کیا میں تم سے دجال کے بارے میں وہ بات نہ بیان کروں جو کسی نبی نے اپنی قوم سے بیان نہ کی۔، وہ کا نا ہوگا اور اپنے ساتھ جنت اور دوزخ کی شبیہ لئے پھرے گا جسکو جنت کہے گا درحقیقت وہ دوزخ ہوگی۔ لہذا میں تم کو اسی طرح ڈرا رہا ہوں جس طرح حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی قوم کو ڈرایا۔ ۱۲م

۲۶۲۹۔ عن ابی بکرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یمکت ابو الدجال و امه ثلاثین عاما لا یولد لہما و لد ثم یولد لہما غلام اعور ، اضرشی و اقله منفعۃ ، تنام عیناه و لا ینام قلبہ۔

حضرت ابو بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دجال کے ماں باپ کے یہاں تیس سال تک اولاد نہ ہوگی، پھر ایک کانٹا کا پیدا ہوگا۔ وہ بجائے منفعت بخش کے زیادہ مضرت رساں ہوگا۔ اس کی آنکھیں سوسیں گی مگر دل جاگتا رہیگا۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

علامہ قاضی بیضاوی سے ملا علی قاری علیہا الرحمۃ الباری نے نقل فرمایا کہ سوتے وقت بھی اس کی افکار فاسدہ اس کا پیچھا نہیں چھوڑتی ہیں۔ کیونکہ شیطان مسلسل اس کی طرف اپنے وساوس پہونچاتا رہتا ہے۔ اور حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قلب اطہر کے بیدار رہنے کے کے معنی یہ ہیں کہ وحی ربانی کے باعث آپ کے قلب مبارک پر مسلسل افکار صالحہ کا القاء ہوتا رہتا ہے۔ فتاویٰ رضویہ جدیدہ/۳۳۹

(۲) واقعہ ابن صیاد

۲۶۳۰۔ عن عبد الرحمن بن أبی بکرۃ عن أبیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : یمکت ابو الدجال و امه ثلاثین عاما لا یولد لہما و لد ، ثم یولد لہما غلام اعور اضرشی و اقله منفعۃ ، تنام عیناه و لا ینام قلبہ ، ثم نعت لنا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ابویہ فقال : ابوہ طوال ، ضرب اللحم ، کان انفہ منقار ، و امه امرأة فراضحیة طویلة الثدیین ، قال : ابو بکرۃ ، فسمعت بمولود فی اليهود بالمدينة ، فذهبت انا و الزبیر بن العوام حتی دخلنا علی ابویہ فاذا نعت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فیہما ، قلنا هل لکما ولد ؟ فقلا : مکثنا ثلاثین عاما لا یولد لنا و لد ، ثم و لد لنا غلام اعور اضرشی و اقله

منفعه تنام عیناه و لا ینام قلبه ، قال : فخرجننا من عندهما فاذاً هو منجدل فی الشمس فی قطیفة و له همهمة ، فكشف عن رأسه فقال : ما قلتها ؟ قلنا : و هل سمعت ما قلنا؟ قال : نعم، تنام عینای و لا ینام قلبی -

حضرت عبدالرحمن بن ابی بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دجال کے ماں باپ کے یہاں تیس سال تک اولاد نہ ہوگی، پھر ایک کانائٹ کا پیدا ہوگا وہ بجائے منفعت بخش کے زیادہ مضرت رساں ہوگا اس کی آنکھیں سوتیں گی مگر اس کا دل جاگتا رہیگا۔ پھر سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دجال کے ماں باپ کا حلیہ بیان کرتے ہوئے فرمایا: اس کا باپ نہایت لمبا، پتلا دبلّا اور پرندہ کی چونچ کی طرح لمبی ناک والا ہوگا۔ اس کی ماں موٹی اور لمبی پستان والی ہوگی۔ حضرت ابوبکرہ کہتے ہیں: میں نے یہود مدینہ میں ایک بچے کی ولادت کے بارے میں سنا تو میں حضرت زبیر بن العوام کو ساتھ لیکر پہنچا۔ جیسے ہی ہم اس کے والدین کے پاس پہنچے تو ہم نے ان دونوں میں وہ اوصاف دیکھے جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بیان فرمائے تھے۔ ہم نے ان دونوں سے کہا: کیا تمہارا کوئی بچہ ہے؟ وہ دونوں بولے: تیس سال تک ہمارے کوئی اولاد نہ ہوئی۔ اب یہ کانائٹ کا پیدا ہوا ہے جو بجائے منفعت بخش کے مضرت رساں ہے اس کی آنکھیں سوتی ہیں اور دل جاگتا ہے۔

حضرت ابوبکرہ کہتے ہیں: پھر ہم وہاں سے واپس چلے آئے۔ ہم نے یہاں آ کر دیکھا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دھوپ میں زمین پر چادر اوڑھے لیٹے ہیں اور سونے کی آواز آہستہ آہستہ آرہی ہے۔ تھوڑی دیر بعد انہوں نے سر سے چادر ہٹائی اور فرمایا: تم دونوں نے کیا کہا؟ ہم نے کہا: یا رسول اللہ! کیا آپ نے ہماری باتیں سن لیں، ارشاد فرمایا: ہاں، میری آنکھیں سوتی ہیں اور دل جاگتا رہتا ہے۔

﴿ ۲ ﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

مرقاۃ الصدود میں ہے۔ دجال ابن صیاد کی بیداری فساد کے باعث تھی اور اس کو ایذا دینے کے لئے تھی کہ اس کا دل فسق و فجور کی باتوں کی طرف متوجہ ہو کر عقوبت میں مبتلا رہے۔ جبکہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا قلب اطہر معارف الہیہ اور بے شمار مصالح میں منہمک

ہوتا ہے اور یہ چیز آپ کے درجات کی بلندی اور رفعت کا باعث تھی۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ جب دجال ابن صیاد جیسے خبیث کے دل کی بیداری بطور استدراج جائز ہے تو حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے طفیل اکابر امت کے لئے کیوں جائز نہ ہوگی۔ علامہ عبدالوہاب شعرانی ”الیوقیت والجوہر“ کی بائیسویں فصل میں شیخ محمد مغربی سے نقل کر کے فرماتے ہیں۔

جو شخص صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی طرح حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دیدار کا دعویٰ کرے تو وہ جھوٹا ہے۔ اور اگر صرف یہ دعویٰ کرے کہ اس نے حضور کو اپنے دل سے دیکھا ہے اور اس کا دل بیدار تھا تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں۔ کیونکہ جو شخص اپنے دل کو رذائل سے خوب پاک کر لیتا ہے تو وہ حق تعالیٰ کا محبوب بن جاتا ہے اور بندہ جب اس مقام پر فائز ہو جاتا ہے تو قلب کی نورانیت کے باعث گویا وہ بیدار رہتا ہے۔ اس سے بھی زیادہ صریح عبارت مجھے فتوحات مکیہ کے اٹھانوے باب میں ملی۔

شیخ اکبر فرماتے ہیں:

ولی کامل کی شرط یہ ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے طفیل اس کا دل بھی بیدار رہتا ہے اور اس پر نیند طاری نہیں ہوتی۔ کیونکہ کامل شخص وہی کہلاتا ہے جو اپنے باطن کو غفلت سے اسی طرح محفوظ رکھے جس طرح ایک شخص عالم بیداری میں اپنے ظاہر کو محفوظ رکھتا ہے۔ یہ ہی مفہوم شیخ عبدالوہاب شعرانی نے شیخ اکبر سے اپنی کتاب الکبریٰ التی نقل کیا ہے اور اس کی تائید کی ہے۔

فتاویٰ رضویہ جدیدہ ۱/۴۳۱

### (۳) تیس دجال مدعیان نبوت ہوں گے

۲۶۳۱۔ عن ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : انه سيكون في امتي ثلثون كذابون كلهم يزعم انه نبي ، و انا خاتم النبيين لاني عبدی۔

۴۵/۲

باب ما جاء لا تقوم الساعة ،

۲۶۳۱۔ الجامع للترمذی،

۵۹۵/۲

باب خیر ابن الصائد ،

السنن لابی داؤد ،

۲۰۴/۵

☆ الدر المنثور للسيوطی،

المسند لآحمد بن حنبل

☆ ۸۷ / ۱۳

فتح الباری للعسقلانی،

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت میں تیس دجال کذاب ہوں گے، ان میں سے ہر ایک اپنے کو نبی کہے گا حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں۔ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

السوء العقاب ص ۳۶

## (۴) ستائیس دجال ہوں گے

۲۶۳۲۔ عن حذيفة بن اليمان رضى الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : انه سيكون فى امتى كذابون دجالون سبعة و عشرون ، منهم اربع نسوة ، وانى خاتم النبیین لانبى بعدى ۔

حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت دعوت میں ستائیس دجال کذاب ہوں گے۔ ان میں چار عورتیں ہوں گی حالانکہ بے شک میں خاتم النبیین ہوں کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

المبین ص ۱۱۳



## ۳۔ میدان قیامت (۱) حساب و کتاب

۲۶۳۳۔ عن عبد الله بن عمرو بن العاص رضى الله تعالى عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : ان الله سيخلص رجلا من امتى على رؤس الخلائق يوم القيامة ، فينشر عليه تسعة و تسعين سجلا كل سجل مثل مد البصر ، ثم يقول : اتنكر من هذا شيئا ؟ اظلمك كتبتي الحافظون ؟ فيقول : لا يا رب ! فيقول : افلك عذر ؟ قال : لا يا رب ! فيقول : بلى ان لك عندنا حسنة و انه لا ظلم عليك اليوم ، فتخرج بطاقة ، فيها اشهد ان لا اله الا الله و اشهد ان محمدا عبده و رسوله ، فيقول : احضر و زنك فيقول : يا رب ما هذه البطاقة مع هذه السجلات ، فقال : فانك لا تظلم ، قال : فتوضع السجلات فى كفة و البطاقة فى كفة فطاشت السجلات و ثقلت البطاقة و لا يثقل مع اسم الله شئ -

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ میری امت میں سے ایک شخص کو چن لے گا پھر اس کے سامنے ننانوے رجسٹر کھولے جائیں گے اور ہر رجسٹر حدنگاہ تک ہوگا۔ پھر اسے کہا جائے گا تو اس سے ان کا کرتا ہے؟ یا میرے فرشتوں کو اما کا تین نے تجھ پر ظلم کیا؟ وہ کہے گا: اے میرے رب! نہیں، اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا تیرے پاس کوئی عذر ہے؟ بندہ کہے گا: نہیں، اللہ تعالیٰ فرمائے گا ہمارے پاس تیری ایک نیکی ہے۔ آج تم پر ظلم نہیں کیا جائے گا۔ پھر ایک کاغذ نکالا جائے گا جس پر کلمہ شہادت لکھا ہوگا اللہ تعالیٰ فرمائے گا جا اس کا وزن کرا۔ بندہ عرض کرے گا ان رجسٹروں کے سامنے اس کاغذ کی کیا حیثیت ہے، اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تم پر ظلم نہیں کیا جائے گا۔ حضور فرماتے ہیں: پھر ایک پلے میں ننانوے رجسٹر رکھے جائیں گے اور

۲۶۳۳۔	جامع للترمذی ،	باب ما جاء فيمن يموت وهو يشهد	۸۸/۲
المستدرک للحاکم ،	۶/۱	☆ کنز العمال للمتقی ، ۱۰۹ ،	۱۰۹
شرح السنة للبعوی ،	۱۳۴ / ۱۵	☆ مشکوة المصابیح للتبریزی ،	۵۵۵۹
الصحيح لابن حبان	، ۲۵۲۴	☆ السلسلة الصحيحة للالباني ،	۱۳۵

دوسرے میں وہ کاغذ جس پر کلمہ شریف لکھا ہوگا۔ چنانچہ رجسٹروں کا پلہ ہلکا ہوگا اور کاغذ کا بھاری۔ اور اللہ کے نام کے مقابلہ میں کوئی چیز وزنی نہ ہوگی۔ صلاة القضاء ص ۳۵

## (۲) پل صراط جہنم کی پیٹھ پر نصب ہوگا

۲۶۳۴۔ عن ابی ہریرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ان ناسا قالوا لرسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : هل نرى ربنا يوم القيامة ؟ فقال : رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : هل تضارون فی القمر ليلة البدر ، قالو : لا یا رسول اللہ ! قال : هل تضارون فی الشمس لیس دونها سحاب ، قالوا : لا یا رسول اللہ ! قال فانکم ترونه كذلك ، یجمع اللہ الناس یوم القيامة فیقول : من کان یعبد شیئاً فلیتبعه فیتبع من یعبد الشمس الشمس و یتبع من یعبد القمر القمر ، و یتبع من یعبد الطواغیت الطواغیت و تبقى هذه الامة فیها منا فقوها ، فیأتیهم اللہ فی صورة غیر صورته التی یعرفون فیقول : انا ربکم فیقولون : نعوذ باللہ منک هذا مکاننا حتی یاتینا ربنا فاذا جاء ربنا عرفناه فیأتیهم اللہ فی صورته التی یعرفون فیقول : انا ربکم فیقولون : انت ربنا فیتبعونه و یضرب الصراط بین ظهرانى جہنم فاکون انا و امتى اول من یحیز و لا یتکلم یومئذالا المرسل ، و دعوى الرسل یومئذ اللهم سلم سلم، و فی جہنم کلالیب مثل شوک السعدان ، هل رأیتم السعدان ؟ قالوا : نعم یا رسول اللہ ! قال : فانها مثل شوک السعدان غیر انه لا یعلم ما قدر عظمها الا اللہ ، تخطف الناس باعمالهم ، فمنهم الموبق یعنی بعمله و منهم المجازى حتی ینجى ، حتی اذا فرغ اللہ من القضاء بین العباد و اراد ان ینخرج برحمته من اراد من اهل النار امر الملائكة ان ینخرجوا من النار من کان لا یشک باللہ شیئاً فمن اراد اللہ ان یرحمه ممن یقول : لا اله الا اللہ فیعرفونهم فی النار یعرفونهم باثر السجود تاکل النار من ابن آدم الا اثر السجود و حرم اللہ علی النار اثر السجود ، فیخرجون من النار قد امتحشوا فیصب علیهم ماء الحیاة فینبتون منه کما تنبت الحبة فی حمیل السیل ثم یفرغ اللہ من القضاء بین العباد و یبقى رجل مقبل بوجهه علی النار و هو آخر اهل الجنة دخول الجنة ، فیقول : ای رب ! اصرف و جهی عن النار فانه قد قشبنی ریحها و احرقنی ذکائها ، فیدعو اللہ ما شاء اللہ ان یدعوه ثم

يقول الله تعالى: هل عسيت ان فعلت ذلك بك ان تسئل غيره فيقول: لا اسئلك غيره و يعطى ربه عزوجل من عهود و موثيق ما شاء الله ، فيصرف الله وجهه عن النار فاذا اقبل الجنة و رآها سكت ما شاء الله ان يسكت ثم يقول: اى رب! قدمنى الى باب الجنة ، فيقول الله له: اليس قد اعطيت عهودك و موثيقك لا تسألنى غير الذى اعطيتك ، و يلك يا ابن آدم! اغدرك فيقول: اى رب! يدعوا لله حتى يقول له: فهل عسيت ان اعطيتك ذلك ان تسأل غيره فيقول: لا وعزتك ، فيعطى ربه ما شاء الله من عهود و موثيق فيقدمه الى باب الجنة ، فاذا اقام على باب الجنة انفهقت له الجنة ، فرأى ما فيها من الخير و السرور فيسكت ما شاء الله ان يسكت ثم يقول اى رب! ادخلنى الجنة ، فيقول الله عزوجل له ، اليس قد اعطيت عهودك و موثيقك ان لا تسأل غير ما اعطيت ، و يلك يا ابن آدم! ما اغدرك ، فيقول: اى رب! لا اكونن اشقى خلقك فلا يزال يدعو الله حتى يضحك الله عزوجل منه فاذا ضحك الله منه قال: ادخل الجنة ، فاذا دخلها قال الله له: تمنه، فيسأل ربه و يتمنى حتى ان الله ليذكره من كذاو كذا حتى اذا انقطعت به الامانى قال الله ذلك لك و مثله معه ۔

تجلی الیقین ص ۱۳۰

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ کچھ حضرات نے بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا ہم قیامت کے دن خداوند قدوس کے دیدار سے مشرف ہوں گے؟ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا چودھویں رات کے چاند کو دیکھنے میں تم کو کوئی پریشانی ہوتی ہے؟ بولے: نہیں یا رسول اللہ! فرمایا کیا بغیر ابرسورج کو دیکھنے میں کسی طرح کی دشواری پیش آتی ہے؟ بولے: نہیں، فرمایا: تم اسی طرح دیدار الہی سے مشرف ہو گے۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن لوگوں کو جمع فرمائے گا تو ارشاد ہوگا جو جس کا پچاری تھا وہ اس کے ساتھ ہو جائے۔ لہذا سورج کے پچاری اس کے ساتھ ہوں گے، چاند کو پوجنے والے اس کے ساتھ ہو جائیں گے، اور جو دیگر معبودان باطل کے پچاری تھے وہ ان کے ساتھ ہوں گے۔ فقط امت محمدیہ باقی رہ جائے گی۔ اس میں مومن و منافق سب ہوں گے پھر اللہ تعالیٰ ان پر ایسی تجلی فرمائے گا جس سے کہ لوگ نا آشنا ہوں گے، ندا ہوگی میں تمہارا پروردگار ہوں، لوگ کہیں گے اللہ کی پناہ تجھ سے، ہم اسی جگہ ہیں یہاں تک کہ ہمارا پروردگار ہم پر خاص تجلی فرمائے تو ہم اس کو بخوبی پہچان لیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ کی ان پر ایسی تجلی ہوگی جس سے وہ

آشنا ہوں گے۔ فرمائے گا: میں تمہارا رب ہوں وہ جواب میں کہیں گے ہاں تو ہمارا رب ہے، پھر یہ سب اس کے ساتھ ہو جائیں گے اس کے بعد دوزخ کی پیٹھ پر ایک پل نصب کیا جائے گا۔ اس پر سے میں اور میری امت سب سے پہلے گزریں گے۔ اس دن انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے علاوہ کسی میں بات کرنے کی سکت نہ ہوگی۔ عام طور پر پیغمبروں کی زبان پر یہ ہوگا اے اللہ سلامتی سے رکھ، اے اللہ سلامتی سے رکھ، دوزخ میں آنکڑے ہیں لوہے کے جو سعدان کے کانٹوں کی طرح ہیں۔ فرمایا: کیا تم نے سعدان کے کانٹے دیکھے ہیں: عرض کیا: ہاں یا رسول اللہ! فرمایا: وہ بالکل اسی طرح ہوں گے البتہ ان کی مقدار اللہ عزوجل بہتر جانتا ہے۔ لوگوں کو وہ آنکڑے دوزخ میں کھینچ لیں گے بعض اپنی بد اعمالیوں کی وجہ سے ہلاک ہوں گے اور بعض گزر کر نجات پا جائیں گے۔ جب اللہ تعالیٰ لوگوں کا فیصلہ فرما دیگا اور اپنی رحمت سے لوگوں کو دوزخ سے نکالنا چاہے گا تو فرشتوں کو حکم دے گا کہ جو مشرک نہیں انکو دوزخ سے نکالو کہ وہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھنے والے تھے۔ فرشتے انکو ان کے سجدوں کے نشانوں سے پہچان لیں گے کہ آگ انسان کے جسم کو تو کھائے گی لیکن آثار سجدہ محفوظ رہیں گے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے آگ کو ان پر حرام فرمادیا ہے کہ ان مقامات کو کھائے۔ چنانچہ انکو دوزخ سے نکالا جائے گا لیکن وہ جل کر کوئلہ ہو چکے ہوں گے۔ ان کو آب حیات میں غسل دیا جائے گا تو ان کے جسم اس طرح نشوونما پائیں گے جیسے سیلاب کی کانپ میں تیزی سے دانہ اگتا اور بڑھتا ہے۔ پھر اسی طرح سب کو نکال لیا جائے گا صرف ایک شخص باقی رہے گا جس کا منہ دوزخ کی طرف ہوگا یہ شخص عرض کرے گا: اے میرے رب! میرا منہ دوزخ کی طرف سے پھیر دے کہ اس کی بوز اذیت ناک ہے اور اس کی تیزی نے مجھے جلا ڈالا۔ اسی طرح خداوند قدوس سے دعا کرتا رہے گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اگر میں یہ تیرا سوال پورا کر دوں تو تو اس کے علاوہ کچھ اور تو نہ مانگے گا، وہ عرض کرے گا: نہیں، میں پھر کچھ نہیں مانگوں گا۔ اللہ تعالیٰ جو جو عہد و پیمان اس سے لینا چاہے گا وہ ان سب کا اقرار کرے گا۔ جب جنت کی طرف اس کا منہ ہوگا ایک مدت تک جب تک اللہ عزوجل چاہے وہ خاموشی سے دیکھتا رہے گا۔ پھر عرض کریگا: اے میرے رب! مجھے جنت کے دروازے تک پہنچا دے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تو نے اس سے پہلے قول و اقرار اور عہد و پیمان نہیں کئے تھے کہ اس کے علاوہ اور کچھ نہ مانگوں گا۔ خرابی ہو اے ابن آدم، تو کتنا عہد

شکمن ہے۔ وہ کہے گا اے رب پھر اسی طرح دعا کرتا رہے گا۔ یہاں تک کہ رب تبارک و تعالیٰ فرمائے گا: اچھا اگر میں تیرا یہ سوال بھی پورا کر دوں تو تو پھر اس کے بعد تو نہ مانگے گا، عرض کریگا: تیری عزت کی قسم! اس کے علاوہ کچھ نہ مانگوں گا اور اس مرتبہ بھی جو اللہ تعالیٰ چاہے گا عہد و پیمانہ کریگا۔ آخر کار اللہ عز و جل اس کو جنت کے دروازے تک پہنچا دیگا جب وہاں کھڑا ہوگا تو ساری جنت اس کے سامنے ہوگی، اور اس میں جو کچھ نعمت، فرحت اور خوشی اور مسرت ہوگی وہ سب دیکھے گا۔ ایک حد تک جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا یہ خاموشی سے انکودیکھتا رہے گا۔ اس کے بعد عرض کریگا: اے میرے رب! مجھے جنت کے اندر پہنچا دے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تو نے کیا اقرار کیا تھا اور کیسے عہد و پیمانہ کئے تھے۔ کیا تو نے نہ کہا تھا کہ اب اس کے علاوہ نہ مانگوں گا۔ خرابی ہو تیرے لئے اے ابن آدم! کتنا غدار ہے تو۔ وہ عرض کریگا الہی! میں تیری مخلوق میں بد نصیب نہیں بننا چاہتا۔ وہ اسی طرح اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا رہے گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہو جائے گا اور فرمائے گا۔ جنت میں داخل ہو جا۔ جب وہ شخص جنت میں داخل ہوگا تو اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا: اب تو خواہش کر، اور اپنے رب سے مانگ، وہ مانگتا رہے اور جو مانگے گا ملتا رہے گا یہاں تک کہ جب اس کی تمام خواہش پوری ہو جائیگی تو فرمائے گا۔ جاتجے یہ تمام نعمتیں دی گئیں اور ان کے برابر اور ساتھ میں دی جاتی ہیں۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں ہے اس کی خواہش کے ساتھ دس گنی نعمتیں اس کو اور دی جائیں گی۔ ۱۲م

## ۲۔ شفاعت

### (۱) شفاعت کا ثبوت

۲۶۳۵۔ عن جابر بن عبد الله رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: اعطيت خمسا لم يعطهن احد من الانبياء قبلى، نصرت بالرعب مسيرة شهر، و جعلت لى الارض مسجدا و طهورا ايما رجل من امتى ادركته الصلوة فيصل، و احلت لى الغنائم، و كان النبى يعث الى قومه خاصة و بعثت الى الناس كافة و اعطيت الشفاعة۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے پانچ چیزیں ایسی عطا کی گئیں جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہ ملیں۔ میری مدد اس طرح کی گئی کہ کافروں کے دلوں میں میرا رعب ایک ماہ کی مسافت ہی سے ڈال دیا گیا۔ میرے لئے تمام زمین کو مسجد اور پاکی حاصل کرنے کا ذریعہ بنا دیا گیا۔ چنانچہ میری امت کے کسی شخص کو جہاں نماز کا وقت ہو جائے وہاں ہی نماز پڑھ سکتا ہے میرے لئے مال غنیمت حلال کر دیا گیا۔ انبیائے سابقین علیہم الصلوٰۃ والسلام اپنی مخصوص اقوام کی طرف مبعوث ہوئے لیکن مجھے تمام انسانوں کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا۔ مجھے شفاعت کبریٰ کا منصب عطا کیا گیا۔ ۱۲

۲۶۳۶۔ عن أبى بن كعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول الله صلى

۶۲/۱	باب قول النبى ﷺ جعلت لى،	۲۶۳۵۔ الجامع الصحيح للبخارى،
۱۹۹/۱	باب المساجد،	الصحيح لمسلم،
۷۶/۱	☆ الجامع الصغير للسيوطى،	السنن الكبرى للبيهقى،
۴۳۶/۱	☆ فتح البارى لابن حجر،	حلية الاولياء لابى نعيم،
۲۲۱/۵	☆ التمهيد لابن عبد البر،	البداية والنهاية لابن كثير،
۵۹/۸	☆ مجمع الزوائد للهيثمى،	المسند لابن حمد بن حنبل،
۴۳۷/۱۱، ۳۲۰، ۵۸	☆ كنز العمال للمتنقى،	الدر المنثور للسيوطى،
۲۰۱/۲	باب ما جاء فى فضل النبى ﷺ	۲۶۳۶۔ الجامع للترمذى،
	باب الشفاعة ۳۳۰/۲	السنن لابن ماجه،
۷۱/۱	☆ المستدرک للحاکم،	المسند لابن حمد بن حنبل،
۴۰۶/۱۱، ۳۱۸، ۹۸	☆ كنز العمال للمتنقى،	الجامع الصغير للسيوطى

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اذا كان يوم القيامة كنت انا امام النبیین وخطیبہم و صاحب شفاعتہم غیر فخر۔

فتاویٰ رضویہ

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب قیامت کا دن ہوگا تو میں نبیوں کا امام اور خطیب ہوں گا اور سب کی شفاعت کروں گا مجھے اس پر فخر نہیں۔ ۱۲م

۲۶۳۷۔ عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ما زلت اتردد علی ربی فلا اقوم فیہ مقاما الا شفعت حتی اعطانی اللہ من ذلك ان قال: ادخل من امتك من خلق اللہ من اشهد ان لا اله الا اللہ یوما و احدا مخلصا و مات علی ذلك۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں اپنے رب کے حضور آتا جاتا رہوں گا۔ جس شفاعت کے لئے کھڑا ہوں گا قبول ہوگی۔ یہاں تک کہ میرا رب فرمائے گا: تمام مخلوق میں جتنی تمہاری امت ہے ان میں جو توحید پر مبرا ہو خواہ وہ ایک ہی دن کا مومن رہا اسے جنت میں داخل کر دو۔ ۱۲م

۲۶۳۸۔ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: شفاعتی لمن شهد ان لا اله الا اللہ مخلصا و ان محمد رسول اللہ یردق لسانہ قلبہ و قلبہ لسانہ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری شفاعت ہر اس شخص کے لئے ہے جو اللہ تعالیٰ کی توحید اور میری رسالت پر اخلاص سے گواہی دیتا ہو کہ زبان دل کے موافق اور دل زبان کے موافق۔ اللہم! اشہد و کفی بک شہیدا۔ انی اشہد بقلبی و لسانی انہ لا اله الا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حنیفا مخلصا و اما انا من المشرکین۔ و الحمد لله رب العالمین۔

فتاویٰ افریقہ ص ۱۴۱

- ☆ ۵۱۸/۲، المسند لا حمد بن حنبل، ۲۶۳۷۔  
 ☆ ۳۰۷/۲، المسند لا حمد بن حنبل، ۲۶۳۸۔  
 ☆ ۹/۲، المعجم الکبیر للطبرانی، الترغیب والترہیب للمندری، ۴۳۷/۴۔  
 ☆ الصحیح لابن حبان، ۲۵۹۴۔

۲۶۳۹۔ عن عبد الله بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول الله صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خیرت بین الشفاعة و بین ان یدخل شطر امتی الجنة فاحترت الشفاعة ، لانها اعم و اکفی ترونها للمؤمنین المتقین ، لا و لكنها للمذنبین الخطائین -

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے شفاعت اور نصف امت کو جنت میں داخل کرانے میں سے ایک چیز کا اختیار دیا گیا تو میں نے شفاعت اختیار کی کہ یہ زیادہ لوگوں کے لئے ہوگی اور سب کو کفایت کریگی کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ یہ صرف متقی پرہیزگار لوگوں کے لئے ہوگی، نہیں بلکہ یہ گناہ گاروں کا خطا کاروں کے لئے عام ہے۔ ۱۲م

## (۲) شفاعت کبیرہ گناہ والوں کے لئے ہے

۲۶۴۰۔ عن ام المؤمنین ام سلمة رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت : قال رسول الله صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : شفاعتی للہا لکین من امتی -

ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری شفاعت میرے ان امتیوں کے لئے جنہیں گناہوں نے ہلاک کر ڈالا۔

۲۶۴۱۔ عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول الله صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شفاعتی لاهل الكبائر من امتی -

۶۷/۲	باب الشفاعة	الجامع للترمذی،
۳۲۹/۲	باب ذکر الشفاعة،	السنن لا بن ماجه،
۴۴۷/۴	☆ الترغیب والترہیب للمندری،	المسند لا حمد بن حنبل،
	☆ ۲۵۰/۲	الجامع الصغیر للسيوطی،
	☆	۲۶۴۰۔ الکامل لا بن عدی،
۶۶/۳	باب ذکر الشفاعة	۲۶۴۱۔ الجامع للترمذی،
۶۵۲/۲	باب فی الشفاعة،	السنن لا بی داؤد،
۱۷/۸	☆ السنن الکبری للبیہقی،	المسند لا حمد بن حنبل،
۳۹۸/۱۴	☆ کنز العمال للمتقی، ۳۹۰۵۵،	الترغیب والترہیب للمندری
	☆ ۴۴۶/۴	



حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری شفاغت میری امت میں ان کے لئے ہے جو کبیرہ گناہ والے ہیں۔

۲۶۴۲۔ عن أبي الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: شفاغتی لاهل الذنوب من امتی قلت و ان زنی و ان سرق ، قال: و ان زنی و ان سرق علی رغم انف أبي الدرداء۔

حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری شفاغت میرے گنہگار امتیوں کے لئے ہے، حضرت ابو درداء کہتے ہیں: میں نے عرض کیا: اگر چہ زانی ہو اگر چہ چور ہو فرمایا اگر چہ زانی ہو اگر چہ چور ہو برخلاف خواہش ابو درداء کے۔

فتاویٰ رضویہ ۱۱/۱۳۷

### (۳) حضور سب سے پہلے شفاغت فرمائیں گے

۲۶۴۳۔ عن انس بن مالك رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: انا اول شفيع فى الجنة لم يصدق نبى من الانبياء ما صدقت ، و ان من الانبياء ما يصقه من امته الارجل واحد۔

تجلی الیقین ص ۱۲۸

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں سب سے پہلے شفاغت کر کے جنت میں لیا جاؤں گا، انبیائے سابقین کی بہ نسبت مجھ پر زیادہ لوگ ایمان لائے، بعض نبی تو وہ بھی ہیں جن پر ایمان لانے والا صرف ایک ہی شخص ہوگا۔ ۱۲م

### (۴) شفاغت کبریٰ کی تفصیل

۲۶۴۴۔ عن انس بن مالك رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول الله صلى

۳۹۸/۱۴، ۳۹۰۰۶، كنز العمال للمتقى	☆	۱۸۴/۹	اتحاف السادة للزبيدي،
تاريخ بغداد للخطيب، ۴۱۶/۱	☆	۳۰۱/۲	الجامع الصغير للسيوطي،
	☆	۱۱۲/۱	الصحيح لمسلم، الايمان
السلسلة الصحيحة للالباني، ۹۸ / ۴	☆	۴۱۹/۱۱، ۳۱۹۶۷	كنز العمال للمتقى،
	☆	۱۱۰/۱	الصحيح لمسلم، الايمان،

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اذا كان يوم القيامة ماج الناس بعضهم الى بعضهم فيأتون آدم عليه السلام فيقولون اشفع لذريتك فيقول لست لها و لكن عليكم بابرهم فانه خليل الله تعالى فيأتون ابرهيم عليه السلام فيقول لست لها و لكن عليكم بموسى فانه كليم الله تعالى فيوتى موسى عليه السلام فيقول لست لها و لكن عليكم بعيسى فانه روح الله و كلمته فيوتى عيسى عليه السلام فيقول لست لها و لكن عليكم بمحمد صلى الله تعالى عليه وسلم فاوتى فاقول انا لها، انطلق فستأذن على ربي فيوذن لي فاقوم بين يديه فأحمده بمحامد لا اقدر عليه الآن يلهمنيه الله تعالى ثم اخر له ساجد فيقال لي يا محمد ارفع رأسك و قل يسمع لك و سل تعطه و اشفع تشفع فاقول يا رب امتى امتى فيقال انطلق فمن كان في قلبه مثقال حبه من برة او شعيرة من ايمان فاخرجه منها فانطلق فافعل ثم ارجع الى ربي تعالى فاحمده بتلك المحامد ثم اخر له ساجدا فيقال لي يا محمد ارفع رأسك و قل يسمع لك و سل تعطه و اشفع تشفع فاقول يا رب امتى فيقال لي انطلق فمن كان في قلبه مثقال حبة من خردل من ايمان فاخرجه منها فانطلق فافعل ثم اعود الى ربي فاحمده بتلك المحامد ثم اخر له ساجدا فيقال لي يا محمد ارفع رأسك و قل يسمع لك و سل تعطه و اشفع تشفع فاقول يا رب امتى امتى فيقال لي انطلق فمن كان في قلبه ادنى ادنى من مثقال حبة من خردل من ايمان فاخرجه من النار فانطلق فافعل ثم ارجع الى ربي في الرابعة فاحمده بتلك المحامد ثم اخر له ساجدا فيقال لي يا محمد ارفع رأسك و قل يسمع لك و سل تعطه و اشفع تشفع فاقول يا رب ائذن فيمن قال لا اله الا الله قال ليس ذاك لك او قال ليس ذاك اليك و لكن و عزتى و كبريائى و عظمتى و جبريائى لا اخرجن من قال لا اله الا الله .

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب قیامت کا دن ہوگا تو لوگ مضطرب و بے چین ہو کر حضرت آدم علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے: اپنی اولاد کی شفاغت کیجئے، فرمائیں گے؛ آج میں اس منصب پر فائز نہیں، تم سب حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس جاؤ کہ وہ اللہ کے خلیل ہیں۔ سب جمع ہو کر حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں حاضری دیں گے۔ آپ بھی فرمائیں گے: آج میں اس مقام پر معین نہیں تم

سب حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس جاؤ کہ وہ کلیم اللہ ہیں حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ سے یہی جواب ملے گا۔ کہ میں اس کام پر مامور نہیں۔ تم حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس جاؤ کہ وہ روح اللہ اور اس کا کلمہ ہیں ان کی بارگاہ میں حاضری کے بعد بھی یہی جواب ملے گا کہ میں اس کام کے لئے نہیں، ہاں تم سب محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضری دو، چنانچہ وہ سب میرے پاس آئیں گے تو میں ان کی فریاد سنوں گا اور کہوں گا۔ ہاں میں ہی اس کام کے لئے ہوں۔ لہذا میں بارگاہ خداوند قدوس میں حاضری کی اجازت چاہوں گا مجھے اجازت ملے گی اور میں اپنے رب کے حضور کھڑے ہو کر اس کی اس طرح حمد و ثنائیاں کروں گا کہ اس وقت نہیں کر سکتا کیونکہ وہ محامد مجھے اسی وقت بارگاہ رب العزت سے القا ہوں گے۔ پھر میں سجدہ میں گر جاؤں گا۔ ندا ہوگی اے محمد! اپنا سر اٹھاؤ، عرض کرو تمہاری بات سنی جائے گی، مانگو تمہاری خواہش پوری کی جائے گی شفاعت کرو تمہاری شفاعت قبول کی جائے گی۔ میں عرض کروں گا: اے میرے رب! میری امت کو بخش دے، میری امت کو بخش دے۔ حکم ہوگا: جاؤ جسکے دل میں گندم یا جو کے برابر ایمان ہو اس کو نکال لو، میں جا کر ان سب کو نکال لوں گا پھر دوبارہ بارگاہ رب العزت میں حاضری دوں گا اور اسی طرح حمد و ثنائیاں کر کے گر جاؤں گا۔ حکم ہوگا: اے محمد! اپنے سر کو اٹھاؤ! کہو سنا جائے گا مانگو دیا جائے گا، اور شفاعت کرو قبول ہوگی، میں عرض کروں گا: اے میرے رب! میری امت کی بخشش فرما، میری امت کی بخشش فرما۔ فرمائے گا: جاؤ جسکے دل میں رائی کے دانہ کے برابر ایمان ہو اس کو نکال لو، میں ایسا ہی کروں گا، پھر تیسری بار بارگاہ ذوالجلال میں حاضری دوں گا اور حسب سابق حمد الہی بجلاؤں گا، سجدہ میں گر جاؤں گا، فرمان مقدس ہوگا اے محمد! سر اٹھاؤ! کہو سنا جائے گا، مانگو دیا جائے گا، شفاعت کرو قبول ہوگی، میں عرض کروں گا: اے میرے رب! میری امت کو بخش دے، میری امت کو بخش دے۔ حکم ہوگا: جاؤ جس کے دل میں رائی کے دانہ سے کم سے کم ایمان ہو اس کو بھی دوزخ سے نکال لو۔ میں انکو بھی نکال لوں گا۔ پھر چوتھی بار حاضری دوں گا اور حمد و ثنا کے بعد سجدہ کروں گا اللہ عز و جل کی طرف سے حکم آئے گا، اے محمد! سر اٹھاؤ، کہو تمہاری بات سنی جائے گی، مانگو دیا جائے گا، اور شفاعت کرو قبول ہوگی۔ میں عرض کروں گا: اے میرے رب! مجھے ان لوگوں کے بارے میں بھی اجازت عطا فرما جنہوں نے اقرار تو حید کیا اللہ رب العزت فرمائے گا۔

اے محبوب! وہ لوگ تمہارے لئے نہیں، بلکہ مجھے اپنی عزت، بڑائی، عظمت اور بزرگی کی قسم کہ میں ہر موحد کو ضرور دوزخ سے نکال کر جنت میں داخل کروں گا۔ ۱۲م

۲۶۴۵۔ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : اتی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یوما بلحم فرفع الیہ الذراع وكانت تعجبه فنہس منها نہسۃ فقال : انا سید الناس یوم القیامۃ۔ هل تدرون بم ذاک؟ یجمع اللہ تعالیٰ یوم القیامۃ الاولین والآخرین فی صعید واحد فیسمعہم الدعی وینفذ ہم البصر وتدنو الشمس، فیبلغ الناس من الغم والکرب مالا یطیقون وما لا یحتملون، فیقول بعض الناس لبعض: الاترون ما انتم فیہ، الاترون ما قد بلغکم، الاتنظرون الی من یشفع لکم یعنی الی ربکم، فیقول بعض الناس لبعض ایتوا آدم، فیأتون آدم علیہ السلام فیقولون: یآدم! انت ابو البشر خلقتک اللہ بیدہ ونفخ فیک من روحہ وامر الملائکۃ فسجدوا لک، اشفع لنا الی ربک، الاتری ما نحن فیہ، الاتری ما قد بلغنا۔ فیقول آدم: ان ربی غضب الیوم غضبا لم یغضب قبلہ مثله ولن یغضب بعدہ مثله، انه نہانی عن الشجرۃ فعصیتہ، نفسی نفسی، اذہبوا الی غیری، اذہبوا الی نوح، فیأتون نوحا علیہ السلام فیقولون: یا نوح! انت اول الرسول الی الارض وسماک اللہ عبد اشکورا، اشفع لنا الی ربک، الاتری ما نحن فیہ، الاتری ما قد بلغنا، فیقول لهم: ان ربی قد غضب الیوم غضبا لم یغضب قبلہ مثله ولن یغضب بعدہ مثله، وانه قد كانت لی دعوی دعوت بہا علی قومی، نفسی نفسی، اذہبوا الی ابراہیم، فیأتون ابراہیم فیقولون: انت نبی اللہ تعالیٰ وخلیلہ من اهل الارض، اشفع لنا الی ربک، الاتری الی ما نحن فیہ الاتری الی ما قد بلغنا۔ فیقول لهم ابراہیم، ان ربی قد غضب الیوم غضبا لم یغضب قبلہ مثله ولا یغضب بعدہ مثله، و ذکر کذباتہ، نفسی نفسی، اذہبوا الی غیری، اذہبوا الی موسی فیأتون موسی علیہ السلام فیقولون: یا موسی! انت رسول اللہ، فضلك اللہ تعالیٰ برسالتہ وتکلیمہ علی الناس، اشفع لنا الی ربک، الاتری ما نحن فیہ الاتری ما قد بلغنا۔ فیقول لهم موسی، ان ربی قد غضب الیوم غضبا لم یغضب قبلہ مثله ولن یغضب

بعده مثله، وانی قتلت نفسا لم اوامر بقتلها، نفسی نفسی، اذهبوا الى عیسی فیأتون عیسی علیه السلام فیقولون: یا عیسی! انت رسول الله و کلمت الناس فی المهد و کلمة منه القاها الى مریم و روح منه، فاشفع لنا الى ربك الا ترى ما نحن فيه الا ترى ما قد بلغنا۔ فیقول لهم عیسی: ان ربی قد غضب الیوم غضبا لم یغضب قبله مثله، ولن یغضب بعده مثله، ولم یذكر له ذنبا، نفسی نفسی، اذهبوا الى غیری، اذهبوا الى محمد صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فیأتونی فیقولون: یا محمد! انت رسول الله و خاتم الانبیاء، و غفر الله لك ما تقدم من ذنبك و ما تاخر، اشفع لنا الى ربك، الا ترى ما نحن فيه، الا ترى ما قد بلغنا، فانطلق فأتی تحت العرش فاقع ساجدا لربی ثم یفتح الله تعالیٰ علی و یلهمنی من محامده و حسن الثناء علیه شیئا لم یفتحہ لا حد قبلی، ثم قال: یا محمد ارفع راسك، سل تعطه اشفع تشفع، فارفع راسی فاقول: یا رب امتی امتی، فیقال: یا محمد! ادخل الجنة من امتك من لا حساب علیه من باب الایمن من ابواب الجنة و هم شركاء الناس فیما سوى ذلك من الابواب۔ و الذی نفس محمد بیده! ان ما بین المصرا عین من مصاریع الجنة كما بین مكة و هجرا و كما بین مكة و بصری۔

### فتاویٰ رضویہ ۱۱/۱۳۶

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں ایک دن دست کا گوشت پیش ہوا، چونکہ حضور کو یہ حصہ گوشت پسند تھا لہذا آپ نے اگلے دندان مبارک سے اس کو تناول فرمانا شروع کیا اس کے بعد ارشاد فرمایا: میں قیامت کے دن لوگوں کا سردار ہوں گا، اور جانتے ہو کہ کیوں ایسا ہوگا؟ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تمام اولین و آخرین کو ایک وسیع اور ہموار میدان میں جمع فرمائے گا کہ جس میں پکارنے والے کی آواز سب کو پہنچے گی اور دیکھنے والا سب کو دیکھ سکے گا سورج نہایت قریب ہوگا، لوگوں پر ایسی مصیبت اور پریشانی ٹوٹ پڑے گی کہ اس کو برداشت کرنے کی نہ طاقت ہوگی اور نہ اس کو سہہ سکیں گے۔ چنانچہ آپس میں ایک دوسرے سے کہیں گے، کیا تم اپنا حال نہیں دیکھ رہے، کیا تم بارگاہ رب العزت میں اپنا شفیع بنانے کے لئے غور نہیں کرتے، چنانچہ طے یہ ہوگا کہ چلو حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں چل کر اپنا مدعا بیان کریں، لہذا آپ کی

خدمت میں حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے: اے حضرت آدم! آپ تمام انسانوں کے باپ ہیں، اللہ تعالیٰ نے اپنے دست قدرت سے آپ کو پیدا فرمایا اور اپنی طرف سے آپ کے جسم اقدس میں روح ڈالی، پھر ملائکہ سے آپ کو سجدہ کرایا، آپ اپنے رب کی بارگاہ میں ہماری شفاعت کریں، ملاحظہ فرمائیں کہ ہماری کیا حالت ہے حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمائیں گے: آج میرے رب نے وہ غضب فرمایا ہے کہ ایسا غضب نہ اس سے پہلے فرمایا تھا اور نہ بعد میں فرمایا گا۔ مجھے خداوند قدوس نے درخت گندم سے کچھ کھانے کو منع فرمایا تھا لیکن میں اس سے نہ بچ سکا، مجھے آج خود اپنی فکر ہے، مجھے آج خود اپنی فکر ہے۔ تم کسی دوسرے کے پاس جاؤ یعنی حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس۔ سب حضرت نوح کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے۔ اے حضرت نوح! آپ کو اللہ تعالیٰ نے زمین میں سب سے پہلے رسول بنا کر بھیجا، اور آپ کا نام شکر گزار بندہ رکھا، اپنے رب کے حضور ہماری شفاعت کیجئے، دیکھئے تو ہم کس حال کو پہنچ گئے ہیں۔ حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی وہی جواب دیں گے، آج میرے رب نے وہ غضب فرمایا ہے کہ ایسا نہ پہلے فرمایا تھا اور نہ بعد میں کبھی فرمائے گا۔ میری ایک دعا تھی جو میں نے اپنی قوم کے لئے دنیا ہی میں کر لی، اب مجھے اپنی فکر ہے۔ اب مجھے خود اپنی فکر ہے۔ تم سب حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس جاؤ۔ سب حیران و پریشان حضرت ابراہیم کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے: آپ اللہ تعالیٰ کے نبی اور اہل زمین میں اس کے خلیل بنا کر بھیجے گئے۔ اپنے رب کے حضور ہماری شفاعت کیجئے، ہماری حالت تو ملاحظہ فرمائیے کہ ہم کس پریشانی میں مبتلا ہیں، حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی وہی جواب دیں گے، آج میرے رب نے وہ غضب فرمایا ہے کہ نہ کبھی اس سے پہلے فرمایا تھا اور نہ آئندہ کبھی فرمائے گا۔ اور اپنی تین لغزشوں کا تذکرہ فرمائیں گے اور کہیں گے: آج تو مجھے اپنی فکر ہے، آج تو مجھے اپنی فکر ہے۔ تم میرے علاوہ کسی کے پاس جاؤ یعنی حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس۔ سب ٹھوکرین کھاتے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے: اے حضرت موسیٰ! آپ اللہ کے رسول ہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغام اور کلام سے لوگوں پر آپ کو فضیلت بخشی، اپنے رب کے حضور ہماری شفاعت کریں کہ ہم اس رنج و غم سے خلاصی پائیں ہماری حالت کو دیکھیں کیسی خستہ ہو رہی

ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام بھی وہی کہیں گے، آج میرے رب نے ایسا غضب فرمایا ہے کہ نہ کبھی پہلے فرمایا تھا اور نہ اس کے بعد فرمائے گا۔ میں نے دنیا میں ایک ایسے شخص کو قتل کر دیا تھا جس کا مجھے حکم نہ ملا تھا، مجھے اپنی اس لغزش کی فکر دامنگیر ہے مجھے خود اپنی فکر ہے، تم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں جاؤ۔ سب لوگ حضرت عیسیٰ کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے اے حضرت عیسیٰ! آپ اللہ کے رسول ہیں آپ نے پالنے میں لوگوں سے کلام کیا، آپ تو اللہ کا کلمہ ہیں کہ حضرت مریم کی طرف القا ہوا، اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے پاک روح ہیں، اپنے رب کے حضور ہماری شفاعت کریں، دیکھئے تو سہی کہ ہماری کیسی بری حالت ہو رہی ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جواب بھی وہی ہوگا کہ آج میرے رب نے وہ غضب فرمایا ہے کہ نہ اس سے پہلے فرمایا تھا اور نہ بعد میں کبھی فرمایا گا۔ کسی لغزش کا تذکرہ تو نہیں کریں گے لیکن یہ ضرور فرمائیں گے۔ آج مجھے اپنی فکر ہے آج مجھے اپنی فکر ہے۔ تم میرے علاوہ کسی دوسرے کے پاس جاؤ یعنی حضور احمد نجیبی محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضری دو۔ حضور فرماتے ہیں: پھر وہ سب میرے پاس حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے: یا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، آپ اللہ کے رسول اور خاتم الانبیاء ہیں، اللہ تعالیٰ نے آپ کے طفیل اگلوں اور پچھلوں کی لغزشیں معاف فرمائیں، آپ ہماری شفاعت فرمائیں۔ آپ ملاحظہ کیجئے کہ ہماری حالت کتنی نازک ہے، یہ سن کر میں عرش الہی کے قریب جاؤں گا اور اپنے رب کے حضور سجدہ کروں گا، پھر اللہ تعالیٰ اپنی حمد ثنا بیان کرنے کے لئے مجھ پر ایسے دروازے کھولے گا اور اپنے محامد الہام فرمایا گا کہ کسی کیلئے وہ دروازے نہ کھلے ہوں گے، پھر ارشاد ربانی ہوگا، اے محمد! اپنا سراٹھائیے، مانگئے دیا جائیگا اور شفاعت کیجئے قبول ہوگی، میں سراٹھا کر عرض کروں گا: اے میرے رب! میری امت کو بخش دے میری امت کو رنج و غم سے نجات دے، ندا ہوگی۔ اے محمد! آپ اپنی امت کی ایک جماعت کو بے حساب کتاب جنت کے باب ایمین سے داخل کیجئے اور جنت میں داخل ہونے کے بھی مستحق ہوں گے داخل ہوگی، قسم اس ذات کی جسکے قبضہ میں محمد کی جان ہے، جنت کے دروازوں کی کشادگی اتنی ہوگی جیسے مکہ مکرمہ اور ہجر کے درمیان فاصلہ، یا جیسے مکہ مکرمہ اور بصری کے درمیان کی دوری۔ ۱۲۲

## (۵) حضور کی شفاعت بے شمار لوگوں کیلئے ہے

۲۶۴۶۔ عن بريدة الاسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : انی لا شفیع یوم القیامة الا کثیر مما علی وجه الارض من شجر و حجر و مدر۔

حضرت بريدہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: روئے زمین پر جتنے پیڑ، پتھر اور ڈھیلے ہیں میں قیامت کے دن ان سے زیادہ آدمیوں کی شفاعت کرونگا۔

## (۶) حضور کی شفاعت مومن کیلئے ہے

۲۶۴۷۔ عن أبی ہریرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شفاعتی لمن شہد ان الا الہ الا اللہ مخلصا یصدق لسانہ قلبہ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری شفاعت ہر کلمہ گو کے لئے ہے جو سچے دل سے کلمہ پڑھے کہ زبان کی تصدیق دل کرتا ہو۔

## (۷) کافر و مشرک کے علاوہ شفاعت سب کو عام ہے

۲۶۴۸۔ عن معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : انها او سع لهم ہی لمن مات و لا یشرک باللہ شیئا۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شفاعت میں امت کے لئے زیادہ وسعت ہے کہ وہ ہر شخص کے واسطے ہے

۱۷۱/۱۰	مجمع الزوائد للہیثمی،	☆ ۳۳۰/۱۲	تاریخ بغداد للخطیب،
۴۸۹/۱۰	اتحاف السادة للزبيدي،	☆ ۱۵۷/۱	الجامع الصغير للسيوطي،
۵۱	المغنی للعراقی، ۰/۴	☆ ۴۰۰/۱۴	کنز العمال للمتقی، ۳۹۵۵۴،
۳۰۷/۲	المسند لا حمد بن حنبل،	☆ ۱۴۱/۱	المستدرک للحاکم،
۹/۲	المعجم الصغير للطبرانی،	☆ ۲۵۹۴	الصحيح لا بن حبان،
		☆ ۴۳۷/۴	الترغيب والترهيب للمنذري،
		☆ ۷۵/۲	المسند لا حمد بن حنبل



جس کا خاتمہ ایمان پر ہو۔

## (۸) حضور کو اپنے امتیوں کی شفاعت کا خاص خیال ہوگا

۲۶۴۹۔ عن عبد الله بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول الله صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : یوضع للانبیاء منابر من ذهب یجلسون علیہا و ینیقون منبری ولم اجلس لا ازال اقیم خشية ان ادخل الجنة و ینیقون امتی بعدی ، فاقول : یا رب ، امتی امتی ، فیقول اللہ : یا محمد! و ما ترید ان اصنع بامتک فاقول : یا رب ! عجل حسابہم فما ازال حتی اعطی ، و قد بعث بہم الی النار و حتی ان مالکا خازن النار یقول : یا محمد ! ما ترکت لغضب رب فی امتک من بقیة ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: انبیائے کرام کے لئے سونے کے منبر بچھائے جائیں گے، وہ ان پر بیٹھیں گے اور میرا منبر باقی رہیگا کہ میں اس پر جلوس نہ فرماؤں گا بلکہ رب کے حضور سر و قد کھڑا رہوں گا اس ڈر سے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ مجھے جنت میں بھیج دے اور میری امت میرے بعد رہ جائے پھر عرض کروں گا: اے رب میرے! ان کا حساب جلد فرمادے، پس میں شفاعت کرتا رہوں گا یہاں تک کہ مجھے اپنی رہائی کی چٹھیاں ملیں گی جنہیں دوزخ بھیج چکے تھے یہاں تک کہ مالک دار وند دوزخ عرض کریگا اے محمد! آپ نے اپنی امت میں رب کا غضب نام کو نہ چھوڑا۔

فتاویٰ رضویہ ۱۱/۱۳۸

## (۹) اللہ تعالیٰ اپنے محبوب کو امت کے حق میں راضی فرمائے گا

۲۶۵۰۔ عن عبد الله بن عمرو و بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تلا قول اللہ تعالیٰ فی ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام : رب انهن اضلن كثيرا من الناس فمن تبعنی فانه منی الآیة ۔ و قال عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ و السلام ، ان تعذبہم فانہم عبادک ، و ان تغفرلہم فانک انت العزیز الحکیم ، فرفع یدیه و قال : اللہم ! امتی امتی ، و بکی فقال اللہ تبارک و تعالیٰ

۲۶۴۹۔ المستدرک للحاکم، ☆ الترغیب والترہیب للمنذری، ۴/۴۶۶

۳۵

☆ کنز العمال للمتقی، ۳۹۱۱۷، ۱۴/۴۱۴

☆ مناهل الصفا

۱۱۳/۱

باب دعاء النبی ﷺ لا متہ ،

۲۶۵۰۔ الصحيح لمسلم،

یا جبرئیل! اذهب الی محمد و ربك اعلم فاسأله ما ینبئک فاناه جبرئیل علیہ السلام فسأله فاخبره رسول الله صلی الله تعالیٰ علیہ وسلم لما قال و هو اعلم، فقال الله تعالیٰ یا جبرئیل! اذهب الی محمد فقل: انا سنرضیک فی امتک و لا نسؤک۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی، حضرت ابراہیم علیہ السلام نے عرض کیا: اے میرے رب! بیشک ان بتوں نے بہت لوگوں کو گمراہ کر دیا ہے، تو جو میری اتباع کریں وہ مجھ سے متعلق ہے الایہ۔ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا: اگر تو ان کو عذاب دے تو یہ تیرے بندے ہیں، اور اگر تو مغفرت فرمائے تو تو غالب حکمت والا ہے، یہ پڑھ کر حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا کے لئے فوراً ہاتھ اٹھائے اور عرض کیا: الہی میرا امت، میری امت، اور گریہ فرمایا۔ اللہ عزوجل نے حضرت جبرئیل علیہ السلام سے فرمایا: اے جبرئیل! جاؤ میرے محبوب کے پاس اور پوچھو حالانکہ تمہارا رب خوب جانتا ہے۔ کہ کس وجہ سے گریہ وزاری ہے۔ حضرت جبرئیل حاضر آئے تو حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انکو سب کچھ بتایا حالانکہ اللہ رب العزت خوب جانتا ہے تو اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرئیل کو دوبارہ بھیجا کہ جاؤ اور میرے محبوب سے کہو، قریب ہے کہ ہم تجھے تیری امت کے باب میں راضی کر دیں گے اور تیرا دل برانہ کریں گے۔

فتاویٰ رضویہ ۱/۱۵۶

## (۱۰) مقام محمود منصب شفاعت ہے

۲۶۵۱۔ عن عبد الله بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: سئل رسول الله صلی الله تعالیٰ علیہ وسلم عن المقام المحمود فقال هو الشفاعة۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سوال ہوا مقام محمود کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: شفاعت۔

۲۶۵۲۔ عن أبي هريرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: سئل عنها رسول الله صلی

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یعنی قوله تعالیٰ ”عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا“  
فقال: ہی الشفاعۃ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
سے آیت کریمہ عسیٰ ان یبعثک الآیہ کی تفسیر معلوم کی گئی تو فرمایا: وہ شفاعت ہے۔

۲۶۵۳۔ عن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ان اللہ عزوجل اتخذ  
ابراہیم خلیلا، وان صاحبکم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خلیل اللہ واکرم  
الخلق علی اللہ، ثم قرأ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا، قال: یقعده علی  
العرش۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بیشک اللہ عزوجل نے  
حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خلیل بنایا، اور بیشک تمہارے آقا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ  
وسلم اللہ تعالیٰ کے خلیل اور تمام خلق سے اس کے نزدیک عزیز و جلیل ہیں۔ پھر یہ ہی آیت  
تلاوت کر کے فرمایا: اللہ تعالیٰ انہیں روز قیامت عرش پر بٹھائیگا۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام عبد بن حمید وغیرہ مفسرین حضرت مجاہد تلمذ رشید حضرت حبر الآیہ عبد اللہ بن  
عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اس آیت کی تفسیر میں راوی۔

یجلسہ اللہ تعالیٰ معہ علی العرش۔  
معالم التنزیل ۳/۵۲۱

اللہ تعالیٰ عرش پر انہیں اپنے ساتھ بٹھائے گا۔

یعنی معیت تشریف و تکریم، کہ وہ جلوس و مجلس سے پاک و متعال ہے امام قسطلانی  
مواہب لدنیہ میں ناقل، امام علامہ سید الحافظ شیخ الاسلام ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ تعالیٰ  
فرماتے ہیں۔

مجاہد کا یہ قول نہ از روئے نقل مدفوع نہ از جہت نظر ممنوع، اور نقاش نے امام ابوداؤد  
صاحب سنن سے نقل کیا۔

من انکر هذا القول فهو متهم

جو اس قول سے ان کا کرے وہ مہم ہے۔

اسی طرح امام دارقطنی نے اس قول کی تصریح فرمائی اور اس کے بیان میں چند اشعار نظم کئے۔ کمافی نسیم الریاض ۲/۳۳۳ وہ اشعار یہ ہیں۔

☆ حدیث الشفاعة عن احمد الى احمد المصطفى لسندة  
☆ وقد جاء الحديث باقاعده على العرش ايضا ولا نجحده  
☆ امروا الحديث على وجهه ولا تدخلوا فيه ما يفسده  
☆ ولا تنكروا انه قاعد و لا تنكروا انه يقعه

حضور شفیع المذنبین رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شفاعت کے سلسلہ میں حدیث مسند مرفوع مروی ہے۔ نیز حدیث میں یہ بھی مروی ہو کہ اللہ تعالیٰ عرش اعظم پر حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو متمکن فرمائے گا، ہم اس کا انکار نہیں کرتے، اس سلسلہ میں حدیث شریف کو اس کے متن و سند کو درست جانو اس میں کسی طرح کا طعن مناسب نہیں نہ اس بات کا انکار کرو کہ حضور عرش بریں پر جلوس فرمائیں گے اور نہ اس بات کا انکار کرو کہ اللہ تعالیٰ انکو اس مقام رفیع پر فائز فرمائے گا۔

در حقیقت یہ امام واحدی پر ان حضرات کا ردوان کار ہے کہ انہوں نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عرش اعظم پر جلوس فرمانے کا نہایت شد و مد سے انکار کیا اور محض بطور جزاف اس کو قول فاسد کہہ کر رد کر دیا۔ پہلے تو کہا معاملہ بہت سخت ہو گیا ہے۔ پھر بولے: عرش الہی پر جلوس کی بات وہی کہہ سکتا ہے جس کی عقل میں فتور ہو اور دین سے ہاتھ دھو بیٹھا ہو۔ پھر اسی طرح اپنے گمان فاسد کو ثابت کرنے کے لئے بے معنی دلائل دینے کی کوشش کی۔ لیکن علمائے کرام علیہم الرحمۃ والرضوان نے ان کے اقوال، کو مردود کہا، جیسا کہ ہماری پیش کردہ تصریحات سے واضح ہے اور مزید تفصیل کے لئے مواہب لدنیہ اور اس کی عظیم و جلیل شرح زرقانی کی طرف رجوع کیجئے۔

امام واحدی کی سب سے بڑی دلیل اس مقام پر یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ”مقاما محموداً“ فرمایا: ”مقعدا“ نہیں اور مقام موضع قیام کو کہا جاتا ہے نہ کہ موضع قعود کو۔ امام زرقانی نے اس کا جواب یوں دیا۔

مقام کو اسم مکان نہ مانکر مصدر میسی مانا جائے اور یہ مصدر مفعول مطلق کے قائم مقام قرار دیا جائے تو مطلب یوں ہوگا۔ عسی ان یبعثک بعنا محمودا۔  
 اقول وباللہ التوفیق: عرش اعظم پر جلوس محمدی کی رفعت و بزرگی تو اضح کے بعد ہوگی۔ خود حضور فرماتے ہیں۔

جس نے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے تواضع کی اللہ تعالیٰ اس کو بلند فرمائے گا۔ تو عرش اعظم پر جلوس اس وقت ہوگا جبکہ حضور شفیع المذمبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم گنہگار ان امت کے لئے رب کے حضور قیام کریں گے اور بارگاہ رب العزت سے شفاعت کا پروانہ مل جائے گا تو وہ مکان مقام محمود ہوگا اور پھر مقعد محمود یعنی عرش الہی پر جلوس۔

اللہ تعالیٰ کے کلام مبارک میں اس طرح کے نظائر کثیر ہیں کہ بعض چیزوں کے ذکر پر اقتصار ہوتا ہے۔ جیسے واقعہ معراج میں صرف مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک کا سفر مذکور ہے اور باقی سے سکوت۔ وغیرہ

نیز احادیث سے ثابت ہے کہ حضور شفیع الامم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رب العزت کے حضور ایک ہفتہ یا دو ہفتہ کی مقدار طویل سجدہ کریں گے پھر سر سجدہ سے اٹھائیں گے۔ تو اللہ تعالیٰ نے اس وقت کے احوال کا نام مقام محمود تو رکھا لیکن مسجد محمود نہ رکھا۔ چنانچہ جب سجدہ کی نفی نہیں سمجھی گئی تو قعود و جلوس عرش بریں کی نفی کیوں مجھی جا رہی ہے۔

امام واحدی یہ بھی کہتے ہیں کہ،  
 مثلاً جب یہ کہا جائے کہ بادشاہ نے فلاں شخص کو بھیجا تو اس سے یہ ہی سمجھا جاتا ہے کہ اس شخص کو قوم کی مشکلات حل کرنے کے لئے بھیجا گیا ہے نہ کہ یہ مفہوم لیا جائے کہ بادشاہ نے اس کو اپنے ساتھ بٹھالیا۔

امام زرقانی فرماتے ہیں

یہ قول و مثال مردود ہے۔ کہ یہ ایک عادی چیز کی مثال انہوں نے دی کیا اس سے تخلف جائز نہیں۔ علاوہ اس کے یہ بھی ہیکہ آخرت کے احوال کو دنیا کے احوال پر قیاس نہیں کیا جاتا۔

اقول وباللہ التوفیق: اللہ تعالیٰ کا حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بھیجنا اس

لئے ہوگا کہ کہ سب اللہ کے حضور جمع ہوں تاکہ ان کا حساب و کتاب ہو محض کسی قوم کے پاس بھیجنا مراد نہیں۔ تو ممکن کہ بھیجنا واپسی پر جلوس کے لئے ہے نہ کہ محض ارسال و بھیجنا مقصود ہے۔ ساتھ ہی یہ بات بھی پیش نظر رہے کہ بھیجنا جس طرح جلوس کا غیر ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ کے حضور قیام کا بھی مغائر ہے۔ تو کیا اس قیل و قال سے مقام محمود کی نفی کے بھی درپے ہو۔ ولكن الهوس ياتى بالعجائب -

امام زرقانی نے فرمایا:

کہ واحدی کا یہ کہنا کہ عرش اعظم پر جلوس محمدی کا قائل کم عقل اور بے دین ہی ہو سکتا ہے، محض جزاف و اٹکل ہے جو کسی طالب علم کو زیب نہیں دیتی چہ جائیکہ عالم و فاضل۔ جبکہ یہ بات جلیل القدر تابعی حضرت مجاہد سے ثابت ہے، نیز اس کے مثل دو صحابہ کرام حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بھی مروی ہوا۔

قلت: بلکہ تین صحابہ کرام سے کہ تیسرے حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روایت آنے والی ہے۔

یہ سب کچھ لکھنے کے بعد میں نے ایک مرفوع حدیث بھی اس سلسلہ میں دیکھی جسکو امام جلیل حضرت جلال الدین سیوطی نے درمنثور میں امام دیلمی کے حوالہ سے نقل کیا۔

۲۶۵۴۔ عن عبد الله بن عمر رضي الله تعالى عنهما قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: عسى ان يبعثك ربك مقاما محمودا، قال: يجلسني معه على السرير -

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آیت کریمہ عنقریب آپ کا رب آپکو مقام محمود عطا فرمائے گا، کی تفسیر یہ ہے کہ رب تبارک و تعالیٰ مجھے عرش اعظم پر اپنے ساتھ بٹھائیگا۔

مطلب ہم نے پہلے واضح کر دیا کہ یہ معیت تشریف و تکریم ہے۔

ابن تیمیہ نے اس مقام پر سچی بات کہہ دی ہے کہ ثعلبی کے ساتھی واحدی فنون عربیہ میں ان سے آگے تھے لیکن اتباع سلف میں نہایت دور تھے۔ حالانکہ ابن تیمیہ خود بھی

سلف کی اتباع میں کوسوں دور رہے اور بہت کچھ مخالفت کی۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ اسی کو مانو جو ہم نے امام ابوداؤد صاحب سنن، امام دارقطنی، اور امام عسقلانی وغیرہم اکابر اہل سنت اور ائمہ دین و ملت کے اقوال و ارشادات سے ثابت کیا ہیں۔ ہرگز اس طرف توجہ نہ دینا جو اپنے گمان کے مطابق اس کے منکر ہیں جبکہ ان کی حیثیت بھی وہ نہیں جو ان حضرات کی ہے، والحمد للہ رب العالمین۔

۲۶۵۵۔ عن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یوم القيامة یجلس علی کرسی الرب بین یدی الرب۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم روز قیامت رب کے حضور رب کی کرسی پر جلوس فرمائیں گے۔

۲۶۵۶۔ عن عبد اللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ان اللہ تعالیٰ یقعہ علی الكرسي۔

حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں کرسی پر بٹھائیگا۔

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وعلی آلہ واصحابہ اجمعین، والحمد للہ رب العالمین۔

تجلی الیقین، ص ۵۶-۵۹ مع حاشیہ

(۱۱) شفاعت برحق ہے منکر محروم رہے گا

۲۶۵۷۔ عن زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: شفاعتی یوم القيامة حق، فمن لم یؤمن بہا لم یکن من اہلہا۔ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری شفاعت روز قیامت حق ہے۔ جو اس پر ایمان نہ لائیگا اس کے قابل نہ ہوگا۔

☆

۲۶۵۵۔ ابو الشیخ

☆ ۵۲۱/۳

۲۶۵۶۔ التفسیر للبخاری،

☆ کنز العمال للمتقی، ۳۹۰۵۸، ۱۴/۴۲۵

☆ ۴۶۳۳،

۲۶۵۷۔ المطالب العالیہ لابن حجر،

☆ ۱۱/۸

تاریخ بغداد للخطیب،

## ﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

علامہ منادی تیسیر میں لکھتے ہیں، اطلق علیہ التواتر، اس حدیث کو متواتر کہا گیا ہے، ابن منیع اس حدیث کو حضرت زید بن ارقم وغیرہ چودہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کرتے ہیں۔ منکر مسکین اس حدیث متواتر کو دیکھے اور اپنی جان پر رحم کرے۔ شفاعت مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایمان لائے۔

فتاویٰ رضویہ ۱۱/۱۴۰

اب رہی حدیث، لا اغنی عنکم من اللہ شیئا، جو مکمل اس طرح ہے۔

۲۶۵۸۔ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : حین انزل علیہ ”وانذر عشیرتک الاقربین، یا معشر قریش! اشتروا انفسکم من اللہ لا اغنی عنکم من اللہ شیئا یا بنی عبد اللہ المطلب! لا اغنی عنکم من اللہ شیئا، یا عباس! لا اغنی عنک من اللہ شیئا، یا صفیۃ عمة رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! لا اغنی عنک من اللہ شیئا، یا فاطمۃ بنت محمد سلینی ما شئت لا اغنی عنک من اللہ شیئا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر جب آیت کریمہ ”اے محبوب اپنے خاندان والوں کو ڈرائیے،“ نازل ہوئی تو آپ نے فرمایا: اے گروہ قریش! اپنی جانوں کو اللہ تعالیٰ کے ہاتھ بچ دو کہ میں از خود اللہ تعالیٰ کے حضور تمہارے کام نہیں آؤں گا۔ اے بنو عبدالمطلب! اے چچا عباس! اے چچی صفیہ! اے بیٹی فاطمہ تم سب عبادت و اطاعت خداوند قدوس کے ذریعہ اللہ کو راضی کرو، میں بذات خود تمہارے کام نہیں آؤں گا۔ ۱۲

## ﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

تو اس حدیث میں نفی اغنائے ذاتی ہے نہ کہ معاذ اللہ سلب اغنائے عطائی۔ کہ احادیث متواترہ شفاعت و اجماع اہل سنت کے خلاف ہے، جیسا کہ وہ طاعنی باغی سرکش اپنی



تفویہ الایمان میں لکھتا ہے کہ۔

پیغمبر نے سب کو اپنی بیٹی تک کو کھول کر سنا دیا کہ قرابت کا حق ادا کرنا اسی چیز میں ہو سکتا ہے کہ اپنے اختیار کی ہو۔ سو یہ میرا مال موجود ہے اس میں مجھ کو کچھ بخل نہیں، ”اللہ کے یہاں کا معاملہ میرے اختیار سے باہر ہے، وہاں کسی کی حمایت نہیں کر سکتا اور کسی کا وکیل نہیں بن سکتا، سو وہاں کا معاملہ ہر کوئی اپنا اپنا درست کر لے اور دوزخ سے بچنے کی ہر کوئی تدبیر کرے۔

انا لله وانا اليه راجعون ، اس کا رد بلیغ توفیقیر کی کتاب، الامن والعلی، میں دیکھئے۔ یہاں خاص اس لفظ پر بعض حدیثیں سنئے۔

۲۶۵۹۔ عن عبد الرحمن بن ابي رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان ام ہانی بنت ابي طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہا خرجت متبرجة قد بدا قرطها فقال لها عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ: اعلمی فان محمدا لا یغنی عنك شیعا، فجاءت الی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فاخبرته فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ما بال اقوام یزعمون ان شفاعتی لا تنال اهل بیتی، وان شفاعی تنال حاء وحکم۔

حضرت عبدالرحمن بن ابی رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ام ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی چچا زاد بہن کی بالیاں ایک بار ظاہر ہو گئیں۔ اس پر ان سے حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمہیں نہیں بچائیں گے۔ وہ خدمت اقدس میں حاضر ہوئیں اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے یہ واقعہ عرض کیا: حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا حال ہے ان لوگوں کا جو زعم کرتے ہیں کہ میری شفاعت میرے اہل بیت کو نہ پہنچے گی۔ بیشک میری شفاعت تو ضرور قبیلہ حاء و حکم کو بھی شامل ہے۔

۲۶۶۰۔ عن ابي هريرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: كانت امرأة من بنی ہاشم

تحت رجل من قریش فوق بینهما کلام فقال لها: واللہ ما تغنی قرابتک من رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عنک شیئا، فاتت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فاخبرته، فغضب فصعد المنبر فقال: ما بال اقوام یزعمون ان قرابتی لا تغنی شیئا، والذی نفسی بیده ان شفاعتی لترجو صداء وسلهب۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں ایک قریشی مرد کے نکاح میں ایک ہاشمی خاتون تھیں۔ دونوں کسی وجہ سے شکر رنجی ہو گئی تو شوہر نے غصہ میں کہا: تجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خاندانی ہونے کا کوئی فائدہ نہ پہنچے گا۔ وہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور واقعہ عرض کیا: حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ سن کر غضبناک ہوئے اور منبر پر تشریف لے گئے، فرمایا: کیا حال ہے ان لوگوں کا جو یہ سمجھتے ہیں کہ میری قرابت فائدہ نہیں پہنچائیگی۔ قسم اس ذات کی جسکے قبضہ میں میری جان ہے کہ میری شفاعت کے امیدوار تو صداء اور سلہب قبیلے بھی ہیں۔

اراءة الادب ص، ۵۶

## (۲۱) عام جنتی بھی شفاعت کریں گے

۲۶۶۱۔ عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ان رجلا من اهل الجنة یشرف یوم القيامة علی اهل النار، فینادیہ رجل من اهل النار فیقول: یا فلاں! هل تعرفنی؟ فیقول: لا، واللہ ما اعرفک من انت؟ فتقول: انا الذی مررت بی فی الدنیا فاستسقیتنی شربة من ماء فسقیتک، قال: قد عرفت، قال: فاشفع لی بها عند ربک، قال: فیسأل اللہ تعالیٰ جل ذکرہ، فیقول: انی اشرفت علی النار فنادا نی رجل من اهلها، فقال لی: هل تعرفنی؟ قلت: لا، واللہ ما اعرفک من اتت؟ قال: انا الذی مررت بی فی الدنیا فاستسقیتنی شربة من ماء فسقینک، فاشفع لی عند ربک فشفعنی فیہ فیشفعه اللہ تعالیٰ فیأمر بہ فیخرج من النار۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

نے ارشاد فرمایا: ایک جنتی قیامت کے دن دوزخیوں کی طرف جھانکے گا تو اسے ایک دوزخی آواز دے کر کہے گا: اے فلاں! کیا تو مجھے پہچانتا ہے؟ وہ کہے گا: نہیں، قسم بخدا میں تجھے نہیں پہچانتا، بتا تو کون ہے؟ وہ کہے گا: میں وہ ہوں کی تو دنیا میں میرے پاس سے گزرا تھا اور تو نے مجھ سے پینے کے لئے پانی مانگا تھا تو میں نے تجھے پلایا تھا، وہ کہے گا: ہاں میں نے تجھے پہچان لیا، اس پر وہ گزارش کریگا: کہ پھر تو میرے اس احسان کے عوض اپنے رب کے حضور میری شفاعت کر۔ وہ جنتی رب تبارک و تعالیٰ کے حضور سارا ماجرا بیان کرے گا اور بارگاہ رب العزت میں عرض گزار ہوگا: کہ میری شفاعت اس کے حق میں قبول فرما۔ اللہ تعالیٰ اس کی شفاعت قبول فرمائے گا اور حکم دیگا کہ جا اس کو دوزخ سے نکال لے، تو اس کو دوزخ سے نکال لیا جائیگا۔

۲۶۶۲۔ عن انس بن مالك رضى الله تعالى عنه قال ؛ قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : يصف الناس يوم القيامة صفوفا ، ثم يمر اهل الجنة فيمر الرجل على الرجل من اهل النار فيقول : يا فلان ! اما تذكر يوم استسقيت فسقيتك شربة ، قال : فيشفع له ، ويمر الرجل على الرجل فيقول : اما تذكر يوم ناولتك طهورا فيشفع له ، ويمر الرجل على الرجل فيقول : يا فلان ! اما تذكر يوم بعثتني لحاجة كذا وكذا فذهبت لك فيشفع له ،

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگ روز قیامت پرے باندھے ہوں گے۔ ایک دوزخی ایک جنتی پر گزرے گا، اس سے کہے گا: کیا آپ کو یاد نہیں کہ آپ نے ایک دن مجھ سے پانی مانگا تھا تو میں نے پلایا تھا، اتنی بات پر وہ جنتی اس دوزخی کی شفاعت کریگا۔ ایک دوسرے پر گزرے گا اور کہے گا: آپ کو یاد نہیں کہ ایک دن میں نے آپ کو وضو کا پانی دیا تھا۔ اتنے ہی پر وہ اس کا شفیع ہو جائے گا۔ ایک کہے گا: آپ کو یاد نہیں، ایک دن آپ نے فلاں کام کو بھیجا میں چلا گیا تھا اسی قدر پر یہ اس کی شفاعت کریگا۔

اراءة الادب ص ۴۳

## (۱۳) نیک لوگ اپنے خاندان کے شفیع ہوں گے

۲۶۶۳۔ عن عبدالله بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اذا دخل الرجل الجنة سأل عن ابویہ و ذریتہ و ولدہ فیقال : انہم لم یبلغوا درجاتک و عملک فیقول : یا رب ! قد عملت لی و لہم فیؤمر بالحقہم بہ ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب آدمی جنت میں جائیگا تو اپنے ماں باپ، بچوں اور اولاد کو پوچھے گا ارشاد ہوگا کہ وہ تیرے درجہ اور عمل کو نہ پہنچے، عرض کریگا: اے رب میرے! میں نے اپنے اور ان کے سب کے نفع کیلئے اعمال کئے تھے۔ اس پر حکم ہوگا کہ وہ اس سے ملا دیئے جائیں۔

اراءة الادب، ص ۴۸



- 
- ۲۶۶۳۔ المعجم الصغیر للطبرانی، ☆ ۲۲۹/۱، الدر المنثور للسيوطی، ۱۱۹/۶  
 مجمع الزوائد للہیثمی، ☆ ۱۱۴/۷، التفسیر لابن کثیر، ۴۰۸/۷  
 کنز العمال، للمتقی، ☆ ۴۷۸/۱۴، ۳۹۳۳۳

## ۵۔ حوض کوثر

### (۱) حوض کوثر کی خصوصیت

۲۶۶۴۔ عن عبد الله بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: حوضی مسیرة شهر، ماؤه ابيض من اللبن، وریحہ اطیب من المسک۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرا حوض ایک ماہ کی راہ تک ہے، اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور اس کی خوشبو مشک سے بہتر ہے۔

۲۶۶۵۔ عن عبد الله بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: حوضی مسیرة شهر۔ و زواياہ سواء وماؤه ابيض من الورق، وریحہ اطیب من المسک و کیزانہ کنجوم السماء فمن شرب منه لا یظماً بعده ابدا۔

فتاویٰ رضویہ ۳/۲۳۸

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرا حوض ایک ماہ کی راہ تک ہے، اس کے چاروں کنارے برابر ہیں، پانی چاندی سے زیادہ سفید ہے خوشبو مشک سے بہتر ہے، کوزے آسمان کے ستاروں کے مانند ہیں جو ایک مرتبہ اس کا پانی پئے گا پھر کبھی اس کو پیاس نہیں ستائیگی۔ ۱۲م

۹۷۴/۲	کتاب الحوض،	الجامع الصحیح للبخاری	۲۶۶۴۔
۲۶۰۳	☆ الصحیح لابن حبان،	المعجم الکبیر للطبرانی،	۱۲۵/۱۱
۲۹/۲	☆ اتحات السادة للزییدی،	فتح الباری للعسقلانی،	۴۶۲/۱۱
۳۰۳/۷	☆ التفسیر للبخاری،	الترغیب والترہیب للمنزری،	۴۱۷/۴
	☆	شرح السنة للبخاری،	۱۶۸/۱۵
	☆	کنز العمال للمتقی،	۳۹۱۴۴، ۴۲۳/۱۴
۲۴۹/۲	باب اثبات حوض نبینا ﷺ	الصحیح لمسلم،	
	☆	التمہید لابن عبد البر،	۳۰۷/۲
			۲۶۶۵۔

## (۲) حوض کوثر میں دو پرنا لے جنت سے گرتے ہیں

۲۶۶۶۔ عن ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال نبی اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: انی لبعقر حوضی اذود الناس لاہل الیمن، اضرب بعصای حتی یرفض علیہم، فسئل عن عرضہ فقال: من مقامی الی عمان، سئل عن شرابہ فقال: اشد بیاضا من اللبن واحلی من العسل، یغت فیہ میزابان یمدانه من الجنة، احدهما من ذهب والاخر من الورق۔  
 فتاویٰ رضویہ جدید ۳/۲۳۹

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں حوض کوثر کے کنارے کھڑا یمن والوں کو سیراب کرنے کے لئے لوگوں کو اپنی لاٹھی سے ہٹاؤں گا تاکہ ان سے دوسرے لوگ علیحدہ رہیں۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ چوڑائی کتنی ہے؟ فرمایا: جیسی یہاں سے عمان۔ پھر اس کے پانی کے اوصاف معلوم کئے گئے؟ فرمایا: دودھ سے زیادہ سفید، شہد سے زیادہ میٹھا، اس حوض میں دو پرنا لے گرتے ہیں اور دونوں جنت سے گرتے ہیں۔ ایک سونے کا اور دوسرا چاندی کا۔ ۱۲م



## ۶۔ رویت باری تعالیٰ (۱) رویت باری تعالیٰ حق ہے

۲۶۶۷۔ عن جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : انکم سترون ربکم کما ترون هذا القمر لا تضامون فی رؤیتہ۔  
حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک تمہارے رب کا تمہیں دیدار ہوگا جیسے اس چاند کو سب بے مزاحمت دیکھ رہے ہیں۔  
فتاویٰ افریقہ ص ۳۶

## (۲) جنت اور دیدار الہی

۲۶۶۸۔ عن أبی موسیٰ الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : جنتان من فضة انیتها وما فیہما ، و جنتان من ذهب انیتھما وما فیہما ، وما بین القوم و بین ان ینظروا الی ربهم الا رداء الکبر علی وجہہ فی جنة عدن۔  
فتاویٰ رضویہ ۱۱/۲۵۳

۱۱۰۵/۲	باب وجوہ یومئذ فاخرة	۲۶۶۷۔ الجامع الصحیح للبخاری ،
۴۰۹/۲	کتاب الزهد ،	الصحیح لمسلم ،
۷۸/۲	باب ما جاء روية الرب تبارک و تعالیٰ	الجامع للترمذی ،
۶۵۰/۲	باب فی الریة	السنن لا بی داؤد ،
۳۳۲/۲	باب ذکر الجنة ،	السنن لا بن ماجه ،
۳۵۹/۱	☆ السنن الکبری للبيهقي ،	المسند لا حمد بن حنبل ،
۱۶۷/۲	☆ التفسیر للبعوی ،	المعجم الکبیر للطبرانی ،
۵۲۸/۴	☆ المغنی للعراقی ،	اتحاف السادة للزیدی ،
۳۱۲/۴	☆ الدر المنثور للسيوطی ،	فتح الباری للعسقلانی ،
۳۷۶/۱	☆ المسند لا بی عوانه ،	المسند للحمیدی
۷۲۳/۲	باب ومن دونها جنتان	۲۶۶۸۔ الجامع الصحیح للبخاری ،
۱۷/۱	باب فیما انکرت الجهنیة	السنن لا بن ماجه ،
۱۰۰/۱	باب رؤیة المؤمنین فی الآخرة ،	الصحیح لمسلم ،
۴۶/۶	☆ الدر المنثور للسيوطی ،	فتح الباری للعسقلانی
۴۵۳/۱۴	☆ کنز العمال للمتقی ، ۳۹۲۲۸ ،	اتحاف السادة للزیدی ،
۱۱۵/۴	☆ التفسیر لا بن کثیر ،	الجامع الصغیر للسيوطی ،

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دو جنتیں چاندی کی اور اس کے برتن اور جو کچھ ان میں ہے سب چاندی کا ہوگا، اور دو جنتیں سونے کی مع ساز و سامان، یہ سب ہر جنتی کو ملے گا۔ اور جنت عدن میں رب عزوجل کا دیدار ہوگا، ہاں ذات قدوس کبریائی کے پردہ میں متجلی ہوگی۔ ۱۲م

(۳) اہل جنت کے لئے تجلی ربانی کا نزول

۲۶۶۹۔ عن انس بن مالك رضى الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : فاذا كان يوم الجمعة نزل تبارك وتعالى عن عليين على كرسية ثم حف الكرسى بمنابر من نور وجاء النبيون حتى يجلسوا عليها -  
فقاوى رضويه ۱۱/۲۵۳

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب جمعہ کا دن ہوگا تو رب تبارک و تعالیٰ کی تجلی خاص کا نزول کرسی پر ہوگا پھر کرسی کے ارد گرد نور کا منبر بچھا کر کرسی کو گھیر دیا جائیگا۔ پھر انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ السلام کی تشریف آوری ہوگی اور ان منبروں پر تشریف فرما ہوں گے۔ ۱۲م

(۴) اللہ تعالیٰ کی تجلی آسمانوں میں ہے

۲۶۷۰۔ عن معاوية بن الحكم السلمي رضى الله تعالى عنه قال : بينا انا صلي مع رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم اذ عطس رجل من القوم فقلت : يرحمك الله ، فرماني القوم بابصا رهم فقلت : واثكل امياه ماشانكم تنظرون الي ، فجعلوا يضربون بايدهم على افخاذهم فلما رأيتهم يصمتون نني لكني سكت ، فلما صلى رسول صلى الله تعالى عليه وسلم فبأبي هو وامي مارأيت معلما قبله ولا بعده احسن تعليما منه، فوالله ما كهرني ولا ضربني ولا شتمني،

☆ ۶۰۴/۱	میزان الاعتدال	۲۶۶۹۔
☆ ۲۰۳/۱	باب تحريم الكلام فى الصلوة	۲۶۷۰۔ الصحيح لمسلم،
☆ ۴۴۷/۵	السنن الكبرى للبيهقى ،	المسند لا حمد بن حنبل،
☆ ۴۰۳/۱۹	المصنف لابن أبى شيبة	المعجم الكبير للطبرانى ،
☆ ۴۸۹/۷، ۱۹۹۱۵	الدر المنثور، للسيوطى ،	كنز العمال للمتقى،



ثم قال : ان هذه الصلوة لا يصلح فيها شيء من كلام الناس ، انما هو التسبيح والتكبير وقرأة القرآن او كما قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم ،قلت : يارسول الله ! انى حديث عهد بجاهلية وجاء الله بالاسلام ، وان منارجالا ياتون الكهان قال : فلانا تهم ،قال ومنارجال يتطيرون قال : ذاك شئ يجدونه فى صدورهم فلا يصدهم ،وقال ابن الصباح فلا يصد نكم قال : قلت : وانا رجال يخطون ،قال : كان نبى من الانبياء يخط ، فمن وافق خطه فذاك ، قال : و كانت لى جارية ترعى غنما لى قبل احد والجوانية فاطلعت ذات يوم فاذا الذئب قد ذهب بشاة عن غنهما ، وانا رجل من بنى آدم آسف كما يا سفون لكنى صككتها صكة فاتيت رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم فعظم ذلك على ، قلت : يا رسول الله ! افلا اعتقها ،قال : اتتنى بها فاتيته بها فقال لها : اين الله ؟ قالت : فى السماء قال : من انا؟ قالت : انت رسول الله ،قال : اعتقها فانها مؤمنة -

### فتاوى رضويه ۱۱/۲۵۴

حضرت معاویہ بن حکم سلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیساتھ نماز پڑھ رہا تھا کہ ایک شخص کو چھینک آئی ، میں نے اس کے جواب میں یرحمک اللہ ، کہا۔ لوگوں نے مجھے تیزنگاہوں سے دیکھا تو میں نے کہا : کاش مجھے میری ماں روتی یعنی اس واقعہ سے پہلے ہی میں مرجاتا۔ تم لوگ مجھے کیوں گھورتے ہو۔ یہ سن کر لوگ مجھے خاموش کرنے کے لئے اپنے ہاتھ رانوں پر مارنے لگے جب میں نے محسوس کیا کہ وہ مجھے خاموش کرنا چاہتے ہیں تو میں خاموش ہو گیا۔ جب حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز پڑھ چکے تو حضور نے مجھے مسئلہ بتایا۔ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں کہ میں نے حضور جیسا شفیق و مہربان معلم نہ آپ سے پہلے کسی کو دیکھا اور نہ آپ کے بعد۔ آپ نے نہ مجھے جھڑکا ، نہ مارا نہ برا کہا بلکہ یوں فرمایا : نماز میں دنیا کی باتیں کرنا درست نہیں ، نماز تو تسبیح ، تکبیر اور قرآن کی تلاوت کا نام ہے اور اسی طرح کی باتیں تعلیم فرمائیں ، میں نے عرض کیا : یا رسول اللہ ! میں ابھی جلدی زمانہ جاہلیت کو چھوڑ کر آغوش اسلام میں آیا ہوں۔ مجھے یہ بتائیں کہ بعض لوگ نجومیوں کے پاس جاتے ہیں ، فرمایا : تو ان کے پاس مت جا۔ میں نے مزید عرض کیا : بعض لوگ براشگون لیتے ہیں ، فرمایا : یہ سب لوگوں کی اپنے دل کی گڑھی باتیں ہیں تو اس

پر عمل نہ کر۔ میں نے عرض کیا: بعض لوگوں کو میں نے دیکھا کہ لکیریں کھینچتے یعنی علم رمل کے ذریعہ پیش گوئی کرتے ہیں، فرمایا: یہ علم بعض انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کا ہے، اب اگر کسی کا علم ان کے مطابق ہو تو درست ہے۔ حدیث کے راوی حضرت معاویہ کہتے ہیں: میری ایک باندی تھی جو احد پہاڑ اور جوانیہ بستی کے پاس بکریاں چراتی تھی، ایک دن میں نے وہاں جا کر دیکھا کہ ایک بکری کو بھیڑیالے گیا ہے۔ چونکہ میں ایک انسان ہوں اور لوگوں کی طرح مجھے بھی غصہ آجاتا ہے لہذا میں نے غصہ میں اس کے ایک طمانچہ مار دیا۔ پھر میں بارگاہ رسالت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! ایسا ایسا غصہ میں ہو گیا، فرمایا: یہ تمہارا کام اچھا نہیں، میں نے عرض کیا: کیا میں اس کو آزاد نہ کر دوں؟ فرمایا: اس کو ہمارے پاس لیکر آؤ۔ میں اس کو لیکر آپ کی خدمت میں پہنچا۔ آپ نے اس باندی سے پوچھا، بتا اللہ کہاں ہے؟ بولی: آسمان میں، یعنی اس کا جلوہ خاص آسمانوں میں ہے، فرمایا: میں کون ہوں؟ بولی: آپ اللہ عزوجل کے رسول ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، اس پر آپ نے فرمایا: اے معاویہ! اس کو آزاد کر دو کہ یہ ایمان والی ہے۔ ۱۲م

۲۶۷۱۔ عن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم ان الميت تحضره الملائكة، فاذا كان الرجل الصالح قالوا: اخرجى ايتها النفس الطيبة، كانت فى الجسد الطيب، اخرجى حميدة والبشرى بروح وريحان ورب غير غضبان، قال: فلا يزال يقال ذلك حتى تخرج، ثم يعرج بها الى السماء فيستفتح لها فيقال: من هذا؟ فيقال: فلان، فيقولون: مرحبا بالنفس الطيبة كانت فى الجسد الطيب ادخلى حميدة والبشرى بروح وريحان ورب غير غضبان، قال: فلا يزال يقال لها حتى ينتهى بها الى السماء التى فيها الله عزوجل۔  
فتاویٰ رضویہ ۲۵۴/۱۱

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قریب المرگ شخص کے پاس فرشتے آتے ہیں، اگر وہ بندہ صالح اور نیک تھا تو کہتے ہیں: اے پاک جان نکل، تو پاک جسم میں تھی، نکل کہ تو لائق ستائش ہے اور ہمیشہ کے آرام، خوشبو اور رضائے الہی کا مشردہ جانفزا سن، فرشتے اس سے یہ کہتے رہتے ہیں یہاں تک

کہ وہ جسم سے نکل جاتی ہے پھر اس کو لیکر آسمان کی طرف جاتے ہیں اور اس کے لئے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، ندا ہوتی ہے کون؟ کہا جاتا ہے۔ یہ فلاں ہے، دروازہ کھولنے والے فرشتے بھی وہی کہتے ہیں جو پہلے فرشتوں نے کہا تھا، کہ اے پاک جان خوش آمدید، تو پاک جسم میں تھی، داخل ہو کہ تو قابل تعریف ہے اور ہمیشہ کے آرام، خوشبو اور رضائے الہی کی بشارت سن، اس روح کو یہ ہی بشارتیں سنائی جاتی رہتی ہیں یہاں تک کہ اس آسمان تک پہنچ جاتی ہے جہاں اللہ تعالیٰ کی تجلی بغیر کسی کم و کیف کے ہے۔ ۱۲م

### (۵) اللہ عزوجل کی تجلی خاص انسان کو نیک بخت بناتی ہے

۲۶۷۲۔ عن محمد بن مسلمة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ان لربکم فی ایام دھر کم نفعات فتعرضوا لها، لعل ان یصیبکم نفعہ منها فلا تشقون بعدها ابدا۔

حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک تمہارے رب کے لئے تمہارے دنوں میں کچھ خاص تجلیاں ہیں، ان کی جستجو کرو، شاید تم پر ان میں سے کوئی تجلی ہو جائے تو کبھی بد بختی نہ آنے پائے۔

فتاویٰ افریقہ، ص ۳۷

## ۷۔ جنت

## (۱) جنت اور دوزخ کا مکالمہ

۲۶۷۳۔ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: تحاجت النار والجنة، فقالت النار: او ثرت بالمکتبرین والمتجبرین، وقالت الجنة: فمالی لا یدخلنی الا ضعفاء الناس وسفلتہم وعرتہم، فقال اللہ عزوجل للجنة: انما انت رحمة ارحم بک من اشاء من عبادی، وقال للنار: انما انت عذابی اعذب بک من اشاء من عبادی، ولكل واحد منکما ملؤھا، فاما النار فلا تملئی حتی یضع اللہ عزوجل رجلہ فتقول: قط، قط، ای حسبی، فهنا لك تملئی ویزوی یعضھا الی بعض، ولا یظلم اللہ من خلقه احداً واما الجنة فان اللہ تعالیٰ ینشیٰ لها خلقاً۔

فتاویٰ رضویہ ۶۶/۹

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جنت اور دوزخ میں بحث ہوئی تو دوزخ نے کہا: میں متکبرین اور جاہروں کا عالم لوگوں کا ٹھکانا ہوں، جنت بولی: مجھے کیا ہوا کہ مجھ میں کمزور، ادنیٰ اور نادار لوگ آئیں گے۔ اس پر اللہ عزوجل نے فرمایا: اے جنت! تو رحمت کی جگہ ہے کہ تیرے ذریعہ میں اپنے بندوں میں سے جس پر چاہوں گارحم کروں گا، اور دوزخ سے فرمایا: اے دوزخ! تو میرا عذاب ہے کہ تیرے ذریعہ میں اپنے بندوں میں سے جس پر چاہوں گا عذاب کروں گا، اور تم میں سے ہر ایک کو بھرا جائیگا، جب جہنم نہیں بھرے گی تو اللہ عزوجل اپنا غضب و جلال اس میں نازل فرمائے گا۔ اس کے بعد فوراً دوزخ پکارے گی: بس، بس، بس، یعنی میرے لئے کافی ہے۔ تو وہ بھر جائیگی

۱۷۹/۲	تفسیر سورۃ قی	۲۶۷۳۔ الجامع الصحیح للبخاری،
۳۸۱/۲	باب جہنم اعادنا اللہ تعالیٰ عنہا،	الصحیح لمسلم،
۳۳۹/۸	☆ اتحاف السادة للزبيدي،	المسند لا حمد بن حنبل،
۵۴۴/۱۴	☆ کنز العمال للمتقی، ۳۹۵۶۲،	فتح الباری للعسقلانی،
۱۰۷/۶	☆ الدر المنثور للسيوطی،	مشکوٰۃ المصابیح للتبریزی،
۱۰/۵	☆ التفسیر للبخاری،	المسند لا حمد بی عوانہ،
	☆ ۲۵۶/۱۵	شرح السنة للبخاری،

اور بعض حصہ بعض میں سکڑ جائے گا۔ اللہ تعالیٰ کی اپنی مخلوق میں کسی پر ظلم نہیں فرمائے گا، لیکن جنت تو اللہ تعالیٰ اس کے بھرنے کیلئے ایک مخلوق اور پیدا فرمائے گا۔ ۱۲م  
(۶) جنت نہایت گراں قیمت چیز ہے

۲۶۷۴۔ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : الا ان سلعة اللہ غالية ، الا ان سلعة اللہ الجنة ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: غور کرو اللہ تعالیٰ کا سامان گراں قیمت والا ہے، اور اللہ تعالیٰ کا سامان جنت ہے۔  
فتاویٰ رضویہ ۳/۲۴۹

### (۳) زمانہ فترت کے مطیع لوگ جنتی ہیں

۲۶۷۵۔ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اما الذی مات فی الفترۃ فیقول : رب ! ما اتانی لك رسول اللہ ، فیاخذموا ثیقہم لیطیعہ فیرسل الیہم ان ادخلوا النار ، فمن دخلها كانت علیہ بردا وسلاما ، ومن لم یدخلها سحب الیہا ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو لوگ زمانہ فترت میں انتقال کر گئے وہ رب تبارک و تعالیٰ کے حضور عرض کریں گے: ہمارے پاس تیرا کوئی رسول نہ آیا تھا، اللہ تعالیٰ ان سے اپنی اطاعت کا عہد و پیمان لے گا۔ وہ سب عہد کریں گے کہ ہم ضرور تیری اطاعت کریں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کے پاس ایک پیغام یہ بھیجے گا کہ تم سب دوزخ میں داخل ہو جاؤ، تو ان میں سے جو شخص دوزخ میں جائیگا ان پر وہ ٹھنڈی اور سلامتی والی ہو جائیگی، اور جو ان کا کرریگا اس کو گھسیٹ کر دوزخ میں داخل کر دیا جائیگا۔  
شرح الحقوق ص ۲۵

### (۴) اہل جنت کی مقبولیت

۲۶۷۶۔ عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ

صلى الله تعالى عليه وسلم : ان الله تعالى يقول لا هل الجنة : يا اهل الجنة ! يقولون : لبيك ربنا و سعد يك ، فيقول : هل رضيتم ؟ فيقولون: وما لنا لا نرضى و قد اعطيننا ما لم تعط احدا من خلقك فيقول: فانا اعطيكم افضل من ذلك، قالوا: يا رب! و اى شىء افضل من ذلك ، فيقول : احل عليكم رضوانى فلا اسخط عليكم بعده ابداً۔

حضرت ابو سعيد خدرى رضى الله تعالى عنه سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ جنتیوں سے فرمائے گا: اے جنت والو! عرض کریں گے: اے رب ہمارے! ہم تیرے حضور حاضر ہیں، فرمائے گا: کیا تم راضی ہوئے؟ عرض کریں گے: ہم کیوں راضی نہ ہوں جبکہ تو نے ہمیں وہ اعزاز بخشا کہ اپنی مخلوق میں کسی کو عطا نہیں کیا، فرمائے گا: میں اس سے بھی بڑھ کر فضیلت عطا فرماؤں گا۔ عرض کریں گے: اے رب ہمارے! اس سے بڑھ کر اور کیا ہے؟ فرمائے گا: میں تمہارے لئے اپنی رضا نازل فرما رہا ہوں کہ اب اس کے بعد کبھی ناراض نہ ہوں گا۔ ۱۲م

## (۵) مومنوں سے جنت قریب ہوگی

۲۶۷۷۔ عن حذيفة رضى الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : يجمع الله تعالى الناس فيقوم المؤمنون حتى تزلف لهم الجنة فيأتون آدم عليه السلام فيقولون : يا ابا نانا ! استفتح لنا الجنة فيقول : وهل اخرجكم من الجنة الا خطيئة ايكم آدم ، لست بصاحب ذلك ، اذهبوا الى ابني ابراهيم خليل الله ، قال : فيقول ابراهيم عليه الصلوة و السلام : لست بصاحب ذلك ، انما كنت خليلاً من وراء وراء اعمدوا الى موسى الذى كلمه الله تعالى تكليماً ، فيأتون موسى عليه الصلوة و السلام ، فيقول : لست بصاحب ذلك ، اذهبوا الى عيسى كلمة الله تعالى و روحه فيقول عيسى عليه السلام لست بصاحب ذلك ، فيأتون محمدا صلى الله تعالى عليه وسلم فيقوم و يوذن له و ترسل الامانة و الرحم فتقومان جنبي الصراط يمينا و شمالا ، فيمر اولكم كالبرق

قال : قلت: بأبی انت وامی ، ای شیء کمر البرق، قال : رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : الم تروا الى البرق كيف يمر و يرجع فى طرفه عين ، ثم کمر الريح ، ثم کمر الطير ، و شد الرجال تجرى بهم اعمالهم، و نبيکم قائم على الصراط يقول : رب سلم سلم ، حتى تعجز اعمال العباد حتى يجىئ الرجال فلا يستطيع السير الا زحفا ، قال : و فى حافتي الصراط كلاب معلقة مامورة تاخذ من امرت به ، فمخدوش ناج و مکدوس فى النار ، والذى نفس أبى هريرة بيده ! ان قعر جهنم لسبعين خريفا۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ لوگوں کو جمع فرمائے گا تو مومنین کھڑے ہوں گے یہاں تک کہ جنت ان سے قریب کر دی جائیگی، سب حضرت آدم علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں حاضر ہو کر فرمائیں گے: اے ہمارے والد گرامی! ہمارے لئے جنت کا دروازہ کھولنے! فرمائیں گے تم اپنے باپ کی لغزش ہی کے سبب جنت سے باہر آئے۔ اب ابتداء یہ منصب مجھے حاصل نہیں، تم حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں حاضری دو، حضرت ابراہیم بھی ان کی فریاد سن کر فرمائیں گے: مجھے یہ منصب نہیں ملا۔ میں تو اللہ تعالیٰ کا خلیل دور دور سے تھا کہ بلا واسطہ مجھے شرف کلام سے مشرف نہ فرمایا۔ تم حضرت موسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس جاؤ کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں شرف ہمکلامی سے مشرف فرمایا، سب لوگ حضرت موسیٰ کی خدمت میں حاضری دیں گے لیکن یہ ہی جواب پائیں گے کہ میں اس منصب پر نہیں تم حضرت عیسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ میں حاضری دو کہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے کلمہ اور پاک روح ہیں۔ لیکن حضرت عیسیٰ کی طرف سے بھی وہی جواب ملے گا میں اس منصب کا حامل نہیں، تم حضور احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ بے کس پناہ میں حاضری دیکر اپنا مدعا بیان کرو حضور یہ فریاد سن کر کھڑے ہوں گے اور آپکو شفاعت اور جنت کے دروازہ کو کھولنے کی اجازت ملے گی۔ اس وقت امانت اور صلہ رحمی کو پل صراط کے داہنے اور بائیں کھڑا کر دیا جائے گا، سب سے پہلا شخص پل صراط سے اس طرح پار ہوگا جیسے بجلی کوند کر روپوش ہو جاتی ہے۔ راوی کہتے ہیں: میں نے عرض کیا: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، بجلی کی طرح کوئی چیز گزر سکتی ہے؟ آپ نے فرمایا: کیا تم نے

بجلی کو نہیں دیکھا؟ وہ کیسی تیزی سے گزر جاتی ہے اور پل بھر میں واپس آ جاتی ہے۔ پھر اس کے بعد لوگ اس طرح گزریں گے جیسے ہوا۔ پھر جیسے پرندہ اڑتا ہے۔ پھر جیسے آدمی دوڑتا ہے۔ یہ سب اپنے اپنے اعمال کے مطابق پل صراط سے گزر جائیں گے۔ اس وقت نازک میں آپکے نبی کریم رؤف ورحیم پل کے کنارے کھڑے رب سلم، رب سلم، کی دعا کرتے ہوں گے، یہاں تک کہ لوگوں کے اعمال نیک کا وزن گھٹتا جائے گا اور اب ایسے لوگ آنا شروع ہوں گے کہ انکو پل صراط پار کرنا دشوار ہوگا کہ گھسٹ کر پار ہوں گے۔ پل کے دونوں طرف آنکڑے لٹکے ہوں گے جسکے بارے میں انہیں حکم ہوگا اس کو پکڑ لینگے۔ بعض زخمی ہو کر نجات پا جائیں گے لیکن بعض الٹ پلٹ کر جہنم میں گر جائیں گے۔ اس حدیث کے راوی حضرت ابو ہریرہ بھی ہیں۔ فرماتے ہیں: قسم ہے اس ذات کی جسکے قبضہ میں ابو ہریرہ کی جان ہے جہنم کی گہرائی ستر برس کی راہ ہے۔ ۱۲

## (۶) جنتیوں میں خاندان کی رعایت ہوگی

۲۶۷۸۔ عن عبد الله بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: ہم ذریۃ المؤمن یموتون علی الاسلام، فان كانت منازل آبائهم ارفع من منازلهم لحقوا بأبائهم ولم ینقصوا من اعمالهم التي عملوا شیئا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ یہ ذریت مومن کا حال ہے جو اسلام پر مریں۔ اگر ان کے باپ دادا کے درجے ان کی منزلوں سے بلند تر ہوئے تو یہ اپنے باپ دادا سے ملادئیے جائیں گے اور ان کے اعمال میں کوئی کمی نہ ہوگی۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

جب عام صالحین کی صلاح ان کی نسل و اولاد کو دین و دنیا و آخرت میں نفع دیتی ہے تو صدیق و فاروق، عثمان و علی، جعفر و عباس اور انصار کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی صلاح عظیم کا کیا کہنا جنکی اولاد میں شیخ صدیقی، فاروقی، عثمانی، علوی، جعفری، عباسی اور انصاری ہیں۔ یہ کیوں نہ اپنے نسب کریم سے دین و دنیا و آخرت میں نفع پائیں گے۔ پھر اللہ اکبر حضرات علیہ سادات کرام اولاد امجاد حضرت خاتون جنت بتول زہراء کہ خود حضور پر



نور سید الصالحین سید العالمین سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بیٹے ہیں کہ ان کی شان تو ارفع واعلیٰ وبلند وبالا ہے۔

اللہ عزوجل فرماتا ہے: انما یرید اللہ لیذهب عنکم الرجس اهل البیت ویطہرکم تطہیرا ،

اللہ تعالیٰ یہ ہی چاہتا ہے کہ تم سے ناپاکی دور رکھے اے نبی کے گھر والو، اور تمہیں ستھرا کر دے خوب پاک فرما کر۔

اراءة الادب ص ۴۹

(۷) بعض جنتیوں کے گناہ نیکیوں سے بدل جاتے ہیں

۲۶۷۹۔ عن ابی ذری الغفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : انی لا علم آخر اهل الجنة دخولا الجنة و آخر اهل النار خروجا منها ، رجل یؤتی بہ یوم القيامة فیقال : اعرضوا علیہ صغار ذنوبہ وارفعوا عنہ کبارہا ، فتعرض علیہ صغار ذنوبہ فیقال : عملت یوم کذا و کذا و کذا ، وعملت یوم کذا و کذا و کذا ، فیقول : نعم ، لا یتستطیع ان ینکر وهو مشفق من کبار ذنوبہ ان تعرض علیہ ، فیقال له : فان لك مکان کل سیتہ حسنة ، فیقول : رب ! قد عملت اشیاء لا اراها هنا فلقد رأیت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ضحک حتی بدت نوا جده ۔

حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں اس شخص کو بخوبی جانتا ہوں جسکو سب سے آخر میں دوزخ سے نکال کر جنت میں داخل کیا جائے گا۔ وہ شخص روز قیامت حاضر لایا جائیگا ارشاد ہوگا: اس کے چھوٹے چھوٹے گناہ اس پر پیش کرو اور بڑے بڑے ظاہر نہ کرو۔ اس سے کہا جائے گا: تو نے فلاں فلاں دن یہ کام کئے۔ وہ مقرر ہوگا اور اپنے بڑے بڑے گناہوں سے ڈرتا ہوگا کہ ارشاد ہوگا اسے ہر گناہ کی جگہ ایک نیکی دو۔ اب کہہ اٹھے گا: الہی! میرے اور بہت سے گناہ ہیں وہ تو سننے میں آئے ہی نہیں، یہ فرما کر حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اتنا ہنسے کہ آس پاس کے دندان مبارک ظاہر ہوئے۔

فتاویٰ افریقہ ص ۱۴۳

## ۸۔ جہنم

### (۱) جہنم کی آگ نہایت سیاہ ہے

۲۶۸۰۔ عن أبي هريرة رضى الله تعالى عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: اترونها حمراء كمناركم هذه، لهى اسود من القار۔  
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم جہنم کی آگ کو اپنی اس آگ کی طرح سرخ سمجھتے ہو، بیشک وہ تو تار کول سے زیادہ سیاہ ہے۔

۲۶۸۱۔ عن انس رضى الله تعالى عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: نار جهنم سوداء مظلمة۔  
حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جہنم کی آگ نہایت سیاہ ہے۔

۲۶۸۲۔ عن انس بن مالك رضى الله تعالى عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم هذه الآفة، وقودها الناس والحجارة فقال: اوقد عليها الف عام حتى احمرت، والف عام حتى ابيضت۔ والف عام حتى اسودت، فهى سوداء مظلمة لا يضىء لہبها۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آیت کریمہ وقودھا الناس والحجارة فقال: اوقد علیھا الف عام حتی احمرت، والف عام حتی ابيضت۔ والف عام حتی اسودت، فہی سوداء مظلمة لا یضیء لہبھا۔  
حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آیت کریمہ وقودھا الناس والحجارة فقال: اوقد علیھا الف عام حتی احمرت، والف عام حتی ابيضت۔ والف عام حتی اسودت، فہی سوداء مظلمة لا یضیء لہبھا۔  
تلاوت فرمائی۔ اور اس پر آپ نے فرمایا: جہنم میں ایک ہزار سال آگ جلائی گئی تو سرخ ہو گئی۔ پھر ایک ہزار سال حتی کہ سفید ہوئی، پھر ایک ہزار سال حتی کہ سیاہ ہو گئی۔ پس جہنم کی آگ انتہائی سیاہ ہے جس کا شعلہ روشن نہ ہوگا۔

۳۸۹	ما جاء فى صفة جهنم،	۲۶۸۰۔ المؤطالمالك،
	۱۸۰/۴	۲۶۸۱۔ كشف الاستار للبخار،
۸۳/۲	ابواب صفة جهنم،	۲۶۸۲۔ الجامع للترمذی
	۴۸۹/۱	شعب الايمان للبيهقي،

۲۶۸۳۔ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: فہی سوداء مظلمة۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ آگ نہایت سیاہ ہے۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام ترمذی نے اس حدیث کے موقوف ہونے کو صحیح کہا: لیکن میں کہتا ہوں: کہ اس معاملہ میں حدیث موقوف بھی مرفوع کی طرح ہے بشرطیکہ اسرائیلیات سے ماخوذ نہ ہو۔  
فتاویٰ رضویہ ۳/۲۲۲

(۲) ادنیٰ عذاب پانے والا دوزخی

۲۶۸۴۔ عن نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ان اھون اھل النار عذابا من یوضع فی اھمض قدیمیہ جمراتان یغلیٰ منھا دماغہ۔

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دوزخ میں سب سے ہلکے عذاب والا وہ ہے کہ اس کے تلووں میں انگارے رکھے جائیں گے جس سے بھیجا بلے گا۔

۲۶۸۵۔ عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: یقول اللہ عزوجل لا ہون اھل النار عذابا یوم القیامۃ: لو ان لك ما فی الارض من شیء اکنت تفتدی بہ فیقول: نعم، فیقول: اردت منك اھون من هذا و انت فی صلب آدم ان لا تشرک بی شیئا فأبیت الا ان تشرک۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

۸۳/۲	ابواب صفة جہنم،	۲۶۸۳۔ الجامع للترمذی،
۴۴۳/۸	☆ التفسیر لا بن کثیر	۲۶۸۴۔ المصنف لعبد الرزاق،
۵۱۲/۱۰	☆ اتحاف السادة للزییدی،	کنز العمال للمتقی، ۳۹۸۰۰، ۱۴/۶۶۸
	☆ ۳۲۵/۴	الدر المنثور للسيوطی،
۹۷۰/۲	باب صفة الجنة البار،	۲۶۸۵۔ الجامع الصحیح للبخاری،
۳۷۴/۲	باب صفة المنافقین	الصحیح لمسلم،

ارشاد فرمایا: دوزخیوں میں سب سے ہلکے عذاب والے سے اللہ عزوجل فرمائے گا تمام زمین میں جو کچھ ہے اگر تیری ملک ہوتا تو کیا اسے اپنے فدیہ میں دے کر عذاب سے نجات مانگنے پر راضی ہوتا۔ وہ عرض کرے گا: ہاں، فرمائے گا: میں نے تجھ سے روز میثاق اس سے بھی ہلکی اور آسان بات چاہی تھی کہ کسی کو میرا شریک نہ کرنا مگر تو نے نہ مانا بغیر میرا شریک ٹھہرائے ہوئے۔

### شرح المطالب ۲۳

۲۶۸۶۔ عن نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ان اهل النار عذابا من له نعلان و شرا كان من نار يغلي منها دماغه كما يغلي المرجل ما يرى ان احد اشد منه عذابا و انه لا هو نهم عذابا۔

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ دوزخ میں سب سے ہلکے عذاب والا وہ ہے جسے آگ کے دو جوتے اور دو تسمے پہنائے جائیں گے جس سے اس کا دماغ دیگ کی طرح جوش مارے گا۔ وہ یہ سمجھے گا کہ سب سے زیادہ سخت عذاب اسی پر ہے حالانکہ اس پر سب سے ہلکا عذاب ہوگا۔

### شرح المطالب ۲۲

## (۳) نفس امارہ اور جنت و دوزخ

۲۶۸۷۔ عن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: حفت الجنة بالمكاره و حفت النار بالشهوات ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جنت ان چیزوں سے گھیر دی گئی ہے جو نفس کو ناگوار ہیں۔ اور دوزخ ان چیزوں

۹۷۱/۲	باب صفة الجنة والنار،	الجامع الصحيح للبخاری،
۱۱۵/۱	کتاب الايمان،	الصحيح لسلم،
۵۱۲/۱۰	☆ اتحاف السادة للزبيدي	التفسير لا بن كثير
۳۷۸/۲	کتاب الجنة و صفة نعيمها	۲۶۸۷۔ الصحيح لسلم،
۲۲۷/۱	☆ الجامع الصغير للسيوطي،	المسند لا حمد بن حنبل
۶۲۶/۸	☆ اتحاف السادة للزبيدي،	شرح السنة للبغوي،
۲۸/۴	☆ التفسير للقرطبي،	البدایة و النهایة لا بن كثير

سے ڈھانپ دی گئی ہے جو نفس کو پسند ہیں۔

۲۶۸۸۔ عن ابی ہریرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لما خلق اللہ تعالیٰ الجنة قال لجبرئیل : اذهب فانظر الیہا ، فذهب فنظر الیہا و الی ما اعد اللہ لاهلہا فیہا ، ثم جاء فقال - ای رب او عزتک لا یسمع بہا احد الا دخلہا ، ثم حفہا بالمکارہ ثم قال : یا جبرئیل ! اذهب فانظر الیہا ، قال : فذهب فنظر الیہا ثم جاء فقال : ای رب ! و عزتک لقد خشیت ان لا یدخلہا احد ، قال : فلما خلق اللہ تعالیٰ النار قال : یا جبرئیل ! اذهب فانظر الیہا ، قال - فذهب فنظر الیہا ثم جاء فقال - ای رب ! و عزتک لا یسمع بہا احد فیدخلہا فحفہا بالشہوات ثم قال : یا جبرئیل ! اذهب فانظر الیہا قال : فذهب فنظر الیہا فقال : ای رب ! و عزتک لقد خشیت ان لا یبقی احد الا دخلہا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب اللہ عزوجل نے جنت بنائی جبرئیل امین علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حکم فرمایا کہ اسے جا کر دیکھ، جبرئیل نے اسے اور جو کچھ اس میں مولیٰ تعالیٰ نے اہل جنت کے لئے تیار فرمایا ہے دیکھا پھر حاضر ہو کر عرض کی: اے میرے رب! تیری عزت کی قسم! اسے تو جو کوئی سنے گا اس میں بے جائے نہ رہے گا۔ پھر رب عزوجل نے اسے ان باتوں سے گھیر دیا جو نفس کو ناگوار ہیں۔ پھر جبرئیل کو حکم فرمایا: کہ اب جا کر دیکھ، جبرئیل نے دیکھا پھر حاضر ہو کر عرض کی اے میرے رب! تیری عزت کی قسم! مجھے ڈر ہے کہ اب تو شاید اس میں کوئی بھی نہ جاسکے۔ پھر جب مولیٰ تبارک و تعالیٰ نے دوزخ پیدا کی جبرئیل سے فرمایا: اسے جا کر دیکھ، جبرئیل نے دیکھا پھر آ کر عرض کی: اے میرے رب! تیرے عزت کی قسم! اس کا حال سن کر کوئی بھی اس میں نہ جائے گا۔ مولیٰ تعالیٰ نے اسے نفس کی خواہشوں سے ڈھانپ دیا۔ پھر حضرت جبرئیل کو اس کے دیکھنے کا حکم فرمایا: جبرئیل امین علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسے دیکھ کر عرض کی: اے میرے رب! تیری

۲۶۸۸۔	الجامع للترمذی،	باب ما جاء حفت الجنة بالمکاره،	۸۰/۲
	السنن لابن داؤد	باب حق الجنة والنار	۲۵۲/۲
	الترغيب والترهيب للمندري،	☆ المستدرک للحاکم،	۲۷/۱
	المسند لآحمد بن حنبل،	☆ کنز العمال للمتقی،	۵۴۵/۱۴، ۳۹۵۲۳،
			۳۳۲/۲

عزت کی قسم! مجھے ڈر ہے کہ اب تو شاید ہی کوئی اس میں جانے سے بچے۔

فتاویٰ رضویہ ۹۴/۹

## (۴) ابوطالب کا حال

۲۶۸۹۔ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لعمرہ قل : لا الہ الا اللہ ، اشہد لك بہا یوم القیامۃ قال : لو لا ان تعیرنی قریش یقولون : انما حملہ علی ذلك الجزع لا قررت عینك فانزل اللہ عزوجل ، انك لا تہدی من احببت ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ابوطالب سے مرتے وقت کلمہ پڑھنے کو ارشاد فرمایا صاف ان کا رکیا اور کہا: مجھے قریش عیب لگائیں گے کہ موت کی سختی سے گھبرا کر مسلمان ہو گیا ورنہ حضور کی خوشی کر دیتا۔ اس پر رب العزت تبارک و تعالیٰ نے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی۔ اے محبوب، جس کو آپ پسند کرتے ہیں اسکو ہدایت نہیں دے سکتے۔

۲۶۹۰۔ عن سعید بن المسیب عن ابيہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : لما حضرت ابا طالب الوفاة جاءہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فوجد عنده ابا جہل و عبد اللہ ابن ابی امیۃ بن المغیرۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : یا عم ! قل لا الہ الا اللہ کلمۃ اشہد لك بہا عند اللہ ، فقال ابو جہل و عبد اللہ بن ابی امیۃ : یا ابا طالب ! اترغب عن ملة عبد المطلب ؟ فلم یزل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یعرضها علیہ و یعید لہ تلك المقالة حتی قال ابو طالب اخرما کلمہم ہو علی ملة عبد المطلب و ابی ان یقول : لا الہ الا اللہ ، فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ام و اللہ لا استغفرن لك ما لم انه عنك ، فانزل اللہ تبارک و تعالیٰ ما کان للنبی و الذین آمنوا ان یستغفروا و المشرکین و لو کانوا

۴۰/۱

کتاب الایمان،

۲۶۸۹۔ الصحيح لمسلم،

۴۳۴/۲

المسند لا حمد بن حنبل،

۱۸۱/۱

باب اذا قال المشرك عند الموت،

۲۶۹۰۔ الجامع الصحيح للبخاری،

۴۰/۱

کتاب الایمان،

الصحيح لمسلم،

۴۳۳/۵

المسند لا حمد بن حنبل،

اولیٰ قریبی من بعدی ماتیین لهم انهم اصحاب الجحیم ، و انزل الله تعالیٰ فی اُبی طالب فقال لرسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : انک لا تهدی من احببت و لكن الله یهدی من یشاء و هو اعلم بالمهتدین -

حضرت سعد بن مسیب اپنے والد رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی کہ ابوطالب کے انتقال کا وقت جب آیا تو حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے، اس وقت وہاں ابو جہل اور عبداللہ بن ابی امیہ مغیرہ موجود تھا، حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اے چچا! تم کلمہ پڑھ لو میں اللہ تعالیٰ کے یہاں گواہی دوں گا۔ یہ سن کر ابو جہل اور ابن امیہ نے کہا اے ابوطالب کیا تم عبدالمطلب کے دین سے پھر رہے ہو؟ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بار بار یہی ہی فرماتے رہے لیکن ابوطالب نے آخر میں یہی کہا: کہ میں عبدالمطلب کے دین و مذہب پر ہوں اور کلمہ پڑھنے سے ان کا کر دیا حضور نے فرمایا: تو میں تمہارے لئے اس وقت تک دعائے استغفار کروں گا جب تک مولیٰ سبحانہ مجھے منع نہیں فرمائے گا۔ مولیٰ تعالیٰ سبحانہ نے یہ دونوں آیتیں نازل فرمائیں کہ اے محبوب! آپ اس کو ہدایت نہیں کر سکتے جس کو محبوب رکھتے ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ جس کو چاہے ہدایت فرمائے اور وہ ہدایت پانے والوں کو خوب جانتا ہے۔ نیز فرمایا: نبی کریم اور مومنین کے لئے جائز نہیں کہ مشرکین کے لئے استغفار کریں خواہ وہ قریبی رشتہ دار ہی ہوں جبکہ یہ واضح ہو چکا ہے کہ وہ دوزخی ہیں۔

شرح المطالب ص ۱۶

۲۶۹۱۔ عن عبد الله بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: نزلت ای ” انک لا تهدی من احببت “ فی اُبی طالب کان ینہی عن اذی النبی صلی الله تعالیٰ علیہ وسلم و ینأی عما جاء به -

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آیت مبارکہ ” انک لا تهدی من احببت “ ابوطالب کے حق میں نازل ہوئی، ابوطالب کا حال یہ تھا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کافروں کو باز رکھتے اور خود حضور پر ایمان لانے سے باز رہتے۔

۲۶۹۲۔ عن عبد الله بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما انه قال للنبی صلی الله تعالیٰ

۲۶۹۱۔ المستدرک للحاکم،

۵۴۸/۱

۲۶۹۲۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب فصة ابي طالب،

۱۱۵/۱

کتاب الايمان

الصحیح لسملم،

علیہ وسلم : ما اغنیت عن عمک ؟ فوالله کان یحوطک و یغضب لک ، قال : هو فی ضحضاح من نار و لو لا انا لکان فی الدرك الا سفل من النار ، و فی روایة و جدتہ فی غمرات من النار فاخرجتہ الی ضحضاح ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی: حضور نے اپنے چچا ابوطالب کو کیا نفع دیا خدا کی قسم! وہ حضور کی حمایت کرتا اور حضور کیلئے لوگوں سے لڑتا۔ فرمایا: میں نے اسے سراپا آگ میں ڈوبا ہوا پایا تو کھینچ کر پاؤں تک آگ میں کر دیا اور اگر میں نہ ہوتا تو وہ جہنم کے سب سے نیچے طبقہ میں ہوتا۔

۲۶۹۳۔ عن أبی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال۔ ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ذکر عنده عمہ ابو طالب فقال : لعله تنفعه شفاعتی يوم القيامة فيجعل فی ضحضاح فی النار يبلغ كعبه يغلى منه دماغه ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے ابوطالب کا ذکر آیا۔ فرمایا: کہ میں امید کرتا ہوں کہ روز قیامت میری شفاعت اسے یہ نفع دے گی کہ جہنم میں پاؤں تک کی آگ میں کر دیا جائے گا جو اس کے ٹخنوں تک ہوگی جس سے اس کا دماغ جوش مارے گا۔

۲۶۹۴۔ عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال ۔ قيل للنبي صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : هل نفعت ابا طالب ؟ قال : اخرجتہ من غمرۃ جہنم الی ضحضاح منها ۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا: حضور نے ابوطالب کو کچھ نفع دیا؟ فرمایا: میں نے اسے دوزخ کے غرق سے پاؤں تک کی آگ میں کھینچ لیا۔

شرح المطالب ص ۲۱

۲۶۹۵۔ عن ام سلمة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قالت : ان الحارث بن هشام رضی

۵۴۸/۱	باب قصة أبي طالب ،	الجامع الصحيح للبخاری ،	۲۶۹۳۔
۱۱۵/۱	كتاب الايمان ،	الصحيح لمسلم ،	
	☆ ۹/۳	المسند لا حمد بن حنبل ،	
	☆ ۸۱۱	جمع الجوامع للسيوطی ،	۲۶۹۴۔
۱۵۱/۱۲ ، ۳۴۴۳۶ ،	☆ ۱۱۸/۱	مجمع الزوائد للهيثمی ،	۲۶۹۵۔
	کنز العمال للمتقی ،		



اللہ تعالیٰ عنہ اتی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یوم حجة الوداع فقال : یا رسول اللہ! انک تحث علی صلة الرحم و الاحسان الی الجار و ایواء الیتیم و اطعام الضیف و اطعام المسکین و کل ذلك یفعله هشام بن المغيرة فما ظنک به یا رسول اللہ ! فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : کل قبر لا یشهد صاحبه ان لا اله الا الله فهو جزوة من النار ، قدو جدت عمی ابا طالب فی طمطام من النار فاخرجه الله لمكانه منی و احسانه الی فجعله الی ضحضاح من النار۔

ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حارث بن ہشام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روز حجۃ الوداع حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی: یا رسول اللہ! حضور ان باتوں کی ترغیب فرماتے ہیں، رشتہ داروں سے نیک سلوک، ہمسایہ سے اچھا برتاؤ یتیم کو جگہ دینا، مہمان کی مہمانی دینا، محتاج کو کھانا کھلانا، اور میرا باپ ہشام یہ سب کام کرتا تو حضور کا اس کی نسبت کیا لگمان ہے؟ فرمایا: جو قبر بنے جس کا مردہ لا الہ الا اللہ نہ مانتا ہو وہ دوزخ کا انگارہ ہے۔ میں نے خود اپنے چچا ابوطالب کو سر سے اونچی آگ میں پایا۔ میری قرابت و خدمت کے باعث اللہ تعالیٰ نے اسے وہاں سے نکال کر پاؤں تک آگ میں کر دیا۔

۲۶۹۶۔ عن عبد الله بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اھون اھل النار عذابا ابوطالب و هو متنعل بنعلین من نار یغلی منها دماغہ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک دوزخیوں میں سب سے کم عذاب ابوطالب پر ہے۔ وہ آگ کے دو جوتے پہنے ہوئے ہے جس سے اس کا دماغ کھولتا ہے۔

۲۶۹۷۔ عن امیر المؤمنین علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم قال :

۹۷۱/۲	باب صفة الجنة والنار،	۲۶۹۶۔ الجامع الصحيح للبخاری،
۱۱۵/۱	کتاب الايمان	الصحيح لمسلم،
۹۸/۱	☆ کنز العمال للمتقی ۳۹۵۱۲،	المستدرک للحاکم،
۹۸/۱	☆ المسند لا بی عوانہ	المسند لا حمد بن حنبل،
	☆ ۱۶۵ /۱	الجامع الصغير للسيوطی،
۴۵۸/۲	باب الرجل يموت له قرابة مشرك	۲۶۹۷۔ السنن لا بی داؤد،
۲۱۰/۱	باب مواراة المشرك،	السنن للنسائی

قلت للنبي صلى الله تعالى عليه وسلم ان عمك الشيخ الضال قد مات ، قال : اذهب فوار اباك -

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی: یا رسول اللہ! حضور کا چچا وہ بڈھا گمراہ مر گیا، فرمایا: جا، اسے دبا آ۔

۲۶۹۸۔ عن امیر المؤمنین علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم قال : قلت للنبي صلى الله تعالى عليه وسلم : ان عمك الشيخ الكافر قد مات فما ترى فيه ؟ قال : ارى ان تغسله تجننه -

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: حضور کا چچا وہ بڈھا کافر مر گیا اس کے بارے میں حضور کی کیا رائے ہے۔ فرمایا: نہلا کر دبا دو

شرح المطالب ص ۲۳

﴿ ۲ ﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام الائمہ ابن خزیمہ نے فرمایا:

یہ حدیث صحیح ہے۔

امام حافظ الشان اصابہ فی تمیز الصحابہ میں فرماتے ہیں:

صححه ابن خزیمہ -

اس حدیث جلیل کو دیکھئے! ابوطالب کے مرنے پر خود امیر المؤمنین علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کرتے ہیں: کہ حضور کا وہ گمراہ کا فر چچا مر گیا۔ حضور اس پر انکار نہیں فرماتے، نہ خود جنازہ میں تشریف لے جاتے ہیں۔ ابوطالب کی بی بی امیر المؤمنین کی والدہ ماجدہ حضرت فاطمہ بنت اسد رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے جب انتقال کیا، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی چادر و قمیص مبارک میں انہیں کفن دیا۔ اپنے دست مبارک سے لحد کھودی اپنے دست مبارک سے مٹی نکالی پھر ان کے دفن سے پہلے خود ان کی قبر

مبارک میں لیٹے اور دعا کی۔

کاش ابوطالب مسلمان ہوتے تو کیا سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کے جنازہ میں تشریف نہ لیجاتے صرف اتنے ہی ارشاد پر قناعت فرماتے کہ جاؤ اسے دبا آؤ۔

امیر المؤمنین کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کی قوت ایمان دیکھئے کہ خاص اپنے باپ نے انتقال کیا ہے اور خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غسل کا فتویٰ دے رہے ہیں اور یہ عرض کرتے ہیں کہ یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وہ تو مشرک مرا، ایمان ان بندگان خدا کے تھے کہ اللہ ورسول کے مقابلہ میں باپ بیٹے کسی سے کچھ علاقہ نہ تھا۔ اللہ ورسول کے مخالفوں کے دشمن تھے اگرچہ وہ اپنا جگر ہو۔ دوستان خدا ورسول کے دوست تھے اگرچہ ان سے دنیوی ضرر ہو۔

شرح المطالب ص ۲۵

۲۶۹۹۔ عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: لما جاء ابو بکر بأبی قحافة قال: فلما مدیدہ بیایعہ بکی ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فقال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ما یبکیک؟ قال: لان تکون ید عمک مکان یدہ و یسلم یقر اللہ تعالیٰ عینیک احب الی من ان یکون۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد حضرت ابو قحافہ کو لیکر بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنا دست انور ابو قحافہ سے بیعت اسلام لینے کیلئے بڑاھایا تو صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روئے۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کیوں روتے ہو؟ عرض کی: ان کے ہاتھ کی جگہ آج حضور کے چچا کا ہاتھ ہوتا اور ان کے اسلام لانے سے اللہ تعالیٰ حضور کی آنکھ ٹھنڈی کرتا تو مجھے اپنے باپ کے مسلمان ہونے سے زیادہ یہ بات عزیز تھی۔

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

حاکم نے کہا: یہ حدیث بر شرط شیخین صحیح ہے۔ حافظ الشان نے اصابہ میں اسے مسلم رکھا

اور فرمایا:

شرح المطالب ص ۲۷

سندہ صحیح -

۲۷۰۰۔ عن عبد الله بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: جاء ابو بكر الصديق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بأبی قحافة یقوده یوم فتح مكة فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الا ترکت الشیخ حتی ناتیہ قال: ابو بكر اردت ان یاجرہ اللہ تعالیٰ و الذی بعثک بالحق لا نا اشد فرحا باسلام أبی طالب لو كان اسلم منی بأبی -

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فتح مکہ کے دن ابو قحافہ کا ہاتھ پکڑ ہوئے خدمت اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر لائے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اس بوڑھے کو وہیں کیوں نہ رہنے دیا کہ ہم خود اس کے پاس تشریف فرما ہوتے۔ صدیق نے عرض کی: میں نے چاہا کہ اللہ تعالیٰ ان کو اجر دے۔ قسم اس کی جس نے حضور کو حق کے ساتھ بھیجا مجھے اپنے باپ کے مسلمان ہونے سے زیادہ ابوطالب کے مسلمان ہونے کی خوشی ہوتی اگر وہ اسلام لے آتے۔

۲۷۰۱۔ عن علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: كانت مشیة اللہ عزوجل فی اسلام عمی العباس و مشیتی فی اسلام عمی أبی طالب فغلبت مشیة اللہ مشیتی -

حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے میرے چچا عباس کا مسلمان ہونا چاہا اور میری خواہش یہ تھی کہ میرا چچا ابوطالب مسلمان ہو اللہ تعالیٰ کا ارادہ میری خواہش پر غالب آیا کہ ابوطالب کافر رہا۔

۲۷۰۲۔ عن محمد بن کعب القرظی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: بلغنی انه لما شتکی ابو طالب شکواه التی قبض فیها قالت له قریش: ارسل الی ابن اخیک یرسل الیک من هذه الجنة التی ذکرها یكون لك شفاء فارسل الیه فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ان اللہ حرمها علی الکافرین طعامها و شرابها، ثم

اتاه فعرض عليه الاسلام فقال: لو لان تعير بها فيقال جزع عمك من الموت لاقررت بها عينك و استغفرله بعد ما مات فقال المسلمون ما يمنعنا ان تستغفر لآبائنا و لذوى قرابتنا قد استغفر ابراهيم عليه السلام لا بيه و محمد صلى الله تعالى عليه وسلم لعمه فاستغفر و للمشركين حتى نزلت ما كان للنبي و الذين آمنوا آية -

حضرت محمد بن کعب قرظی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے روایت پہونچی کہ ابوطالب جب مرض الموت میں مبتلا ہوئے تو کافران قریش نے صلاح دی کہ اپنے بھتیجے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کرو کہ یہ جنت جو وہ بیان کرتے ہیں اس میں سے تمہارے لئے کچھ بھیج دیں کہ تم شفا پاؤ۔ ابوطالب نے عرض کر بھیجی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ نے جنت کا کھانا پانی کافروں پر حرام کیا ہے پھر تشریف لا کر ابوطالب پر اسلام پیش کیا۔ ابوطالب نے کہا: لوگ حضور پر طعنہ کریں گے کہ حضور کا پچھا موت سے گھبرا گیا، اس کا خیال نہ ہوتا تو میں آپ کی خوشی کر دیتا۔ جب وہ مر گئے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے لئے دعائے مغفرت کی۔ مسلمانوں نے کہا: ہمیں اپنے والدوں قریبوں کے لئے دعائے بخشش سے کون مانع ہے۔ ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے باپ کے لئے استغفار کی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے پچھا کے لئے استغفار کر رہے ہیں یہ سمجھ کر مسلمانوں نے اپنے اقارب مشرکین کے واسطے دعائے مغفرت کی، اللہ عزوجل نے آیت اتاری کہ مشرکوں کے لئے یہ دعانہ نبی کو روانہ مسلمانوں کو جبکہ روشن ہو لیا کہ وہ جہنمی ہیں۔ العیاذ باللہ تعالیٰ۔

شرح المطالب ص ۲۹

۲۷۰۳۔ عن عبد الله بن عمر رضي الله تعالى عنهما قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: اذا كان يوم القيامة شفعت لأبي و امي و أبي طالب و اخ لي كان في الجاهلية -

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں روز قیامت اپنے والدین اور ابوطالب اور اپنے ایک رضاعی بھائی کی کہ زمانہ جاہلیت میں گزر اشفاعت فرماؤں گا۔

## ﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام محبت طبری نے کہ حافظان حدیث و علمائے فقہ سے ہیں ذخائر العقبیٰ میں فرمایا:-  
یہ حدیث اگر ثابت بھی ہو تو ابوطالب کے بارے میں اس کی تاویل وہ ہے جو صحیح حدیث میں آیا  
کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شفاعت سے عذاب ہلکا ہو جائے گا۔  
امام سیوطی فرماتے ہیں:

خاص ابوطالب کے باب میں تاویل کی حاجت یہ ہوئی کہ ابوطالب نے زمانہ اسلام پایا اور کفر  
پر اصرار رکھا بخلاف والدین کریمین اور برادر رضاعی کہ زمانہ فترت میں گزرے۔

اقول: یہاں تاویل بمعنی بیان مراد و معنی ہے جس طرح شرح معانی قرآن کو تاویل  
کہتے ہیں: کفار سے تخفیف عذاب بھی حضور سید الشانفعین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اقسام  
شفاعت سے ہے۔ شفاعت کبریٰ کہ فتح باب حساب کے لئے ہے تمام جہاں کو شامل و عام  
ہے۔ امام نووی نے بآنکہ ابوطالب کو بالیقین کافر جانتے ہیں تبویب صحیح مسلم شریف میں یوں  
لکھا۔

باب شفاعۃ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لابی طالب والتخفیف عنہ

بسببہ -

امام بدرالدین زرکشی نے خادم میں ابن ماجہ سے نقل کیا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
کی اقسام شفاعت سے وہ تخفیف عذاب ہے جو ابواہب کو بروز دو شنبہ ملتی ہے۔

لسرورہ بولادته صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم واعتاقه ثوبیة حین بشرہ و

انماہی کرامة له صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم -

اس لئے کہ اس نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے میلاد مبارک کی خوشی کی اور  
اس کا مژدہ سن کر ثویبہ کو آزاد کیا تھا۔ یہ حضور ہی کا فضل ہے جس کے باعث اس نے تخفیف پائی  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

شرح مواہب علامہ زرقاتی میں ہے۔

یشک صحاح میں ثابت ہے اور صادق و مصدوق صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خبر دی کہ

ابوطالب پر سب دوزخیوں سے کم عذاب ہے۔

اللهم! اجرنا من عذابك الاليم بجاه نبيك الرؤف الرحيم عليه و على آله  
افضل الصلوة و ادوم التسليم - آمين والحمد لله رب العالمين -

شرح المطالب ص ٢٠







# ۱۔ فضائل قرآن

## (۱) تلاوت قرآن کی فضیلت

۲۷۰۴۔ عن عبد الله بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول الله صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : من قرء حرفاً من کتاب اللہ تعالیٰ فله حسنة ، و الحسنۃ بعشر امثالها ، لا اقول : الـم حرف ، الف حرف ، و لام حرف ، و میم حرف۔  
حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے قرآن کریم کا ایک حرف پڑھا اس کے لئے ایک نیکی ہے اور ہر نیکی دس نیکیاں، میں نہیں کہتا کہ الم ایک حرف ہے بلکہ الف ایک حرف ہے اور لام ایک حرف ہے اور میم ایک حرف ہے۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اور یہ ثواب فہم پر موقوف نہیں۔ امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رب عزوجل کو خواب میں دیکھا عرض کی: اے میرے رب! کیا چیز تیرے بندوں کو تیرے عذاب سے نجات دینے والی ہے۔ فرمایا: میری کتاب، عرض کی: اے رب! بفہم او بغیر فہم، اے میرے رب سمجھ کر یا بے سمجھے بھی، فرمایا: بفہم و بغیر فہم، سمجھ کر اور بے سمجھے دونوں۔

۲۷۰۵۔ عن أبي سعيد الخدري رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول الله صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ان الله تعالیٰ يقول من شغله القرآن عن ذكری و مسألتي اعطيته افضل ما اعطى السائلين و فضل كلام الله تعالیٰ علی سائر الكلام كفضل الله تعالیٰ علی خلقه۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جسے قرآن عظیم میرے ذکر و دعا سے روکے یعنی بجائے ذکر و دعا قرآن عظیم ہی میں مشغول رہے اس کو مانگنے والوں سے بہتر عطا کروں اور کلام

اللہ کا فضل سب کلاموں پر ایسا ہے جیسا اللہ عزوجل کا فضل اپنی مخلوق پر۔

فتاویٰ رضویہ ۳/ ۸۷

## (۲) عظمت قرآن

۲۷۰۶۔ عن ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ان اللہ تبارک و تعالیٰ قرء طہ و یس قبل ان یخلق السموات و الارض بالف عام ، فلما سمعت الملائکة القرآن قالت : طوبی لامة ینزل هذا علیہ و طوبی لاجواف تحمل هذا و طوبی لا لسنۃ تتکلم بهذا ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تبارک و تعالیٰ نے زمین و آسمان کی تخلیق سے ایک ہزار سال پہلے سورہ طہ و یس قرأت فرمائی۔ تو جب فرشتوں نے قرآن سنا تو بولے: خوشی ہو اس امت کے لئے جس پر یہ نازل ہوگا اور خوشی ہو ان سینوں کے لئے جو اسے اٹھائیں گے اور یاد کریں گے اور خوشی ہو ان زبانوں کے لئے جو اسے پڑھیں گے اور تلاوت کریں گے۔

فتاویٰ رضویہ حصہ اول ۱۰۴/۹

۲۷۰۷۔ عن امیر المؤمنین علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : کتاب اللہ فیہ نبأ ما قبلکم و خبر ما بعدکم و حکم ما بینکم۔

امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قرآن میں خبر ہے ہر اس چیز کی جو تم سے پہلے ہے اور ہر اس چیز کی جو تمہارے بعد ہے اور حکم ہے ہر اس امر کا جو تمہارے درمیان ہے۔

۲۷۰۸۔ عن امیر المؤمنین علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : الا تنقضی عجائبہ ۔

۴۳۴	باب فی فضل سورۃ طہ و یس	۲۷۰۶۔ السنن للدارمی،
۱۱۴/۲	باب ما جاء فی فضل القرآن	۲۷۰۷۔ الجامع للترمذی
۴۲۵	باب فضل من قرء القرآن	السنن للدارمی،
۱۱۴/۲	باب ما جاء فی فضل القرآن،	۲۷۰۸۔ الجامع للترمذی،

امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قرآن کریم کے محیر العقول فرامین و معجزات ختم ہونے والے نہیں۔ ۱۲م  
فتاویٰ رضویہ ۲/۲۶۴

## ﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ اگر میرے اونٹ کی رسی گم ہو جائے تو میں اسے قرآن عظیم میں پالوں۔ امیر المؤمنین حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: میں چاہوں تو سورہ فاتحہ کی تفسیر سے ستر اونٹ بھر دوں۔ ایک اونٹ کے من بوجھ اٹھاتا ہے؟ اور ہر من میں کے ہزار اجزا؟ حساب سے تقریباً پچیس لاکھ اجزا آتے ہیں۔ یہ فقط سورہ فاتحہ کی تفسیر ہے۔ پھر باقی کلام عظیم کی کیا گنتی ہے پھر یہ علم تو علم علی ہے اس کے بعد علم عمر اس کے بعد علم صدیق کی باری ہے۔

ذہب عمر بہ تسعة اعشار العلم۔

عمر علم کے نو حصے لے گئے۔

کان ابو بکر اعلمنا۔

ہم سب میں زیادہ علم ابو بکر کو تھا۔

پھر علم نبی تو علم نبی ہے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ اور قرآن عظیم و فرقان کریم میں سب کچھ ہے جسے جتنا علم اتنی ہی فہم۔ جس قدر فہم اسی قدر علم۔

فتاویٰ رضویہ حصہ اول ۹/۱۱۹

## (۳) فضیلت سورہ بقرہ و آل عمران

۲۷۰۹۔ عن ابی امامة الباهلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ: اقرءوا القرآن فانہ یاتی یوم القيامة شفیعاً لاصحابہ، اقرءوا الزہراوین البقرة و سورة آل عمران فانما یتیان یوم القيامة کانہما غما متان او غیابتان، او کانما فرقان من طیر صواف تحاجان عن اصحابہما، اقرءوا سورة البقرة، فان اخذھا برکة و ترکھا حسرة و لا تستطيعھا البطلة، قال معاویة بن سلام: بلغنی ان البطلة السحرة۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قرآن کریم کی تلاوت کرو کہ قیامت کے دن یہ تلاوت کرنے والوں کی شفاعت کرے گا۔ دوسورتیں چمکتی یعنی سورہ بقرہ و سورہ آل عمران کی تلاوت کرو کہ دونوں قیامت کے دن مثل شامیان و سائبان ہوں گی یا اڑتے پرندوں کی ٹکڑیاں اپنے پڑھنے والے کی طرف سے بارگاہ خداوند قدوس میں حجت ہوگی۔ سورہ بقرہ کی تلاوت کرو کہ اس کی تلاوت برکت ہے اور چھوڑنا حسرت و ندامت۔ کوئی جادوگر اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔  
حضرت معاویہ بن سلام کہتے ہیں کہ بطلہ کا معنی جادوگر ہے۔

### (۴) فضیلت سورہ رحمن

۲۷۱۰۔ عن امیر المؤمنین علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: لكل شیء عروس و عروس القرآن الرحمن۔  
امیر المؤمنین علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر چیز کی جنس میں ایک دوہن ہوتی ہے اور قرآن عظیم میں سورہ رحمن دوہن ہے۔  
فتاویٰ رضویہ ۶/۲۰۲

### (۵) فضیلت سورہ اخلاص

۲۷۱۱۔ عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: قل هو اللہ احد تعدل ثلث القرآن۔  
حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قل هو اللہ احد آثر تک پڑھنا تنہائی قرآن کے مساوی ہے۔  
﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں  
یہ حدیث پندرہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے مروی ہے اور متواتر ہے۔  
فتاویٰ رضویہ ۳/۳۲۶

۱۷۱۰۔ الترغیب والترہیب للمنذری ۳۷۰/۲ ☆

۲۷۱۱۔ کنز العمال للمتی، ۲۶۳۸، ۵۸۲/۱ ☆

الدر المنثور للسيوطی، ۱۴۰/۶ ☆

مشکوٰۃ المصابیح للتبریزی، ۲۱۸۰ ☆

التفسیر للقرطبی، ۱۵۱/۱۷ ☆

## (۶) تلاوت قرآن اللہ تعالیٰ کی دعوت ہے

۲۷۱۲۔ عن عبد الہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ان هذا لقرآن مآدبة لله فاقبلوا مادبته ما استطعتم۔  
حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک یہ قرآن اللہ عزوجل کی طرف سے تمہاری دعوت ہے تو جہاں تک ہو سکے اس کی دعوت قبول کرو۔

۲۷۱۳۔ عن سمرة بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: كل مودب يحب ان يوتى ادبه و ادب اللہ القرآن فلا تهجروه۔  
حضرت سمرة بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر دعوت کرنے والا دوست رکھتا ہے کہ لوگ اس کی دعوت میں آئیں، اور اللہ عزوجل کا خوان نعمت قرآن ہے تو اسے نہ چھوڑو۔

فتاویٰ رضویہ حصہ اول ۷۴/۹

۲۷۱۲۔	الجامع الصحيح للبخاری،	باب فضل قل هو الله احد،	۷۵۰/۲
	الصحيح لمسلم،	باب فضائل القرآن	۲۷۱/۱
	الجامع للترمذی،	باب ما جاء في سورة الاخلاص،	۱۱۳/۲
	السنن لا بی داؤد،	باب في سورة الصمد،	۲۰۶/۱
	السنن لا بن ماجه،	باب ثواب القرآن،	۲۷۲/۲
	السنن للنسائی،	الفضل في قرآة قل هو الله احد،	۱۱۴/۱
	الموطا لمالك،	☆ المسند لا حمد بن حنبل،	۴۳۹/۲
	المستدرک للحاکم،	☆ الجامع الصغير للسيوطی،	۳۸۲/۲
	المصنف لعبد الرزاق،	☆ الترغيب والترهيب للمنذری،	۳۹۸/۱
	مشکل الآثار للطحاوی،	☆ الدر المنثور للسيوطی،	۳۷۷/۶
	التفسير للبخاری،	☆ فتح الباری للعسقلانی،	۶۱/۹
	الطبقات الكبرى لا بن سعد،	☆ التمهيد لا بن عبدالبر،	۲۵۴/۷
	اتحاف السادة للزبيدي،	☆ كنز العمال للمتقی،	۵۸۴/۱، ۲۶۵۳
	حلیة الاولیاء لا بی نعیم،	☆ التفسیر لا بن کثیر،	۴۸۰/۸
	كشف الخفا للعجلونی،	☆ التاريخ الكبير للبخاری،	۱۳۷/۳
۲۷۱۳۔	المستدرک للحاکم،	☆ الجامع الصغير للسيوطی،	۵۵۵/۱

## (۷) تلاوت قرآن اچھی آواز سے کرو

۲۷۱۴۔ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ما اذن اللہ بشی ما اذن لنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حسن الصوت یتغنی بالقرآن یجہر بہ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تبارک و تعالیٰ کسی چیز کو ایسی توجہ و رضا کے ساتھ نہیں سنتا جیسا کسی خوش آواز نبی کے پڑھنے کو، جو خوش الحانی سے کلام الہی کی تلاوت باواز کرتا ہے۔

۲۷۱۵۔ عن فضالۃ بن عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : للہ اشد اذنا الی الرجل الحسن الصوت بالقرآن یجہر بہ من صاحب القینۃ الی قینۃ ۔

حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شوق و رغبت سے گانے کا شوقین اپنی گائیکہ کا گانا سنتا ہے بیشک اللہ عز و جل اس سے زیادہ پسند و رضا و اکرام کے ساتھ اپنے بندے کا قرآن سنتا ہے جو اسے خوش آوازی کے ساتھ جہر سے پڑھے۔

۲۷۱۶۔ عن عقبۃ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی

۳۹۵/۲	☆ الجامع الصغیر للسيوطی،	۲۷۱۴۔ السنن الكبرى للبيهقي،
۵۱۴/۱	☆ كنز العمال للمتقى، ۲۲۸۶،	الدرالمثور للسيوطی،
۱۱۱۵/۲	باب قوله ولا تنفع الشفاعة	۲۷۱۵۔ الجامع الصحيح للبخاری،
۲۶۸/۱	باب استحباب الصوت بالقرآن	الصحيح لمسلم،
۲۰۷/۱	باب كيف يستحب الترتيل في القراءة،	السنن لا بی داؤد،
۹۶/۱	باب حسن الصوت بالقرآن،	السنن لا بن ماجه،
۳۶۲/۲	☆ الترغيب والترهيب للمنذرى،	السنن الكبرى للبيهقي،
۳۲۷/۷	☆ التفسير للبخاری،	اتحاف السادة للزبيدي،
۴۸۴/۴	☆ شرح السنة للبخاری،	كنز العمال للمتقى، ۲۷۶۳،
۲۳۰/۱۰	☆ السنن الكبرى للبيهقي،	۲۷۱۶۔ المسند لا حمد بن حنبل،
۹۶/۱	باب في حسن الصوت بالقرآن	السنن لا بن ماجه،
۳۰۱/۱۸	☆ المعجم الكبير للطبرانی،	المستدرک للحاکم،
۶۵۹	☆ الصحيح لا بن حبان،	الجامع الصغیر للسيوطی،

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: تعلموا کتاب اللہ و تعاهدوه و تغنوا به۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قرآن مجید سیکھو اور اس کی نگہداشت رکھو، اسے اچھے لہجے پسندیدہ الحان سے پڑھو۔

۲۷۱۷۔ عن البراء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: زینوا القرآن باصواتکم، فان الصوت الحسن یزید القرآن حسنا۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قرآن کریم کو اپنی آوازوں سے زینت دو کہ خوش آوازی قرآن کا حسن بڑھا دیتی ہے۔  
فتاویٰ رضویہ حصہ اول ۱۰/۹

(۸) جو اچھی آواز سے قرآن نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں

۲۷۱۸۔ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: لیس منا من لم یتغن بالقرآن۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے قرآن اچھی آواز سے نہ پڑھا وہ ہم میں سے نہیں۔ ۱۲م  
(۹) قرآن کی تلاوت میں سوز و گداز پیدا کرو

۲۷۱۹۔ عن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی

۴۳۹/۲	☆ السنن للدارمی،	۱۴۶/۴	☆ المسند لا حمد بن حنبل
۱۹۹/۱	☆ الجامع الصغیر للسیوطی،	۱۶۹/۷	☆ مجمع الزوائد للہیثمی،
۲۰۷/۱	☆ باب کیف یستحب الترتیل فی القرآن،	۲۷۱۸۔	☆ السنن لا بی داؤد،
۹۶/۱	☆ باب فی حسن الصوت باقرآن،	☆ السنن لا بن ماجہ،	
۳۲۳/۲	☆ الترغیب والترہیب للمنذری،	۲۸۳/۴	☆ المسند لا حمد بن حنبل،
۶۰۵/۱	☆ کنز العمال للمتقی، ۲۷۶۶،	۵۷۱/۱	☆ المستدرک للحاکم،
۲۷/۵	☆ حلیۃ الاولیاء لا بی نعیم،	۱۲۶/۹	☆ التمهید لا بن عبد البر،
۱۷۱/۷	☆ مجمع الزوائد للہیثمی،	۴۹۶/۴	☆ اتحاف السادة للزییدی،
۳۲۷/۱۰	☆ البداية والنهاية لابن کثیر،	۴۸۶/۴	☆ شرح السنة للبخاری،
۱۱۲۳/۲	☆ باب قول اللہ و اسروا قولکم،	۲۷۱۹۔	☆ الجامع الصحیح للبخاری،

علیه وسلم : ان هذا القرآن نزل بحزن و کابة، فاذا قرأتموه فابکوا، فان لم تبکوا فتابکوا و تغنوا به، فمن لم يتغن به فليس منا۔

حضرت سعد بن وقاص سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اشاد فرمایا: بیشک یہ قرآن سوز و گداز، کے لئے نازل ہوا، تو جب تم تلاوت کرو تو سوز و گداز پیدا کرو اور اگر ایسا نہ کر سکو تو رونے کی صورت بناؤ، اور قرآن اچھی آواز سے پڑھو کہ جو اچھی آواز سے نہیں پڑھتا وہ ہم میں سے نہیں۔ ۱۲م

۲۷۲۰۔ عن حذيفة بن اليمان رضى الله تعالى عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: اقرؤا القرآن بلحون العرب و اصواتها، و اياكم و لحون اهل الكتابين و اهل الفسق فانه سيحى بعدى قوم يرجعون القرآن ترجيع الغناء و الرهبانية و النوح لا يجاوز حناجرهم مفتونة قلوبهم و قلوب من يعجبهم شانهم۔ حضرت حذيفة بن يمان رضى الله تعالى عنه سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قرآن مجید عرب کے لحنوں میں پڑھو اور یہود و نصاریٰ اور اہل فسق کے لحنوں سے بچو کہ میرے بعد کچھ لوگ آنے والے ہیں جو قرآن آ آ کر کے پڑھیں گے جیسے گانے کی تانیں، اور راہبوں اور مرثیہ خوانوں کی اتار چڑھاؤ۔ قرآن ان کے گلے سے نیچے نہ اترے گا۔ فتنے میں ہوں گے ان کے دل اور جنہیں ان کی یہ حرکت پسند آئے گی ان کے دل۔

فتاویٰ رضویہ حصہ اول ۱۷۱/۹

۲۰۷/۱	باب كيك يستحب الترتيل فى القرآن	۲۷۱۹۔ السنن لا بی داؤد،
۵۶۹/۱	☆ المستدرک للحاکم،	المسند لا حمد بن حنبل،
۲۵/۵	☆ المعجم الکبیر للطبرانی،	السنن الکبری للبیہقی،
۴۸۵/۴	☆ شرح السنة للبغوی،	الترغیب والترہیب للمنذری
۴۱۷۰	☆ المصنف لعبد الرزاق،	مشکل الآثار للطحاوی،
۱۷۰/۶	☆ مجمع الزوائد للہیثمی،	اتحاف السادة للزیدی،
۹۶/۱	باب فى حسن الصوت بالقرآن	۲۷۲۰۔ السنن لا بن ماجه،
۳۶۴/۲	☆ الترغیب والترہیب للمنذری،	السنن الکبری للبیہقی،
۶۰۹/۱	☆ کنز العمال للمتقی، ۲۷۹۶،	اتحاف السادة للزیدی،



## (۱۰) تلاوت قرآن کی کثرت کرو

۲۷۲۱۔ عن عبیدة المليکی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یا اهل القرآن لا توسدوا القرآن و اتلوه حق تلاوته اثناء اللیل و النهار ، افشوه و تغنوا به و تدبروا ما فیہ لعلکم تفلحون ، و لا تعجلوا ثوابه فان له ثوبا۔

حضرت عبید ملیکی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے قرآن والو! قرآن کو تکیہ نہ کر لو کہ پڑھ کر یاد کر کے رکھ چھوڑا پھر نگاہ اٹھا کرنے نہ دیکھا۔ بلکہ اسے پڑھتے رہو دن رات کی گھڑیوں میں جیسے اس کے پڑھنے کا حق ہے اور اسے خوب عام کرو کہ خود پڑھو لوگوں کو پڑھاؤ یاد کراؤ، اس کے پڑھنے یاد کرنے کی ترغیب دو نہ یہ کہ جو پڑھے اور خدا سے حفظ کی توفیق دے اس کو روکو اور منع کرو۔ خوب اچھی آواز سے پڑھو اور اس کے معانی میں غور و فکر کرو تا کہ فلاح پاؤ۔ اس کا ثواب جلد نہ چاہو کہ دنیا ہی میں اس کے ثواب کے طالب ہو جاؤ بلکہ اس کا ثواب ہے جو آخرت کے لئے ذخیرہ ہو رہا ہے وہاں اس کے عوض جو انعام و اکرام ہو گا خود دیکھو گے۔ ۱۲ م فتاویٰ رضویہ حصہ اول ۱۰۵/۹

## (۱۱) قرآن بندوں کے لئے ہدایت ہے

۲۷۲۲۔ عن ابی شریح رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ان هذا لقرآن طرفه بيد الله تعالى و طرفه بايدكم فتمسكوا به و لا تهلكو بعده ابدا۔

حضرت ابو شریح رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک یہ قرآن مقدس کتاب ہے کہ اس کا ایک تعلق خداوند قدوس سے ہے کہ اس کا کلام ہے اور دوسرا تعلق تم سے ہے کہ تمہارے لئے ہدایت ہے۔ لہذا اس کو مضبوطی سے تھام لو کہ کبھی ہلاک نہ ہو گے۔ ۱۲ م

۲۷۲۱۔ مجمع الزوائد للہیثمی، ۱۶۹/۷ ☆ میزان الاعتدال للذہبی، ۱۲۵۰

☆ کنز العمال للمتقی، ۲۷۷۹، ۶۰۵/۱

☆ کنز العمال للمتقی، ۲۸۰۳، ۶۱۱/۱

## (۱۲) آداب قرآن و حدیث

۲۷۲۳۔ عن سمرة بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: طیبوا فواہکم بالسواک فان افواہکم طریق القرآن۔  
حضرت سمرة بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے منہ مسواک سے ستھرے رکھو کہ تمہارے منہ قرآن عظیم کا راستہ ہیں۔

## (۴) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

تلاوت قرآن عظیم میں سگاریا حقہ پینا یا پان یا کوئی چیز کھانا بے ادبی ہے۔ یونہی حدیث کا درس دیتے یا سبق لیتے یا باہم دور کرتے یا وعظ کہتے یا مجلس میلاد مبارک پڑھتے وقت حقہ سگار تنباکو مطلقاً خلاف ادب و معیوب ہے۔ ہاں اگر درس و وعظ کے لئے نہیں بیٹھا ویسے ہی احباب و اصحاب میں باتیں کر رہا ہے۔ اس میں حسب معمول حقہ وغیرہ پیتا ہے اور کسی سے کوئی بات خلاف شرع واقع ہوئی اسے نصیحت کرنے میں حرج نہیں اور اس میں تذکرہ ایک آدھ حدیث کے کچھ الفاظ بھی کہنا ممنوع نہیں یہ بحالت حدیث خوانی حقہ پینا نہ کہا جائے گا ورنہ امور کا مدار عرف پر ہے۔

فتاویٰ افریقہ ۵۳

## (۳) فضیلت حافظ قرآن

۲۷۲۴۔ عن امیر المؤمنین علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: من قرء القرآن فاستظہرہ فاحل حلالہ و حرم حرامہ ادخلہ اللہ بہ الجنة و شفعہ فی عشرة من اہل بیتہ کلہم قد و جبت لہ النار۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ

۴۸۱/۱۰	المصنف لابن ابي شيبة	☆	۱۲۶/۲	المعجم الكبير للطبرانی،	۲۷۲۳۔
۱۲۳/۲	تاریخ اصفہان لا بی نعیم،	☆	۷۹/۱	الترغیب والترہیب للمندری،	
۴۵/۹	التاریخ الكبير للبخاری،	☆	۶۰/۲	الدر المنثور للسيوطی،	
		☆	۱۷۹۲	الصحيح لابن حبان،	
۲۷۵۲	کنز العمال للمتقی،	☆	۳۲۸/۲	الجامع الصغير للسيوطی،	۲۷۲۴۔

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے قرآن کریم حفظ کیا اور اسکے حلال کو حلال اور حرام کو حرام ٹھہرایا اللہ تعالیٰ اس کی برکت سے اسے جنت میں داخل کرے گا اور اسے اس کے گھر والوں سے ایسے دس کا شفیق بنائے گا جن کے لئے دوزخ واجب ہو چکی تھی۔

### اراءة الادب ۴۰

۲۷۲۵۔ عن ام المؤمنین عائشة الصديقة رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : الماهر بالقرآن مع السفارة الکرام البررة ، والذی یقرء القرآن و یتتبع فیہ وهو علیہ شاق له اجران ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو قرآن مجید میں مہارت رکھتا ہو وہ نیکوں اور بزرگوں اور وحی و کتابت، یا لوح محفوظ لکھنے والوں یعنی انبیائے کرام و مالائکہ عظام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ ہے۔ اور جو قرآن کو بوزور پڑھتا ہے اور وہ اس پر شاق ہے اس کے لئے دوا جبر ہیں۔

فتاویٰ رضویہ حصہ اول ۱۰۵/۹

### (۱۴) تعلیم قرآن کی فضیلت

۲۷۲۶۔ عن عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خیر کم من تعلم القرآن و علمہ ۔

امیر المؤمنین حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں بہتر وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔

### (۱۵) تعلیم و تعلم قرآن کا مقصد ہے

۲۷۲۷۔ عن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال:- کنا اذ تعلمنا من

۱۹/۱	باب فضل من تعلم القرآن و علیہ ،	۲۷۲۵۔ السنن لا بن ماجہ ،
۱۱۴/۲	باب ما جاء فی فضل قاری القرآن ،	الجامع للترمذی ،
۳۵۵/۲	☆ ۱۴۸/۱ الترغیب والترہیب للمنذری ،	المسند لا حمد بن حنبل ،
۲۶۹/۱	باب فضیلة حافظ القرآن ،	۲۷۲۶۔ الصحیح لمسلم ،
	۴۲۹	السنن للدارمی ،
	۴۲۱۳	۲۷۲۷۔ کنز العمال للمتقی ،

النبي صلى الله تعالى عليه وسلم عشر آيات من القرآن لم نتعلم العشر التي بعدها حتى نعلم ما فيه فليل لشريك : من العمل ؟ قال : نعم -

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم جب حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دس آیتیں قرآن کریم کی سیکھ لیتے تو اس کے بعد دوسری دس آیات نہیں سیکھتے جب تک کہ یہ جانیں کہ ان میں کیا ہے۔ راوی حدیث حضرت شریک سے کہا گیا کہ اس سے مراد عمل ہے؟ فرمایا: ہاں۔ ۱۲م

۲۷۲۸۔ عن أبي عبد الرحمن السلمى رضى الله تعالى عنه قال : حدثنا من كان لقرئنا من اصحاب رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم انهم كانوا يقرؤن من رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم عشر آيات و لا ياخذون فى العشر الاخرى حتى يعلموا ما فى هذه من العلم و العمل ، فعلمنا العلم و العمل -

حضرت ابو عبدالرحمن سلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین میں سے جو حضرات ہمیں قرآن کریم کی تعلیم دیتے انہوں نے ہم سے بیان کیا کہ وہ حضور سے دس آیات کی اولیٰ تعلیم حاصل کرتے۔ پھر دوسری دس آیات اسی وقت سیکھتے۔ جب پہلے ان دس آیات کے بارے میں معلوم کر لیتے کہ ان میں علم و عمل کی کیا تعلیم دی گئی۔ لہذا ہمیں علم و عمل کی تعلیم دی گئی۔ ۱۲م

۲۷۲۹۔ عن ميمون رضى الله تعالى عنه قال : ان عبد الله ابن عمر رضى الله تعالى عنهما تعلم البقرة فى ثمان سنين -

حضرت ميمون رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے سورہ بقرہ کی تعلیم آٹھ سال میں حاصل کی۔ ۱۲م

فتاویٰ رضویہ ۳/ ۵۶۸

(۱۶) معنی قرآن میں غور کرو

۲۷۳۰۔ عن عبد الله بن مسعود رضى الله تعالى عنه قال : من اراد العلم فليقرء

القران ، فان فيه علم الاولين و الآخرين -

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جو علم حاصل کرنے کا ارادہ کرے وہ قرآن کے معانی میں بحث کرے کہ اس میں اولین و آخرین کا علم ہے۔

مالی الجیب قلمی ص ۷۹

## (۱۷) حامل قرآن اور حافظ کی فضیلت

۲۷۳۱۔ عن جابر بن عبد الله رضى الله تعالى عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : اذا مات حامل القرآن اوحى الله تعالى الى الارض ان لا تاكلى لحمه ، فتقول الارض : اى رب ! كيف آكل لحمه و كلامك فى جوفه -

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی حامل قرآن یعنی حافظ و عالم کا انتقال ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ زمین کو حکم فرماتا ہے اس کے جسم کو نہ کھانا۔ زمین عرض کرتی ہے: اے میرے رب! میں اس کو کیونکر کھاؤں گی جب کہ اس کے سینہ میں تیرا کلام تھا۔ ۱۲م

فتاویٰ رضویہ ۴/۱۳۴

## (۱۸)۔ جسے کچھ قرآن یاد نہ ہو وہ ویران گھر کی طرح ہے

۲۷۳۲۔ عن عبد الله بن عباس رضى الله تعالى عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : ان الذى ليس فى جوفه شئ من القرآن كالبيت الخراب -

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جسے کچھ قرآن یاد نہیں وہ ویرانے گھر کی مانند ہے

فتاویٰ رضویہ حصہ اول ۹/۱۰۵

۱۱۵/۲	باب فضائل القرآن	۵۵۵/۱	۲۴۸۸	کنز العمال للمتیقی
۵۵۴/۱	☆ المستدرک للحاکم	۴۲۲	۵۸۱۳	السنن للدارمی ، جمع الجوامع
۵۱۲/۱	☆ کنز العمال للمتیقی	۴۹۷/۷	۳۵۹/۲	التفسیر لابن کثیر ، الترغیب والترہیب للمندری ،
۱۰/۱	☆ التفسیر للبعوی			
۲۱۳۵	☆ مشکوٰۃ المصابیح للتبریزی			

## (۱۹) قرآن پڑھ کر بھول جانا گناہ ہے

۱۷۳۳- عن انس بن مالك رضى الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم عرضت على اجور امتى حتى القذاة يخرجها الرجل من المسجد ، و عرضت على ذنوب امتى فلم ار ذنبا اعظم من سورة من القرآن او آية او تيبها رجل ثم نسيها -

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھ پر میری امت کی نیکیاں پیش کی گئیں یہاں تک کہ وہ ان کی بھی جو مسجد سے کوڑا کرکٹ نکالنے میں حاصل ہوئی ہے۔ اور مجھ پر میری امت کے گناہ پیش کئے گئے تو میں نے کوئی گناہ اس سے بڑا نہ دیکھا کہ کسی شخص کو قرآن کی ایک سورت یا ایک آیت یاد ہو پھر وہ اسے بھلا دے۔

فتاویٰ رضویہ حصہ اول ۱۰۵/۹

## (۲۰) قرآن بھول جانے پر وعید

۲۰۳۴- عن سعد بن عبادة رضى الله تعالى عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : ما من امرأ يقرأ القرآن ثم ينساه الا لقي الله تعالى يوم القيامة اجذم -

حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص قرآن پڑھ کر بھول جائے گا قیامت کو خدا کے پاس کوڑھی ہو کر رہیگا۔

## (۲۱) قرآن کی حفاظت کرو

۲۷۳۵- عن أبي موسى الاشعري رضى الله تعالى عنه قال: قال رسول الله صلى

۱۱۵/۲	باب فضائل القرآن	۲۷۳۳- الجامع للترمذی،
	۳۳۵/۲	الجامع الصغير للسيوطی،
	۲۰۷/۱	۲۷۳۴- السنن لابی داؤد،
۴۸۹/۲	☆ الجامع الصغير	السنن للدارمی،
۲۶۸/۱	کتاب فضائل القرآن وما يتلق له،	۲۷۳۵- الصحيح لسملم،
۱۹۸/۱	☆ الجامع الصغير للسيوطی،	السنن للدارمی،

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : تعاهدوا القرآن فو الذی نفس محمدی بیدہ ! لہو اشد تفلتا من الابل فی عقلہا ۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نگاہ رکھو قرآن کو اور اسے یاد کرتے رہو۔ قسم ہے اس کی جس کے قبضہ میں محمد کی جان ہے! (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) البتہ قرآن زیادہ چھوڑنے پر آمادہ ہے ان اونٹوں سے جو اپنی رسیوں میں بندھے ہوں۔

## (۲۲) قرآن بندوں کے لئے فلاح کا سبب ہے

۲۷۳۶۔ عن عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال۔ قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : للقرآن نجاح العباد لہ ظہر و بطن ۔

حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ قرآن کریم بندوں کی فلاح و کامیابی کا ضامن ہے۔ اس کے ایک معنی ظاہر ہیں اور ایک باطن ۱۲م

## (۲۳) قرآن سات طریقوں پر نازل ہوا

۲۷۳۷۔ عن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : انزل القرآن علی سبعة احرف ، لكل آية منها ظہر و بطن۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قرآن عظیم سات طریقوں میں نازل ہوا۔ ہر آیت کا ایک معنی ظاہر ہے اور دوسرا باطن و پوشیدہ ۱۲م

۲۷۳۶۔ شرح السنة للبخاری،

۱۵۰/۷	☆	مجمع الزوائد للهيثمي،	☆	۱۱۴/۵	☆	المسند لا حمد بن حنبل،
۷/۲	☆	الدر المنثور للسيوطي،	☆	۲۶۶/۷	☆	التاريخ الكبير للبخاري،
۹/۲	☆	التفسير لا بن كثير،	☆	۱۸۵/۳	☆	المعجم الكبير للطبراني،
۱۷۲/۴	☆	مشكل الآثار للطحاوي،	☆	۱۷۷۹	☆	الصحيح لا بن حبان

## (۲۴) ہر آیت کا ایک ظاہر ہے اور ایک باطن

۲۷۳۸۔ عن الحسن البصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرسلًا قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لكل آية ظہر و بطن ، و لكل حرف حده و لكل حد مطلع ۔

حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلًا روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر آیت کا ایک ظاہر اور دوسرا باطن ہے اور ہر حرف کے لئے ایک نہایت ہے اور ہر نہایت کو حاصل کرنے کا ایک ذریعہ ہوتا ہے۔

۲۷۳۹۔ عن الحسن البصری مرسلًا قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : خبر القرآن تحت العرش له ظہر و بطن یحتاج العباد ۔

حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلًا روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قرآن عظیم عرش اعظم سے نازل ہوا۔ اس کے ایک معنی ظاہر اور ایک باطن ہیں جس کے بندے محتاج ہیں۔ ۱۲م

۲۷۴۰۔ عن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ان هذا القرآن لیس له حرف الا له حد و مطلع ۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اس قرآن کے ہر حرف کی ایک نہایت اور ہر نہایت کے حصول کا ایک ذریعہ ہے۔ ۱۲م

مالی الجیب قلمی ص ۳۷

## (۲۵) بسم اللہ قرآنی سورتوں کے لئے حد فاصل ہے

۲۷۴۱۔ عن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لا یعرف فصل السورة حتی ینزل علیہ بسم اللہ

۲۷۳۸۔ کنز العمال للمتقی، ۲۴۶۱، ۱/۵۵۰

۲۷۳۹

۲۷۴۰۔ المعجم الكبير للطبرانی، ۱۳۶/۹ ☆ المسند لابی یعلیٰ،

۲۷۴۱۔ غیث النفع فی القراءات السبع،



الرحمن الرحيم -

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قرآنی سورتوں میں فصل اسی وقت پہچانتے جب بسم اللہ کا نزول ہوتا۔ ۱۲م (۲۶) قرآن پاک میں طاہری حکم نہ ملے تو اہل علم متقی عابد سے مشورہ کرو

۲۷۴۲۔ عن عبد الله بن عباس رضي الله تعالى عنهما قال : قال علي المرتضى كرم الله تعالى وجهه الكريم قال: يا رسول الله ! رأيت ان عرض لنا ما لم ينزل فيه القرآن و لم تمض فيه سنة منك ، قال :: تجعلونه شورى بين العابدين من المؤمنين۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ بتائیں کہ اگر ہمیں ایسی چیزیں پیش آئیں کہ جن کا حکم قرآن عظیم میں نازل نہیں ہوا اور اس مسئلہ میں آپ کی کوئی سنت بھی ہمارے پیش نظر نہیں تو کیا کریں۔ فرمایا: اس سلسلہ میں متقی و پرہیزگار اور عبادت گزار مسلمانوں سے مشورہ کر کے فیصلہ کرو۔ ۱۲م

۲۷۴۳۔ عن أبي سلمة رضي الله تعالى عنه قال : ان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم سئل عن الامر يحدث ليس في كتاب و لا سنة قال : ينظر فيه العابدون من المؤمنين ۔

حضرت ابوسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ایسی چیز کے بارے میں پوچھا گیا جو نئی پیدا ہوا اور اس کا حکم قرآن و حدیث میں بظاہر موجود نہ ہو۔ فرمایا: اس بارے میں عبادت گزار مسلمانوں کا عمل دیکھو کیا ہے۔ ۱۲م

۲۷۴۴۔ عن عبد الله بن مسعود رضي الله تعالى عنه قال : ايها الناس ! قذاتي علينا زمان لسنا نقضى و لسنا هنا لك و ان الله قد بلغنا ما ترون فمن عرض منكم

۲۷۴۲۔ اتحاف السادة للزبيدي، ☆ ۱۷۲/۱

۲۷۴۳۔ اتحاف السادة للزبيدي، ☆ ۱۷۲/۱

۲۷۴۴۔ السنن للنسائي، باب الحكم با تفاق اهل العلم، ۲۶۰/۲

المعجم الكبير للطبراني، ☆ ۱۸۷/۹ السنن للدارمي، ۱۷۱

لہ قضاء بعد الیوم فلیقض فیہ بما فی کتاب اللہ ، فان اتاہ امر لیس فی کتاب اللہ فلیقض فیہ بما قضی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فان اتاہ امر لیس فی کتاب اللہ و لم یقض فیہ رسول اللہ فلیقض بما قضی بہ الصالحون ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: اے لوگو! بیشک ایک زمانہ ایسا گزرا کہ جس میں ہم نہ کوئی فیصلہ کرتے تھے اور نہ اس کے مجاز تھے۔ اور اب اللہ تعالیٰ نے ہمیں وہ منصب عطا فرمایا جو تمہارے سامنے ہے۔ چنانچہ اب تم میں کسی کو فیصلہ کرنے کی ضرورت درپیش ہو تو کتاب اللہ کے ذریعہ فیصلہ کرے۔ اور اگر کوئی ایسا مسئلہ درپیش ہو کہ بظاہر قرآن کریم میں نہ ملے تو اللہ کے رسول صلی اللہ کرو۔ اور ان دونوں میں نہ مل سکے تو صالحین متقین کے فیصلے کے مطابق فیصلہ کرو۔ ۱۲

مالی الجیب ص ۵۰

## (۲۷) ختم قرآن کریم پر اظہار خوشی

۲۷۴۵۔ عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: تعلم عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ البقرة فی اثنی عشر سنة فلما ختمها نحر جزورا۔  
حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم نے رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سورہ بقرہ کی تعلیم حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بارہ سال میں حاصل کی اور جب ختم فرمائی تو ایک اونٹ ذبح کیا۔

فتاویٰ رضویہ ۳/۵۶۸

## ۲۔ فضائل قبائل

### (۱) فضیلت قریش

۲۷۴۶۔ عن الامام ابا القاسم رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرسلًا قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اتانی جبرئیل علیہ الصلوٰۃ والسلام فقال: یا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! ان اللہ تعالیٰ بعثنی فظفت شرق الارض و غربها و سهلها و جبلها فلم اجد حیا خیرا من العرب، ثم امرنی فظفت فی العرب فلم اجد حیا خیرا من مضر، ثم امرنی فظفت فی مضر فلم اجد حیا خیرا من کنانہ، ثم امرنی فظفت فی کنانہ فلم اجد حیا خیرا من قریش، ثم امرنی فظفت فلم اجد حیا خیرا من بنی ہاشم، ثم امرنی اختار فی انفسہم فلم اجد فیہا نفسا خیرا من نفسک۔

حضرت امام باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلًا روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حضرت جبرئیل علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حاضر ہو کر مجھ سے عرض کی: کہ اللہ عزوجل نے مجھے بھیجا، میں زمین کے پورے پچھم نرم و کوہ ہر حصے میں پھرا کوئی قبیلہ عرب سے بہتر نہ پایا، پھر اس نے مجھے حکم دیا کہ میں نے تمام عرب کا دورہ کیا تو کوئی قبیلہ مضر سے بہتر نہ پایا۔ پھر حکم دیا میں نے کنانہ میں گشت کیا، کوئی قبیلہ قریش سے بہتر نہ پایا۔ پھر حکم دیا میں قریش میں پھرا۔ کوئی قبیلہ بنو ہاشم سے بہتر نہ پایا۔ پھر حکم دیا کہ میں سب سے بہتر نفس تلاش کروں، تو کوئی جان حضور کی جان سے بہتر نہ پائی، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

اراءہ الادب ص ۲۲

۲۸۴۷۔ عن عتبة بن عبد رضى اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم: الخلافة فی قریش۔

۲۷۴۶۔ الدر المنثور للسيوطی،	☆	۲۹۵/۳	☆	کنز العمال للمتقی، ۳۴۱۰۱-۱۲/۸۵
نواد ما لا اصول للحکیم الترمذی،	☆		☆	مسند الفردوس للدیلمی۔
۲۷۴۷۔ المسند لا حمد بن حنبل	☆	۱۸۵/۴	☆	المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۲۱/۱۷
السلسلة الصحيحة للابانی،	☆	۱۸۵۱	☆	مجمع الزوائد للہیثمی، ۳۳۶/۱
کنز العمال للمتقی، ۳۳۸۰۹،	☆	۲۵/۱۲	☆	کنز العمال للمتقی، ۳۳۸/۲
الجامع الصغیر للسيوطی،	☆	۲۵۲/۲	☆	

حضرت عتبہ بن عبد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خلافت قریش میں ہے۔

### اراءة الادب ص ۲۲

۲۷۴۸۔ عن رفاعہ بن رافع الزرقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ان قریشا اهل صدق و امانة فمن بغی لها العوائث اکبه اللہ فی النار لوجهہ۔

حضرت رفاعہ بن رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک قریش راستی و امانت والے ہیں۔ تو جو ان کی لغزشیں چاہے اللہ تعالیٰ اسے منہ کے بل اوندھا کر دے۔

### اراءة الادب ص ۳۰

۲۷۴۹۔ عن المستور دالفہری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی علیہ وسلم : ان فیہم لخصالا اربعا ، انہم اصلح الناس عند فتنة ، و اسرعہم افاقة بعد مصیبة و او شکہم کرة بعد فرة ، و خیرہم لمسکین و یتیم ، و امنعہم من ظلم المملوک ۔

حضرت مستور د فہری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک قریش یا بنی ہاشم میں چار خصلیتیں ہیں۔ فتنہ کے وقت وہ سب سے زائد صلاح پر ہوتے ہیں۔ اور مصیبت کے بعد سب سے پہلے ٹھیک ہو جاتے ہیں۔ اور لڑائی میں پسپا بھی ہوں تو سب سے جلد تر دشمن پر پلٹ پڑھتے ہیں۔ اور مسکین و یتیم و مملوک کے حق میں سب سے بہتر ہیں۔

### اراءة الادب ص ۳۱

۲۷۵۰۔ عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : قریش علی مقدمة الناس یوم القيامة و لو لا ان تبطر قریش

☆ ۳۴۰/۴	☆ المصنف لا بن ابی شیبہ ، ۱۶۸/۱۲	☆ ۲۷۴۸۔ المسند لا حمد بن حنبل۔
☆ ۳۹۹/۶	☆ کنز العمال للمتقی ، ۳۳۸۸۹۔ ۳۹/۱۲	☆ الدر المنثور للسيوطی ،
☆ ۲۹۹/۱	☆ کنز العمال للمتقی ، ۳۳۸۱۰ ، ۲۵/۱۲	☆ ۲۷۴۹۔ کنز العمال للمتقی ،
☆ ۲۹۶/۱	☆ الجامع الصغیر للسيوطی ، ۳۸۱/۲	☆ ۲۷۵۰۔ الکامل لا بن عدی ،
		☆ العلل المتناہیة لا بن الجوزی ،

لا خیر تھا لما لمحسنها عند الله من الثواب -

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قریش روز قیامت سب لوگوں سے آگے ہوں گے اور اگر قریش کے اتر جانے کا خیال نہ ہوتا تو میں انہیں بتا دیتا کہ ان کے نیک کے لئے اللہ تعالیٰ کے یہاں کیا ثواب ہے۔

اراءة الادب ص ۳۴

## (۲) قریش کو دیگر اقوام پر فوقیت ہے

۲۷۵۱۔ عن امیر المؤمنین علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم قال: قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: قدموا قریشا ولا تقدموها۔

دوام العیش ص ۹۷

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قریش کو مقدم رکھو، ان پر تقدم حاصل نہ کرو۔ ۱۲ م

۲۷۵۲۔ عن جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: یا ایہا الناس! لا تتقدموا قریشا فتہلکوا۔

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! قریش پر سبقت نہ کرو کہ ہلاک ہو جاؤ گے۔

۲۷۵۳۔ عن الامام الباقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرسلا قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: یا ایہا الناس! لا تتقدموا قریشا فتضلوا۔

حضرت امام باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! قریش پر سبقت نہ کرو گمراہ ہو جاؤ گے۔

☆ ۱۱۲/۲	☆ تلخیص الحبیر لا بن حجر ، ۳۶/۲	☆ ۲۳۱/۲	☆ اتحاف السادة للزییدی
☆ ۲۵/۱۰	☆ کنز العمال، للمتقی، ۱۳۷۹۱، ۵/۵۲۱	☆ ۱۱۸/۱۳	☆ مجمع الزوائد للہیثمی،
☆ ۶۱/۲	☆ ارواء الغلیل للالبانی، ۲۹۵/۲	☆ ۶۲۷/۲	☆ فتح الباری للسقلانی
☆	☆ كشف الخفا للعجلونی، ۱۵۰/۲	☆	☆ تاریخ بغداد للخطیب،
☆		☆	☆ ۲۷۵۲۔ السنة لا بن أبی عاصم،
☆		☆	☆ ۲۷۵۳۔ المصنف لا بن شیبہ،

۲۷۵۴۔ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الناس تبع لقریش فی هذا الشان ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سب لوگ اس کام میں قریش کے تابع ہیں۔

### اراءة الادب ص ۹

۲۷۵۵۔ عن ام المؤمنین عائشہ الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قریش صلاح الناس ، و لا یصلح الناس الا بہم ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قریش آدمیوں کی سنوار ہیں، لوگ نہ سنورینگے مگر قریش سے۔

۲۷۵۶۔ عن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : قریش خالصۃ اللہ تعالیٰ ۔

حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قریش برگزیدہ خدا ہیں۔

۲۷۵۷۔ عن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: من یردھوان قریش اھانہ اللہ تعالیٰ ۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو لوگ قریش کو پسندیں، اللہ تعالیٰ انہیں پسندے گا۔

۴۹۶/۱	باب المناقب ،	الجامع الصحیح للبخاری ،	۲۷۵۴۔
۱۱۹/۲	باب الناس تبع لقریش ،	الصحیح لمسلم ،	۲۷۵۴۔
۳۸۱/۲	☆ الجامع الصغیر للسیوطی ،	۳۳۷۹۲ ، ۲۲/۱۲	۲۷۵۵۔
۴۵۹/۲	☆ تاریخ دمشق لا بن عساکر ،	۳۳۸۱۵ ، ۲۶/۱۲	۲۷۵۶۔
	☆	۳۸۱/۲	الجامع الصغیر للسیوطی ،
۲۳۰/۲	☆ کتاب المناقب فضل الانصار و قریش ،		۲۷۵۷۔
۲۲/۱۲	☆ کنز العمال، للمتقی، ۳۳۷۹۳	۱۷۱/۱	المسند لا حمد بن حنبل ،
۴۵۹/۲	☆ تاریخ دمشق لا بن عساکر ،	۱۰۳/۱	التاریخ الکبیر للبخاری ،
۱۷۲/۳	☆ السلسلۃ الصحیحۃ للالبانی ،	۷۴/۴	المستدرک للحاکم ،
۶۳۴/۲	☆ السنۃ لا بن ابی عاصم ،	۲۶۱۴ ،	علل الحدیث لا بن ابی حاتم ،

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو قریش کی ذلت چاہے اللہ تعالیٰ اسے ذلیل کرے۔

اراءة الادب ص ۱۰

۲۷۵۸۔ عن جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قوة الرجل من قريش قوة رجلين

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک مرد قریش کی قوت دو مردوں کے برابر ہے۔

۲۷۵۹۔ عن امیر المؤمنین علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم قال: قال

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لا تؤموا قريشا و أتموها ، ولا تعلموا

قريشا و تعلموا منها ، فان امانة الامين من قريش تعدل امانة امينين۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قریش کو اپنا پیرو نہ بناؤ اور ان کی پیروی کرو۔ قریش پر

دعویٰ استاذی نہ رکھو اور انکی شاگردی کرو کہ قریش میں ایک امین کی امانت دو امینوں کے برابر

ہے۔

۲۷۶۰۔ عن الحلیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم : اعطيت قريش ما لم يعط الناس -

حضرت حلیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

نے ارشاد فرمایا: قریش کو وہ عطا ہوا جو کسی کو نہ ہوا۔

اراءة الادب ص ۱۲

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

هكذا فيما نقلت عنه بمعجمة فنون و اراه عن حليس بمهمله فلام۔

میں نے دیلمی میں خنیس ہی پایا اور میری رائے میں یہ حلیس ہی ہوں گے۔ واللہ تعالیٰ

اراءة الادب ص ۱۲

اعلم۔

☆ ۲۷۵۸۔ المسند لا حمد بن حنبل، ۸۱/۴

☆ ۲۷۵۹۔ كنز العمال للمتقى، ۳۳۸۴۴۔ ۳۱/۱۲

☆ ۲۷۶۰۔ كنز العمال للمتقى، ۳۳۸۰۵، ۵۲۴/۱۲ اسد الغابة للجزري، ۴۹/۲

۲۷۶۱۔ عن ام هانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: فضل اللہ قریشا بسبع خصال لم يعطها احدا قبلهم و لا منهم و فيهم الخلافة والحجاجة، و السقاية، و نصرهم على الفيل، و عبدوا اللہ عشر سنين لا يعبدہ غیرہم، و انزل اللہ فیہم سورة من القرآن لم يذكر فیہا احد غیرہم لا یلف قریش۔

حضرت ام ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے قریش کو ایسی سات باتوں میں فضیلت دی جو ان سے پہلے کسی کو ملیں نہ ان کے بعد کسی کو عطا ہوں۔ ایک تو یہ، کہ میں قریش ہوں (یہ تمام فضائل سے ارفع و اعلیٰ ہے) انہیں خلافت، کعبہ معظمہ کی دربابی، حاجیوں کا سقاییہ، اصحاب فیل پر نصرت، انہوں نے دس سال اللہ تعالیٰ کی عبادت تنہا کی کہ ان کے سواروئے زمین پر اور کسی خاندان کے لوگ اس وقت عبادت نہ کرتے تھے (یہ ہی تھے یا ان کے عبید و موالی) اور اللہ تعالیٰ نے ان میں ایک سورہ قرآن عظیم میں اتاری کہ اس میں صرف انہیں کا تذکرہ ہے اور وہ سورہ لا یلف قریش ہے۔

### اراءة الادب ص ۱۳

۲۷۶۲۔ عن عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: يا معشر الناس! حبوا قریشا فانہ من احب قریشا فقد احبني و من ابغض قریشا فقد ابغضني و ان اللہ حبب الی قومی فلا اتعجل لهم نقمة و لا استكثر لهم نعمة، اللهم! انك اذقت اول قریش نکالا فاذا ذاق اخرها نوالا، الا ان اللہ علم ما فی قلبی من حبی لقومی فسرني فیہم، قال اللہ عزوجل و انذر عشیرتک الا قریین و اخفض جناحک لمن اتبعک من المومنین، یعنی قومی، فالحمد لله الذی جعل الصديق من قومی، و الشهيد من قومی، و الائمة من قومی، ان اللہ قلب العباد ظہرا لبطن، فكان خیر العرب قریش، و هی الشجرة التي قال

۶۴/۱۰	مجمع الزوائد للهيثمي،	☆ ۵۳۶/۲	المستدرک للحاکم،
۲۷/۱۲	کنز العمال للمتقی ۳۳۸۱۹،	☆ ۳۹۷/۶	الدر المنثور للسيوطی،
۳۲۱/۱	التاریخ الكبير للبخاری،	☆ ۵۱۲/۸	التفسیر لا بن کثیر،
		☆ ۳۶۴/۲	الجامع الصغير للسيوطی
		☆ ۸۷/۱۷	المعجم الكبير للطبرانی،



اللہ تعالیٰ ( و مثل کلمة طيبة كشجرة طيبة ) یعنی بہا قریش ، ( اصلہا ثابت )  
 یقول : اصلہا کرم ، ( و فرعہا فی السماء ) یقول : الشرف الذی شرفہم اللہ  
 بالاسلام الذی ہداهم لہ و جعلہم اہلہ ، ثم انزل فیہم سورۃ من کتاب اللہ ، قال :  
 ما رايت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ذكرت عنده قریش بخیر قط  
 الا سیرہ حتی یتبین ذلک السرور فی وجہہ ، و کان یتلو هذه الآية ، و انه لذكرک  
 و لقومک و سوف تسألون ۔

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ  
 وسلم نے ارشاد فرمایا: اے گروہ مردم! قریش سے محبت رکھو، کہ قریش کا دوست میرا دوست ہے،  
 اور قریش کا دشمن میرا دشمن ہے اور بیشک اللہ تعالیٰ نے میری قوم کی محبت میرے دل میں ڈالی،  
 کہ ان پر کسی انتقام کی جلدی نہیں کرتا، اور نہ ان کے لئے کسی نعمت کو بہت سمجھوں، الہی! تو نے  
 قریش کی ایک جماعت کو ان کی سرکشی کی سزا دی تو دوسری جماعت کو اپنے جوود کرم سے نواز۔  
 سن لو! بیشک اللہ تعالیٰ نے جانا جیسی میرے دل میں میری قوم کی محبت ہے تو اس نے مجھے ان  
 کے بارے میں شاد کیا، کہ ارشاد فرمایا: اور اے محبوب! اپنے قریب تر رشتہ داروں کو ڈراؤ، اور  
 اپنی رحمت کا بازو بچھاؤ اپنے پیرو مسلمانوں کے لئے، یعنی میری قوم کے لئے خاص طور پر یہ حکم  
 آیا۔ تو اللہ تعالیٰ کے لئے حمد ہے جس نے میری قوم میں سے صدیق کیا، اور میری قوم سے شہید  
 ، اور میری قوم سے امام، بیشک اللہ تعالیٰ نے تمام بندوں کے ظاہر و باطن پر نظر فرمائی۔ تو سب  
 عرب سے بہتر قریش نکلے، اور وہی وہ برکت والے درخت ہیں کہ جس کا ذکر قرآن شریف میں  
 ہے۔ کہ پاکیزہ بات کی کہاوت ایسی ہے جیسے ستھرا درخت یعنی قریش، کہ اس کی جڑ پائدار ہے،  
 یعنی ان کی اصل کرم ہے۔ اور اس کی شاخیں آسمان میں ہیں۔ یعنی وہ جو اللہ تعالیٰ نے ان کو  
 اسلام کا شرف بخشا اور انہیں اس کا اہل کیا۔ پھر ان کے بارے میں ایک پوری سورۃ نازل  
 فرمائی۔ حضرت عدی بن حاتم فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس  
 میں جب بھی قریش کا ذکر خیر آجاتا تو نہایت خوش ہوتے یہاں تک کہ چہرہ اقدس سے خوشی کے  
 آثار نمایاں ہوتے اور یہ آیت کریمہ تلاوت فرماتے۔ بیشک یہ قرآن ناموری ہے تیری اور تیری  
 قوم کی۔

۲۷۶۳۔ عن ابي ذر الغفاري رضى الله تعالى عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: كنانة عز العرب۔

حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بنو کنانہ سارے عرب کی عزت ہیں۔

۲۷۶۴۔ عن الوضين رضى الله تعالى عنه مرسلا قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: قریش سادة العرب۔

حضرت وضین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسل روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قریش سارے عرب کے سردار ہیں۔

۲۷۶۵۔ عن عثمان بن الضحاک رضى الله تعالى عنه مرسلا قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: عبد مناف عز قریش، و قریش تبع لولد قصی، والناس تبع لقریش۔

حضرت عثمان بن ضحاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسل روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بنی عبد مناف سارے قریش کی عزت ہیں۔ اور قریش اولاقصی کے تابع ہیں، اور تمام آدمی قریش کے تابع ہیں۔

۲۷۶۶۔ عن ابي الدرداء رضى الله تعالى عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: يا ابا الدراء! اذا فاخرت ففاخر بقريش۔

حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے ابو درداء جب تو فخر کرے تو قریش سے فخر کر۔

### اراءة الادب ۱۶

۲۷۶۳۔ کنز العمال للمتقی، ۲۳۴/۱۱۵، ۸۸/۱ ☆ مسند الفردوس للذہبی، ۴۹۱۲

۲۷۶۴۔ کنز العمال للمتقی، ۳۴۱/۱۱۴، ۸۸/۱۲ ☆

۲۷۶۵۔ کنز العمال للمتقی، ۳۴۱/۱۱۲، ۸۸/۱۲ ☆

۲۷۶۶۔ کنز العمال للمتقی، ۳۴۱/۱۲۰، ۸۹/۱۲ ☆ تاریخ دمشق لابن عساکر، ۲۲۸/۷

### (۳) قریش، انصار، ثقیف اور دوس کی فضیلت

۲۷۶۷۔ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ان فلانا اھدی الی ناۃ فعوذتہ منھا ست بکرات فظل ساخطا ، لقد ھمت ان لا اقبل ھدیۃ الا من قریشی او انصاری او ثقفی او دوسی ۔  
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک فلاں شخص نے ایک ناۃ نذر دیا تھا۔ میں نے اس کے عوض چھہ جوان ناۃ عطا فرمائے اور وہ ناراض ہی رہا۔ بیشک میرا ارادہ ہوا کہ یہ ہدیہ قبول نہ کروں مگر قریشی یا انصاری یا ثقفی یا دوسی کا۔

۲۷۶۸۔ عن جابر بن سمرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لا یملی مصاحفنا الا غلمان قریش و غلمان ثقیف ۔  
حضرت جابر بن سمرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہمارے مصاحف نہ لکھیں مگر قریش و ثقیف کے لڑکے۔

اراءة الادب ص ۲۹

### (۴) قریش کی اطاعت صرف جائز چیزوں میں ہوگی

۲۷۶۹۔ عن ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : استقیموا لقریش ما استقاموا الکم ، فاذا زاغوا عن الحق فضعوا سیوفکم علی عواتقکم ۔

۲۳۳/۲	☆	۲۹۲/۲	☆	۲۷۶۷۔ الجامع للترمذی، باب مناقب فی ثقیف و بنی حنیفۃ
۱۱۲/۶ ، ۱۵۰۷۲	☆	۳۰۲۲	☆	المسند لا حمد بن حنبل
				مشکوۃ المصابیح للتبریزی،
				۲۷۶۸۔
۱۹۵/۵	☆	۷۴/۱	☆	۲۷۶۹۔ المعجم الصغیر للسيوطی،
۱۴۷/۱۲	☆	۳۶۹۷	☆	میزان الاعتدال للذھبی،
۶۸/۶ ، ۱۴۸۸۲	☆	۱۱۶/۱۳	☆	فتح الباری للعسقلانی،
۲۷۷/۵	☆	۵۱۷/۶	☆	الکامل لا بن عدی،
		۱۲۴/۱	☆	تاریخ اصفہان لا بی نعیم،

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ قریش کی اطاعت اس وقت تک کرنا جب تک یہ راہ راست پر رہیں، جب حق سے روگردانی کریں تو تلواریں سونت لینا۔

فتاویٰ رضویہ ۱۰/۲۸

## (۵) قریشی عورتوں کی فضیلت

۲۷۷۰۔ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: خیر نساء رکن الابل صالح نساء قریش احناہ علی ولدہ فی صغرہ و ارعاه علی زوج فی ذات یدہ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عرب کی سب عورتوں میں بہتر قریش کی نیک بیبیاں ہیں۔ اپنے چھوٹے بچے پر سب سے زیادہ مہربان اور شوہر کے مال کی سب سے بڑھ کر نگہبان۔

اراءة الادب ص ۳۱

## (۶) فضیلت بنی ہاشم

۲۷۷۱۔ عن امیر المؤمنین علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: خیر الناس العرب، و خیر العرب قریش

۸۰۸/۲	باب حفظ المرأة زوجها في ذات، يده	۲۷۷۰۔ الجامع الصحيح للبخاری،
۳۰۷/۲	باب فضائل نساء قریش،	الصحيح لمسلم،
۲۷۱/۴	☆ مجمع الذوائد للهيثمی،	المسند لا حمد بن حنبل،
۱۲۵/۹	☆ فتح الباری للعسقلانی	المسند للحمیدی،
۶۰/۲	☆ البداية والنهاية لابن كثير،	کنز العمال للمتقی، ۳۴۴۱۳، ۱۴۵/۱۲
۳۴۳/۱۹	☆ المعجم الكبير للطبرانی،	السنن الكبرى للبيهقي،
۶۴۰/۲	☆ السنة لا بی عاصم،	الدر المنثور للسيوطی،
۱۴۶/۱۲، ۳۴۴۱۹	☆ کنز العمال للمتقی،	شرح السنة للبعوی،
۱۸۰/۳	☆ التفسير للطبری،	التفسير لا بن كثير
	☆	تاریخ دمشق لا بن عساكر، ۳۱۳/۱
۳۶/۲	☆ تنزیة الشریعة لا بن عراق،	۲۷۷۱۔ کنز العمال للمتقی، ۳۴۱۰۹، ۸۷/۱۲
۱۱۲	☆ تذكرة الموضوعات للفتنی،	الفوائد المجموعة للشوکانی، ۴۱۴

و خیر القریش بنو ہاشم -

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سب آدمیوں سے بہتر عرب ہیں اور سب عرب سے بہتر قریش، اور سب قریش سے بہتر بنو ہاشم۔

۲۷۷۲۔ عن عبد الله بن عمر رضى الله تعالى عنهما قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : ان الله تعالى اختار من آدم العرب و اختار من العرب مضر، و من مضر قریش ، و اختار من قریش بنی ہاشم ، و اختارنی من بنی ہاشم -

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے بنو آدم میں سے عرب کو چنا، اور عرب سے مضر اور مضر سے قریش اور قریش سے بنو ہاشم اور بنو ہاشم سے مجھ کو۔

۲۷۷۲۔ عن المطلب بن أبي وداعة رضى الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : ان الله تعالى خلق خلقه فجعلهم فريقين فجعلني في خير الفريقين ، ثم جعلهم قبائل فجعلني في خير قبيلة ، ثم جعلهم بيوتا فجعلني في خير هم بيتا فانا خير كم قبيلة و خير كم بيتا -

حضرت مطلب بن ابی وداعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل نے خلق بنا کر دو فریق کی، مجھے بہتر فریق میں رکھا، پھر ان کے قبیلے قبیلے جدا کیئے، مجھے سب سے بہتر قبیلے میں رکھا، پھر قبیلوں میں خاندان بنائے مجھے سب سے بہتر گھر میں رکھا۔

۲۷۷۴۔ عن عبد الله بن عمير رضى الله تعالى عنه مر سلا قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : ان الله اختار العرب فاختر منهم كنانة ، و اختار قریشا من كنانة و اختار بنی ہاشم من قریش ، و اختارنی من بنی ہاشم و فی لفظ

۲۷۷۲۔ کنز العمال للمتقی، ۳۳۹۱۸، ۴۳/۱۲ ☆ جمع الجوامع للسيوطی، ۶۲۷

۲۷۷۳۔ الجامع للترمذی، باب ما جا فی فضل النبی ﷺ، ۲۰۱/۲

☆ ۲۱۰/۱، المسند لا حمد بن حنبل،

۲۷۷۴۔ السنن الکبریٰ للبیہقی، ۱۳۴/۷ ☆ کنز العمال للمتقی، ۴۶۲۶، ۵۱۳/۲

☆ ۴۶۲۵، جمع الجوامع للسيوطی،

ثم اختار بنی عبد المطلب من نبی ہاشم ، ثم اختار نبی من بنی عبد المطلب -  
حضرت عبد اللہ بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسل روایت ہے کہ رسول اللہ صلی  
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ عزوجل نے عرب کو پسند فرمایا: پھر عرب سے کنانہ،  
اور کنانہ سے قریش اور قریش سے بنو ہاشم اور بنی ہاشم سے اولاد عبد المطلب ، اور اولاد  
عبد المطلب سے مجھ کو۔

۲۷۷۵۔ عن واثلة بن الاسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی  
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ان اللہ عزوجل اصطفیٰ کنانة من ولد اسمعيل ، واصطفی  
قریشا من کنانة ، و اصطفیٰ من قریش بنی ہاشم ، و اصطفانی من بنی ہاشم -  
حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ عزوجل نے اولاد اسمعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کنانہ کو چنا،  
اور کنانہ سے قریش کو چنا اور قریش سے بنو ہاشم کو، اور بنو ہاشم سے مجھ کو۔

### اراءة الادب ص ۱۹

۲۷۷۶۔ عن ابی امامة الباهلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : سمعت رسول اللہ  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقول : لما بلغ ولد معد ابن عدنان اربعین رجلا وقفوا  
علی عسکر موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام وانتہبوه ، فدعا علیہم موسیٰ بن عمران  
علیہ الصلوٰۃ والسلام قال : یا رب هؤلاء ولد معد قد اغاروا علی عسکری ،  
فاوحی اللہ الیہ : یا موسیٰ بن عمران لا تدعوا علیہم ، فان منهم النبی الامی النذیر  
البشیر بجنتی - و منهم الامة المرحومة امة محمد الذین یرضون من الیسیر من  
الرزق ، و یرضی اللہ منهم بالقلیل من العمل ، فیدخلهم اللہ الجنة بقول لا اله الا  
اللہ لان نبیہم محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب المتواضع فی ہیئته المجتمع له  
اللب فی سکوته ینطق بالحکمة و یرضی اللہ منهم بالقلیل من العمل ، فیدخلهم اللہ الجنة بقول لا اله الا  
قریشا ثم اخرجته من ہاشم صفوة قریش ، فهم خیر من خیرالی خیر یصیر ، امته

۲۴۵/۲

باب فضل نسب النبی ﷺ

۲۷۷۵۔ الصحيح لمسلم،

۲۹۷/۷

☆ التفسير للبغوی،

الجامع الصغير للسيوطی،

۶۳۰/۱

☆ دلائل النبوة للبيهقي،

التفسير للقرطبي،

☆ ۱۴۰/۸

۲۷۷۶۔ المعجم الكبير للطبراني،

الی خیر یصیرون -

حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب معد بن عدنان کی اولاد میں چالیس مرد ہو گئے، ایک بار انہوں نے موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لشکر پر حملہ کر کے مال لے لیا موسیٰ علیہ السلام نے ان کے ضرر کی دعا فرمائی، رب عز وجل نے وحی بھیجی، اے موسیٰ! انہیں بددعا نہ دو کہ انہیں میں سے وہ نبی امی بشیر و نذیر ہوگا۔ جو میرا پیارا ہے۔ اور انہیں میں سے امت مرحومہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہوگی جو مجھ سے تھوڑے رزق پر راضی اور میں ان سے تھوڑے عمل پر راضی ہوں گا، فقط ایمان پر انہیں جنت دونگا کہ ان میں اس کے نبی محمد بن عبد اللہ بن عبدالمطلب ہوں گے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جو باوصف کمال و رعب دار ہونے کے متواضع ہوں گے۔ میں نے ان کو سب سے بہتر گروہ قریش سے پیدا کیا۔ پھر قریش میں ان کے برگزیدہ بنی ہاشم سے وہ بہتر سے بہتر ہیں، اور ان کے امتی ان کی طرف پھرنے والے۔

اراءة الادب ص ۲۰

۲۷۷۷۔ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : خرجت من افضل حین من العرب ہاشم و زہرۃ -

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں عرب کے دو سب سے افضل قبیلوں نبی ہاشم و بنی زہرہ میں پیدا ہوا۔

اراءة الادب ص ۲۰

۲۷۷۸۔ عن ام المؤمنین عائشۃ الصدیقۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : قال لی جبرئیل علیہ الصلوٰۃ والسلام : قلبت مشارق الارض و مغاربہا فلم اجد افضل من محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ، و قلبت مشارق الارض و مغاربہا فلم اجد حیا افضل من بنی ہاشم -

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھ سے جبرئیل علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عرض کی: میں نے

۲۷۷۷۔ تاریخ دمشق لا بن عساکر، ☆  
 ۲۷۷۸۔ دلائل النبوة للبیہقی، ☆ ۱۷۶/۱  
 کنز العمال للمتقی، ۳۱۹۱۳، ۴۰۹/۱۱، ☆  
 الحواوی للفتاویٰ للسيوطی، ۳۷۰/۲، ☆ ۳۲۵/۳  
 التفسیر لا بن کثیر

زمین کے پورے پچھم سب تلپٹ کئے کوئی شخص محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے افضل نہ پایا۔ نہ کوئی قبیلہ بنی ہاشم سے بہتر۔  
اراءة الادب ص ۲۲

۲۷۷۹۔ عن ابی امامة الباهلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: لا يقوم الرجل من مجلسه الا لبني هاشم۔

حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی اپنی جگہ چھوڑ کر کسی کے لئے نہ اٹھے سوا بنی ہاشم کے۔

۲۷۸۰۔ عن ابی امامة الباهلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم يقوم الرجل من مجلسه الا خيه لا بنی هاشم لا يقوم لا احد۔

حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر شخص اپنے بھائی کے لئے اپنی مجلس سے اٹھے مگر بنی ہاشم کسی کے لئے نہ اٹھیں۔

۲۷۸۱۔ عن انس بن مالك رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: لو انی اخذت بحلقة باب الجنة ما بدأت الا بكم يا بنی هاشم حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں دروازہ بہشت کی زنجیر ہاتھ میں لوں تو اے بنی ہاشم سے پہلے تمہیں شروع کروں۔

۲۷۸۲۔ عن عبد الله بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اترون انی اذا تعلقت بحلق ابواب الجنة اوثر علی بنی عبد المطلب احدا۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں اتروں گا جب تک کہ ابواب بہشت کے حلقوں میں سے کسی کے لئے نہ اٹھوں سوا بنی ہاشم کے۔

- |                               |   |              |                     |              |
|-------------------------------|---|--------------|---------------------|--------------|
| ۲۷۷۹۔ تاریخ بغداد للحطیب،     | ☆ | ۸۸/۳         | کنز العمال للمتقی،  | ۳۳۹۱۴، ۴۳/۱۲ |
| ۲۷۸۰۔ المعجم الكبير للطبرانی، | ☆ | ۲۸۹/۸        | کنز العمال، للمتقی، | ۳۳۹۱۵، ۴۳/۱۲ |
| ۲۷۸۱۔ تاریخ بغداد للحطیب،     | ☆ | ۴۳۹/۹        | کنز العمال للمتقی،  | ۳۳۹۰۵، ۴۱/۱۲ |
| ۲۷۸۲۔ کنز العمال للمتقی،      | ☆ | ۴۱/۱۲، ۳۳۹۰۴ |                     |              |



علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا یہ خیال کرتے ہو کہ جب میں درہائے جنت کی زنجیر ہاتھ میں لوں گا اس وقت اولاد عبدالمطلب پر کسی اور کو ترجیح دوں گا۔  
اراءة الادب ۳۵

### (۷) قبیلہ مضر کی فضیلت

۲۷۸۳۔ عن عبد الله بن عباس رضى الله تعالى عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : اذا اختلف الناس فالعدل فى مضر -

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب لوگ مختلف ہوں تو عدل قوم مضر میں ہے جن میں سے قریش ہیں۔  
اراءة الادب ۲۹

### (۸) اہل عرب کی فضیلت

۲۷۸۴۔ عن معاذ بن جبل رضى الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم فى غزوة او طاس : لو كان تأييا على احد من العرب رق لكان اليوم -

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: غزوہ او طاس میں: اگر کوئی عرب غلام بن سکتا تو آج بنایا جاتا۔  
اراءة الادب ۳۲

۲۷۸۵۔ عن محمد بن مسلم رضى الله تعالى عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : قسم الحياء عشرة اجزاء فتسعة فى العرب و جزء فى سائر الناس -

حضرت محمد بن مسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حیا کے دس حصہ کئے گئے ان میں سے نو حصے عرب میں ہیں و ایک باقی تمام لوگوں میں۔  
اراءة الادب ص ۱۹

☆ ۵۲/۱۰	☆ ۵۹/۱۲	☆ ۳۳۹۸۸،	☆ ۲۷۸۳۔ مجمع الزوائد للهيثمى،
☆ ۷۳/۹	☆ ۳۳۲/۵	☆ مجمع الزوائد للهيثمى،	☆ ۲۷۸۴۔ السنن الكبرى للبيهقى،
☆ ۴۷/۱۲		☆ ۳۳۹۳۸،	☆ كنز العمال للمتنقى،
☆			☆ ۲۷۸۵۔ البخلاء للخطيب،

۲۷۸۶۔ عن ابي موسى الاشعري رضى الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : ان لواء الحمد يوم القيامة بيدي ، و ان اقرب الخلق من لوائى يومئذ العرب ۔

حضرت ابو موسى اشعري رضى الله تعالى عنه سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بیشک روز قیامت لواء الحمد میرے ہاتھ میں ہوگا، اور بیشک اس دن تمام مخلوق میں میرے نشان سے زیادہ قریب عرب ہوں گے۔

۲۷۸۷۔ عن عبد الله بن عمر رضى الله تعالى عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : اول من اشفع له يوم القيامة من امتى اهل بيتى ، ثم الاقرب فالاقرب الى قريش ثم الانصار ، ثم من آمن بى و اتبعنى من اليمن ثم من سائر العرب ، ثم الاعاجم ، و من اشفع له اولا افضل ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: روز قیامت سب سے پہلے اپنے اہل بیت کی شفاعت کرونگا، پھر درجہ بدرجہ جو زیادہ قریب ہیں قریش تک پھر انصار، پھر وہ اہل یمن جو مجھ پر ایمان لائے اور میری پیروی کی، پھر باقی عرب، پھر اہل عجم اور میں جس کی پہلے شفاعت کروں وہ افضل ہے۔

اراءة الادب ص ۳۵

## (۹) اہل عرب کو علی الاطلاق گالی دینا مشرکین کا طریقہ ہے

۲۷۸۸۔ عن امير المؤمنين عمر بن الخطاب رضى الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : من سب العرب فاولئك هم المشركون ۔ امير المؤمنين حضرت عمر فاروق اعظم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اہل عرب کو سب و شتم کریں وہ خاص مشرک ہیں۔

فتاویٰ رضویہ ۳/ ۲۹۷

۲۷۸۶۔ المعجم الكبير للطبراني،

۳۸۰ / ۱۰	مجمع الزوائد للهيثمى،	☆ ۹۴ / ۱۲ ، ۳۴۱۴۵	۲۷۸۷۔ كنز العمال للمتقى،
۳۸۲ / ۲	الكامل لا بن عدى،	☆ ۱۶۸ / ۱	الجامع الصغير للسيوطى،
۲۹۵ / ۱۰	تاريخ بغداد للخطيب،	☆ ۴۴ / ۱۲ ، ۳۳۹۱۹	۲۷۸۸۔ كنز العمال، للمتقى،
۳۷۹ / ۶	الكامل لا بن عدى،	☆ ۵۲۹ / ۲	الجامع الصغير للسيوطى،

## ۳۔ فضائل مقامات

### (۱) فضیلت حجاز

۲۷۸۹۔ عن عمرو بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان الدین لیارز الی الحجاز کما تارز الحیة الی جحرها ، و لیعقل الدین من الحجاز معقل الارویة من الجبل -

حضرت عمرو بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک دین حجاز کی طرف ایسا سمٹے گا جیسے سانپ اپنی بانہی کی طرف، اور بیشک دین حرمین طیبین کو ایسا اپنا مسکن و مامن بنائے گا جیسے پہاڑی بکری پہاڑ کی چوٹی کو۔

فتاویٰ رضویہ ۳/۲۸۹

### (۲) شیطان جزیرہ عرب میں شرک سے مایوس ہو گیا

۲۷۹۰۔ عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ان الشیطان قد ئیس ان یعبده المصلون فی جزیرة العرب ، ولكن فی التحریش بینہم -

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک شیطان اس سے ناامید ہو گیا ہے کہ جزیرہ عرب کے نمازی اسے

۸۷/۲	باب ما جاء ان الاسلام، فداً غریبا،	الجامع للترمذی
۲۳۸/۱	☆ کنز العمال للمتقی، ۱۱۹۴،	المعجم الکبیر للطبرانی،
۱۲۱/۱	☆ شرح السنة للبعوی،	جمع الجوامع للسیوطی،
۳۷۶/۲	باب تحریش الشیطان،	۲۷۹۰۔ الصحیح لسملم،
۱۶/۲	باب ما جاء فی التباعض،	الجامع للترمذی،
۲۲۵/۲	باب الخطبة یوم النحر،	السنن لا بن ماجه
۱۲۵/۱	☆ الجامع الصغیر للسیوطی	المسند لا حمد بن حنبل،
۲۵۷/۱	☆ الدر المنثور للسیوطی،	کنز العمال للمتقی، ۱۲۴۶،
۲۲/۳	☆ التفسیر لا بن کثیر،	اتحاف السادة للزیددی،
۵۹/۱	☆ البداية والنهاية لا بن کثیر،	الترغیب والترہیب للمندری

پوچھیں، ہاں ان میں جھگڑے اٹھانے کی طمع رکھتا ہے۔

۲۷۹۱۔ عن عبد الله بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال . قال رسول الله صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ان الشيطان قد ئیس ان تعبد الاصنام فی ارض العرب ، ولكنہ سیرضی منکم بدون ذلك بالمحقرات۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک شیطان یہ امید نہیں رکھتا کہ اب زمین عرب میں بت پوجے جائیں، مگر وہ اس سے کم درجہ گناہ تم سے کر دینے کو غنیمت جانے گا جو حقیر و آسان سمجھے جاتے ہیں۔

۲۷۹۲۔ عن عبد الرحمن بن غنم رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول الله صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ان الشيطان قد ئیس ان یعبد فی جزیر تکم هذه ، و لکن یطاع فیما تحتقرون من اعمالکم فقد رضی بذلك۔

حضرت عبد الرحمن بن غنم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شیطان کو یہ امید نہیں کہ اب تمہارے جزیرے میں اس کی عبادت ہوگی۔ ہاں اعمال میں اس کی اطاعت کرو گے جنہیں تم حقیر جانو گے وہ اسی قدر کو غنیمت سمجھتا ہے۔

۲۷۹۳۔ عن عبادة بن الصامت و أبي الدراء رضی اللہ تعالیٰ عنہما قالا : قال رسول الله صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ان الشيطان قد ئیس ان یعبد فی جزیرة العرب۔

۲۷۹۱۔ حلیۃ الاولیاء لا بی نعیم،	☆	۲۶۹/۱،	☆	الترغیب والترہیب للمندری،	۱۸۵/۳
علل الحدیث لا بن أبی حاتم،	☆	۲۳۵۵	☆	کنز العمال للمتقی،	۳۰۵/۱۲، ۳۵۱۳۹
جمع الجوامع للسيوطی،	☆	۵۶۳۶	☆	الدر المنثور للسيوطی،	۲۵۷/۲
مجمع الزوائد للہیثمی،	☆	۲۸۵/۳	☆		
المسند لا حمد بن حنبل،	☆	۲۲۶/۴	☆	الترغیب والترہیب للمندری،	۷۰/۱
اتحاف السادة للزییدی،	☆	۴۷۷/۱۰	☆	دلائل النبوة للبیہقی،	۴۴۱/۵
تاریخ دمشق لا بن عساکر	☆	۲۱۰/۷	☆	مجمع الزوائد للہیثمی،	۵۴/۱۰
کنز العمال للمتقی،	☆	۱۸۵/۱، ۹۴۱	☆		

حضرت عبادہ بن صامت و حضرت ابودراء رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک شیطان اس سے مایوس ہے کہ جزیرہ عرب میں اس کی پرستش ہو۔  
فتاویٰ رضویہ ۳/۲۸۹

۲۷۹۴۔ عن شداد بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اما انہم لا یعبدون شمشاوا لا قمر او لا حجرا و لا و ثنا و لکن یراؤن اعمالہم۔

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خبردار ہو، بیشک وہ نہ سورج کو پوجیں گے نہ چاند کو، نہ پتھر کو نہ بت کو، ہاں یہ ہوگا یہ کہ دکھاوے کے لئے اعمال کریں گے۔

### (۳) عرب کی فضیلت

۲۷۹۵۔ عن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: بغض العرب نفاق۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اہل عرب سے عداوت رکھے منافق ہے۔

فتاویٰ رضویہ ۳/۲۸۹

### (۴) فضیلت عسقلان وغزہ

۲۷۹۶۔ عن عبد اللہ بن الزبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: طوبی لمن اسکنہ اللہ تعالیٰ احد العرو سین عسقلان او غزہ۔

۲۷۹۴۔ الجامع للترمذی،

۳۲۰/۲

باب الریاء والسمعة،

السنن لا بن ماجہ،

۲۵۶/۴

☆ الدر المنثور للسیوطی،

۱۲۴/۴

☆ المسند لا حمد بن حنبل،

۷۰/۱۱

☆ التفسیر للقرطبی،

۵۲/۵

☆ التفسیر لا بن کثیر،

☆ ۱۸۹/۱

☆ الجامع الصغیر للسیوطی،

۳۲۷/۲

☆ الجامع الصغیر للسیوطی،

☆ ۲۸۹/۱۲،

۳۵۰۷۷، کنز العمال للمتقی،

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شادمانی ہے اسے جسے اللہ تعالیٰ دو دلہنوں میں سے ایک میں بسائے  
عسقلان یا غزہ۔  
فتاویٰ ضویہ ۶/۲۰۲



# ۱۔ فضائل ایام

## (۱) بدھ کی فضیلت

۲۷۹۷۔ عن جابر بن عبد الله رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ما من شیء بدئ یوم الاربعاء الا تم۔  
حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو چیز بدھ کے دن شروع کی جاتی وہ تمام کو پہنچتی ہے۔

فتاویٰ رضویہ ۱۲/۱۶۰

## (۲) شب برات کی فضیلت

۲۷۹۸۔ عن امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اذا كانت لیلة النصف من شعبان فقوموا لیلها و صوموا نهارها ، فان اللہ تعالیٰ ينزل فیها لغروب الشمس الی السماء الدینا فیقول: الا من مستغفر لی فاغفر له ،، الا مسترزق فارذقه ، الا متبلی فاعافیه ، الا کذا ، الا کذا حتی مطلع الفجر۔

امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب شب برات آئے تو دن کو روزہ رکھو اور رات کو عبادت میں مشغول رہو۔ کہ اللہ تعالیٰ غروب آفتاب کے وقت سے ہی آسمان دنیا پر تجلی خاص فرماتا ہے اور فرمان الہی ہوتا ہے: خبردار کون ہے مغفرت چاہنے والا کہ میں اس کی مغفرت کروں خبردار ہے کوئی رزق مانگنے والا کہ میں اس کو رزق عطا فرماؤں۔ خبردار ہے کوئی بیمار صحت چاہنے والا کہ میں اس کو شفا بخشوں خبردار ہے کوئی ایسا، خبردار ہے کوئی ایسا یہ ندا طلوع فجر تک ہوتی رہتی ہے۔ ۱۲

۲۷۹۹۔ عن ام المؤمنین عائشة الصديقة رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت : فقدت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ذات لیلۃ فخرجت اطلبه فاذا هو بالبقیع رافع راسه الى السماء فقال : يا عائشة : ا كنت تخافين ان يحيف الله عليك و رسوله ، قالت : قد قلت : و ما بی ذلك ، ولكنی ظننت انك اتيت بعض نساءك فقال ان الله تعالیٰ ينزل لیلۃ النصف من شعبان الى السماء الدنيا فيغفر الاكثر من عدد شعر غنم كلب -

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے ایک رات حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بستر اقدس پر نہ پایا تو میں تلاش میں نکلی، میں نے دیکھا کہ حضور جنت البقیع میں آسمان کی طرف چہرہ اقدس اٹھائے ہوئے ہیں مجھے دیکھ کر فرمایا: اے عائشہ! کیا تم خوف کرتی ہو کہ اللہ اور اس کا رسول تم پر ظلم کریں گے میں نے عرض کیا: یہ بات نہیں بلکہ مجھے یہ خیال ہوا کہ کہیں حضور اپنی ازواج میں سے کسی کے پاس تشریف لے گئے۔ فرمایا: اللہ تعالیٰ شب برات میں خاص تجلی آسمان دنیا پر فرماتا ہے اور بنو کلب کی بکریوں کے بالوں سے زیادہ تعداد میں لوگوں کی مغفرت فرماتا ہے۔ ۱۲م

۲۸۰۰۔ عن ابی موسیٰ الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ان اللہ تعالیٰ لیطلع فی لیلۃ النصف من شعبان فیغفر لجميع خلقه الا المشرك او مشاحن -

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ شب برات میں خاص تجلی فرماتا ہے اور مشرک و چغل خور کے علاوہ سب کی بخشش فرمادیتا ہے۔ ۱۲م

۱۰۰/۱	باب ما جاء من لیلۃ من نصف شعبان ،	السنن لا بن ماجه ،
۲۷/۶	☆ الدر المنثور للسيوطی ،	المسند لا حمد بن حنبل ،
۱۲۷/۱۶	☆ التفسیر للقرطبی ،	شرح السنة للبغوی ،
۱۰۱/۱	باب ما جا فی لیلۃ النصف من شعبان	السنن لا بن ماجه ،
۱۱۲/۱	☆ الجامع الصغیر للسيوطی ،	کنز العمال للمتقی ،
۱۳۰۶	☆ مشکوٰۃ المصابیح للتبریزی ،	جمع الجوامع للسيوطی ،



